جلد:1

فیضانِ بیاناتِ عطّار

پیش کش
المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center

فیضانِ بیاناتِ عطّار

(جلد:1)

پیش کش

المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب : فیضانِ بیاناتِ عطّار (جلد:1)

پیش کش : شعبہ بیاناتِ امیرِ اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)

المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center

پہلی بار : رجب المرجب ۱۴۴۲ھ، فروری 2021ء

تعداد : 3000 (تین ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۷ جمادی الاُولیٰ ۱۴۴۲ھ حوالہ نمبر: ۲۵۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "فیضانِ بیاناتِ عطّار" (جلد:1، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تَفْتِیْشِ کُتُب و رَسائل کی جانِب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مَسائل اور عَربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غَلطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شعبہ تفتیشِ کُتُب و رسائل
فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی

مجلس تَفْتِیْشِ کُتُب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

12-01-2021

WWW.dawateislami.net, E.mail:ilmia@dawateislami.net

کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اِجازت نہیں

یادداشت

(دورانِ مُطالَعہ ضَرور تاً انڈر لائن کیجئے، اِشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ علم میں ترقّی ہو گی۔)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

اجمالی فہرست

بیان:1	دیدارِ مصطفےٰ اور اس کی برکتیں	9
بیان:2	تابوتِ سکینہ برکتوں کا خزینہ	71
بیان:3	دِل خوش کرنے کے طریقے	131
بیان:4	دُعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟	195
بیان:5	پیغامِ فنا	235
بیان:6	موت کا ذائقہ	281
بیان:7	قبر کی ہولناکیاں	303
بیان:8	گانوں کی تباہ کاریاں	325
بیان:9	شراب کی بوتل	345
بیان:10	بے نمازی کی سزائیں	367
بیان:11	بدگمانی	393
بیان:12	حسد	417
بیان:13	آخرت کی تیاری	437
بیان:14	ایثار	463
بیان:15	اخلاص	487
بیان:16	حُسنِ اخلاق	507
بیان:17	اصلاحِ مُعاشرہ	529
بیان:18	کیا تنگدستی بھی نعمت ہے؟	549

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"عِلم لَازَوال دولت ھے" کے 15 حُرُوف کی نِسبت سے اِس کتاب کو پڑھنے کی 15 نیَّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجمِ کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1) ہر بار حَمد و (2) صلوٰۃ اور (3) تَعَوُّذ و (4) تَسْمِیہ سے آغاز کروں گا (اِس صفحے کی ابتدا میں دی گئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) (5) رِضائے اِلٰہی کے لئے اوّل تا آخر اِس کتاب کا مُطالعہ کروں گا (6) حَتَّی الْوَسْع اس کا باوُضو اور (7) قبلہ رُو مُطالعہ کروں گا (8) جہاں اللہ کا نامِ پاک آئے گا وہاں پاک اور (9) جہاں سرکار کا اِسمِ مُبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا (10) اِس رِوایت "عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ" یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازِل ہوتی ہے۔ (حلیة الاولیاء، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰) پر عمل کرتے ہوئے صَالحین کے ذِکر کی بَرَکتیں لُوٹوں گا (11) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی تَرغیب دِلاؤں گا (12) اِس حدیثِ پاک "تَهَادَوْا تَحَابُّوْا" یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۷) پر عمل کی نیّت سے (ایک یا حَسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا (13) اِس کتاب کے مُطالعے کا ثواب ساری اُمّت کو اِیصال کروں گا۔ (14) ذاتی نسخے پر "یادداشت" والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا (15) کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔

(مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اِسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا

ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاشقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک "دعوتِ اسلامی" نیکی کی دعوت، اِحیائے سُنَّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عَزْمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مَجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ" بھی ہے جو دعوتِ اِسلامی کے عُلَما و مفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالِص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(1) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2) شعبہ دَرسی کتب (3) شعبہ اِصلاحی کُتُب

(4) شعبہ تَراجِمِ کُتُب (5) شعبہ تفتیشِ کُتُب (6) شعبہ تخریج[1]

"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ" کی اَوّلین ترجیح سرکارِ اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پَروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری الشاہ

مدینہ

1 ..... اب ان شعبوں کی تعداد 17 ہو چکی ہے: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ واَہلِ بیت (10) فیضانِ صحابیات و صالحات (11) شعبہ امیرِ اہلِ سنّت (12) فیضانِ مَدَنی مُذاکَرہ (13) فیضانِ اَولیا و عُلَما (14) بیاناتِ دعوتِ اِسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اِسلامی (16) شعبہ مَدَنی کاموں کی تحریرات (17) شعبہ کتبِ فقہِ شافعی۔ (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی گراں مایہ تَصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تَعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی تَرغیب دِلائیں۔

اللہ پاک "دعوتِ اسلامی" کی تمام مَجالس بشمول "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ" کو دِن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جَنَّتُ الْبَقِیْع میں مَدفن اور جَنَّتُ الْفِرْدَوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رَمَضَانُ الْمُبَارَک ١٤٢٥ھ

www.dawateislami.net

پہلے اسے پڑھ لیجئے

نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ بیان بھی ہے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی اپنی اُمتوں میں "بیان" کے ذریعے توحید و رسالت کی تبلیغ فرمائی، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اور اَولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ نے ہجرت کر کے مختلف ممالک اور علاقوں کا سفر اِختیار فرمایا اور اپنے پُر اَثر "بیانات" کے ذریعے وہاں کے رہنے والوں تک دینِ اِسلام کا پیغام پہنچایا۔ اب بھی مبلغین، علمائے کرام اور مشائخِ عظام "بیانات" کے ذریعے دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کر رہے ہیں۔

جب ہم بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اُن کے خوفِ خُدا اور عشقِ مصطفےٰ میں ڈوبے ہوئے پُر تاثیر "بیانات" سُن کر بے شمار لوگوں نے اپنی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی اور راہِ راست پر آ گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شمار بھی اُن ہستیوں میں ہوتا ہے کہ جن کے پُر تاثیر "سنتوں بھرے بیانات" نے ہزاروں عاشقانِ رسول کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے "بیانات" سُن کر بہت سے بے نمازی نمازی بن گئے، ماں باپ کے نافرمان فرمانبردار بن گئے، گانے باجے سُننے والے توبہ کر کے نعتیں سُننے لگے، داڑھی منڈانے والوں نے اپنے چہروں پر سنت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی شریف سجالی، دنیوی مال و دولت کے حریص ثوابِ آخرت کمانے کے حریص بن گئے۔ یوں امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے "سنتوں بھرے بیانات" نے بے شمار لوگوں کی زندگیوں کو مدنی رنگ میں رنگ دیا۔

www.dawateislami.net

اُمت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کے تصنیف و تالیف کے ادارے "اسلامک ریسرچ سینٹر (المدینۃ العلمیہ)" کے شعبے "بیاناتِ امیرِ اہلِ سنت" نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مختلف مواقع پر کیے گئے 18 سنتوں بھرے بیانات کو نئے مواد کے کافی اِضافے کے ساتھ مرتب کیا اور اب یہ بنام "فیضانِ بیاناتِ عطّار جلد 1" کی صورت میں پیشِ خدمت ہیں۔ یہ جلد درج ذیل 18 بیانات پر مشتمل ہے:

(1) دیدارِ مصطفےٰ اور اس کی برکتیں (2) تابوتِ سکینہ برکتوں کا خزینہ (3) دل خوش کرنے کے طریقے (4) دُعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟ (5) پیغامِ فنا (6) موت کا ذائقہ (7) قبر کی ہولناکیاں (8) گانوں کی تباہ کاریاں (9) شراب کی بوتل (10) بے نمازی کی سزائیں (11) بدگمانی (12) حسد (13) آخرت کی تیاری (14) ایثار (15) اخلاص (16) حُسنِ اَخلاق (17) اِصلاحِ معاشرہ (18) کیا تنگدستی بھی نعمت ہے؟

آپ خود بھی ان بیانات کا مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی مطالعہ کرنے کی ترغیب دلایئے، اِنْ شَآءَاللہ ان بیانات کا مطالعہ کرنے کی برکت سے خوب خوب نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا عظیم جذبہ پیدا ہو گا اور فکرِ آخرت نصیب ہو گی۔

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر)

شعبہ بیاناتِ امیرِ اہلِ سنّت

12-01-2021

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دِیدارِ مُصطَفٰے اور اس کی بَرکتیں

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ اوّل تا آخر پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه ثواب و معلومات کے ساتھ ساتھ دِیدارِ مصطفٰے کا اِشتیاق اور عشقِ حبیبِ خدا کی خیرات جیسے اَنمول خزانے ہاتھ آئیں گے۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ایک صالح بزرگ حضرت محمد بن سعید رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فرماتے ہیں: میں نے روزانہ رات سوتے وقت حضور صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وسلَّم کی ذاتِ گرامی پر ایک مقررہ تعداد میں دُرُودِ پاک پڑھنا خود پر لازم کر رکھا تھا۔ ایک رات میں اپنے غریب خانے میں موجود تھا اور آپ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں دُرُودِ پاک پیش کر چکا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰه علیه واٰله وسلَّم دَروازے سے داخل ہوتے ہوئے میرے کمرے میں جلوہ افروز ہوئے تو سارا کمرہ مُنَوَّر و روشن ہو گیا۔ پھر سرکارِ دو عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم میری جانب بڑھے اور یوں اِرشاد فرمایا: **لاؤ ہم اس منہ کو بوسہ دیں جو ہم پر کثرت کے ساتھ دُرُود بھیجتا ہے۔** (وہ بزرگ فرماتے ہیں:) مجھے اپنا منہ سرورِ ذِیشان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے روبرو کرتے ہوئے حیا آنے لگی خیر میں نے اپنا چہرہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی جانب پھیرا تو آپ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے میرے رُخسار پر بوسہ دیا جس کی وجہ سے میں فوراً بیدار ہو گیا اور میری اہلیہ جو میرے قریب سو رہی تھیں وہ بھی جاگ اٹھیں، اس وقت سارا گھر مُشک کی خوشبو سے مہک

www.dawateislami.net

رہا تھا اور تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بوسے کی برکت سے میرا رُخسار بھی آٹھ روز تک خوشبو سے مہکتا رہا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان بزرگ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ پر کثرتِ دُرُودِ پاک کی برکت سے کرم ہوگیا۔ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ صرف خواب میں دِیدار کروایا بلکہ بوسے کے شرف سے بھی نواز دیا جس کی بدولت گھر اور ان کا رُخسار کئی دِن تک خوشبوؤں سے مہکتا رہا۔ اِس سے ہمیں یہ دَرس ملتا ہے کہ رات میں سونے سے پہلے رَسولِ اکرم، نَبیِّ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک خاص تعداد میں دُرُود وسلام کا ہدیہ پیش کرنا چاہئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ ایک دِن کرم ہو ہی جائے گا۔ یہ بھی پتا چلا کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمّتیوں کا دُرُودِ پاک سن کر حوصلہ افزائی فرماتے اور بسا اوقات دِیدار کا شربت پلانے کیلئے اپنے غلاموں کے غریب خانوں پر بھی تشریف لے آتے ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ دُرُودِ پاک کی بڑی اہمیت وفضیلت ہے، دُنیا اور آخرت میں بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق مُحدّث دہلوی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ دُرُودِ پاک کی برکتیں بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: دُرُود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے، خوف دور ہوتا ہے، ظلم سے نجات حاصل ہوتی ہے، دشمن پر فتح

مدینہ

(1) القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ...الخ، ص ۲۸۱۔

www.dawateislami.net

حاصل ہوتی ہے، اللہ پاک کی رضا حاصل ہوتی ہے اور دِل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے، فرشتے اس کا ذِکر کرتے ہیں، اَعمالِ صالحہ کی تکمیل ہوتی ہے، دِل و جان، اَسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، پڑھنے والا خوشحال ہو جاتا ہے، برکتیں حاصل ہوتی ہیں، اَولاد در اَولاد چار نسلوں تک برکت رہتی ہے۔ (1)

آنکھوں کا حقیقی مَصرف

صحابیِ رَسول حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زید اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مُستَجَابُ الدَّعوات تھے۔ جب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وِصالِ ظاہری فرمایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا مانگی: **"اے خدا! کائنات کو دیکھنے والی میری آنکھیں لے لے کیونکہ تیرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُشاہدۂ جمال کے بغیر مجھے ان آنکھوں کی طلب نہیں رہی۔"** آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی دُعا فوراً قبولیّت کے درَجے کو پہنچی اور اُسی وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بِینائی رُخصت ہوگئی۔ (2)

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ان صحابیِ رَسول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے نزدیک آنکھوں **کا حقیقی مَصرَف** (یعنی اِستعمال) **دیدارِ مصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **تھا۔**

مدینہ

(1) جذب القلوب، ص۲۲۹۔

(2) مدارج النبوة، وصل در ذكر دفن...الخ، حصه ۲/۴۴۴۔

www.dawateislami.net

اُنہیں آنکھیں اِسی لئے عزیز تھیں کہ اِن کے ذَریعے نور کے پیکر، دو جہاں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار ہو جاتا تھا۔ لیکن جب بی بی آمِنہ کے لال، پیکرِ حُسن وجَمال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وِصالِ ظاہری فرمایا تو وہ آنکھوں سے بھی بے نیاز ہو گئے۔ اِس واقعے میں ہمارے لئے کئی مدَنی پھول ہیں کہ مَحَبَّت کے سچّے دعوے دار کی آنکھوں کی اعلیٰ دَرجے کی ٹھنڈک اپنے محبوب کے سوا اور کوئی نہیں ہوتا، لہٰذا صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی اپنے مال، جان اور اَولاد سے بڑھ کر آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنی چاہئے۔ نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کو قسمت کی معراج جاننا چاہئے۔

ان آنکھوں کا ورنہ کوئی مَصرَف ہی نہیں ہے سرکار تمہارا رُخِ زیبا نظر آئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

آنکھوں کا دُرُست اِستعمال

یہاں نگاہوں کی حفاظت نہ کرنے والوں اور آنکھوں کو حرام سے پُر کرنے والوں کو سوچنا چاہیے کہ حقیقی عاشقانِ رَسول کی نگاہوں کو حُسنِ مصطفٰے اور اُن سے نسبت رکھنے والی چیزوں کے علاوہ کسی مرد وعورت یا کسی ملک وسلطَنَت کی خوبصورتیاں وزیبائیاں نہیں بھاتیں، ایسے عاشقوں کے دِلوں کو دُنیا کی رنگینیاں نہیں لُبھا سکتیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ آنکھیں ہمیشہ حرام دیکھنے سے محفوظ رہیں اور جب بھی اُٹھیں تو صِرف جائز اُمور ہی کی طرف اُٹھیں۔

یاد رکھئے! بدنگاہی ایسی آفت ہے جو دِل میں شہوت کا بیج بوتی ہے، اِس کی نحوست

www.dawateislami.net

سے اِنسان کا دِل طرح طرح کے وَسوسوں کا شکار ہوجاتا ہے یوں عبادت کی حلاوت، نماز و دُعا میں خُشوع وخُضوع سے بندہ ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، رَفتہ رَفتہ ایک وقت ایسا آتا ہے بدنگاہی میں مبتلا شخص عبادات سے دور اور گناہوں میں مَحْصُور ہوجاتا ہے۔ حدیثِ پاک میں بدنگاہی کو شیطان کے زہر آلود تیر سے تعبیر کیا گیا ہے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (اپنے رَب عَزَّوَجَلَّ سے رِوایت کرتے ہوئے) فرمایا کہ نظر (یعنی بدنگاہی) شیطان کے تیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تیر ہے، جو اسے (یعنی بدنگاہی کو) میرے خوف سے چھوڑ دے گا میں اُسے ایسا اِیمان عطا فرماؤں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دِل میں محسوس کرے گا۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فوراً سے پیشتر بدنگاہی سے بچنے کا مدنی ذہن بنا لیجئے، آنکھوں کو نعمتِ خدا جانتے ہوئے اِن کی حفاظت کیجئے، اِن آنکھوں سے مساجِد دیکھئے، قرآنِ مجید دیکھئے، مزاراتِ اَولیا کی زِیارت کیجئے، علمائے کِرام، مشائخِ عظام رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم، والدین اور اللہ پاک کے نیک بندوں کا دِیدار کیجئے، اللہ پاک دِکھائے تو کعبہ مُعَظَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے اَنوار دیکھئے، مکّہ مُکَرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی مہکی مہکی گلیاں اور وہاں کے وادی و کُہسار دیکھئے، مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے دَر و دیوار دیکھئے، سبز گُنبد اور مِینار پُر اَنوار دیکھئے، میٹھے میٹھے مدینے کے صَحرا و گلزار دیکھئے، سُنہری جالیوں کے اَنوار دیکھئے،

(1) معجم کبیر، مسند عبداللّٰہ بن مسعود، ۱۰/۱۷۳، حدیث: ۱۰۳۶۲

www.dawateislami.net

جنّت کی پیاری پیاری کیاری کی بہار دیکھئے۔ اے کاش! ہمیں نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلَاۃِ وَالتَّسْلِیْم سے محبت میں وہ کمال حاصل ہوجائے کہ ہر وقت نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نورانی چہرے کا تصور ہماری نگاہوں کے سامنے رہے۔

کچھ ایسا کردے مرے کردگار آنکھوں میں ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں
وہ نور دے میرے پروردگار آنکھوں میں کہ جلوہ گر رہے رُخ کی بہار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

قفلِ مدینہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قوّتِ بصارت (یعنی آنکھوں کا نور) اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، اِس نعمت کی حقیقی قدر تو وہی بتا سکتا ہے جو اِس نعمت سے محروم ہے، ہمیں چاہئے اِسے دُرُست اِستعمال کریں اور اِس کا دُرُست اِستعمال سیکھنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کا مدنی ماحول ایک بہترین ذَریعہ ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے، عاشقانِ رَسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کیجئے، ہر روز فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنے کا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ آنکھوں کی حفاظت کا مدنی ذہن بھی بنے گا اور دِین و دُنیا کی کثیر برکات بھی حاصِل ہوں گی۔ (1)

مدینہ

(1) بدنگاہی اور پریشان نظری (یعنی اِدھر اُدھر فُضُول دیکھنے) سے نگاہوں کو بچانا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں **"آنکھوں کا قُفلِ مدینہ"** کہلاتا ہے۔

www.dawateislami.net

آقا کی حیا سے جُھکی رہتی تھی نگاہیں
آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

صحابۂ کرام کا پسندیدہ کام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت اور صحبت ایک عظیم سعادت ہے، اِسی لئے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں رہنا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کی زیارت کرنا سب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کو دِل و جان سے عزیز تھا، مگر رَسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربارِ اقدس میں کچھ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و جلالت کے باعث نظریں جھکائے رکھتے اور کچھ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کو مصطفےٰ جانِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن و جمال کا دِیدار کرتے رہنا ہی سب سے زیادہ محبوب تھا چنانچہ قاضی عیاض مالکی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دُکھی دِلوں کے چین، رَحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آپ کو دیکھ رہے تھے اور نظر ہٹاتے نہیں تھے۔ رَحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اِس (طرح دیکھنے) کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: **میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کی زیارت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔** (1)

مدینہ

(1) الشفا، القسم الثانی فیما یجب علی الانام، الباب الثانی فی لزوم محبتہ، فصل فی ثواب محبتہ، ۲/ ۲۰ ملخصاً

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللّٰہ! ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کا حُسن و جمال کتنا بے مثال تھا کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی خواہش ہوتی کہ ہر وقت اس خوبصورت و نورانی چہرے کو دیکھتے رہیں اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی تمام تر محبتوں اور عقیدتوں کا محور صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ہی تھی، اِسی لئے آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور افزا چہرے کی زیارت کرنا، اپنی جان و مال حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان کرنا صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی آرزو ہوا کرتی۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ مدینے کے سلطان، سرورِ ذِیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کے دِیدارِ فرحت آثار سے کس طرح اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک اور قلوب کو راحت پہنچاتے تھے اِس کا بخوبی اَندازہ اِس رِوایت سے لگایا جاسکتا ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں دُنیا کی تین چیزوں سے محبت کرتا ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ انور کی زیارت کرنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خرچ کرنے کے لیے مال جمع کرنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف آپ کی قرابت کے ساتھ توسل حاصل کرنا۔ (1)

چاند سے زیادہ حسین چہرہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کے کتنے شیدائی تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن کے نورانی جلووں میں گم رہتے

(1) الریاض النضرة ،الباب الرابع فی ما جاء مختصاً...الخ،ذکر معانقة الاربعة...الخ، ۱/۶۰۔

www.dawateislami.net

اور آپ کے پُر نور چہرے کی نورانی تجلیات سے اپنے قلوب و اَذہان کو مُنوَّر کرتے رہتے۔ بیشک حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن و جمال ایسا دِلکش تھا کہ جو دیکھتا، دیکھتا ہی رہ جاتا اور حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جمالِ دِل آرا کی زیارت کے بعد کائنات کا تمام حُسن اُس کی نظر میں ہیچ (یعنی حقیر) ہو جاتا۔ چہرۂ **وَالضُّحٰی** کے حُسن و جمال کی خوبصورتی و نکھار کا اَندازہ اِس روایت سے لگایا جاسکتا ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک چاندنی رات کو رَحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مُشَرَّف ہوا، اُس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک سُرخ (دھاری دار) لِباس زیبِ تن کئے ہوئے تھے۔ میں کبھی رُخِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار کرتا، کبھی چاند کو دیکھتا لیکن میرے نزدیک **رُخِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاند سے زیادہ خوبصورت تھا۔** (1)

دِیدارِ مصطفےٰ اعلیٰ عبادت ہے

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ **حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ دیکھنا بھی اعلیٰ عبادت ہے** جیسے قرآنِ مجید کا دیکھنا بھی عبادت ہے بلکہ قرآنِ مجید کو دیکھنے سے چہرۂ انور دیکھنا اعلیٰ و افضل ہے کہ قرآن کو دیکھ کر مسلمان صحابی نہیں بنتا حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ دیکھ کر صحابی بن جاتا ہے، اُن (یعنی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام مسلمان

(1) ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی الرخصة فی لبس الحمرة...الخ، ٤/ ٣٧٠، حدیث: ٢٨٢٠۔

www.dawateislami.net

بنائے، اُن کا چہرہ صحابی بنائے اور اُن کا تصوُّر عارِف بناتا ہے۔ شعر

تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گُم ہونا حقیقت، معرِفت، اَہلِ طریقت اِس کو کہتے ہیں

رِیاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا تصوُّر میں تیرے رہنا عبادت اِس کو کہتے ہیں

فِرِشتے قَبْر میں وہ چہرہ ہی دِکھاتے ہیں، پہچان کراتے ہیں، قرآنِ مجید یا کعبۂ مُعَظَّمہ نہیں دِکھاتے۔ انہیں کے چہرے کی شناخت پر **قَبْر** میں بیڑا پار ہوتا ہے، ہر (کامل) مؤمن کی قَبْر (ایک اِعتبار سے) مدینہ ہے بلکہ **ہر (کامل) مومن کا سینہ مدینہ ہے۔** ہم نے عرض کیا ہے:

بنا دو میرے سینہ کو مدینہ نکالو بحرِ غم سے یہ سفینہ

اِن حضرات (یعنی صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) کی نگاہ حقیقت بین (یعنی حقیقت دیکھنے والی) تھی۔ **حقیقت میں چہرۂ مُصْطَفَوِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاند سے کہیں زیادہ حسین ہے** کہ چاند صرف رات میں چمکے یہ چہرہ دِن رات چمکے، چاند صرف تین رات چمکے یہ چہرہ ہمیشہ ہر دِن رات چمکے، چاند جسموں پر چمکے یہ چہرہ دِلوں پر بھی چمکے، چاند نورِ اَبدان (یعنی جسموں کا نُور) دے یہ چہرہ نورِ اِیمان دے، چاند گھٹے بڑھے یہ چہرہ گھٹنے سے محفوظ رہے، چاند کو گرہن لگے یہ کبھی نہ گہے (یعنی اس کی روشنی ماند نہ پڑے)، چاند سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عالَمِ اِیمان کا، حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چاند سے زیادہ حسین ہونا صرف ان کی عقیدت میں نہ تھا بلکہ واقعہ یوں ہی ہے، چاند دیکھ کر کسی نے اپنے ہاتھ نہ کاٹے، حسنِ یوسف دیکھ کر زَنانِ مصر نے اپنے ہاتھ

www.dawateislami.net

کاٹ لئے اور حُسنِ یوسفی سے حُسنِ محمد کہیں افضل ہے، لہٰذا حضرت جابر (رَضِیَ اللّٰہ عَنہ) کا یہ فرمان بالکل دُرُست ہے۔ (1)

حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ حُسن و جمالِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف کچھ اِس طرح بیان فرماتے ہیں:

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ حسین نہ کبھی میری آنکھوں نے دیکھا اور نہ ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے جنا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تخلیق آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواہش کے مطابق ہوئی۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی خوش نصیبی کے بھی کیا کہنے! جنہوں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کا شرف پایا اور نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت سے فیضیاب بھی ہوئے، کوئی

مدینہ

(1) مراٰۃ المناجیح، ۸/۶۰۔

(2) دیوان حسان بن ثابت، قافیۃ الالف، ص۲۱، المستطرف، الباب الثانی والاربعون فی المدح والثناء...الخ، فصل فی المدح والثناء، ۱/۳۹۱۔

www.dawateislami.net

حاجت ہوتی تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سردارِ دو جہاں، والیِ کون ومکاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہو جاتے اور اپنا مسئلہ حل کروا لیتے تھے۔ جس طرح نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی حیاتِ ظاہری میں فیض لٹایا اور اپنے صحابہ کی مشکلات کو حل فرمایا اِسی طرح وصالِ ظاہری کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا، کبھی خواب میں اپنے عاشِقوں کو زیارت سے مشرف فرمایا، کسی کو اپنے پاس بلایا، تو کسی کی مشکل کشائی فرمائی، کسی کو شہادت کا مُژدہ سنایا، تو کسی کی دادرسی فرمائی۔ ایسے بے شمار واقعات سے کُتُب مالا مال ہیں۔ رَحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد بھی کئی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کو کبھی خواب میں، تو کبھی بیداری میں دِیدارِ مصطفٰے کی سعادت حاصل ہو جاتی۔ **دِیدارِ مصطفٰے** کے متعلق صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے 3 اِیمان اَفروز واقعات ملاحظہ فرمائیے اور اپنے دِلوں میں سردارِ دو جہاں، والیِ کون ومکاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کی شمع فَروزاں کیجئے چنانچہ

سیِّدُنا عثمانِ غنی اور دِیدارِ مصطفٰے

(1) حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جن دِنوں بلوائیوں نے اَمیرُ الْمُؤْمِنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو محصور کر رکھا تھا میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا، مجھے دیکھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: مرحبا میرے بھائی! آج رات اِس کھڑکی کے پاس میں نے **حضورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی**۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عثمان! **تم محصور ہو؟**

www.dawateislami.net

میں نے عرض کی: جی ہاں! حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم پیاسے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پانی سے بھرا ایک ڈول میری طرف بڑھا دیا، میں نے اس سے پانی پیا یہاں تک کہ میں سیراب ہو گیا۔ میں اُس پانی کی ٹھنڈک ابھی تک اپنے سینے اور کندھوں کے دَرمیان محسوس کر رہا ہوں۔ پھر حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اگر چاہو تو ان دُشمنوں کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جائے اور چاہو تو (آج کا) کھانا ہمارے ساتھ کھاؤ۔ تو میں نے اللّٰہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کھانا اِختیار کر لیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ فرماتے ہیں اُسی دِن اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کو شہید کر دیا گیا۔ (1)

اللّٰہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے کریم ہیں کہ وِصالِ ظاہری کے بعد بھی اپنے اُمتیوں کے اَحوال سے باخبر ہیں۔ انہیں دِیدار کی سعادت بھی عطا فرماتے ہیں اور اُن کی دادرَسی بھی فرماتے ہیں۔ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدینہ

(1) البداية و النهاية، ثم دخلت سنة خمس وثلاثين...الخ، صفة ذكر مجيء الاحزاب الى عثمان...الخ، ذكر حصر امير المؤمنين عثمان بن عفان، ۵/ ۲۶۹، الحاوی للفتاوی، كتاب البعث، تنوير الحلك...الخ، ۲/ ۳۱۵۔

www.dawateislami.net

بعطائے اِلٰہی ایسے بااِختیار ہیں کہ جب چاہیں اپنے چاہنے والوں کے پاس تشریف لے جائیں اور اگر چاہیں تو اپنے عاشقوں کو اپنے پاس بُلالیں چنانچہ

آقائے دوجہاں کا بُلاوا

(2) نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد مُوَذِّنِ رَسول، حضرتِ سیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے شام جانے کا اِرادہ کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آپ کو روکنا چاہا، تو حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی کہ اگر آپ نے مجھے اپنے لئے آزاد کیا تھا تو آپ مجھے روک لیں اور اگر اللّٰہ پاک کے لیے آزاد کیا تھا تو مجھے جانے کی اِجازت دیں۔ حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اِجازت دے دی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ملکِ شام تشریف لے گئے اور کافی عرصہ وہاں قیام پذیر رہے۔ ایک دِن خواب میں محبوبِ رَبِّ الْعَالَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی تو آقائے کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلَاۃِ وَالتَّسْلِیْم نے نہایت کریمانہ لہجے میں اِرشاد فرمایا: **''اے بلال! یہ بے رُخی کیسی؟ تم ہم سے ملاقات کرنے نہیں آتے؟''** حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیدار ہوگئے، حالتِ غم میں فوراً رختِ سفر باندھا اور اللّٰہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے روانہ ہوگئے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پیاروں سے کیسی محبت فرماتے ہیں! اور یقیناً جو بھی نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحِیم

(1) اسد الغابة، بلال بن رباح، ۱/۳۰۷، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت کرتا ہے تو اس پر کسی نہ کسی اَنداز میں کرم ہوتا ہی ہے۔ اللّٰہ ہمیں بھی حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ایسا گُما دے اُن کی وِلا میں خدا ہمیں
ڈُھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو (حدائقِ بخشش)

وقتِ مدد ہے!

(3) حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک جنگ کے موقع پر 10 ساتھیوں کے ہمراہ کفار کے دس ہزار (10000) کے لشکر سے نبرد آزما ہو گئے اور اِنتہائی جاں فشانی سے لڑے یہاں تک کہ کفار کا لشکر بوکھلا گیا، بالآخر جب یہ 10 مجاہدین لڑتے لڑتے تھکن سے بے حال ہو گئے اور بظاہر کفار ان پر غالب آنے لگے، تو عین اُسی وقت امیرِ لشکر حضرتِ سَیِّدُنا ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جو مقام شیزر میں اپنے خیمے میں آرام فرما تھے۔ گھبرا کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور لشکر کو فوراً جنگ کی تیاری کا حکم دیا، لوگوں نے عرض کی حضور کیا بات ہے؟ آپ نے اچانک ہی تیاری کا حکم دے دیا؟ حضرتِ سَیِّدُنا ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اِرشاد فرمایا: میں سو رہا تھا کہ اچانک اللّٰہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے جھنجھوڑا اور رُعب دار لہجے میں اِرشاد فرمایا: **”اے ابنِ جراح! تم معزز لوگوں کی مدد سے غافل سو رہے ہو، اُٹھو! اور خالد بن ولید کی مدد کو پہنچو انہیں کفار نے گھیرے میں لے لیا ہے۔ اگر اللّٰہ پاک نے چاہا تو تم ضرور پہنچ جاؤ**

www.dawateislami.net

گے۔'' یہ سننا تھا کہ لشکر نے فوراً تیاری شروع کر دی اور حضرتِ سیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی مدد کو پہنچ گئے۔ (1)

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار خواب میں ہو یا بیداری میں یہ ایک بہت بڑی سعادت ہے اور وہ لوگ قابلِ رَشک ہیں کہ جنہیں خواب میں ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی زِیارت کی سعادت سے سرفراز فرماتے ہیں۔ لیکن دِیدارِ مصطفٰے کے اِعتبار سے اس سے بھی زِیادہ قابلِ قدر اور خوش نصیب وہ لوگ ہیں کہ جو عشقِ مصطفٰے کے ایسے مقام پر فائز ہیں کہ جاگتی آنکھوں سے نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جمالِ بے مثال کے نظارے کرتے اور سرکارِ والا تبار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نورانی جلووں سے اپنی آنکھوں کو منور کرتے ہیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے علاوہ بھی ایسے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ گزرے ہیں جنہوں نے **بیداری میں دِیدارِ مصطفٰے** کی سعادتیں پائیں۔ ایسے چند بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے واقعات ملاحظہ کیجیے اور دِلوں میں موجود عشقِ نبی کے خوابیدہ جذبات کو بیدار فرمائیے۔

مدینہ

(1) فتوح الشام، جبلة يحارب خالدا، ۱/ ۱۱۵ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

”مصطفےٰ“ کے پانچ حروف کی نسبت سے بیداری میں دیدارِ مصطفےٰ کے پانچ واقعات

﴿۱﴾ حضرتِ علامہ عبدُ الوہّاب شَعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، حضرتِ علّامہ جَلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ایک مکتوب آپ کے ایک رَفیق شیخ عبدُ القادر شاذلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس حضرتِ سیِّدُنا علی خواص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دیکھا۔ جو اُس شخص کے جواب میں لکھا تھا جس نے بادشاہ کے پاس سفارش کے لئے چلنے کی دَرخواست لکھی تھی۔ اُس مکتوب کے جواب میں حضرتِ علّامہ جَلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے تحریر فرمایا تھا: ”میرے بھائی! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں اِس وَقت تک حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں 75 مرتبہ بیداری کی حالت میں بِالمشافہ حاضِر ہو چکا ہوں۔ اگر مجھے بادشاہ واُمَراء کے پاس جانے میں نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم کی زیارت سے محرومی کا خوف نہ ہوتا تو ضَرور قَلْعَہ میں جاتا اور بادشاہ سے تمہاری سِفارش کرتا۔ میں ایک خادِمِ حدیث ہوں، جن حدیثوں کو مُحَدِّثینِ کرام نے اپنی تحقیق میں ضعیف کہا ہے ان کی تصحیح کے لئے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف محتاج ہوں اور بِلا شبہ اس کا نَفْع تمہارے ذاتی نفع پر تَرجیح رکھتا ہے۔“ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہمیں علم وحکمت کے چند مدنی پھول حاصل ہوئے: (۱) حضرتِ سیِّدُنا امام جَلالُ الدِّین سُیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مقام ومرتبہ

(1) المیزان الکبری للشعرانی، فصل فی بیان استحالۃ خروج شیء...الخ، ص۵۵ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

کتنا بلند تھا کہ آپ بیداری میں دِیدارِ مصطفٰے کی سعادت حاصل کرتے اور اس نعمتِ بے مثال کو دُنیا کی ہر شے سے عزیز و مقدم رکھتے تھے۔ (۲) جو سنتِ رَسول کی خدمت میں لگ جاتا ہے، تو اللّٰہ پاک ایسے خوش نصیبوں کو بہت بلند مراتب عطا فرماتا ہے۔ (۳) یہ بھی معلوم ہوا کہ ظالم صاحبِ اِقتدار و دُنیا دار لوگوں کی صحبت کتنی خطرناک ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے بلند مقام پر فائز ہو تو اِن دُنیا دار لوگوں کی چند لمحات کی صحبت اِختیار کرنے سے یہ عظیم نعمت زائل ہو سکتی ہے۔ اللّٰہ پاک ہمیں بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں سے محبت کرنے اور ان کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، نیز دُنیا کی محبت اور دُنیا داروں کی صحبت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿۲﴾ حضرتِ سیِّدُنا امام جَلالُ الدین سُیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: اللّٰہ پاک کے ایک ولی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک فقیہ کی مجلس میں حاضر تھے۔ اُس فَقِیْہ نے ایک حدیث بیان کی تو اس وَلِیُّ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **یہ حدیث باطل ہے۔** فقیہ نے کہا: آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا: **نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمت** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **تمہارے پاس کھڑے فرما رہے ہیں: ''یہ میرا فرمان نہیں ہے۔''** تو اُس فَقِیْہ کی آنکھوں سے پردے ہٹ گئے اور اُنہوں نے بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کی سعادت حاصل کر لی۔ (1)

﴿۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا شیخ اَبُوالْعَبَّاس مُرْسِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **''اگر تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لمحہ بھر کے لئے میری نگاہوں سے اوجھل ہو**

مدینہ

(1) الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، تنویر الحلك... الخ، ۲/ ۳۱۴۔

www.dawateislami.net

جائیں تو میں اپنے آپ کو (خاص مقرب) مسلمانوں میں سے شمار نہ کروں۔"[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ دونوں واقعات سے ہمیں معلوم ہوا کہ جو رَحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قُربِ خاص رکھتا ہے وہ بعض اوقات آقائے دو جہاں، والیِ کون ومکاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کا مشاہدہ بھی کرتا ہے اور حضور نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُن غلاموں سے کلام بھی فرماتے ہیں، مصافحہ ومعانقہ کا شرف بھی عطا فرماتے ہیں۔ مگر اس مقامِ رِفعت کو پانے کے لئے دِل کا تزکیہ، نگاہ کی پاکیزگی اور عشقِ رَسول بے حد ضروری ہے۔ اگر نگاہیں حرام سے پُر ہوں، دِل گناہ کر کر کے سیاہ ہو چکا ہو اور آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کا دعویٰ صرف اَلفاظ تک محدود ہو تو پھر اِس طرح کے روحانی ونورانی مَناظِر بہت کم دیکھنا نصیب ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو نظر کی حِفاظت کا عادی بنانے اور بدنگاہی سے بچانے کیلئے مدنی اِنعام نمبر 31 (کیا آج آپ (گھر یا باہر) T.V، V.C.R یا Internet وغیرہ پر فلمیں، ڈرامے اور گانے باجے وغیرہ دیکھنے یا سُننے سے بچے؟ نیز آنکھوں کی حفاظت کی عادت بنانے کے لئے سونے کے اوقات کے علاوہ کم از کم 12 بارہ منٹ آنکھیں بند رکھیں؟) اور مدنی اِنعام نمبر 40 (آج آپ نے کسی سے بات کرتے وقت اپنی نظر نیچی رکھی یا مخاطب کے چہرے پر گاڑے رہے؟ (نیچی نگاہوں کی عادت بنانے کیلئے روزانہ کم از کم 12 منٹ قفلِ مدینہ کا عینک اِستعمال فرمائیے) پر ہاتھوں ہاتھ عمل کی نیّت فرما لیجئے۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے دِل ونگاہ کی حفاظت کی توفیق مل

مدینہ

(1) الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، تنویر الحلك...الخ، ۲/ ۳۱۲.

www.dawateislami.net

جائے اور ہمارے دِل عشقِ رَسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روشنی سے مُنَوَّر ہو جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿۴﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابو طاہر محمد بن علی عَلَّان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْحُسَیْن بن سَمْعُوْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مجلس میں حاضر تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کرسی پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْفَتْح قَوَّاس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کرسی کی ایک جانب تشریف فرما تھے کہ اچانک اُن پر غُنُودگی چھا گئی، حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْحُسَیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کچھ دیر کلام کو موقوف فرما دیا یہاں تک کہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْفَتْح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیدار ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْحُسَیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان سے فرمایا: **آپ نے خواب میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی؟** انہوں کہا: جی ہاں! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اِسی لئے کلام موقوف کر دیا تھا کہ **کہیں تم گھبرا کر بیدار نہ ہو جاؤ اور تمہارا یہ سلسلہ مُنْقَطِع ہو جائے۔** اِس واقعے سے یہ اِشارہ ملتا ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْحُسَیْن بن سَمْعُوْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیداری میں دِیدارِ مصطفےٰ کا شرف حاصل کر رہے تھے۔ (1)

﴿۵﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ فارِس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ میرے شیخ حضرتِ سیِّدُنا علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں پانچ سال کا تھا تو میں ایک شخص کے پاس قرآن پڑھنے جاتا تھا جن کو شیخ یعقوب (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کہا جاتا تھا۔ ایک دِن جب میں ان کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے **رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نیند میں**

مدینہ

(1) الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، تنویر الحلك...الخ، ۲/ ۳۱۶.

www.dawateislami.net

نہیں، بیداری میں دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفید سوتی قمیص زیبِ تن کیے ہوئے ہیں، پھر اس جیسی قمیص میں نے اپنے جسم پر دیکھی۔ حضورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پڑھو! میں نے سُوْرَۃ ''الضُّحٰی'' اور سورۃ ''اَلَمْ نَشْرَحْ'' پڑھی، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری نگاہوں سے اوجھل ہوگئے۔ جب میں 21 سال کا ہوا تو (ایک دِن) میں نے مقامِ ''قَرَّافہ'' میں فجر کی نماز شروع کی تو میں نے اپنے سامنے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا پس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے سینے سے لگایا اور فرمایا: ''وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۚ'' (ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔) اس وقت سے مجھے گفتگو میں کمال حاصل ہوگیا۔ (1)

اللّٰہ پاک کسی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غلاموں پر کرم نوازی فرماتے ہوئے کیسے اِنعامات سے نوازتے ہیں۔ یقیناً یہ حضرات علم و عمل کے پیکر، شریعت کے پابند، سنّتوں کے عامل اور سچے عاشقِ رَسول تھے۔ اِسی لیے کسی کو خواب میں محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوتی تو کوئی بیداری میں یہ شرف پاتا اور سردارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بخشش و عطا سے حصہ پاتا۔ یقیناً ہر عاشقِ رَسول کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کو بھی رَحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدینہ

(1) الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، تنویر الحلك...الخ، ۲/ ۳۱٤.

www.dawateislami.net

کے رُخِ زیبا کے دِیدار کی سعادت حاصل ہوجائے۔ سردارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب پانے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی سچی طلب ہے تو آج ہی سے اپنی زندگی کو سنت کے مطابق بسر کرنے کے لئے کمر بستہ ہوجائیے اور اپنے دِلوں میں عشقِ رَسول کی شمع کو خوب روشن کر لیجئے۔ اِس خوبصورت طرزِ زندگی کو اپنانے کے لئے **دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول** کسی نعمت سے کم نہیں ہے جس میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، سنتوں پر عمل کرنے کا جذبہ بھی ملتا ہے اور عشقِ رَسول کی دولت بھی حاصل ہوتی ہے۔ آپ بھی اِس سنتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اِنْ شَآءَاللّٰہ سنتوں کے مطابق زندگی گزارنے کا جذبہ بھی ملے گا نیز عاشقانِ رَسول کی صحبت میں رہ کر عشقِ رَسول کی عظیم سعادت بھی نصیب ہوگی اور بعید نہیں کہ سرکارِ والا تبار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم پر کرم نوازی فرماتے ہوئے شربتِ دِید سے بھی سرفراز فرمادیں۔

مدد اے جوششِ گریہ بہادے کوہ اور صحرا
نظر آجائے جلوہ بے حجاب اس پاک تربت کا (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہ علٰی محمَّد

عالمِ برزخ میں حضور کے مشاغل

حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عالمِ بَرْزَخ میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جملہ مَشاغل میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمّت کے اَعمال مُلاحَظہ فرماتے ہیں، ان کے

www.dawateislami.net

گناہوں کیلئے اِستغفار کرتے ہیں، مصائب سے نجات کی دُعا فرماتے ہیں، زمین میں نزولِ برکت کے لئے مختلف مقامات پر **تشریف آوری** کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں اور جب کسی مردِ صالح کا اِنتقال ہوجائے تو **اس کی نمازِ جنازہ میں شرکت** بھی فرماتے ہیں۔ (1)

زیارت کیسے ہوتی ہے؟

امام جلالُ الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب اللّٰہ تعالیٰ کسی بندے پر زیارتِ مصطفےٰ کا اِنعام کرنا چاہتا ہے تو پردہ اُٹھا دیتا ہے اور بندہ وہیں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھ لیتا ہے۔ اِس میں کوئی ناممکن بات نہیں اور نہ ہی اس تخصیص کی ضرورت ہے کہ رَسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صورتِ مثالیہ نظر آتی ہے۔ (2)

اِسی طرح تفسیر رُوحُ الْمَعانی میں ہے کہ ''اللّٰہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جسمانی اور رُوحانی طور پر حیات ہیں، آسمانوں اور زمینوں میں جہاں چاہتے ہیں تَصَرُّف (یعنی اِختیارات اِستعمال کرتے) اور سیر فرماتے ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اب بھی وہی حالت ہے جو وِصالِ ظاہری سے قَبْل تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَقدس میں (بوجہِ وِصال) کسی قِسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری نظروں سے اِسی طرح پوشیدہ ہیں جس طرح فِرِشتے کہ وہ بھی اپنے اَجْساد (یعنی نورانی وجود) کے ساتھ زندہ ہیں۔ اللّٰہ پاک جب کسی خوش نصیب کو اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ

(1) الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، انباء الاذکیاء بحیاۃ الانبیاء، ۲/ ۱۸٤.

(2) الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، تنویر الحلک..الخ، ۲/ ۳۱۹.

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے سرفراز کرنے کا اِرادہ فرماتا ہے تو اُس کی آنکھوں سے پردے ہٹا کر اُسے رَسولِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی هَیْئَتِ اَصلِیّہ (یعنی حقیقی صورت) کے جلوے دِکھا دیتا ہے اور اس اَمر میں کوئی رکاوٹ نہیں۔"[1]

تُو زندہ ہے وَاللّٰہ، تُو زندہ ہے وَاللّٰہ مِرے چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے[2]

دِیدارِ مصطفٰے اور غوثُ الوَریٰ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیداری میں دِیدارِ مصطفٰے کی سعادت پانے والے خوش نصیبوں میں سے ایک حُضور غوثِ اَعظم شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بھی ہیں چنانچہ ایک دِن حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وعظ فرما رہے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا شیخ علی بن ہَیْتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کو نیند آ گئی۔ اچانک حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور شیخ علی بن ہیتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے اور اُن کی طرف دیکھتے رہے۔

جب حضرتِ سیِّدُنا شیخ علی بن ہَیْتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نیند سے بیدار ہوئے تو حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اُن سے فرمایا: **آپ نے خواب میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار کیا ہے؟** جواب دیا: جی ہاں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: میں اِسی لئے باادب کھڑا ہو گیا تھا پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے پوچھا: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو کیا نصیحت فرمائی؟ تو عرض کی: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حُکْم فرمایا ہے کہ

(1) رُوحُ المَعانی، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۴۰، ۲۲/۲۹۳. (2) حدائقِ بخشش.

www.dawateislami.net

''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی خدمتِ اَقدس میں حاضِری کو اپنے اُوپر لازِم کرلوں۔''

لوگوں کے پوچھنے پر حضرتِ سیِّدُنا شیخ علی بن بَیْتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے کرامتِ غوثیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: **''میں خواب میں حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کررہا تھا جبکہ شیخ عبدُ القادر جیلانی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ **بیداری میں یہ شرف پارہے تھے۔''**(1)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شانِ غوثُ الوَریٰ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک اور اُس کے رَسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہمارے پیر ومُرشِد حُضور سیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ پر کتنا کَرَم ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بیداری میں دِیدارِ مصطفٰے کی نعمتِ عظمیٰ پائیں، دوسروں کے خواب پر بھی مُطَّلع ہو جائیں اور بارگاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنے اِجتماع کی سندِ مقبُولِیّت کی سعادت بھی پائیں۔

واہ! کیا مرتبہ اے غوث! ہے بالا تیرا اُونچے اُونچوں کے سروں سے قدَمِ اعلیٰ تیرا
وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر بول بالا ہے ترا، ذِکر ہے اُونچا تیرا(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1) بَهْجَةُ الْاَسرار، ذکر فصول من کلامه مرصعا ...الخ، ص۵۸ ملخصاً۔ (2) حدائقِ بخشش۔

www.dawateislami.net

نیک اِجتماعات میں دِیدارِ مصطفٰے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ حکایت سے یہ معلوم ہوا کہ صالحین کا قرب اور نیک اِجتماعات میں شرکت رَحمت وفضیلت کا باعث ہوتی ہے۔ ہمیں بھی ایسے اِجتماعات میں شرکت کرنی چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ ان نیک اِجتماعات کے صدقے ہم پر بھی کرم ہوجائے اور سرکارِ والا تبار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں بھی اپنی زیارت کا شرف عطا فرما دیں۔ دعوتِ اسلامی نے ہمیں ایسے اِجتماعات میں شرکت کا بہترین ذَریعہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع کی صورت میں عطا کیا ہے۔ کئی خوش نصیب ایسے ہیں کہ ان اِجتماعات میں شرکت کی وجہ سے اُن پر بھی کرم ہوگیا اور وہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدارِ پُر انوار کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ آپ کی ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیش کی جاتی ہے چنانچہ

زیارتِ مصطفٰے

بِھمبر (کشمیر) کی ایک اسلامی بہن کا تحریری بیان کچھ اِس طرح ہے کہ ہمارے گھر سے کچھ فاصلے پر اسلامی بہنوں کا ہفتہ وار سنّتوں بھرا اِجتماع ہوتا ہے۔ ایک دِن چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر آئیں اور ہمیں سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ ان کی **مِلنساری** اور عاجزی بھرے لہجے کا اَثر تھا کہ میری دو بہنیں پابندی کے ساتھ **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شریک ہونے لگیں مگر میں اکثر غیر حاضِر ہوجاتی۔ ایک روز آرام کرنے کے لئے لیٹی تو آنکھ لگ گئی اور مجھے خواب میں جنابِ رسالتِ مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت

www.dawateislami.net

نصیب ہوگئی۔ میں نے اپنے چند مسائل اپنے غم خوار آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عرض کئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہونٹوں کو جُنبش ہوئی، جن کے اَلفاظ کچھ یوں تھے: ''**دعوتِ اسلامی کے اِجتماع میں شرکت کیا کرو۔**'' پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اُسی وقت میں نے **نیّت** کی کہ آئندہ پابندی سے سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کروں گی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اب مجھے پابندی سے سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ میں نے یہ بھی نیّت کی ہے کہ اگر **مَدَنی مرکز** نے اِجازت بخشی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ جلد ہی اپنے گھر میں **سنّتوں بھرا اِجتماع** شروع کردوں گی۔

عالم نہ مُتَّقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا ہوں اُمّتی تمہارا گنہگار، یارسول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ عَلٰی محمَّد

آقا اُمّت کے حالات سے باخبر ہیں

سُبْحٰنَ اللّٰہ! آج بھی ہمارے غیب دان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمّت کے حال سے باخبر ہیں اور بسا اوقات خواب میں تشریف لاکر خیر خواہی فرماتے ہیں۔ چُنانچِہ حضرت عبدُ الرحیم بن عبدُ الرحیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حمام میں گر گیا، میرے ہاتھ پر سخت چوٹ آئی جس سے سُوجن آگئی، بہت سخت دَرد ہورہا تھا۔ رات تک دَرد ہوتا رہا یہاں تک کہ میری آنکھ لگ گئی، خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہ واٰلہٖ وسلَّم کا جلوۂ عالَم تاب نظر آیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: ''**بیٹا! تمہارے دُرُود نے مجھے مُتوجِّہ کیا۔**'' صبح اُٹھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہ واٰلہٖ وسلَّم کی

www.dawateislami.net

بَرَکت سے نہ دَرد تھا نہ سُوجن۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہ علٰی محمَّد

اعلیٰ حضرت پر سرکار کا کرم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ زبردست عاشقِ رَسول اور مُتَبَحِّر عالِمِ دِین تھے اور بارہا خواب میں بلکہ جاگتی آنکھوں سے بھی دِیدارِ مصطفےٰ کی سعادت سے فیض یاب ہوئے چُنانچِہ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ دوسری بار حج کے لیے تشریف لے گئے تو شوقِ دِیدار میں روضہ شریف کے مواجہہ میں دُرُود شریف پڑھتے رہے یقین کیا کہ ضرور سرکارِ اَبد قرار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عزت افزائی فرمائیں گے اور بِالْمُواجہہ زیارت سے مشرف فرمائیں گے۔ پہلی شب ایسا نہ ہوا تو کچھ کبیدۂ خاطر ہو کر ایک غزل لکھی جس کا مطلع یہ ہے۔

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دِن اے بہار پھرتے ہیں (حدائقِ بخشش)

اِس غزل کے مقطع میں اِسی کی طرف اِشارہ کیا، فرماتے ہیں:

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شیدا[2] ہزار پھرتے ہیں (حدائقِ بخشش)

مدینہ

(1) سعادۃُ الدّارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف...الخ، اللطیفۃ الاربعون، ص ۱۴۰۔

(2) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے مصرعِ ثانی میں بطورِ عاجزی اپنے لئے لفظ ''کُتّے'' اِستعمال فرمایا ہے مگر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اَدَباً اس کی جگہ لفظ ''شیدا'' اِستعمال فرماتے ہیں۔

www.dawateislami.net

یہ غزل مَوَاجہہ میں عرض کر کے اِنتظار میں مُؤَدَّب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت جاگ اُٹھی اور چشمِ سر سے بیداری میں زیارتِ حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشَرَّف ہوئے۔[1] اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بہت سے اَسلاف و بزرگانِ دِین سے مروی ہے کہ ان پر کبھی مصیبت آتی تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یاد کرتے اور ان سے مدد طلب کیا کرتے تھے۔ انہیں اِس بات کا پختہ یقین ہوتا تھا کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مانگا جائے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِاِذنِ اِلٰہی کرم فرماتے ہوئے اپنے دِیدارِ پُر بہار کی سعادت سے سرفراز بھی فرماتے ہیں اور کرم بالائے کرم فرماتے ہوئے مصیبت و پریشانی بھی دُور فرماتے ہیں۔ چنانچہ،

میزبانی کا حکم

حضرتِ سیِّدُنا امام یوسف بن اسمٰعیل نَبْہَانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوالعباس احمد بن نفیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں ایک بار مدینۂ منورہ میں سخت بھوک و پیاس کے عالم میں سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر اَنوار پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں

مدینہ

(1) حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۹۲.

www.dawateislami.net

بھوکا ہوں۔ یکایک میری آنکھ لگ گئی، اِسی دَوران کسی نے مجھے جگا دیا اور ساتھ چلنے کی دعوت دی چنانچہ میں اُن کے ساتھ اُن کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی اور گندم کی روٹی پیش کر کے کہا: ''کھا لیجئے **کیونکہ مجھے میرے جَدِّ امجد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔**'' آئندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو تو ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔ (1)

ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

حضرتِ سیِّدُنا ابنُ الْجَلَّاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً میں حاضر ہوا تو مجھ پر ایک دو فاقے گزرے۔ میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُرانوار پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ''اَنَا ضَیْفُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یعنی یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں آپ کا مہمان ہوں۔'' پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا، **والیِ دو جہاں، رَحمتِ عالمیاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تشریف لا کر مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی**، میں خواب میں ہی کھانے لگا، ابھی آدھی ہی کھائی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور مزید آدھی ابھی میرے ہاتھ میں باقی تھی۔ (2)

ہم بھکاری وہ کریم انکا خدا ان سے فُزوں
اور نا کہنا نہیں عادت رَسُوْلُ اللّٰہ کی (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1) حجة الله على العالمين، الفصل الثالث فى ذكر من استغاث ...الخ، ص٥٧٣ ملخصاً.
(2) مصباح الظلام، باب ماجاء فيمن استغاث به...الخ، ص٦١.

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی کسی سائل کو نامُراد نہیں لوٹاتے کیونکہ اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا: ''وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ [1] ترجمۂ کنز الایمان: اور منگتا کو نہ جھڑکو۔'' حیاتِ ظاہری میں تو کرم نوازیوں اور بخشش و عطا کا یہ سلسلہ جاری رہا اور وِصالِ ظاہری کے بعد بھی بَعطاءِ الٰہی یہ سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ

بینائی عطا فرمادی

جلیلُ القدر مُحَدِّث حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن سفیان فَسَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے طلبِ حدیث کے لیے کئی شہروں کا سفر کیا۔ ایک بار میری ملاقات ایک شیخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ہوئی۔ میں ان کے پاس رہنا چاہتا تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ اِستفادہ کر سکوں۔ میرے پاس نَفَقہ قلیل تھا نیز میں مُسافر بھی تھا، اِس لئے ہمیشہ رات میں تحریری کام کیا کرتا اور دِن میں شیخ کو سنایا کرتا۔ ایک رات حسبِ معمول میں لکھ رہا تھا حالانکہ رات کافی گزر چکی تھی اچانک میری آنکھوں میں پانی اُتر آیا اور **میری بینائی جاتی رہی۔ مجھے** میرا چراغ اور گھر کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ میں اپنی بینائی اور حصولِ علم کی نعمت سے محرومی پر زار و قِطار رونے لگا۔ آخر کار روتے روتے میں نے ایک جانب ٹیک لگائی تو میری آنکھ لگ گئی۔ میں خواب میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''**اے یعقوب بن سُفیان! کیوں رو رہے ہو؟**'' میں نے عرض کی:

(1) پ۳۰، الضحٰی: ۱۰۔

www.dawateislami.net

یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری بینائی چلی گئی، مجھے اِس بات پر افسوس ہے کہ غریبُ الْوطن ہوں، آپ کی اَحادیث لکھنے کی نعمت سے محروم ہوگیا ہوں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''**قریب آؤ**''، میں قریب ہوگیا۔ ''**آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری آنکھوں پر اپنا دَستِ رَحمت یوں پھیرا جیسے کچھ دَم فرما رہے ہوں**'' حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن سُفیان فَسَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میری آنکھ کھل گئی، **میری آنکھیں روشن ہوچکی تھی، مجھے سب کچھ نظر آرہا تھا۔** پس میں نے فوراً اپنا نسخہ اُٹھایا اور چراغ کی روشنی میں اَحادیث لکھنا شروع کردیں۔ (1)

واللّٰہ وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دِل سے (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللّٰہ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پروردگار کی عطا سے اپنے غلاموں کے حالات سے واقف ہیں تبھی تو حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن سُفیان فَسَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خواب میں تشریف لاکر ان کی حاجت رَوائی فرمائی اور ان کی آنکھوں پر دَستِ شفا پھیر کر بینائی بھی واپس لوٹادی۔ اِس سے یہ

مدینہ

(1) سیر اعلام النبلاء، الفسوی یعقوب بن سفیان ... الخ، ۱۰/ ۵۵۲، والفظ له، تهذیب الکمال، باب الیاء من اسمه یعقوب .. الخ، ۳۲/ ۳۳۲، رقم: ۷۰۸۸ تاریخ الاسلام للذهبی، الجزء العشرون، حرف الیا، ص ۴۹۵۔

www.dawateislami.net

بھی دَرس ملا کہ جو لوگ اِخلاص کے ساتھ علمِ دِین حاصل کرتے اور علمِ دِین کا فیضان لوگوں میں عام کرتے ہیں سرکارِ والا تبار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان پر خُصوصی نظرِ کرم فرماتے ہیں بسا اوقات ان خوش نصیبوں کو بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اعزازات و اِنعامات سے بھی نوازا جاتا ہے۔ چنانچہ

اِمام سُیُوطی اور دِیدارِ مصطفٰے

حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: رَبیعُ الاول شریف ۹۰۴ ہجری جمعرات کی شب میں نے خواب دیکھا کہ دَربارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضِر ہوں، میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حدیثِ پاک کے بارے میں اپنی ایک تالیف (جَمْعُ الْجَوَامِع یا جَامِعُ الْکَبِیْر) کا تذکِرہ کرتے ہوئے عرض کی: ''اگر اِجازت مَرْحَمت فرمائیں تو اس میں سے کچھ پڑھ کر سناؤں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سُناؤ اے شَیْخُ الْحَدِیث۔ حضرت امام سُیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''یہ بشارت میرے نزدیک دُنیا و مَا فِیْھا (یعنی دُنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس) سے زیادہ بہتر ہے۔''(1)

ثنائے سرکار ہے وَظیفہ، قبولِ سرکار ہے تمنّا
نہ شاعری کی ہَوَس نہ پَروا، روی تھی کیا؟ کیسے قافیے تھے (حدائقِ بخشش)

(1) جَامِعُ الاحادِیث، ترجمة موجزة عن حیاة الامام السیوطی، ۱۲/۱۔

www.dawateislami.net

درازیٔ عُمر کی خوشخبری

حضرت شاہ عبدُالرحیم دِہلوی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے بخار ہوگیا، بیماری نے ایسا طول پکڑا کہ میں زندگی سے نا اُمید ہوگیا۔ ایک دِن مجھے اونگھ آ گئی۔ اس غنودگی میں حضرت شیخ عبدُالعزیز رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ظاہر ہوکر فرمانے لگے، بیٹا! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہاری عِیادت کے لیے تشریف لانے والے ہیں، شاید اِسی طرف سے تشریف لائیں جس طرف تمہارے پاؤں ہیں، لہٰذا چارپائی کا رُخ بدل لو۔ اتنے میں مجھے کچھ اِفاقہ ہوا، بات کرنے کی ہمت تو نہ تھی مگر میں نے حاضرین کو اِشارے سے سمجھایا اور انہوں نے میری چارپائی پھیر دی، اُسی وقت مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی، اَلفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''کَیْفَ حَالُكَ یَا بُنَیَّ بیٹا! تمہارا کیا حال ہے؟ اِس اِرشادِ گرامی کی حلاوت مجھ پر ایسی غالب آئی کہ مجھے وَجد آ گیا، میری آنکھوں سے آنسو رَواں ہوگئے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اِس طرح گود میں لے لیا کہ آپ کی رِیش مبارک میرے سر پر تھی، آپ کی قمیص مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہوگئی، کچھ دیر بعد میری یہ حالت سکون میں تبدیل ہوگئی، میرے دِل میں خیال آیا کہ ایک عرصے سے مجھے موئے مبارک کی آرزو ہے کہ کہیں سے مل جائے، کتنا کرم ہوگا اگر آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے یہ دولت عنایت فرمادیں۔ بس یہ خیال آنا تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس خیال سے واقف ہوگئے، رِیش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور دو موئے مبارک میرے ہاتھ میں پکڑا دیئے، میرے دِل میں بات آئی کہ یہ دونوں

www.dawateislami.net

بال بیداری میں میرے پاس رہیں گے یا نہیں؟ آپ اِس خیال سے بھی واقف ہو گئے فرمایا: یہ دونوں بال اس عالم میں بھی باقی رہیں گے پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے صحتِ کُلی اور طویل زندگی کی بِشارت دی، مجھے اسی وقت آرام آ گیا۔ میں نے چراغ منگوایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں دونوں موئے مبارک نہ تھے، میں نے غمگین ہو کر پھر آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جناب میں توجہ کی۔ مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے فرمانے لگے: میرے بیٹے! میں نے وہ دونوں بال اِحتیاط کے طور پر تمہارے تکیے کے نیچے محفوظ کر دیئے ہیں، میں نے بیدار ہوتے ہی وہاں سے لے لئے اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لئے، اِس کے بعد بخار تو جاتا رہا مگر کمزوری غالب آ گئی، حاضرین نے سمجھا شاید موت کا وقت آ گیا اور وہ رونے لگے، کچھ عرصے بعد مجھے قوت حاصل ہو گئی اور میں تندرست ہو گیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حکیمُ الْاُمّت کی حوصلہ افزائی

حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے پناہ عقیدت و مَحَبَّت تھی، اِس لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں وہ قُربِ خاص عطا ہوا جس کا اِظہار ان واقعات سے ہوتا ہے جو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو کئی بار پیش آئے چُنانچِہ

(1) انفاس العارفین، ص۴۷ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

حکیمُ الاُمت اور دِیدارِ مصطفٰے

منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ جب اپنی کِتاب **''امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ پر ایک نَظَر''** تالیف فرما چکے تو رات کو دِیدارِ مصطفٰے سے مُشَرَّف ہوئے۔ سرکارِ والا تبار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لب ہائے مُبارَکہ سے رَحمت کے پھول کچھ یوں جھڑنے لگے: **''تم نے میرے صحابی** (یعنی کاتبِ وحی حضرتِ سیِّدُنا اَمیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) **کی عزّت بچانے کی کوشش کی ہے، اللّٰہ** (پاک) **تمہاری عزّت بچائے گا۔''**(1)

جو دِیدارِ محمد کی تڑپ رکھتے ہیں سینے میں
نبیِّ پاک اُن کو خواب میں جلوہ دِکھاتے ہیں (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیداری میں دِیدارِ مصطفٰے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ ہمارے اَسلاف کی بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں مقبولیت کا کیا عالم تھا کہ صرف خواب میں ہی نہیں بلکہ بیداری میں بھی **دِیدارِ مصطفٰے کی چاشنی پائی**، جو خوش نصیب خواب میں دِیدارِ مصطفٰے سے مُشَرَّف ہوتے ہیں اُن کے لئے حدیثِ پاک میں بشارت ہے کہ وہ بیداری میں بھی زیارتِ مصطفٰے کا شرف پائیں گے چُنانچِہ

(1) حالاتِ زندگی حکیمُ الاُمت، حیاتِ سالِک، ص۱۲۷ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے: ''مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقَظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میرا ہم شکل نہیں ہوسکتا۔''(1)

دِیدارِ مصطفٰے حفاظتِ اِیمان کی سند

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت شارِحِ بُخاری حضرتِ علّامہ مفتی محمد شریف الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بَعدِ وِصال بھی اگر کوئی حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زِیارت سے مُشَرَّف ہو تو حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس پر کرَم فرمائیں گے اور **بیداری میں بھی اپنی زِیارت سے مُشَرَّف فرمائیں گے۔** دوسری تاویل (یعنی تشریح) یہ کی گئی ہے کہ وہ (خواب میں دِیدار کرنے والا) آخِرت میں حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار کرے گا یعنی مخصوص طریقے سے قُربِ خاص میں باریاب (یعنی حاضِری کی اِجازت پانے والا) ہوگا اور **اُس کا خاتمہ اِیمان پر ہوگا۔**(2)

دِیدار کی بھیک کب بٹے گی — منگتا ہے اُمیدوار آقا
دے بھیک اگر جَمالِ رَنگیں — جَنّت ہو مِرا مَزار آقا (3)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خواب میں سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

(1) بُخاری، کتاب التعبیر، باب من رای النبی فی المنام، ۴/۴۰۶، حدیث: ۶۹۹۳۔
(2) نُزہَۃُ القاری، ۵/۸۴۶۔ (3) ذوقِ نعت۔

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کا پتا چلنے کی تین صورتیں ہیں: (۱) جس شخصیت کی خواب میں آپ زِیارت کررہے ہیں اُن کے بارے میں دِل ہی میں اِلقا ہوتا ہے کہ یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ (۲) کوئی دوسرا تعارُف کروادیتا ہے کہ یہ مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ (۳) خود سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِنَفْسِ نفیس اپنا تعارُف کرادیتے ہیں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دِیدارِ مصطفٰے خواب میں ہو یا بیداری میں، اس شرف سے فیضیاب ہونے والوں کو کثیر برکات حاصل ہوتی ہیں چُنانچِہ

دِیدارِ مصطفٰے کی برکات

علامہ عبدالغنی نابُلُسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دِیدارِ مصطفٰے کی کثیر برکات ذِکر فرمائی ہیں ان میں سے چند ذِکر کی جاتی ہیں: ﴿1﴾ جو خوش نصیب خواب میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا تو یہ دَلیل ہے کہ وہ اَعمالِ صالحہ کے ذَریعے اللّٰہ کا محبوب بن جائے گا۔ (2) ﴿2﴾ قحط زدہ زمین میں دِیدارِ مصطفٰے ہو تو اس کے سبب وہ زمین سرسبز وشاداب ہوجائے گی۔ ﴿3﴾ اگر مَظْلُوم ہو تو اس کی مَدَد کی جائے گی ﴿4﴾ مَغْمُوم (یعنی غم زَدہ) کے غم دور ہوں گے۔ ﴿5﴾ مَقْروض قَرْض سے نجات پائے گا۔ ﴿6﴾ دیدارِ مصطفٰے کی سعادت پانے والے کے لئے دُنیا وآخرت میں اچھے اَنجام کی بشارت ہے۔ ﴿7﴾ قیدی کو

(1) گلدستہ دُرُود وسلام، ص ۳۷۹.

(2) تعطیر الانام، باب النون، ص ٤٥١.

www.dawateislami.net

رہائی کا پروانہ ملے گا۔ ﴿8﴾ دِیدارِ مصطفٰے کی سعادت پانے والا مصائب پر صابر رہے گا۔ ﴿9﴾ کبھی دِیدارِ مصطفٰے مسلمانوں کی مدد اور کفار کی ہلاکت کا مژدہ ثابت ہوتا ہے۔ ﴿10﴾ مریض کو دِیدارِ مصطفٰے کی سعادت ملے تو اللہ پاک اُسے شفا عطا فرمائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ [1]

لو وہ آئے مسکراتے ہم اَسیروں کی طرف ۔۔۔ جِرمَنِ عِصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے
آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں ۔۔۔ لَوحِ دل سے نَقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہر زیارت کرنے والا اپنی اپنی اِیمانی حیثیت کے مطابق حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرتا ہے، حضرتِ علامہ محمد اِسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، جس شخص نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زیارت کی اور کوئی ناپسندیدہ بات نہیں تھی (مثلاً سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناراض نہیں تھے) تو وہ عمدہ حال میں رہے گا، اگر ویران جگہ پر دِیدار کیا تو وہ ویرانہ سبزہ زار میں بدل جائے گا۔ [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دِیدارِ مصطفٰے سے محرومی کا سبب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار بہت عظیم نعمت ہے اور یہ نعمت عُموماً اُن لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو شریعت کے پابند

(1) تعطیر الانام، باب المیم، ص٤١٧ تا ٤١٨.
(2) روح البیان، پ٢٧، النجم، تحت الآیۃ:١٨، ٩/٢٣٠.

www.dawateislami.net

اور سنتوں کے پیکر ہوتے ہیں مگر کچھ کام ایسے ہیں کہ اگر کسی دِین دار اور پابندِ سنّت شخص سے بھی سرزد ہو جائیں تو بسا اوقات دِیدارِ مصطفٰے کی نعمت سے محرومی کا سبب بن سکتے ہیں چنانچہ

حضرتِ علامہ عبدُ الْوَہّاب **شَعرَانِی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن زین مدّاحِ رَسول (یعنی نعت خواں) کے مُتَعَلِّق مشہور ہے کہ انہیں جاگتے میں حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمنے سامنے زیارت ہوتی تھی۔ حج کے موقع پر (جب وہ روضۂ اطہر پر حاضِر ہوئے تو) حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے اپنی قبرِ مُنَوَّر میں سے کلام فرمایا۔ یہ نعت خواں اپنے اِسی مقام پر فائز رہے حتّٰی کہ ایک شخص نے ان سے دَرخواست کی کہ شہر کے حاکم کے پاس اس کی سفارش کریں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حاکم کے پاس پہنچے اور سِفارش کی۔ اُس حاکم نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنی مَسند پر بٹھایا۔ تب سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زیارت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ پھر یہ ہمیشہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں زیارت کی تمنّا پیش کرتے رہے مگر زیارت نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ ایک شِعر عرض کیا تو دُور سے زیارت ہوئی، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **''ظالموں کی مَسند پر بیٹھنے کے ساتھ میری زیارت چاہتے ہو! اس کا کوئی راستہ نہیں۔''** حضرتِ سیِّدُنا علی خواص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں ان بُزُرگ کے مُتَعَلِّق خبر نہ ملی کہ ان کو حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت ہوئی یا نہیں، حتّٰی کہ ان کا وِصال ہو گیا۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دُنیادار اور ظالم

مدینہ

(1) الميزان الكبرىٰ للشعراني، فصل في بيان استحالة خروج شيء...الخ، ص ٥٥ ملخصاً.

www.dawateislami.net

صاحبِ اِقتدار لوگوں کی صحبت کتنی بری ہے کہ چند لمحات کی صحبت دِیدارِ مصطفٰے جیسی عظیم سعادت سے محرومی کا سبب بن گئی۔ یاد رکھئے! جو دِین دار حضرات ذاتی مفاد کی خاطر ظالم اَربابِ اقتِدار کے پیچھے پھرتے، کبھی کسی وزیر یا صدر وغیرہ کے یہاں موقع ملے تو اُڑتے ہوئے حاضِر ہو جاتے، صدر تمغہ پہنا دے یا ہاتھ مِلا لے تو اُس کی تصویر کھنچواتے، print نکلواتے، اپنے ڈرائنگ روم میں آویزاں کرتے، دوسروں کو دِکھاتے اور اس کو بَہُت بڑا اِعزاز تصور کرتے ہیں اُن کیلئے گُزشتہ حکایت میں بَہُت کچھ دَرسِ عبرت ہے۔ اللّٰہ پاک ہم سب کو دُنیا دار، امیروں اور صاحبِ اِقتدار لوگوں کی آخرت سے غافل کر دینے والی صحبت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بروزِ قیامت بھی محرومی!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! روزِ محشر کی ہولناکیوں سے کون واقف نہیں کہ جب ہر طرف نَفسی نَفسی کا عالم ہوگا، قیامت کی دَہشت سے کلیجا منہ کو آتا ہوگا، ایسے لرزہ خیز ماحول میں دِیدارِ مصطفٰے بے شک فرحت وراحت کا باعث ہوگا کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی اس سختی سے نجات دِلانے والے ہوں گے مگر کچھ کم نصیب ایسے بھی ہوں گے جو روزِ قیامت ان سخت لمحات میں بھی حُضور، شَافِعِ یَوْمُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کی سعادت سے محروم رہ جائیں گے اور وہ کون لوگ ہوں گے؟ ملاحظہ فرمائیے چنانچہ

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بَوقتِ سَحَر کچھ سی رہی تھیں کہ سُوئی گُم ہوگئی اور چراغ بُجھ گیا، اِسی دَوران مکّے مدینے کے تاجدار، منبعِ اَنوار صَلَّی

www.dawateislami.net

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد پر پُورا کمرہ بُقْعَۂ نُور بن گیا (یعنی روشنی سے بھر گیا) اور گُم شُدہ سُوئی مِل گئی۔ یہ دِل کش منظر دیکھ کر حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا چہرہ کتنا پُرنُور ہے! نبیِّ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **''ہلاکت ہے اُس کے لئے جو قِیامت کے دِن میرے دِیدار سے محروم رہے گا۔''** عرض کی: وہ کون ہوگا؟ فرمایا: **''بخیل''** پھر سُوال کیا: بخیل کون ہے؟ جواباً اِرشاد فرمایا: **''اَلَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذَا سَمِعَ بِاِسْمِیْ** یعنی وہ شخص جو میرا نام سُن کر مجھ پر دُرُود نہ پڑھے۔''[1]

تین طرح کے لوگ زیارت سے محروم

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ اُمُّ الْمُؤْمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا رِوایت کرتی ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: **تین طرح کے لوگ میری زیارت سے محروم رہیں گے**: (1) والِدین کا نافرمان (2) میری سنّت کا تارِک (3) وہ شخص جس کے سامنے میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا۔[2]

میں گُنہگار، سیاہ کار و خَطا کار سہی — پر ہُوں کس کا؟ ترا سرکار، رسولِ عَرَبی
گرمیِ حَشر سے بے تاب ہوں شاہِ کوثر — ہو نظر سُوئے گنہگار رسولِ عَرَبی

(وسائلِ بخشش)

مدینہ

(1) القولُ البَدِیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاۃ علیہ...الخ، ص۳۰۲.
(2) القولُ البَدِیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاۃ علیہ...الخ، ص۳۰۷.

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایات سے معلوم ہوا کہ والدین کی نافرمانی، دُرُود شریف پڑھنے میں بُخل اور سنّت کا ترک بروزِ قیامت دِیدارِ مصطفٰے کی عظیمُ الشّان سعادت سے محرومی کا سبب بن سکتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی والدین کی خِدمت، دُرُود شریف کی کثرت اور سنتوں پر عمل کرنے میں سستی کرتا ہے، تو وہ فوراً اپنی سستی کو دُور کر لے، اَحکامِ شرعیہ کے مطابق والدین کی خدمت و اِطاعت، دُرُودِ پاک کی کثرت اور سنتوں پر عمل کرنے کے لئے کمر بستہ ہو جائے۔ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت اور خدمتِ دِین میں زندگی بَسر کرنے کی بھرپور کوشش کرے تو اُمید ہے کہ غمگُسار آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرم فرمائیں اور دُنیا و آخرت میں تمام مصائب سے نجات دِلا کر اپنی شفاعت سے سرفراز فرمائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِیدارِ مصطفٰے میں رکاوٹ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا میں سنّتوں بھری زندگی گزارنے والوں کے لئے دِیدارِ مصطفٰے کی بشارت اور تارکِ سنّت کے لئے اِس سعادت سے محرومی کو بیان کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا اِمام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''سنّتِ مصطفٰے پر کاربند رہنے والے خوش نصیبوں کو اُن کی کوششوں اور سنّت کی حِفاظت کے مُطابِق زندگی میں بکثرت یا کبھی کبھی دِیدارِ مصطفٰے کی سعادت حاصِل ہوتی ہے، سُنّتِ مُطَہَّرہ کی خِلاف ورزی دِیدارِ مصطفٰے میں بہُت بڑی رُکاوٹ ہے۔''(1)

(1) الحاوِی للفتاوٰی، کتاب البعث، تنویر الحلک...الخ، ۲/۳۰۹.

www.dawateislami.net

یاخدا ہے اِلتجا عطّار کی
سُنّتیں اپنائیں سب سرکار کی (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

طالبِ دِیدارِ مصطفٰے کو چاہئے کہ...

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! طالبِ دِیدارِ مصطفٰے کو دُرُودِ پاک کی کثرت اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے مَحَبَّت کرنی چاہئے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا امام یوسُف بن اسمٰعیل نَبْہَانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی کتابِ مُستَطاب **"اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَات"** میں نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شیخ اَبُوالْمَواہِب شاذلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص نَبِیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرنا چاہتا ہے اُسے چاہئے کہ حُضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثرت سے ذِکر کرتا رہے اور سادات اَولیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے مَحَبَّت رکھے ورنہ خواب کا دروازہ اُس پر بند ہے کیونکہ وہ نُفوسِ قُدْسِیّہ تمام لوگوں کے سردار ہیں، یہ جن سے ناراض ہوتے ہیں اللّٰہ پاک اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اُن سے ناراض ہوجاتے ہیں۔''[1]

آنکھ دے کر مُدّعا پورا کرو
طالبِ دِیدار ہوں کر دو کرم (وسائلِ بخشش)

مدینہ

(1) اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَات، الصلاۃ السادسۃ والاربعون، ص۱۲۷.

www.dawateislami.net

دِیدارِ مصطفےٰ کے وَظائف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دِیدارِ مصطفےٰ کی سعادت سے سرفراز ہونا مُقدّر والوں کا حصّہ ہے اور اِس کی خواہش وحسرت عاشقِ صادِق کی عَلامت ہے، اِس نعمتِ عُظمیٰ کو پانے کے لئے ہمیں عَمَلی طور پر بھی کچھ نہ کچھ کوشش ضرور کرنی چاہئے، سنّتوں کی پابندی اور دُرُود شریف کی کثرت کو اپنے معمولات میں شامِل کرنا چاہئے، چنانچہ اِمامِ اہلسنّت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دِیدارِ مصطفےٰ کا طریقہ اِرشاد فرماتے ہیں: **(1)** (طالبِ دِیدارِ مصطفےٰ کو چاہئے کہ) دُرُود شریف کی کثرت شب میں اور سوتے وقت کے عِلاوہ ہر وقت تکثیر (یعنی کثرت) رکھے بِالْخُصُوص اِس دُرُود شریف کو بَعدِ عشا 100 بار یا جتنی بار پڑھ سکے پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَما تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ ط

حُصولِ زیارتِ اَقدَس (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لئے اِس سے بہتر صِیغہ نہیں مگر خالِص **تعظیمِ شانِ اَقدَس** (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لئے پڑھے، اِس **نیّت** کو بھی جگہ

www.dawateislami.net

نہ دے کہ مجھے زِیارت عطا ہو، آگے اُن کا کَرَم بے حد و بے اِنتہا ہے۔

فِـرَاق ووَصْـل چِہ خَواهِی رِضَائے دوست طَلَب

کِـــہ حَیْف بَـــاشَـــدْ اَز وَ غَیْـــرِ اُوتَـمَـنّـــائـی

(یعنی قربت و دُوری سے کیا مطلب! دوست کی رضا و خوشنودی طَلَب کر کہ اِس کے علاوہ اس سے دوسرے کی آرزو کرنا افسوس ناک بات ہے)[1]

صَـلُّـوْا عَلَـی الْحَبِیْـب ! صَـلَّـی اللّٰـهُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے زیادہ محبت کرنے والے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰـہ عَنْـہ سے رِوایت ہے، نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے: ''میرے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو میری اُمّت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے ہوں گے، ان میں سے کوئی تمنّا کرے گا کہ اپنے اہل و مال تک خرچ کر کے میرا دِیدار کر لے۔''[2]

صَـلُّـوْا عَلَـی الْحَبِیْـب ! صَـلَّـی اللّٰـهُ عَلٰی مُحَمَّد

سچّے عاشِقانِ مصطفٰے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

مدینہ

(1) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۵.

(2) مسلم، کتاب الجنة...الخ، باب فیمن یود رؤیة النبی...الخ، ص ۱۵۱۸، حدیث: ۲۸۳۲.

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جان ہے! تم لوگوں پر ایک دِن ایسا ضرور آئے گا کہ تم مجھے نہ دیکھ سکو گے اور (اس وقت) میری زیارت کرنا تم لوگوں کے نزدیک اہل و مال سے زیادہ محبوب ہوگا۔"[1]

مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی مسلمان تمنّا کریں گے کہ کوئی ہمارے گھر والوں، اہل و عیال کو مَعَ مال ہم سے لے لے اور ہم کو ایک نظر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جمال دِکھا دے، بلکہ خواب میں ہی دِیدار کرا دے۔ دیکھ لو! آج مدینے کی گلیوں کے لیے ہم لوگ ترستے ہیں۔ میں نے مدینۂ مُنوّرہ کے ایک جلسے میں اہلِ مدینہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا: "مدینے والو! تمہیں کیا خبر کہ مدینہ کیا ہے یہ تو ہم مَہجوروں (یعنی مدینے سے دُور رہنے والوں) سے پوچھو کہ سات آٹھ سال تک قرعہ میں نام نہیں نکلتا۔ جب خُدا خُدا کر کے نام نکلتا ہے تو ہم لوگوں کی عید ہو جاتی ہے۔ پھر ہزاروں روپیہ خرچ کر کے مدینۂ مُنوّرہ پہنچتے ہیں۔ صِرف آٹھ دس دن کے بعد نکلنے کا حکم مل جاتا ہے تو تمہارا منہ تکتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ اس پر لوگ چیخیں مار کر رونے لگے۔" ہمارا **"قصیدہ وَداعیہ"** پڑھو:

دُور سے آئے تھے پردیسی غلام — عرض کرنے کو غُلامانہ سلام
آستانہ سے وَداع ہوتے ہیں اب — یہ تو فرماؤ کہ بلواؤ گے کب
چشمِ رَحمت سے نہ تم کریو جُدا — رکھیو اپنے سایہ میں ہم کو سدا[2]

مدینہ

(1) مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل النظر الیه..الخ، ص۱۲۸۶، حدیث: ۲۳۶۴.
(2) مِرْاٰۃُ المناجیح، ۸/۳۱۵.

www.dawateislami.net

دِیدارِ مصطفےٰ کے طلبگار کیلئے تُحفہ

﴿2﴾ نبیِّ اَکرَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: ''جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ'' اس کو خواب میں میری زِیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ مجھے قیامت کے دِن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دِن دیکھ لے گا میں اُس کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوضِ کوثر سے پانی پیئے گا اور اس کے جسم کو اللہ پاک دوزخ پر حرام کردے گا۔''(1)

تُو خواب میں حسنین کے صدقے میں خُدایا فرما دے مُشَرَّف مجھے دِیدارِ نبی سے
جلووں سے خُدایا مِرا سینہ ہو مدینہ آنکھیں بھی ہوں ٹھنڈی مِری دِیدارِ نبی سے (2)

دِیدارِ مصطفےٰ کا خصوصی عمل

﴿3﴾ دُرُودِ تاج کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص عُرُوجِ ماہ (چاند کی پہلی سے چودھویں تک کو عروجِ ماہ کہتے ہیں) شبِ جمعہ میں بعد نمازِ عشا باوضو پاک کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر 170 بار اس دُرُود پاک کو پڑھ کر سو رہے، 11 شب مُتَوَاتِر اِسی طرح کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہ حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مشرَّف ہوگا۔ (3)

(1) کشف الغمۃ، کتاب الطب، باب جامع لفضائل الذکر..الخ، فصل فی الامر بالصلاۃ...الخ، ۱/ ۳۲۵.
(2) وسائلِ بخشش. (3) مجموعہ اعمالِ رضا، ص ۲۲.

www.dawateislami.net

یا ربّ! تیرے محبوب کا جلوہ نظر آئے اُس نورِ مجسّم کا سراپا نظر آئے
اے کاش! کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے ہوں جس کی غلامی میں وہ آقا نظر آئے

﴿4﴾ شرفِ زیارت سے مُشَرَّف ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ ہمیشہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر باطہارت اِس دُرُودِ پاک کے تحائف بھیجے: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ۔''(1)

﴿5﴾ جو شخص دو رَکعت نمازِ شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی دَرمیانی رات) میں ادا کرے اور اس میں ہر رَکعت میں فاتحہ کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ 25 بار اور سلام کے بعد یہ دُرُود شریف ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ'' ہزار بار پڑھے وہ ضرور خواب میں زیارتِ مُصطفےٰ سے مُشَرَّف ہوگا۔(2)

﴿6﴾ حضرت حاجی اِمدادُاللّٰہ مُہاجِر مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زیارت کے حصول کا طریقہ یوں بیان کیا ہے کہ عشا کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر اَدب سے مدینۂ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے، اور خُدا (عَزَّوَجَلَّ) کی دَرگاہ میں جمالِ مبارک آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت حاصل ہونے کی دُعا کرے اور دِل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی (یعنی عمامے) اور منوّر چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کی دا ہنے اور اَلصَّلٰوۃُ

مدینہ

(1) جذبُ القلوب، ص۲۴۲. (2) جذبُ القلوب، ص۲۴۳.

www.dawateislami.net

وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ کی بائیں اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ کی ضرب دِل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے دُرُود شریف پڑھے، اِس کے بعد طاق عدد میں جس قدر ہو سکے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ اور سوتے وقت اکیس بار سورۂ "نَصْر" پڑھ کر آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے جمالِ مبارک کا تصور کرے اور دُرُود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف (کر کے) داہنی کروٹ سے سوئے اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دَم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوئے۔ یہ عمل شبِ جمعہ یا دوشنبہ (یعنی پیر) کی رات کو کرے اگر چند بار کرے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی مقصد حاصل ہوگا۔ (1)

حاجی اِمدادُ اللّٰہ مہاجر مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مذکورہ قول سے واضح ہوا کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کا وِرد کرنا ایسی سعادت ہے کہ جس کے وِرد سے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

﴿7﴾ حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن اسمٰعیل نَبْھَانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوْطی، علّامہ شیخ صاوِی اور دیگر بزُرگانِ دِین و عارِفین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے فرمایا: "جو شخص ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ

(1) کلیاتِ امدادیہ، رسالہ ضیاء القلوب، ص ۶۱.

www.dawateislami.net

اَلْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ‘‘ کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔‘‘[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نقشِ نعلین کی برکت

﴿8﴾ حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن اسمٰعیل نَبْہَانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ نعلین مبارک کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار کرنے کیلئے مفید ہے۔[2]

اسمِ مبارک کی برکت

﴿9﴾ سعادتُ الدَّارَین میں ہے: سیِّدُنا شیخ مصطفےٰ البکری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ اسمِ محمد کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ جو کوئی ہر رات 22 بار اِس مبارک نام کا وِرد کرے گا اُس کو کثرت سے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوگی۔[3]

آنکھوں کا تارا نامِ محمد
دِل کا اُجالا نامِ محمد (قبالہ بخشش)

مدینہ

(1) اَفْضَلُ الصَّلَوَات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص۱۵۱.
(2) سعادت الدارین، الباب التاسع فی الکلام علی رویتہ النبی...الخ، الفائدۃ الاربعون، ص۴۵۲.
(3) سعادت الدارین، الباب التاسع فی الکلام علی رویتہ النبی...الخ، الفائدۃ السادسۃ والثلاثون، ص۴۵۱.

www.dawateislami.net

حضرتِ علامہ یوسُف نبھانی اور دِیدارِ مصطفےٰ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، قُطبِ مدینہ حضرتِ علّامہ ضیاءُ الدِّین احمد مَدَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو حضرتِ سیِّدُنا شیخ یوسُف بن اسمٰعیل نَبْھَانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بھی خِلافت حاصِل تھی۔ جَوَاھِرُ الْبِحَار جلداوّل (مُترجَم) کے پیش لفظ میں قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے حوالے سے تحریر کردہ حکایت کا خُلاصَہ ہے: عشقِ رَسول میں ڈُوبی کتاب ''**جَوَاھِرُ الْبِحَار**'' تحریر فرمانے کے کچھ ہی عرصے کے بعد خواب میں سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ''**جَوَاھِرُ الْبِحَار**'' کو بَہُت پسند فرمایا اور اَز راہِ لُطف وکَرَم علامہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کو سینے سے لگالیا۔ علامہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے: حضور! اب جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کی تاب نہیں رہی۔ آخر اِسی حالت میں وِصال ہوگیا۔ (1)

آپ کے قدموں میں گر کر موت کی یا مصطفےٰ!
آرزو کب آئے گی بر، بے کس و مجبور کی (وسائلِ بخشش)

سرکارِ عالی وقار کا 84 بار دِیدار

حضرتِ سیِّدُنا امام یُوسُف بن اسمٰعیل نَبْھَانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے تعارُف میں لکھا ہے: **امام یُوسُف بن اسمٰعیل نَبْھَانِی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا سفید ریش، نورانی چہرہ جو یادِ الٰہی کے جلووں سے جگمگا تا رہتا، دوزانو مؤدَّب بیٹھنے کی عادت، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے کمال کی تو

(1) جواہر البحار، ۱/۱۲.

www.dawateislami.net

بات ہی کیا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی زَوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کو ختمِ رُسُل، دانائے سُبُل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چوراسی (84) بار اپنے جمالِ جہاں آرا (یعنی دُنیا کو آراستہ کرنے والے جمال) کی زیارت سے نوازا۔[1]

کسے ہے دیدِ جمالِ خدا پسند کی تاب
وہ پورے جلوے کہاں آشکار کرتے ہیں (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رَسول کا صدقہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حقیقی عشقِ رَسول کی دولتِ لازوال جس خوش نصیب کو مل جائے اُس کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں، عشقِ رَسول کے صدقے ہونے والا کرَم صرف اُسی عاشقِ رَسول کی ذات تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ دوسرے بھی فائدہ اُٹھاتے ہیں، کچھ ایسی ہی نوازش صَدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مفتی محمد اَمجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پر بھی ہوئی چُنانچِہ منقول ہے کہ

سرکار نے خواب میں آکر فرمایا

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی شہزادی ''بنو'' سخت بیمار تھیں۔ اِس دَوران ایک دِن بعد نمازِ فجر حضرتِ صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے قرآن خوانی کے لیے طَلَبہ و حاضرین کو روکا۔ ختمِ قرآنِ مجید کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے مجلس کو خطاب فرمایا کہ میری بیٹی ''بنو'' کی علالت

مدینہ

(1) جامع کرامات اولیا، ۱/۶۷ مترجم.

www.dawateislami.net

(یعنی بیماری) طویل ہوگئی، کوئی عِلاج کارگر نہیں ہوا اور فائدے کی کوئی صورت نہیں نکل رہی ہے، **آج شب میں نے خواب دیکھا کہ سرورِ کونین، رحمتِ عالَم رُوحِی فِدَاہ گھر میں تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ "بنو" کو لینے آئے ہیں۔** سَیِّدُ الْاَنام، حضورِ اَکرم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو خواب میں دیکھنا بھی حقیقت میں بِلاشُبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کو دیکھنا ہے۔ **"بنو"** کی دُنیوی زندگی اب پوری ہوچکی ہے مگر وہ بڑی ہی خوش نصیب ہے کہ اُسے آقا ومولیٰ، رَحمتِ عالَم، محبوبِ رَبُّ الْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لینے کے لیے تشریف لائے اور میں نے خوشی سے سِپُرد (سِ۔پُرد) کیا۔ دُعائے خیر کے بعد مجلسِ قراٰن خوانی ختم ہوگئی۔ غالباً اُسی دِن یا دوسرے دِن **"بنو"** کا اِنتقال ہوگیا۔ (1)

اللہ پاک کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کرے چارہ سازی، زِیارت کسی کی بھرے زخم دِل کے، مَلاحت کسی کی
چمک کر یہ کہتی ہے، طَلعَت کسی کی کہ دِیدارِ حق ہے، زِیارت کسی کی

(ذَوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

نبیِّ کریم اُمتیوں کے اَحوال جانتے ہیں

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! بَیان کردہ واقِعات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ

(1) تَذْکِرَۂ صَدْرُ الشَّرِیعَہ، ص۲۶.

www.dawateislami.net

اللہ پاک کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَعطائے رَبُّ الْعِزَّت اپنے اُمّتیوں کو پہچانتے اور اُن کے حالوں، کاموں اور کارناموں کو جانتے ہیں بلکہ اللّٰہ پاک نے تمام اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کو وَسیع علْم ونَظَر عطا فرمائی ہے، جیسا کہ حضرتِ علّامہ مفتی محمد اَمجد علی اَعظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اللّٰہ نے اَنبیا عَلَیْہِمُ السَّلام کو اپنے غُیُوب (یعنی پوشیدہ اُمُور) پر اِطّلاع دی، زمین وآسمان کا ہر ذَرّہ ہر نبی (عَلَیْہِ السَّلام) کے پیشِ نظر ہے، مگر یہ عِلْمِ غیب کہ اُن کو ہے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے دیئے سے ہے، لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا۔''(1)

ایسی فضیلتیں اُن کو دیں جن کا مِثل اِمکاں میں نہیں
رُوحِ رَوانِ خُلدِ بریں نخلِ جہاں کے اَصْلِ متیں

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ اٰمَنَّـا بِرَسُوْلِ اللّٰـہ (سامانِ بخشش)

دِیدارِ مصطفےٰ اور خطیبِ پاکستان

خطیبِ پاکستان، واعظِ شیریں بیان، عاشقِ سلطانِ دو جہان، محبِّ اہلِ بیت و صحابۂ ذِیشان، جاں نثارانِ اَولیاءُ الرحمٰن، حضرت مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زبردست عاشقِ رَسول تھے۔ ۱۴۱۷ھ کو مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً میں ساکنِ مدینۂ مُنَوَّرہ حاجی غلام شبّیر صاحِب نے امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُھُمُ العَالِیَہ کو یہ اِیمان اَفروز واقِعہ سُنایا کہ ایک بار حضرتِ قبلہ سیِّد خورشید احمد شاہ صاحِب نے مجھ سے فرمایا: ایک دِن مدینۂ منوّرہ میں حضرت خطیبِ پاکستان مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ میرے پاس روتے ہوئے

مدینہ

(1) بہارِ شریعت، ۱/۴۱.

www.dawateislami.net

تشریف لائے اور کہنے لگے: ''آپ میرے ساتھ مُواجَہہ شریف پر چلئے، میں نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُعافی مانگنی ہے۔'' اِستِفسار پر بتایا، کل مسجِدُ النَّبَوِیّ الشّریف علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں ایک بے ادَب مُقرِّر نے اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظَمت نشان میں توہین کی، تو میں نے اُس کو ٹوکا، اِس پر بات بڑھ گئی اور اُس کے حمایتی آ گئے، ان لوگوں نے مجھ پر سختیاں کیں جس سے میں بَہُت دِلبرداشتہ ہوا۔ رات خواب میں جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: ''بس میری خاطِر تھوڑی سی سختی بھی برداشت نہ کر سکے!'' حضرت قبلہ اوکاڑوی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا کہنا تھا، بات دَراصل یہ ہے کہ دِل میں ذرا بڑائی آ گئی اور تذلیل کو میں نے اپنی کسرِ شان تصوُّر کیا۔ اِسی لئے حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے تنبیہ فرمائی۔ لہٰذا میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربار شریف میں حاضِر ہو کر اپنے خطرۂ دِلی کی مُعافی مانگنا چاہتا ہوں۔ (1)

اللہ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سُبْحٰنَ اللّٰہ! معلوم ہوا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باذنِ پروردگار اپنے غلاموں کے اَحوال و اَفکار سے ہر وَقت خبردار رہتے ہیں اور بَسا اوقات خواب میں دِیدار سے مُشَرَّف فرما کر اُن کی اِمداد اور اِصلاح فرماتے ہیں۔

مدینہ

(1) فیضانِ سنّت، ۱/ ۸۴۴۶.

www.dawateislami.net

اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چُھپا، تم پہ کروڑوں دُرود (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

آقا نے ہاتھ کے آبلے دُرست کر دیئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمّتیوں پر نظر رکھتے اور اُن کی تکالیف و بیماریاں دور فرماتے ہیں جیسا کہ حضرتِ علّامہ شیخ یوسُف بن اسمٰعیل نَبْھَانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاتھوں میں آبلے پڑ کر پھٹ گئے تھے، طبیبوں نے مُتَّفِقہ طور پر رائے دی کہ ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، وہ رات میں نے اِنتہائی کرب و اِضطِراب کے عالَم میں گھر کی چھت پر گزاری اور گڑگڑا کر بارگاہِ خداوندی میں دُعائے شِفا کی۔ جب سویا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زِیارت ہوئی، میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ہاتھ پر چَشْمِ کرَم فرمایئے۔ فرمایا: **"ہاتھ پھیلاؤ"**، میں نے پھیلا دیا، تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دَستِ مُبارَک پھیر دیا اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ! جب میں کھڑا ہوا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکت سے میرے ہاتھ کی بیماری ختم ہو چکی تھی۔ (1)

مدینہ

(1) حجة اللّٰه على العلمين، القسم الرابع فيما وقع بعد وفاته...الخ، الباب الثانى فيما وقع بعد وفاته..الخ، الفصل الثانى فى ذكر من استغاث الآسرى...الخ، ص٥٦٧.

www.dawateislami.net

یہ مریض مر رہا ہے ترے ہاتھ میں شِفا ہے
اے طبیب! جلد آ مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول اپنا لیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رَسول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سِکھائی جاتی ہیں اور اِس کے ساتھ ساتھ عشقِ مصطفٰے کے جام بھر بھر کر پلائے جاتے ہیں، اِس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے والے اسلامی بھائیوں کے دِلوں میں عشقِ مصطفٰے کی شمع مزید فروزاں ہوتی ہے، دِیدارِ مصطفٰے اور رَوضۂ رَسول کے دِیدار کی تڑپ بڑھ جاتی ہے۔ اپنے قُلُوب کو مَحَبّتِ رَسول میں گرمانے اور سینوں کو عشقِ مصطفٰے کا مدینہ بنانے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رَسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر اِختیار کیجئے اور سنّتوں بھرے اِجتماع میں اَز اِبتدا تا اِنتہا مُکَمَّل شرکت کیجئے، نہ جانے کس کے صدقے کس پر کب کرَم ہو جائے۔ آپ کی ترغیب کے لئے ایک اِیمان اَفروز مدَنی بہار پیش کی جاتی ہے۔ چُنانچِہ

سنہری جالیوں کے رُوبرُو

بابُ الْاِسلام سندھ کی ایک مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب نے کچھ اِس طرح حلفیہ تحریر دی کہ **2004**ء میں **صحرائے مدینہ کراچی** میں ہونے والے عاشقانِ رَسُول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ سنّتوں بھرے اِجتماع کی آخِری نِشَست میں جب **ذِکرُ اللّٰہ**

www.dawateislami.net

شروع ہوا تو میں آنکھیں بند کر کے **ذِکرُ اللّٰہ** میں مست ہو گیا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!** مجھ پر بابِ کرَم کُھل گیا اور میں نے خود کو **مکّۃُ الْمُکَرَّمہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا میں پایا۔ لوگ جوق درجوق طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول تھے۔ **ذِکرُ اللّٰہ** کے بعد جب رِقّت بھرے اَنداز میں **تصوُّرِ مدینہ** کا سلسلہ شروع ہوا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!** میں نے خود کو **مدینۂ منوَّرہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا میں پایا، **سبز گنبد** نگاہوں کے سامنے تھا، اتنے میں سُنہری جالیاں جلوے بکھیرنے لگیں۔ وہاں میں نے دیکھا کہ **دعوتِ اسلامی** کے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران، خوش اِلحان نعت خواں، بلبلِ رَوضۂ رَسول **حاجی مشتاق عطّاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سنہری جالیوں کے رُوبرو** دَست بستہ حاضِر ہیں، میں بھی ہاتھ باندھ کر چند قدَم پیچھے کھڑا ہو گیا، مجھ پر رِقّت طاری تھی، جذبات قابو میں نہ رہے اور میں دِیوانگی کے عالَم میں آگے بڑھتے ہوئے **سُنہری جالیوں** کے مزید قریب ہو گیا، کرَمِ بالائے کرَم کہ جالیاں کُھل گئیں، ہر طرف **نُوْرٌ عَلٰی نُور** ہو گیا، **خدا کی قسم! میری نگاہوں کے سامنے مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ فرما تھے، اُنہوں نے مجھ گنہگار کو مُصافَحہ کی سعادَت عنایت فرمائی۔ وَاللّٰہ! ہاتھ ایسے ملائم تھے جسکی کوئی مِثال نہیں۔** (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، مدینہ

(1) غیبت کی تباہ کاریاں، ص۱٦۰.

www.dawateislami.net

شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔''(1)

یا شاہِ مدینہ! مہِ رمضان کا صدقہ
جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

''ہاتھ ملانا سنّت ہے'' کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

﴿1﴾ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے ﴿2﴾ رُخصت ہوتے وقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں ﴿3﴾ نبیِ مُکَرَّم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ معظّم ہے: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دَریافت کرتے ہیں تو اللّٰہ پاک اُن کے دَرمیان 100 رَحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے 90 رَحمتیں زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دَریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔''(2) ﴿4﴾ جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ

(1) مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ...الخ ۹۷/۱، حدیث: ۱۷۵.
(2) اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۳۸۰/۵.

www.dawateislami.net

کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُن دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1] ﴿5﴾ ہاتھ ملاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم" (یعنی اللّٰہ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) ﴿6﴾ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ قَبول ہوگی، ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[2] ﴿7﴾ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے ﴿8﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافَحہ کرے اور کسی کے دِل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللّٰہ پاک دونوں کے سابقہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دِل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"[3] ﴿9﴾ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں ﴿10﴾ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں، مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ﴿11﴾ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنّت نہیں۔ ﴿12﴾ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ **چوم** لینا مکروہ ہے۔[4] ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔ ﴿13﴾ اگر اَمْرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس

مدینہ

(1) شُعَبُ الْاِیْمَان، ٦/٨٩٤٤. (2) مُسند اِمام احمد، ٤/١٢٤٥٤.
(3) کَنْزُالْعُمَال، ٩/٢٥٣٥٩. (4) بہارِ شریعت، ١٦/٤٧٢

www.dawateislami.net

سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔[1]

﴿14﴾ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں ہاتھوں کے مابین کپڑا وغیرہ کوئی چیز حائل نہ ہو۔[2]

ڈھیروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **''بہارِ شریعت''** حصّہ **16** (312 صفحات) نیز **120** صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **''سنّتیں اور آداب''** ہدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رَسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامَتیں قافلے میں چلو[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1) دُرِّمُختار، ۹۸/۲. (2) بہارِ شریعت، حصہ۱۶، ص۴۷۱. (3) وسائلِ بخشش.

www.dawateislami.net

تابوتِ سَکِینَہ بَرکتوں کا خَزینہ

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ مُکَمَّل پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اَجروثَواب کی دولت پانے کے ساتھ ساتھ تَبَرُّکاتِ مُقَدَّسہ کے متعلق ڈھیروں معلومات کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا فَضالَہ بِن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رِوایَت فرماتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے دَرمیان تشریف فرما تھے۔ ایک شخص مسجد میں آیا، نماز ادا کی اور (بغیر ذِکر و دُرُود کے) دُعا مانگنے لگا: یَا اللّٰہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے نمازی! تُم نے جلدی کی، جب تُم نماز پڑھ لو تو بیٹھ کر اللّٰہ پاک کی حمد و ثنا بیان کیا کرو جو اُس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھا کرو پھر دُعا مانگا کرو۔ اِس کے بعد ایک اور شخص آیا اور اُس نے نماز ادا کرنے کے بعد اللّٰہ پاک کی حمد و ثنا کی اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اے نمازی! دُعا کر تیری دُعا قبول ہوگی۔''(1)

اِس حدیثِ پاک کی شرح میں حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری حنفی (وفات: ۱۰۱۴ھ) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک میں یہ رہنمائی ہے کہ سائل جس سے سوال کر

مدینہ

(1) ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات...الخ، ۵/۲۹۰، حدیث: ۳۴۸۷۔

www.dawateislami.net

رہا ہے اپنی حاجت طلب کرنے سے پہلے اُس کے ہاں قرب دِلانے والے وَسائل سے اُس کا قرب حاصل کرے اور اس کی بارگاہ میں اپنے لیے کسی سفارشی کو وَسیلہ بنائے تاکہ قربت کی توقع زیادہ اور قبولیت کی اُمید بڑھ جائے لہٰذا جس نے وَسیلہ پیش کرنے سے پہلے ہی سوال کر دیا تو بلاشبہ اُس نے جلدی کی۔ (1)

جو کچھ تِری رضا ہے خُدا کی وہی خوشی
جو کچھ تِری خوشی ہے خُدا کو وہی عزیز (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حیرت انگیز صندوق

بنی اِسرائیل کے پاس شمشاد کی لکڑی کا بنا ایک صَنْدوق تھا جس پر سونے کی چادر چڑھی ہوئی تھی، یہ تین ہاتھ لمبا اور دو ہاتھ چوڑا تھا، بنی اِسرائیل اس کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ کفار سے جِہاد کرتے وقت ان کے لشکروں کی کثرت دیکھ کر جب سَہم جاتے، اُن کے دِل خود سے دھڑکنے لگتے تو وہ اِس صَنْدوق کو اپنے آگے رکھ لیتے، اس صَنْدوق سے ایسی رَحمتوں اور بَرَکتوں کا ظُہور ہوتا کہ مجاہدین کے دِلوں میں سُکون و اِطمینان کا سامان پیدا ہو جاتا تھا۔ اُن کے لَرزتے دِل پتھر کی چٹانوں سے زیادہ مضبوط ہو جاتے اور جس قَدَر صَنْدوق آگے بڑھتا، آسمان سے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ (ترجمۂ کنز الایمان: اللہ کی مدد اور جلد آنے والی

مدینہ

(1) مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلوۃ، باب الصلاۃ علی النبی الخ، الفصل الثانی، ۱۷/۳، تحت الحدیث: ۹۳۰۔

www.dawateislami.net

فتح۔)[1] کی بِشارتِ عُظمیٰ نازِل ہوا کرتی اور فَتحِ مُبین حاصل ہو جایا کرتی، صرف اتنا ہی نہیں بلکہ بنی اِسرائیل اِس صَنْدوق کو اپنے آگے رکھ کر، **اس کو وَسیلہ بنا کر دُعائیں مانگتے** تو اُن کی دُعائیں مقبول ہو جاتیں اور بلاؤں کی مصیبتیں اور وَباؤں کی آفتیں ٹل جایا کرتیں۔ اَلغرض! یہ صَنْدوق بنی اِسرائیل کے لئے بَرَکت و رَحمت کا خزینہ اور نُصرتِ خُداوندی کے نُزُول کا نہایت مُقَدَّس اور بہترین ذَریعہ تھا۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ اس صَنْدوق میں ایسی کیا خاص باتیں تھیں کہ جس نے اسے اِس قدر مَنْبَعِ فُیُوض و بَرَکات بنا دیا تھا؟ اس صَنْدوق میں ایک خاص بات یہ تھی کہ اس میں اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے تبرُّکاتِ مقدسہ تھے جن کی بَرَکت سے بنی اِسرائیل خوب رَحمتیں پا رہے تھے۔ یہ صَنْدوق تابوتِ سکینہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

تابُوتِ سکینہ کہاں سے آیا؟

تابوتِ سکینہ حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر نازِل ہوا تھا اور آخر زندگی تک آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس ہی رہا۔ پھر **حضرتِ سیِّدُنا شِیث** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے ہوتا ہوا **حضرتِ سیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تک پہنچا، پھر **حضرتِ سیِّدُنا اِسمٰعیل ذَبِیْحُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ

(1) پ۲۸، الصف: ۱۳۔ (2) تفسیر ابو سعود، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۸، ۱/ ۲۸۰ ماخوذا۔ تفسیر نعیمی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۸، ۲/ ۵۰۸ ملتقطاً۔ عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۵۲ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس اور اُن کے بعد ان کے بیٹے **قیدار** کے پاس رہا اور ان سے **حضرتِ سیِّدُنا یعقوب** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ملا اور پھر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اَولاد بنی اِسرائیل کے قبضے میں رہا یہاں تک کہ **حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو مل گیا۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد یہ بنی اِسرائیل کے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں منتقل ہوتا ہوا **حضرتِ سیِّدُنا شَمْوِیْل** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تک پہنچا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تابوتِ سکینہ میں کیا تھا؟

اللّٰہ پاک پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 248 میں فرماتا ہے:

فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ

ترجمۂ کنز الایمان: جس میں تمہارے رَبّ کی طرف سے دِلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں مُعَزَّز موسیٰ اور مُعَزَّز ہارون کے تَرکہ کی۔

اِس آیت کے تحت خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صَدرُ الافاضِل، حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **تابوتِ سکینہ** میں تمام اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تصویریں تھیں۔ ان کے مساکن ومکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سیِّدِ اَنبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دولت سرائے اَقدس کی

مدینہ

(1) تفسیر بحر المحیط، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۸، ۲/ ۲۷۰ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

تصویر ایک یاقوتِ سرخ میں تھی کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بحالتِ نماز قیام میں ہیں اور گِردآپ کے، آپ کے اَصحاب، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا، یہ صندوق وِراثتاً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام تک پہنچا آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی چنانچہ اس تابوت میں اَلواحِ توریت (یعنی توریت شریف کی تختیوں) کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا عصا اور آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین (یعنی جوتے مبارک)، **حضرت ہارون** عَلَیْہِ السَّلام **کا عمامہ** اور ان کا عصا اور تھوڑا سا ''مَنّ'' جو بنی اِسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔ (1)

فائدہ: اِس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کا اِعزاز واِحترام لازِم ہے ان کی برکت سے دُعائیں قبول ہوتی اور حاجتیں رَوا ہوتی ہیں۔ **فائدہ:** تابوت میں اَنبیاء کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں اللہ کی طرف سے آئی تھیں۔ (2)

سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا عمامہ شریف

اِسی آیت کے تحت مفسرِ قراٰن حضرت علامہ اَبُو عبدُاللّٰہ محمد بن یوسف المعروف ابنِ حَیّان اُندلُسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: اس تابوت میں **حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ و ہارون** عَلَیْہِمَا السَّلام **کے عمامے شریف** بھی تھے۔ (3)

مدینہ

(1) البلباب فی علوم الکتاب، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۸، ۳/ ۲۷۴ بتغیر قلیل۔ تفسیر ابن کثیر، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۸، ۱/ ۵۰۷ بتغیرٍ قلیلٍ۔ تفسیر بحر المحیط، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۸، ۲/ ۴۸۶ بتغیرٍ قلیلٍ۔ تفسیر بغوی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۸، ۱/ ۲۹۹ بتغیر قلیل۔ (2) خزائن العرفان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۸، ص۸۴ ملخصاً۔
(3) تفسیر بحر المحیط، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۸، ۲/ ۲۷۱ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً عمامہ شریف اَنبیائے کِرام عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنّت ہے۔ اِس لیے بچّے، بوڑھے، جوان سبھی کو چاہئے کہ عمامہ شریف کی پیاری سنّت کو اپنائیں۔ بعض اوقات گھر میں بچے عمامہ سجانے کا کہتے ہیں تو انہیں منع کر دیا جاتا ہے کہ ابھی تمہاری عمر عمامہ باندھنے کی نہیں ہوئی، بڑے ہو کر باندھ لینا وغیرہ حالانکہ یہ خیال دُرُست نہیں کیونکہ عمامہ شریف باندھنے کی شرعی طور پر کوئی عمر مقرر نہیں کی گئی بلکہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود اپنے مُبارَک ہاتھوں سے ایک بچے کے سر پر عمامہ شریف باندھا تھا چنانچہ

بچے کی دستار بندی

حضرت علامہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت **قُرْط** بن اَبو رِمثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے اپنے والد کے ہمراہ (مدینہ مُنَوَّرہ) ہجرت کی، جب یہ لوگ **رَسُوْلُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَبو رِمثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ سے فرمایا: یہ تمہارا بیٹا ہے؟ اَبو رِمثہ نے عرض کی: جی ہاں میں اس کا گواہ ہوں، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا یہ تجھ پر اِلزام نہیں لگائے گا نہ اس پر اِلزام ہوگا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت **قُرْط** رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کو بلا کر اپنی گود میں بٹھایا، ان کے لیے برکت کی دُعا کی، سر پر ہاتھ پھیرا اور اُنہیں سیاہ عمامہ شریف باندھا۔ (1)

مدینہ

(1) الاصابة فی تمییز الصحابة، حرف القاف، القسم الثانی فی ذکر من له رؤیة، ۵/۳۹۱، رقم:۷۲۸۸.

www.dawateislami.net

مدینے شریف کے باعمامہ بچے

حضرتِ سیِّدُنا اِبراہیم بن سَعد رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ فرماتے ہیں: میرے والد صاحب کے اس اس طرح کے عمامے تھے میں ان کی تعداد نہیں جانتا۔ والد صاحب نہ صرف خود عمامہ شریف پابندی سے باندھتے بلکہ مجھے بھی عمامہ باندھا کرتے تھے حالانکہ میں ابھی بچّہ ہی تھا۔ (آپ مزید فرماتے ہیں کہ) میں بچّوں کو عمامے سجائے دیکھا کرتا تھا۔ (1)

امام مالک کا بچپن سے عمامہ باندھنا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ العزیز اُویسی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ فرماتے ہیں: امام مالک رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیہ نے فرمایا: ہمیں عمامہ شریف باندھنا ترک نہیں کرنا چاہئے اور میں تو اُس وقت سے عمامہ شریف باندھ رہا ہوں جبکہ میرے چہرے پر ایک بال بھی نہیں آیا تھا۔ (2)

آپ بھی نیّت فرمالیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ میں خود بھی عمامہ شریف سجاؤں گا اور اپنے بچوں کو نہ صرف اِس کی ترغیب دِلاؤں گا بلکہ عمامہ شریف سجانے پر ان کی حوصلہ افزائی بھی کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُعائے گشائش

تابوتِ سکینہ کے تَبَرُّکات میں یہ دُعائے گشائش (کَ۔شا۔اِش) یعنی وُسعت

(1) طبقات ابن سعد، الطبقة الرابعة من التابعين من اهل المدينة، ۵/۳۶۴، رقم:۱۰۷۲۔
(2) فيض القدير، حرف الصاد، ۴/۲۹۷، تحت الحديث: ۵۱۰۱۔

www.dawateislami.net

وکشادگی کی دُعا) بھی تھی: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (ترجمہ: اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم وکریم ہے، اللہ پاک ہے، جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک ہے اور سب خوبیاں اللہ پاک کو جو مالک سارے جہان والوں کا)۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

آثارِ اَسلاف باعثِ نزولِ برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اَولیائے عُظّام رَحِمَہُمُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے آثار وتبرّکات باعثِ نزولِ رَحمت وبرکات، دافعِ آفات وبَلِیّات اور شافِعِ اَمراض ہوتے ہیں۔ تَبَرُّکاتِ مُقَدَّسہ کی تعظیم کرنا، ان کا بارگاہِ اِلٰہی میں وَسیلہ پیش کرنا، آفات وبلیات اور بیماریوں سے نجات کے لیے ان سے اِسْتِفادہ کرنا، دوسروں کو اِس کی ترغیب دِلانا اور ان کی تعظیم کا دَرس دینا، انہیں عزّت کی جگہ باادب طریقے سے رکھنا، ہر طرح کی بے اَدبی سے بچانا اَسلافِ کِرام کا طریقہ ہے۔ ہمارے اَسلافِ کِرام یہاں تک کہ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ، مَنْبَعِ رَحمت وبَرَکات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب اَشیاء سے تبرُّک حاصل فرماتے تھے چنانچہ

جُبّۂ مصطفٰے باعثِ شِفا

سرکارِ دوعالَم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جُبّۂ مُبارَکہ سے حاصل

(1) تفسیر ابن ابی حاتم رازی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۵، ۱/۴۷۰، رقم: ۲۴۸۶۔

www.dawateislami.net

ہونے والی برکات وشِفا کا ذِکر کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدَتنا اَسماء بنتِ ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتی ہیں: هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى يُسْتَشْفٰى بِهَا یعنی یہ جُبَّہ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس ان کے وصال تک رہا اور ان کے پردہ فرما جانے کے بعد میں نے لے لیا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے زیبِ تن فرمایا کرتے تھے۔ ہم اسے دھو کر مریضوں کو اس کا پانی پلاتے ہیں جس سے انہیں شفا مل جاتی ہے۔ (1)

رَحمتِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مبارکہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ اِلَى الْمَطَاهِرِ فَيُؤْتٰى بِالْمَاءِ فَيَشْرَبُهٗ يَرْجُوْ بِهٖ بَرَكَةَ اَيْدِي الْمُسْلِمِيْنَ یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسلمانوں کی طہارت گاہوں (یعنی مثلِ حوض وغیرہ جہاں اہلِ اِسلام وُضو کیا کرتے) سے پانی منگا کر نوش فرماتے اور اس سے مسلمانوں کے ہاتھوں کی بَرَکت لینا چاہتے۔ (2)

اِس حدیث کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ وَاَكْبَرُ، یہ حضور پُرنور، سَیِّدُ الْمُبَارَکِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں جن کی خاکِ نعلینِ پاک تمام جہانوں کے

مدینہ

(1) مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم استعمال اناء الذهب...الخ، ص۱۱۴۷، حدیث: ۲۰۶۹۔

(2) معجم اوسط، باب الالف، من اسمه احمد، ۲۳۲/۱، حدیث: ۷۹۴۔

www.dawateislami.net

لئے تبرکِ دِل وجان وسرمۂ چشمِ دِین واِیمان (یعنی دِین واِیمان کی آنکھوں کا سرمہ) ہے وہ اس پانی کو جس میں مسلمانوں کے ہاتھ دُھلے تبرک ٹھہرائیں اور اُسے منگا کر بغرضِ حصولِ برکت نوش فرمائیں حالانکہ واللہ مسلمانوں کے دَست وزبان ودِل وجان میں جو برکتیں ہیں سب اُنھیں نے عطا فرمائیں، اُنھیں کی نعلینِ پاک کے صدقے میں ہاتھ آئیں، یہ سب تعلیمِ اُمَّت وتنبیہِ مشغولانِ خوابِ غفلت (یعنی غفلت میں ڈوبے ہوؤں کو جھنجھوڑنے) کے لئے تھا کہ یوں نہ سمجھیں تو اپنے مولیٰ وآقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فعل سن کر بیدار اور برکتِ آثارِ اَولیاء وعلماء کے طلبگار ہوں، پھر کیسا جاہل ومحروم ونافہم ملوم (یعنی ناسمجھ مَلامَتی) کہ محبوبانِ خدا کے آثار کو تبرک نہ جانے اور اس سے حصولِ برکت نہ مانے۔ (1)

مُوئے مُبارَک باعثِ شِفا

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عبدُاللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میری اَہلیہ (یعنی میری بیوی) نے مجھے ایک پیالہ دے کر اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس بھیجا کیونکہ میری اَہلیہ کی عادت تھی کہ جب بھی کسی کو نظرِ بد لگتی یا کوئی بیمار ہو جاتا تو وہ برتن میں پانی ڈال کر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس بھجوایا کرتی تھیں، اِس لئے کہ اُن کے پاس نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُوئے مُبارَک تھا جو چاندی کی نلی میں رکھا ہوا تھا، وہ اُس کو نکالتیں اور پانی میں ڈال کر ہلا دیتیں اور مریض وہ پانی پی لیتا۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1) فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۴۱۱۔ (2) مِشْکاۃ المصابیح، کتاب الطب والرقی، الفصل الثالث، ۲/ ۱۴۹، حدیث: ۴۵۶۸۔

www.dawateislami.net

مُوئے مُبارَک فتح کی بِشارت

حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بالوں کو اِس ٹوپی میں محفوظ کرلیا تھا اور تمام جنگوں میں اِس ٹوپی کو اِستِعمال کیا حتّٰی کہ اللہ پاک نے ہر حالت اور ہر موقع پر فتح و نصرت عطا فرمائی۔ (1)

جب آپ اپنی ٹوپی بھول گئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **''فیضان فاروقِ اعظم''** جلد **2** کے صفحہ **567** پر ہے جس کا خلاصہ ہے کہ **اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن** حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم کے مُبارَک زمانہ میں جب مجاہدینِ اِسلام رُومی بزدلوں کے ساتھ برسرِ پیکار تھے تو ایک موقع پر مجاہدین دس ہزار (10,000) سے زائد رُومی کفار کے نرغے میں آ گئے، ان مجاہدین میں حضرتِ سیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی تھے۔ تمام مجاہدین جان ہتھیلیوں پر رکھے دشمن کے مقابل ڈٹے ہوئے تھے، جب اِسلامی لشکر کے سپہ سالار حضرتِ سیِّدُنا اَبُوعُبیدہ بن جَرّاح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو معلوم ہوا کہ وہ مجاہدین مشکل میں ہیں تو انہوں نے فوراً لشکر کو تیّار کر کے ان مجاہدین کی طرف پیش قدمی کی، اِسلامی لشکر کے تمام سپاہی اندھا دھند گھوڑوں کو بھگاتے ہوئے مجاہدین کی مدد کے لیے جا رہے تھے۔ سب سے آگے آگے لشکر کے سپہ سالار اَمِیْنُ الْاُمَّۃ (یعنی اُمّت کے امین) حضرتِ سیِّدُنا اَبُوعُبیدہ بن جَرّاح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ اچانک ایک سُوار ان سے بھی آگے نکل کر تیزی کے ساتھ بڑھ رہا

مدینہ

(1) الخصائص الکبریٰ، باب الآیۃ فی شعرہ الشریف، ۱/۱۱۷۔

www.dawateislami.net

ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بڑے حیران ہوئے اور گُمان کیا کہ شاید یہ کوئی فِرِشتہ ہے جو مجاہدین کی مدد کے لیے آگے آگے جارہا ہے، آپ نے اس سُوار کا تعاقُب کیا لیکن وہ سُوار تو گویا ہوا میں اُڑ رہا تھا۔ آپ نے اس کے قریب پہنچ کر اسے آہستہ ہونے کو کہا اور یہ دیکھ کر حیران ہوگئے کہ وہ کوئی مرد سُوار نہیں بلکہ باپردہ عورت ہے۔ آپ نے اسے پہچان لیا وہ حضرت سیِّدُ نا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی زوجہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ تمیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا تھیں۔ آپ نے پوچھا: اے اُمِّ تمیم! تمہیں کس بات نے ہم سے آگے بڑھنے پر مجبور کیا؟ انہوں نے عرض کیا: اے سپہ سالار! میں نے جب آپ کو یہ پکارتے ہوئے سنا تھا کہ حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو دشمنوں نے گھیر لیا ہے تو میں نے سوچا کہ وہ کبھی بھی مغلوب نہیں ہوسکتے کیونکہ ان کے پاس رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُوئے مُبارَک ہیں، لیکن بعد میں میں نے دیکھا کہ مُوئے مُبارَکہ والی وہ مُبارَک ٹوپی تو یہیں بھول گئے ہیں تو میں نے فوراً وہ ٹوپی اُٹھائی اور انہیں دینے کے لیے نکل کھڑی ہوئی۔

حضرت سیِّدُ نا ابوعُبیدہ بن جَراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ان سے فرمایا: تمہارا یہ کام اللّٰہ پاک کے لیے ہے، تم اللّٰہ پاک کی بَرَکت اور اس کی مدد پر ایسے ہی آگے بڑھ جاؤ۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا آگے بڑھ گئیں۔

جب اِسلامی لشکر حضرتِ سیِّدُ نا ابوعُبیدہ بن جَراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی مَعِیَّت میں ان مجاہدین کے پاس پہنچا تو پورے لشکر نے ایک زوردار نعرۂ تکبیر لگایا تاکہ مجاہدین کو معلوم ہوجائے کہ اسلامی لشکر ان کی مدد کے لیے آچکا ہے۔ سیِّدُ نا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بھی جواباً زوردار

www.dawateislami.net

نعرۂ تکبیر لگایا تاکہ اِسلامی لشکر کو بھی معلوم ہوجائے کہ مجاہدین کہاں ہیں؟ اِسلامی لشکر کی آمد سے رومیوں کے دِل بیٹھ گئے اور وہاں موجود مجاہدین میں ایک نیا جوش پیدا ہوگیا۔

جنگ کے دَوران سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دیکھا کہ اِسلامی لشکر کا ایک مجاہد دشمنوں کی صفوں کو چیرتا ہوا ان کی طرف آرہا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بڑے حیران ہوئے۔ جب وہ شہسُوار ان کے قریب آیا تو اس کے منہ پر نقاب ہونے کی وجہ سے آپ پہچان نہ سکے لہٰذا آپ نے اس سے پوچھا: اے بہادر شہسُوار! تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اے ابوسلیمان! میں آپ کی زوجہ اُمِّ تمیم ہوں اور آپ کے پاس آپ کی وہ مُبارَک ٹوپی لائی ہوں جس کے وَسیلے سے آپ اپنے دشمنوں پر مدد حاصل کرتے ہیں، آپ اسے پہن لیجئے کیونکہ اللّٰہ پاک کی قسم! آپ اس جنگ سے قبل کبھی اس کو نہیں بھولے۔ پھر وہ ٹوپی انہیں دے دی، جیسے ہی وہ مُبارَک ٹوپی سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے لی تو اس میں موجود رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُوئے مُبارَکہ سے چمکدار بجلی کی طرح ایک شاندار نور نکلا۔ علّامہ واقدی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ کی قسم! حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے وہ ٹوپی اپنے سر پر رکھ کر رومی لشکر پر حملہ کیا ہی تھا کہ ان کے لشکر کی اگلی پچھلی تمام صفیں اُلٹ کر رکھ دیں، اِسلامی لشکر نے رومی لشکر پر ایسا زوردار حملہ کیا کہ پورا لشکر شِکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ (1)

مدینہ

(1) فتوح الشام، جبلة يحارب خالداً، ۱/۱۱۵ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

ہم سیہ کاروں پہ یاربّ تپشِ محشر میں
سایہ اَفگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا رَسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق ومحبت اور اَدَب کا یہ عالَم تھا کہ جب کبھی سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سرِ اَقدس کے بال مُبارَک تَرَشواتے یا رِیش مُبارَک (یعنی داڑھی شریف) کے طُول وعَرْض سے مُوئے مُبارَک تَرَشواتے تو صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کسی مُوئے مُبارَک کو زمین پر تشریف نہ لانے دیتے بلکہ ہاتھوں ہاتھ لیتے اور اُسے تَبَرُّکًا اپنے پاس محفوظ کرنے کی تگ ودَو (یعنی کوشش) میں رہتے تھے چُنانچِہ

تَبَرُّکات حاصل کرنا سنّتِ صحابہ

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حَجّام رَسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سرِ اَقدَس کا حلق کر رہا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَصحاب آپ کے گرد چکر لگا رہے ہیں تاکہ کوئی ایک مُوئے مُبارَک بھی زمین پر گرنے نہ پائے بلکہ اُن میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں تشریف لائے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا شاہِ خَیْرُ الْاَنام

(1) مسلم، کتاب الفضائل، باب قرب النبی من الناس وتبرکھم بہ، ص ۱۲۷۰، حدیث: ۲۳۲۵۔

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقدس تَبَرُّکات سے بَرَکت وتَوَسُّل حاصل کرنا ہمارے لیے تبرکات کی اَہمیت سمجھنے کے لیے کافی ہے۔لیکن لطف کی بات تو یہ ہے کہ نبیِّ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود یہ تَبَرُّکاتِ عظیمہ تقسیم فرمائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یوں ان کو تقسیم فرمانا اِس بات پر دَلالت کرتا ہے کہ ان سے بَرَکت حاصل کی جائے اور ان کو وَسیلہ بنایا جائے چنانچہ

مُوئے مُبارَک کی تقسیم بدستِ رَسولِ کریم

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منٰی تشریف لائے تو پہلے جَمْرَہ کی رَمی فرمائی، پھر اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے اور قربانی کی اور حَجّام سے حلق کرنے کو کہا اور اس کو دائیں جانب کی طرف اِشارہ کیا، پھر بائیں جانب اِشارہ فرمایا، اس کے بعد اپنے مُبارَک بال لوگوں میں تقسیم فرمائے۔ (1)

سُوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رَحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو (حدائقِ بخشش)

شرحِ کلامِ رضا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! اگر آپ کے مبارک گیسو ہماری سوکھی فصلوں پہ رَحمت کی گھٹا بن کر برسیں تو یہ ہم پر بھی کرم ہوگا۔

خواب میں تشریف لاکر مُوئے مُبارَک عطا فرمائے

حضرت شاہ عبدُ الرحیم دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مجھے ایک مرتبہ اتنا سخت

مدینہ

(1) مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان السنة یوم النحر...الخ، ص۶۷۸، حدیث: ۱۳۰۵۔

www.dawateislami.net

بُخار ہوا کہ زِندہ بچنے کی اُمّید نہ رہی، اِسی دَوران مجھ پر غُنُودگی سی طاری ہوئی، مَیں نے (اپنے والدِ گرامی) حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الْعَزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کوخواب میں یہ فرماتے ہوئے سنا: بیٹے عبدُ الرحیم! مُبارَک ہو! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہاری عِیادت کے لئے تشریف لانے والے ہیں اور سَمْت کا تَعَیُّن کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرف تمہاری پائنتی ہے اِس طرف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائیں گے لہٰذا تمہارے پاؤں اُس رُخ پر نہیں ہونے چاہئیں۔ مجھے غُنُودگی کے عالَم سے کچھ اِفاقہ ہوا مگر بولنے کی طاقت نہ تھی چُنانچہ حاضِرین کو اِشارے سے سمجھایا کہ میری چارپائی کا رُخ تبدیل کردیں۔ بس اِسی لمحے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوَری ہوئی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کَیْفَ حَالُکَ یَابُنَیَّ ؟ اے میرے بیٹے! تیرا کیا حال ہے؟'' بس پھر کیا تھا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شیریں گُفتار اور رَس بھری آواز نے میرے دِل کی دُنیا ہی بَدَل دی جس سے مجھ پہ وَجد و بُکا (یعنی رونے) اور اِضْطِراب کی عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے سر ہانے تشریف فرما تھے اور مجھے اپنی آغوش میں لئے ہوئے تھے۔ فرطِ جذبات سے مجھ پر گریہ وزاری کی وہ کیفِیَّت طاری ہوئی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قمیص مُبارَک میرے آنسوؤں سے تَر ہوگئی اور آہستہ آہستہ اِس رِقّت و گداز سے مجھے قرار و سُکون نصیب ہوا۔ اَچانک میرے دِل میں خیال گزرا کہ میں تو مُدّت سے اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُوئے مُبارَک کا آرزومند ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کتنا بڑا کَرَم ہوگا اگر اِس وقت میری یہ آرزو پوری فرمادیں۔ اِدھر

www.dawateislami.net

میرے دِل میں خیال آنا تھا اور اُدھر غیب جاننے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فوراً میرے اِس خیال سے آگاہ ہوئے اور اپنی رِیش مُبارَک پر ہاتھ پھیر کر (ایک کے بجائے) دو مُوئے مُبارَک عطا فرما دیئے۔ پھر مجھے خیال آیا کہ میں تو شاید خواب دیکھ رہا ہوں جب بیدار ہوں گا تو خُدا جانے یہ بال محفوظ رہیں یا نہ رہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اِس خیال کو بھی جان گئے** اور فرمایا: (فکر نہ کر) یہ عالَمِ بیداری میں بھی تیرے پاس محفوظ رہیں گے۔ پس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے صِحَّتِ کُلّی (یعنی مکمل طور پر صحّت یابی) اور درازیٔ عُمر کی بِشارَت عطا فرمائی۔ مجھے اسی لمحے اِفاقہ ہوا اور میں نے چراغ منگوا کر دیکھا تو وہ مُوئے مُبارَک میرے ہاتھ سے غائب تھے، اِس پر مجھے سخت اَندیشہ اور پریشانی لاحق ہوئی، میں نے بارگاہِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں توجُّہ کی، غُنودگی طاری ہوئی اور سرکارِ عالی وَقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تشریف لا کر مجھے آگاہ فرمایا کہ بیٹے! میں نے دونوں بال تیرے تکیہ کے نیچے رکھ دیئے ہیں، وہاں سے تجھے ملیں گے۔ جب مجھے اِفاقہ ہوا تو میں اُٹھا اور اُنہیں اُسی جگہ پایا۔ میں نے تعظیم و اِکرام کے ساتھ اُنہیں ایک جگہ محفوظ کر لیا۔ اس کے بعد بُخار ختم ہوا، تمام کمزوری دُور ہوگئی اور مجھے صحت یابی نصیب ہوگئی۔ اِنہی مُوئے مُبارک کے خواص میں سے تین کا ذِکر کیا جاتا ہے۔

(1) یہ آپس میں جُڑے ہوئے تشریف فرما رہتے، جوں ہی دُرُود شریف پڑھا جاتا یہ دونوں الگ الگ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور دُرُود شریف ختم ہوتے ہی پھر اَصلی حالت اِختیار فرما لیتے۔ **(2)** ایک مرتبہ تین مُنکِرین (یعنی اِنکار کرنے والوں) نے اِمتحان لینا چاہا اور اُن مُوئے

www.dawateislami.net

مُبارَک کو دُھوپ میں لے گئے۔ **غیب سے فوراً بادَل کا ایک ٹکڑا ظاہِر ہوا جس نے مُوئے مُبارَک پر سایہ کرلیا** حالانکہ اُس وقت چِلْچِلا تی دھوپ پڑ رہی تھی۔ اُن میں سے ایک تائب ہوگیا۔ جب دوسری اور تیسری مَرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو باقی دونوں بھی تائب ہوگئے۔ **(3)** ایک مرتبہ کئی لوگ مُوئے مُبارَک کی زِیارت کے لئے جمع ہوگئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے ہر چند کوشش کی مگر تالا نہ کُھلا۔ اس پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے مُراقَبہ کیا تو پتا چلا کہ اِن میں ایک شخص جَنابَت (یعنی غُسل فرض ہونے) کی حالت میں ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو تجدیدِ طہارَت (یعنی پاکی حاصل کرنے) کا حُکم دیا، جیسے ہی جُنبی (یعنی بے غُسلہ) شخص مَجْمَع سے نکلا **فوراً قُفْل** (یعنی تالا) **کھل گیا** اور سب نے مُوئے مُبارَک کی زِیارت کرلی۔ (شاہ وَلِیُّ اللّٰہ محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:) والد بُزُرگوار نے عُمْر کے آخِری حصے میں اُن کو بانٹ دیا جن میں ایک مجھے بھی مَرحمت فرمایا جو اب تک میرے پاس موجود ہے۔ (1)

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو (حدائقِ بخشش)

شرحِ کلامِ رضا: جب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موئے مبارک گوش مبارک تک ہوتے تو یہ ہماری فریاد سنتے اور جب زلفِ سرکار بڑھ کر دوش مبارک تک پہنچ جاتیں تو یہ اِس بات کی طرف اِشارہ ہے کہ زلفِ سرکار ہم نکموں کا سہارا بن گئیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

(1) انفاس العارفین (مترجم)، ص۴۷ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ اِیمان اَفروز واقعہ سے جہاں ہمیں سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے مُوئے مُبارَک کی برکات کا علم ہوا وہاں یہ بھی دَرس ملا کہ عیب پوشی کی عادتِ حسنہ اپنانی چاہیے، کسی بھی مسلمان کی پردہ دَری نہیں کرنی چاہیے، مگر افسوس کہ آج مسلمانوں کی اکثریت اِس مرض میں مبتلا ہے۔ کسی میں اتنی ہمت نظر نہیں آتی کہ اپنے مسلمان بھائی کے عیوب پر پردہ ڈال سکے۔ جو چیز آخرت کیلئے جس قَدْر اَہم ہوگی شیطان اُسی قَدْر اس کے پیچھے لگے گا لہٰذا مسلمان کو مسلمان کی عیب پوشی سے روکنے کیلئے پورا زور لگا دیتا ہے اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت مسلمانوں کی عیب دَریوں اور غیبتوں میں مشغول ہے۔ لوگوں کی اکثریت کسی کی خامی ڈھکنے کیلئے تیّار ہی نہیں بِلا تکلُّف بلکہ بسا اوقات بلا اِجازتِ شرعی فخریہ دوسروں کے آگے بیان کر دیتا ہے، ان میں سے اگر کسی نے کسی کا عیب کبھی چھپا بھی لیا تو بس عارضی طور پر، جوں ہی کچھ ناراضی ہوئی تو جتنے بھی عیب چھپا رکھے تھے سب پر سے ایک دَم پردہ اُٹھا دیتا ہے۔ آہ! خوفِ آخرت ہی جاتا رہا! یقیناً جہنَّم کی سزا سہی نہیں جا سکے گی۔ ''حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرماتے ہیں: کتنے ہی صحت مند بدن، خوبصورت چہرے اور میٹھا بولنے والی زَبانیں کل جہنَّم کے طبقات میں چیخ رہے ہوں گے۔''(1)

غیبت کے خلاف جنگ جاری رہے گی
ہم تو غیبت کریں نہ سنیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ

(1) مکاشفة القلوب، الباب التاسع والثلاثون فی الاعمال...الخ، ص۱۵۲۔

www.dawateislami.net

آیئے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کی اَہمیّت وفضیلت اور پردہ دَری کی مذمّت پر مبنی فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کرتے ہیں:

پردہ پوشی پر 3 فرامینِ مصطفےٰ

(1) جو بندہ دُنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کرے گا **اللہ پاک** قیامت کے دِن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔[1] (2) جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کردے تو وہ جنّت میں داخِل کردیا جائے گا۔[2] (3) جس نے اپنے مسلمان بھائی کا عیب چھپایا **اللہ پاک** قیامت کے دِن اس کے عیب چھپائے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب ظاہر کرے **اللہ پاک** اس کا عیب ظاہر فرمائے گا یہاں تک کہ اسے اس کے گھر میں رُسوا کردے گا۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلِ سنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی اِنعام نمبر 42 میں فرماتے ہیں: **آج آپ نے کسی مسلمان کے عُیوب پر مطلع ہوجانے پر اس کی پردہ پوشی فرمائی یا (بلا مصلحتِ شرعی) اُس کا عیب ظاہر کردیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اُس کی اِجازت) دوسرے کو بتا کر خیانت تو نہیں کی؟** آپ بھی نیت فرمالیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے بعد اپنے کسی بھی مسلمان بھائی یا بہن کا کوئی عیب بلا اِجازتِ شرعی ظاہر نہیں کروں گا اور اس کی پردہ پوشی کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

(1) مسلم، کتاب البر والصلة، باب بشارة من ستره الله...الخ، ص۱۳۹۷، حدیث: ۲۵۹۰۔

(2) معجم کبیر، مسند عقبة بن عامر، ۱۷/ ۲۸۸، حدیث: ۷۹۵۔

(3) ابن ماجه، کتاب الحدود، باب الستر علی المؤمن...الخ، ۲۱۹/۳، حدیث: ۲۵۴۶۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا تو سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلاموں پر اتنا کرم ہے کہ ان سے نسبت رکھنے والی چیزوں میں بھی بَرَکتیں شامل ہو جاتی ہیں چنانچہ

خشک سالی دُور ہوگئی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **''پردے کے بارے میں سُوال جواب''** صَفْحَہ **41** پر ہے: ''اَخْبَارُ الْاَخْیَار'' میں ہے، سخت قحط سالی ہوئی، لوگوں کی بَہُت دُعاؤں کے باوُجود بارِش نہ ہوئی۔ حضرتِ سَیِّدُنا نِظَامُ الدِّین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اپنی امّی جان (حضرت سیِّدَتُنا بی بی سارہ) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے **کپڑے کا ایک دھاگا** ہاتھ میں لے کر عرض کی: یَا اللّٰہ! یہ اُس خاتون کے **دامن کا دھاگا** ہے جس (خاتون) پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ! اِسی کے صدقے رَحمت کی برکھا (یعنی بارِش) برسا دے! ابھی دُعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رَحمت کے بادَل گھر گئے اور رِم جھم رِم جھم بارِش شروع ہوگئی۔''[1] **اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔** اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اِسلام پلتا تھا
حیا سے اُن کی اِنسان نُور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

(1) اَخبارُ الاَخیار، ص۲۹۴۔

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللّٰہ! بُزُرگوں کے جسم سے نسبت رکھنے والے لباس کے دھاگے کی جب یہ شان ہے کہ اس کی بَرَکت اور وَسیلے سے دُعا قَبول ہوجائے تو خود بُزُرگوں کے وُجُودِ مسعود کی بَرَکتوں کا کیا عالَم ہوگا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا واقعہ جہاں ہمارے مشامِ جان کو مُعَطَّر کرتا ہے وہاں ہمیں یہ دَرس بھی ملتا ہے کہ وہ مائیں کس قَدر اپنے رَبّ کی فرمانبردار ہوتی تھیں کہ جن کے بچے اپنی ماں کے دامن کے ایک دھاگے کو بارگاہِ خُداوندی میں مقبول وَسیلہ جانتے تھے۔ یقیناً وہ مائیں نماز روزے کی پابندی کرنے والی، اَولاد کی قرآن وسنّت کے مطابق تربیت کرنے والی، بچوں کو ناچ گانے کی بجائے تلاوتِ قرآن اور نعتِ حبیبِ رَحمٰن کی لوری سنانے والی، اپنی زبان ونظر کو شرم حیا کی چار دِیواری میں قید رکھنے والی اور غیرت وحَمِیَّت کی چادر اوڑھنے اور باپردہ رہنے والی ہوتی تھیں۔ پردے کی اَہمیت اور بے پردگی کی مذمّت کے متعلق رِوایت ملاحظہ فرمائیے: **اللّٰہ پاک** کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ عَورَت، ''عورت'' (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو اُسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے۔ (1)

پارہ 22 سورۃُ الْاَحزاب کی آیت نمبر 33 میں پردے کا حُکْم دیتے ہوئے **اللّٰہ پاک** کا اِرشادِ نور بار ہے:

مدینہ

(1) ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول..الخ، ۳۹۲/۲، حدیث: ۱۱۷۶۔

www.dawateislami.net

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

ترجَمہ کنز الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیَّت کی بے پردَگی۔

اِس آیت کے تحت خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''اگلی جاہلیَّت سے مُراد قبلِ اِسلام کا زَمانہ ہے، اُس زَمانہ میں عورَتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت ومَحاسِن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مَثَلاً سینے کے اُبھار وغیرہ) کا اِظہار کرتی تھیں کہ غیر مَرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اَعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔''(1)

افسوس! موجودہ دَور میں بھی زمانۂ جاہلیَّت والی بے پردَگی پائی جارہی ہے۔ یقیناً جیسے اُس زمانے میں پردہ ضَروری تھا وَیسا ہی اب بھی ہے۔(2)

صالحین کی قُبور اور رَحمتوں کا نُزول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس صَندوق میں اللّٰہ والوں کے لِباس وعَصا اور نعلین ہوں، جب اُس پر خُدا کی طَرَف سے سکینہ اور اَنوار وبَرَکات کا خزینہ اُترنا، قرآن سے ثابت ہے، تو بھلا جن قبروں میں اُن بُزُرگوں کا پورا جسم رونق افروز ہو، کیا اُن قبروں پر رَحمت وبَرَکت اور سکینہ واِطمینان نہیں اُترے گا؟ ہر عاقِل اِنسان جس کو اللّٰہ پاک نے بَصارَت کے ساتھ ساتھ اِیمانی بصیرت بھی عطا فرمائی ہے، وہ ضرور اِس بات پر یقین رکھے

مدینہ

(1) تفسیر خزائن العرفان، ص۷۸۰۔ (2) پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۔

www.dawateislami.net

گا کہ جب بُزُرگوں کے لباس اور اُن کی مُبارَک نعلین پر سَکینہ (یعنی رَحمت) کا نُزول ہوتا ہے تو **اُن بُزرگوں کی قبروں پر بھی رَحمتِ خُداوندی کا خزینہ ضَرور نازل ہوگا** اور جب بُزُرگوں کی قبروں پر رَحمتوں کی بارش ہوتی ہے تو جو مسلمان اِن مُقَدَّس قبروں کے پاس حاضر ہوگا ضرور اُس پر بھی بارشِ انوارِ رَحمت کے چند قطرات بَرَس ہی جائیں گے کیونکہ جو موسلا دھار بارش میں کھڑا ہوگا ضَرور اُس کے کپڑے اور بَدَن بھیگ جائیں گے، جو دَرْیا میں غوطہ لگائے گا ضرور اُس کا بدن پانی سے تر ہوگا، جو عِطْر کی دکان (دُکْ۔کان) پر بیٹھے گا ضرور اُس کو خوشبو نصیب ہوگی۔ چنانچہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ اقدس اور آپ کے غُلاموں کے مزاراتِ مُطَہَّرہ سے حاصل ہونے والی برکات اور ملنے والی اِمداد ملاحظہ فرمائیے اور اپنے ایمان کو تازہ کیجیے چنانچہ

اَعرابی کو نویدِ بَخْشش مل گئی

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے تین روز بعد ایک اَعرابی (یعنی دیہات کا رہنے والا) حاضر ہوا اور اس نے اپنے آپ کو قبرِ مُنَوَّر پر گرادیا اور تُربَتِ اَطہر کی خاکِ پاک سر پر ڈال کر عَرْض کرنے لگا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو کچھ آپ نے اللّٰہ پاک سے سُنا وہ ہم نے آپ سے سنا (اور اس میں یہ بھی ہے:)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر جب وہ اپنی

www.dawateislami.net

جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

جانوں پر ظُلْم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رَسول اُن کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اپنے اوپر ظُلْم کیا ہے (یعنی گناہ کیے ہیں) اور آپ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ میرے واسطے اِسْتِغْفار فرمائیں، قَبْرِ اَنور سے آواز آئی: ''قَدْ غُفِرَ لَکَ یعنی تحقیق تیرے گناہ بخش دیئے گئے ہیں۔''(1)

مُجرم بلائے آئے ہیں جَآءُوْکَ (2) ہے گواہ
پھر رَدّ ہو کب یہ شان کریموں کے دَر کی ہے (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مزارِ مُصطفٰے کی زیارت اور مغفرت کی بشارت

حضرتِ سیِّدُنا ابُوالْحَسَن صوفی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا حاتِم اَصَمّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَوضۂ اَنور پر کھڑے ہو کر عَرْض کی: ''اے ہمارے رَبّ! ہم نے تیرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ اَطہر کی زِیارت کی اب تُو ہمیں نامُراد نہ لَوٹا۔ آواز آئی: ''اے بندے! ہم نے تجھے اپنے محبوب کی

مدینہ

(1) پ۵، النساء:٦٤۔ مصباح الظلام، ص۲۱۔
(2) جَآءُوْکَ: اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں۔ اس لفظ سے قرآنی آیت کی طرف اشارہ ہے۔

www.dawateislami.net

قبرِ بابرکت کی زیارت کی اِجازت ہی اس وقت دی جب تجھے پاک کر دیا۔ اب تم اور تمہارے ساتھ **زیارت کرنے والے مَغْفِرَت یَافْتَہ لوٹ جاؤ**، بے شک اللہ پاک تجھ سے اور اُس سے راضی ہو گیا جس نے اُس کے پیارے نبی محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ اَقدَس کی زیارت کی۔''[1]

بلاتے ہیں اسی کو جس کی بگڑی یہ بناتے ہیں
کمر بندھنا دیارِ طیبہ کو کُھلنا ہے قسمت کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابیٔ رَسول کے مزار کی برکتیں

حضرتِ سیِّدُ نا اَبوایوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی مبارک قبر کی لوگ زیارت کرتے اور قحط سالی کے زمانے میں اس کے وَسیلے سے بارش طلب کرتے تھے۔[2]

مزارِ امامِ اَعظم کی بَرَکت

شیخُ الاِسلام، شہابُ الدِّین حضرت سیِّدُ نا اِمام احمد بن حجر مکّی شافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''ہمیشہ سے عُلَمائے اِسلام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام اور حاجت مند لوگوں کا معمول رہا ہے کہ وہ آپ (یعنی حضرت سیِّدُ نا اِمامِ اعظم ابوحنیفہ) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے مزارِ پُر اَنوار کی زیارت کرتے اور اس کے وَسیلے سے اللّٰہ پاک کی بارگاہ میں اپنی حاجات طلب کرتے رہے

مدینہ

(1) الروض الفائق، المجلس الثانی والخمسون فی زیارۃ النبی، ص۳۰۶۔
(2) مستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر مناقب ابی ایوب الانصاری، ۴/۵۷۳، حدیث:۵۹۸۳۔

www.dawateislami.net

ہیں اور اس کی برکت سے منہ مانگی مراد پاتے ہیں۔ انہی میں سے (کروڑوں شافعیوں کے اِمام) حضرتِ سیِّدُنا اِمام ابو عبدُاللہ محمد بن اِدریس شافِعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بغداد میں جب حضرت سیِّدُنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار پر حاضر ہوتے تو اِرشاد فرماتے ہیں کہ میں امامِ اعظم ابو حنیفہ سے بَرَکت لیتا ہوں، ان کی قبرِ مُبارَک کی زیارت کرتا ہوں، جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے، دو رَکعت نماز پڑھ کر ان کی قبر کے پاس جاتا ہوں، اللہ کریم کی بارگاہ میں دُعا کرتا ہوں تو فوراً! حاجت روائی ہوتی ہے۔"[1]

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہو نائبِ سرورِ دو عالَم، اِمامِ اعظم ابو حنیفہ سراجِ اُمّت فقیہِ افخم، امامِ اعظم ابو حنیفہ
ہے نام نُعمان ابنِ ثابت، ابو حنیفہ ہے اُن کی کُنیت پکارتا ہے یہ کہہ کے عالَم، امامِ اعظم ابو حنیفہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ واقعات سے پتا چلا کہ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اَولیائے عُظّام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے مَزارات مَنْبَعِ فُیوض و بَرَکات ہیں، اِسی لئے تو حضرتِ سیِّدُنا اِمام شافِعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ حضرت سیِّدُنا اِمامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مَزارِ فائضُ الْاَنوار پر حاضری دیتے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا وَسیلہ پیش کر کے مَن کی مُرادیں پاتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مدینہ

(1) الخیرات الحسان، فصل الخامس والثلاثون فی تادب الائمة...الخ، ص۹۴۔

www.dawateislami.net

قبولیتِ دُعا کا مُجَرَّب عمل

جلیلُ القدر محدث حضرت امام عبدُ الرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبدُ الرحمٰن بن محمد زہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی قبر حاجتیں اور مرادیں پورا کرنے کے لیے مجرب ہے۔ مزید فرماتے ہیں: بے شک جو بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی قبر کے پاس 100 مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھے اور اللہ پاک سے اپنی مراد مانگے تو اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرمادے گا۔[1] **اللّٰہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔** اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

حاجت کیسے پوری ہوئی؟

حضرتِ سیِّدُنا امام رضیُ الدِّین حسن صَغانی حنفی (متوفّٰی ۶۵۰ھ) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار مجھے ایسی حاجت پیش آئی کہ جس نے مجھے سخت آزمائش میں مبتلا کر دیا، لہٰذا میں حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی قبر مبارک پر حاضر ہوا اور اِس بات کا اِعتقاد رکھتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں اپنی حاجت زندوں کی طرح پیش کی کہ اللّٰہ پاک کے اَولیاء مرتے نہیں ہیں بس ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں، میں

مدینہ

(1) مناقب معروف الکرخی، الباب السابع و العشرون فی ذکر ...الخ، ص ۲۰۰.

www.dawateislami.net

ابھی لوٹنے ہی لگا تھا کہ میرے گھر پہنچنے سے قبل ہی میری حاجت پوری کردی گئی۔[1]

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مزاراتِ صالحین کے پاس دُعا قبول ہوتی ہے

حضرتِ علامہ اَبو عبدُاللّٰہ محمد بن محمد بن محمد مالکی المعروف ابن الحاج (متوفّٰی: ۷۳۷ھ) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قبورِ اَولیا پر حاضری کی ترغیب دِلاتے ہوئے لکھتے ہیں: جس شخص کو کوئی حاجت دَرپیش ہو تو وہ صالحین کی قبور پر حاضری دے اور ان کے وَسیلے سے دُعا کرے، کیونکہ صالحین **اللّٰہ پاک** اور مخلوق کے دَرمیان واسطہ ہیں اور بلاشبہ یہ شریعت سے ثابت ہے۔ تمام دُنیائے اِسلام میں مشرق سے لے کر مغرب تک تمام علما اور اکابرین کا یہ معمول رہا ہے کہ صالحین کے مزارات سے یہ برکت حاصل کرتے ہیں اور ان کی برکات سے ظاہری اور باطنی طور پر فیض یاب ہوتے ہیں۔ شیخ ابو عبدُاللّٰہ بن نعمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب ''سَفِیْنَۃُ النَّجَاءِ لِاَھْلِ الْاِلْتِجَاء فِیْ کَرَامَاتِ شَیخ اَبِی النَّجَاء'' میں اِرشاد فرمایا: حُصولِ برکت کے لیے صالحین کی قبروں کی زیارت مستحب ہے۔ کیونکہ صالحین کی برکات جس طرح ان کی زندگی میں فیض رساں ہوتی ہیں ان کے وِصال مبارک کے بعد بھی اسی

مدینہ

(1) العباب الزاخر، فصل العین، عرف، ۴۲۳ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

طرح یہ فیضان جاری رہتا ہے اور صالحین کی قبروں کے پاس دُعا کرنا اور ان سے شفاعت طلب کرنا ائمۂ دِین اور علماءِ محققین کا معمول رہا ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

تَبَرُّکات کی دَلیل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تَبَرُّکاتِ مُقَدَّسہ کے بارے میں کہیں شیطان یہ وَسوسہ نہ دِلائے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ تَبَرُّکات اصلی ہیں؟ یاد رہے! کہ تَبَرُّکات کے حقیقی اور جعلی ہونے کے متعلق بَدْ گُمانی کرنا مَنْع ہے جیسے اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو سَیِّد کہے تو اُس کے مُتَعَلِّق بدگُمانی کی آفت میں مُبتلا نہ ہوں کیونکہ جب کسی کے سَیِّد ہونے یا نہ ہونے کا ہمارے پاس قَطْعِی ثُبوت نہیں تو ہمیں یہی حُکْم ہے کہ جو اپنے آپ کو سَیِّد کہے اور ہمارے پاس اس کے دعوے کے خلاف کوئی دلیل نہیں تو ہم آنکھیں بند کر کے مان لیں، ہمیں تَحقیق کی ضَرورت نہیں۔ اِسی طرح کسی بُزُرگ کے تَبَرُّک کا پتا چلے تو اُس شے کے واقِعی تَبَرُّک ہونے یا نہ ہونے کی تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں، پس اُس کو تَبَرُّک تسلیم کرلیا جائے۔ اگر کوئی جھوٹ بولتا ہے تو اُس کا گُناہ اُس کے سر پر ہے۔ کیونکہ تَبَرُّکات کی تفتیش کے لیے ہمارے پاس ایسا کوئی پیمانہ یا آلہ نہیں جس سے ہم اُس شے کا تَبَرُّک ہونا یا نہ ہونا معلوم کرسکیں۔

(1) المدخل ،فصل فی زیارۃ القبور،۱/۱۸٤.

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ مصنوعی تَبَرُّکات کے مُتعلِّق پوچھے گئے سُوال کے جواب میں تصریحاتِ ائمۂ اِسلام (یعنی تبرکات کی اَہمیت وفضیلت کے بارے میں ائمۂ اِسلام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے واضح فرامین) ذِکر کرنے کے بعد اِرشاد فرماتے ہیں، جس کا خُلاصہ کچھ اِس طرح ہے: ''ابھی تصریحاتِ اَئمہ سے معلوم ہولیا کہ **تعظیم کے لئے نہ یقین دَرکار ہے نہ کوئی خاص سَنَد**، بلکہ صِرف نامِ پاک سے اُس شَے کا اِشْتِہار (یعنی مشہور ہونا) کافی ہے۔ ایسی جگہ بے اِدراکِ سَنَد (یعنی سند معلوم کئے بغیر) تعظیم سے باز نہ رہے گا مگر بیمار دِل، پُر آزار (یعنی بیماریوں بھرا) دِل جس میں نہ عَظْمَتِ شانِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم بروَجہ کافی، نہ اِیمانِ کامل۔ اللّٰہ پاک فرماتا ہے:

وَ اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗۚ-وَ اِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْؕ (پ۲۴، المؤمن:۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو اُن کی غلط گوئی کا وبال اُن پر اور اگر وہ سچے ہیں تو تمہیں پہنچ جائے گا کچھ وہ جس کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں۔

اور خصوصاً جہاں سند بھی موجود ہو پھر تو تعظیم واِعزاز وتکریم سے باز نہیں رہ سکتا مگر کوئی کھلا کافر یا چھپا منافق۔ والعیاذ بِاللّٰہ تعالٰی۔

www.dawateislami.net

اور یہ کہنا کہ آج کل اکثر لوگ مصنوعی تبرُّکات لئے پھرتے ہیں مگر یونہی مُجمل بلاتعیُّنِ شخص ہو یعنی کسی شخصِ مُعَیَّن پر اس کی وجہ سے اِلزام یا بدگُمانی مقصود نہ ہو تو اس میں کچھ گناہ نہیں، اور بلاثبوتِ شرعی کسی خاص شخص کی نسبت حُکم لگا دینا کہ یہ اُنہیں میں سے ہے جو مصنوعی تبرُّکات لئے پھرتے ہیں ضرور تاً ناجائز و گناہ و حرام ہے کہ اس کا مَنشا (یعنی مقصد) صرف بدگُمانی ہے اور **بدگُمانی سے بڑھ کر کوئی جھوٹی بات نہیں۔**''(1)

بدترین جھوٹ

نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْث یعنی بدگُمانی سے بچو، **بے شک بدگُمانی بدترین جھوٹ ہے۔**''(2)

حضرتِ اِمام فخرالدّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بدگُمانی سے مُمانَعت کی وجہ لکھتے ہیں: ''(بعض اَوقات) کسی شخص کا کام دیکھنے میں تو بُرا لگتا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے کرنے والا اُسے بھول کر کر رہا ہو یا دیکھنے والا ہی غَلَطی پر ہو۔''(3)

خبیث گُمان

حضرتِ سیِّدُنا عارف زَرُّوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''اِنَّمَا یَنْشَاُ الظَّنُّ الْخَبِیْثُ عَنِ الْقَلْبِ الْخَبِیْثِ لَا فِیْ جَانِبِ الْحَقِّ وَلَا فِیْ جَانِبِ الْخَلْقِ یعنی خبیث

مدینہ

(1) فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۴۱۵۔

(2) بخاری، کتاب النکاح، باب لایخطب علی خطبة اخیه...الخ، ۳/ ۴۴۶، حدیث: ۵۱۴۳۔

(3) تفسیرکبیر، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیة: ۱۲، ۱۰/ ۱۱۰۔

www.dawateislami.net

گُمان خبیث دِل سے پیدا ہوتا ہے، حق کے بارے میں بھی اور مخلوق کے بارے میں بھی۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گناہوں کے سبب تابوت کھو بیٹھے

جب بنی اِسرائیل طرح طرح کے گناہوں میں ملوث ہوگئے، ان لوگوں میں مَعاصی وطُغْیان اور سرکشی وعِصیان کا دَور دَورَہ ہوگیا تو ان کی بداَعمالیوں کی نَحُوست سے ان پر خُدا کا یہ غضب نازل ہوا کہ قومِ عَمَالِقَہ کے کفار نے ایک لشکرِ جرار کے ساتھ ان لوگوں پر حملہ کردیا، ان کافروں نے بنی اِسرائیل کا قتلِ عام کرکے ان کی بستیوں کو تاخت وتاراج (یعنی تباہ) کرڈالا۔ عمارتوں کو توڑ پھوڑ کر سارے شہر کو تَہس نَہس کرڈالا اور اس مُتَبَرَّک صَندوق کو بھی اُٹھا کر لے گئے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں کی نحوست، زوالِ نعمت کا سبب ہوتی ہے۔ جب کوئی قوم بُرائیوں پر اُتر آتی ہے تو بارہا اُس سے نعمتیں چھین لی جاتی ہیں۔ اُن پر طرح طرح کی آزمائشیں آن پڑتی ہیں ایسا ہی کچھ بنی اِسرائیل کے ساتھ ہوا۔ بنی اِسرائیل پر اللّٰہ پاک نے بے بہا اِنعامات فرمائے مگر وہ سب ان کی بداَعمالیوں اور نافرمانیوں کے سبب ان سے چھن گئے یہاں تک کہ تابوتِ سکینہ جو اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے

مدینہ

(1) فیض القدیر، ۳/۱۵۷، تحت الحدیث: ۲۹۰۱۔

(2) تفسیر ثعلبی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱/۲۴۶/۴۸۹ ماخوذاً۔ خازن، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱/۲۴۸/۱۸۸ ماخوذاً۔ عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۵۳ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

تَبَرُّکات کی کثیر بَرَکتیں رکھتا تھا وہ بھی ان سے چھن گیا، صرف یہی نہیں بلکہ انہی نافرمانیوں کے سبب وہ عذابِ اِلٰہی میں گرفتار ہوئے اور ان کی شکلیں تک بگاڑ دی گئیں۔ اپنے دِل میں گناہوں سے نفرت بڑھانے اور ان کی نحوست سے خود بچنے اور دوسروں کو بچانے کا ذہن بنانے کے لیے بنی اِسرائیل پر عذاب کے اَسباب اور گناہوں کے دِینی و دُنیوی نقصانات ملاحظہ فرمائیے چنانچہ

گناہوں کے سبب بنی اِسرائیل پر عذاب

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے پوچھا گیا: کیا بنی اِسرائیل نے اپنا دِین چھوڑ دیا تھا کہ جس کی وجہ سے انہیں مختلف قسم کے دَردناک عذابوں میں مبتلا کر دیا گیا مثلاً ان کی صورتیں بگاڑ کر انہیں بندر یا خنزیر بنا دیا گیا اور اپنے آپ کو قتل کرنے کا حُکْم دیا گیا؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے جواب میں اِرشاد فرمایا: نہیں! بلکہ جب انہیں کسی چیز کا حُکْم دیا جاتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کسی کام سے روکا جاتا تو انجام کی پرواہ کئے بغیر اسے کر گزرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے دِین سے اِس طرح نکل گئے جیسے آدمی اپنی قمیص سے نکل جاتا ہے۔ (1)

گناہوں کے 10 نقصان

اَمِیرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا کہ تم اللہ پاک کے اِس فرمان سے ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا:

(1) الزواجر عن اقتراف الكبائر، مقدمة فی تعريف الكبيرة، خاتمة فی التحذير...الخ، ۱/۲۶۔

www.dawateislami.net

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا (پ۸، الانعام: ۱۶۰)

ترجمہ کنز الایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر۔

کیونکہ گناہ اگرچہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ 10 بری خصلتیں لے کر آتا ہے: (۱) جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ پاک کو غضب دِلاتا ہے اور وہ اسے پورا کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ (۲) وہ (یعنی گناہ کرنے والا) ابلیس ملعون کو خوش کرتا ہے۔ (۳) جنت سے دور ہو جاتا ہے۔ (۴) جہنم کے قریب آ جاتا ہے۔ (۵) وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔ (۶) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے۔ (۷) اَعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کراماً کاتبین کو اِیذا دیتا ہے۔ (۸) وہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روضۂ مُبارَکہ میں رنجیدہ کر دیتا ہے۔ (۹) زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنا لیتا ہے۔ (۱۰) وہ تمام اِنسانوں سے خیانت اور رَبُّ الْعَالَمین کی نافرمانی کرتا ہے۔[1]

گناہوں کے دُنیوی نقصانات

شیخ الحدیث حضرتِ علامہ عبدُالمُصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: گناہوں سے آخرت کا نقصان اور عذابِ جہنم کی سزاؤں اور قبر میں قِسم قِسم کے عذابوں میں مبتلا

(1) بحر الدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیة، ص۳۰۔

www.dawateislami.net

ہونا، اس کو تو ہر شخص جانتا ہے مگر یاد رکھو کہ گناہوں کی نحوست سے آدمی کو دُنیا میں بھی طرح طرح کے نقصان پہنچتے رہتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: (۱) روزی کم ہو جانا (۲) بلاؤں کا ہجوم (۳) عمر گھٹ جانا (۴) دِل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا (۵) عبادتوں سے محروم ہو جانا (۶) عقل میں فُتُور پیدا ہو جانا (۷) لوگوں کی نظروں میں ذَلیل وخوار ہو جانا (۸) کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا (۹) نعمتوں کا چھن جانا (۱۰) ہر وقت دِل کا پریشان رہنا (۱۱) اچانک لاعِلاج بیماریوں میں مبتلا ہو جانا (۱۲) اللہ پاک اور اس کے فرشتوں اور اس کے نبیوں اور اس کے نیک بندوں کی لعنتوں میں گرفتار ہو جانا (۱۳) چہرے سے اِیمان کا نور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا (۱۴) شرم وغیرت کا جاتا رہنا (۱۵) ہر طرف سے ذِلتوں، رُسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہو جانا (۱۶) مرتے وقت منہ سے کَلِمَہ نہ نکلنا وغیرہ وغیرہ گناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دُنیاوی نقصان ہوا کرتے ہیں۔[1]

آہ! رے مسلمان!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مقامِ عبرت ہے آج ہماری نافرمانیاں حد سے تجاوُز کرتی جا رہی ہیں، ایسی کون سی بُرائی ہے جو آج مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی؟ جب بُرائیاں اور نافرمانیاں حد سے بڑھ جاتی ہیں تو نعمتیں چھین لی جاتی ہیں۔ یہی حال اب

مدینہ

(1) جنتی زیور، ص ۱۴۳۔

www.dawateislami.net

مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کا ہے۔ مسلمان جھوٹ، غیبت، اِلزام تراشی، خیانت، زِنا، شراب، جُوا، فلمیں ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے وغیرہ سننے کے گناہ بے باکانہ کئے جارہے ہیں، مسلمان عورَتوں نے مَردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دُھن میں حَیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب دِیدہ زیب ساڑھیوں، نیم عُریاں غَراروں اور مَردانہ وَضْع کے لباسوں وغیرہ کے ساتھ شادی ہالوں، ہوٹلوں، تفریح گاہوں اور سنیما گھروں میں اپنی آخرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ دِینی حمیّت وغیرت رُخصت ہوگئی ہے، بلکہ غیرت ومُرَوَّت کا تو یہ حال ہوگیا ہے کہ باپ جوان بیٹی کو اور شوہر جوان بیوی کو بے پردہ لے کر نکلتا ہے، انہیں ذَرّہ برابر غیرت نہیں آتی کہ لوگ اُن کی بیٹی یا بیوی کو گُھور رہے ہیں، انہیں کوئی اِحساس نہیں ہوتا کہ یہ غیر مَردوں سے ہنس ہنس کر باتیں کرتی ہیں، گھر میں غیر محرموں کا آنا جانا لگا رہتا ہے اب وہ رِشتہ دار ہو یا ڈرائیور و چوکیدار پردہ تو ہر غیر محرم سے ہے مگر اِسے اِس بات کی پرواہ نہیں کہ کون آرہا ہے؟ اِس کا آنا دُرُست بھی ہے یا نہیں؟ پردے کے شرعی مسائل کا علم ہے نہ اِس کی پرواہ اور ایسی بیبا کی کہ اللہ پاک اور اس کے رَسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس نافرمانی کو ترقی، جِدَّت پسندی اور کامیابی کا نام دیا جاتا ہے۔ خُدا کی قسم! موجودہ رَوِش میں دُنیا کی تو شاید ترقی ہو لیکن حقیقی ترقی و کامیابی یعنی رضائے اِلٰہی اور آخرت میں نجات ہرگز نہیں، کیونکہ وہ ترقی اور کامیابی صِرف وصِرف اللہ پاک اور اس کے رَسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اِس مختصر سی زندگی کو سنّتوں کے مطابق گزار کر اِس دُنیا سے اپنا ایمان سلامت لے جانے

www.dawateislami.net

اور جہنّم کے ہولناک عذاب سے بچ کر جنّتُ الفِردوس پانے میں ہے۔[1]

دعوتِ اسلامی اور گناہوں کے خلاف جنگ

اللہ پاک قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم، الآیۃ:۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رَسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نے گناہوں کے خلاف جنگ شروع کر رکھی ہے لہٰذا اپنے آپ کو اور اپنے دوست اَحباب و دِیگر رِشتہ داروں کو گناہوں سے بچانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ کر لیجئے اور فوراً گناہوں سے توبہ کر کے قرآن وسنّت کے اَحکامات پر عمل کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نیکیاں کرنے اور قبر و آخرت کی بہتری کے لیے کڑھنے** کا ذہن دیتا ہے۔ ترغیب کے لیے ایک خوشگوار مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں چُنانچِہ

مشہور ڈانسر کی توبہ

تحصیل مدینہ پور (دُنیا پور لودھراں، پنجاب) رکن پور اسٹیشن کے رہائشی اسلامی

(1) پردے کے شرعی اَحکام جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ''پردے کے بارے میں سوال جواب'' کا مطالعہ فرمائیے۔

www.dawateislami.net

بھائی کی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی داستان کچھ یوں ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول میں آنے سے پہلے گناہوں کے مرض میں مبتلا تھا، داڑھی منڈوانے میں کبھی شرم محسوس نہ کی، بُری صحبت کی وجہ سے گانے سننے اور ڈانس کرنے کا بھوت سر پر سُوار تھا، شادی بیاہ کی تقریبات میں خوب ناچ کر طوفان بدتمیزی برپا کرتا، اِسی عادتِ بد کی وجہ سے پورے ضلع میں ڈانسر مشہور ہوگیا تھا، لوگ اپنی تقریبات میں مدعو کرتے تو شوق سے پہنچ جاتا، ناچ دِکھا کر لوگوں کو خوش کرتا اور گناہوں سے اپنا نامۂ اَعمال سیاہ کرتا تھا۔ لوگ جب خوش ہوکر داد دیتے تو اس کا جوش مزید بڑھ جاتا اور اس قدر ناچتا کہ دو دو ڈھول والے ڈھول پیٹنے سے تھک جاتے مگر وہ نہ تھکتا۔ لوگوں کی واہ وا میں اِس قدر مگن ہوجاتا کہ بسا اوقات بے ہوش ہوکر گر پڑتا۔ فلموں ڈراموں کا بھی رسیا تھا، ساری ساری رات لڑکیوں کو میسج کرتے گزر جاتی۔ یوں اسے اپنے قیمتی وقت کے ضائع ہونے کا خیال تک نہ تھا۔ اَلغرض زندگی کے شب و روز غفلت میں گزر رہے تھے۔ اس اسلامی بھائی کی زندگی میں گناہوں کی خزاں ختم ہونے اور نیکیوں کی بہار آنے کا سلسلہ کچھ یوں ہوا کہ ایک روز مدنی چینل پر شوبز سے وابستہ اسلامی بھائیوں کا مدنی مذاکرہ ٹیلی کاسٹ ہورہا تھا۔ [1] مدنی مذاکرے کے دَوران فنکاروں کو فلموں ڈراموں

مدینہ

(1) شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے وقت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے علمِ دین کے فروغ کے لئے سوال جواب کا ایک سلسلہ شروع فرمایا جسے دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح میں ''مَدَنی مذاکرہ'' کا نام دیا جاتا ہے۔ ان مَدَنی مُذاکرات میں کثیر اسلامی بھائی مختلف قسم کے موضوعات کے متعلق سوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز و عشقِ رَسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

www.dawateislami.net

کی تباہ کاریوں سے آگاہ کرتے ہوئے نیکی کی راہ اِختیار کرنے کا ذہن دیا گیا۔ یہ حکمت بھری گفتگو سُن کر کئی اَدا کاروں نے گناہوں بھری زندگی سے کنارا کشی اِختیار کرنے اور راہِ سنّت پر گامزن ہونے کا اِعلان کیا، تو وہ اسلامی بھائی بھی بہت متأثر ہوا۔ دِل کی دُنیا ہی بدل گئی، ہاتھوں ہاتھ اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی، ناچنے گانے کی عادت ترک کرنے کا عزم کرلیا اور اِس عزم پر قائم رہنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کو معمول بنالیا، بُرے دوستوں کو چھوڑ کر دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رَسول کو ہم نشین بنالیا، چہرہ داڑھی شریف کے نور سے منور کرلیا اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف بھی سجا لیا۔ پہلے اِیمان کی سلامتی کی فکر سے عاری تھا مگر اب اِیمان کی اَنمول دولت کی حفاظت کا ایسا ذہن بنا کہ مدنی مذاکرے میں جب بیعت کروائی گئی تو وہ بھی قادری عطاری سلسلے میں مرید ہوگیا۔ قادری عطاری کیا ہوا نیکی کی دعوت کا جذبہ دِل میں موجزن ہوگیا، مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگا، حصولِ علمِ دِین کی شمع دِل میں فروزاں ہوگئی۔ اُس اسلامی بھائی نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ۱۴۳۴ھ کے رمضانُ المُبارک میں سنّت اِعتکاف کی سعادت بھی حاصل کی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول نے کس طرح گناہوں کے رسیا کو سنتوں کا شیدائی بنا دیا یقیناً یہ دعوتِ اسلامی پر

www.dawateislami.net

اللّٰہ پاک کی خاص کرم نوازی کا بَیِّن (یعنی واضح) ثبوت ہے۔[1] اِس مدنی بہار سے ہمیں مدنی ماحول کے ساتھ ساتھ مدنی چینل کی اَہمیت کا بھی اَندازہ ہوا چنانچہ نیت فرما لیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنے گھروں میں صرف اور صرف مدنی چینل ہی چلائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تَبَرُّکات کی بے اَدَبی کی سزا

تابوتِ سکینہ چھیننے کے بعد قومِ عَمَالِقَہ کے کُفّار نے اسے نہایت بے حرمتی سے گندگی کی جگہ پھینک دیا۔ اِس بے اَدَبی کا قومِ عَمَالِقَہ پر یہ وبال پڑا کہ یہ لوگ طرح طرح کی بیماریوں اور بلاؤں کے ہُجوم میں جکڑ دیئے گئے۔ جو اِس (مُتَبَرَّک صَنْدوق) کے پاس پیشاب کرتا یا تھوکتا بواسیر جیسی موذی بیماری میں مبتلا ہو جاتا۔ اِس طرح قومِ عَمَالِقَہ کے **5** شہر بالکل ویران و برباد ہو گئے۔ یہاں تک کہ اُن کافِروں کو یقین ہو گیا کہ یہ صَنْدوقِ رَحمت کی بے اَدَبی کی نُحوست ہے، جس کی آفت میں ہم مبتلا ہیں۔ چُنانچِہ اُن لوگوں نے مُقَدَّس صَنْدوق کو ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو ہانک دیا۔ اللّٰہ پاک نے چار فرشتوں کو مقرر فرمایا جو ان بیلوں کو ہانکتے ہوئے حضرت طالوت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے گھر تک لے گئے۔[2]

---

(1) مدنی مذاکرے کے فیضان سے مزید فیضیاب ہونے کے لئے memory card بنام ''فیضانِ مدنی مذاکرہ'' مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کریں یا www.ilyasqadri.com کا visit کریں۔

(2) روح المعانی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۴۸، ۲/ ۷۶۴ بتغیرٍ قلیلٍ، تفسیر کبیر، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۸، ۲/ ۵۰۶ بتغیرٍ قلیلٍ، تفسیر نعیمی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۸، ۲/ ۵۰۸ بتغیرٍ قلیلٍ۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تابوتِ سکینہ کے **مُبارَک واقِعہ** سے معلوم ہوا کہ جو لوگ بُزُرگوں کے تَبَرُّکات یا اُن کی قبروں کی اِہانَت و بے اَدَبی کے **مُرتَکِب** ہوتے ہیں وہ اگر توبہ نہ کریں تو دُنیا یا آخرت میں ضَرور قَہرِ اِلٰہی میں گرِفتار ہوتے ہیں بعض دفعہ تو اللّٰہ پاک اِسی دُنیا میں ایسوں کو نشانِ عبرت بنا دیتا ہے چنانچہ ایسے دو بھائیوں کا واقعہ مُلاحَظہ فرمایئے جن میں سے ایک مُوئے مُبارَک سے محبت اور ان کی قَدْر کرنے کی بَرَکت سے بارگاہِ اِلٰہی میں عظیم مقام کا مستحق ہوا جبکہ دوسرا مُوئے مُبارَک کو اَہمیت نہ دینے کی وجہ سے دُنیا میں ہی خسارے میں پڑ گیا چنانچہ

مُوئے مُبارَک کا عاشق

شہرِ بَلْخ میں ایک مالدار سوداگر رہتا تھا اُس کے دو بیٹے تھے۔ سوداگر کے اِنتقال کے بعد اس کے دونوں بیٹوں نے آدھا آدھا مال تقسیم کر لیا۔ سوداگر کی وراثت میں مال کے علاوہ حضور سراپائے نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **3** بال مُبارَک بھی تھے۔ دونوں نے ایک ایک بال مُبارَک لے لیا اور ایک باقی رہ گیا۔ بڑے لڑکے نے کہا کہ اسے ہم قَطْع کر کے آدھا آدھا بانٹ لیتے ہیں، چھوٹا لڑکا (جو کہ نہایت عاشقِ رَسول تھا، یہ تجویز سُن کر کانپ گیا اور) بولا: نہیں ہرگز نہیں، اللّٰہ کی قسم! سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام و شان اِس سے کہیں بلند ہے کہ ان کے بال مُبارَک کو قَطْع کیا جائے۔ (میں ہرگز ایسی بے اَدَبی کی جرأت نہیں کر سکتا، میرا دِل سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بال مُبارَک کے **2** حصے کرنے کی اِجازت

www.dawateislami.net

نہیں دیتا) یہ سُن کر بڑے بھائی نے کہا: ''(اگر تجھے بالوں کی عَظَمت کا اِتنا ہی اِحساس ہے) تو یوں کر کہ تینوں بال تُو رکھ لے اور اپنا سارا مال و دولت مجھے دے دے۔'' چھوٹے بھائی نے اِس فیصلے کو قَبول کر لیا اور تینوں مُقدّس بال لے لیے جبکہ بڑے بھائی نے سارا مال سنبھال لیا۔ چھوٹے بھائی نے تینوں مُبارَک بال بڑے اَدب و اِحترام سے جیب میں رکھ لیے۔ اب اس کا یہ معمول تھا کہ **وقتاً فوقتاً موئے مبارک کی زیارت کرتا، سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دُرُود و سلام پیش کرتا** اور پھر جیب میں ڈال لیتا۔ حالات نے پلٹا کھایا اور تھوڑے ہی عرصے میں **بڑے بھائی کو دُنیوی مال میں خَسارے پر خَسارہ آنے لگا حتّٰی کہ وہ کنگال ہو گیا۔ جبکہ مُوئے مُبارَک کی بَرَکت سے چھوٹے بھائی کا مال بڑھنے لگا۔** کچھ عرصے بعد چھوٹے بھائی کا اِنتِقال ہو گیا۔ کسی نیک آدمی نے چھوٹے بھائی اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرما رہے ہیں:

''جاؤ! لوگوں سے کہہ دو: جسے اللّٰہ پاک سے کوئی حاجت ہو وہ اس عاشق کی قبر پر آئے اور اللّٰہ پاک سے (اس کے وَسیلے سے) **سوال کرے اللّٰہ پاک اِن کی ضَرورتیں پوری فرما دے گا۔''**

(اس نیک آدمی نے اپنا خواب لوگوں پر ظاہر کیا اور شاہِ خَیرُ الْاَنام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام سنایا تو) لوگ نِہایت اَدب کے ساتھ اُس کے مَزار پر حاضر ہوتے یہاں تک کہ اگر کوئی

www.dawateislami.net

سُوار مَزار کے پاس سے گزرتا تو اَدَباً سُواری سے نیچے اُتر آتا۔[1]

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْغَرَض! اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں! دُرُود اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

بے اَدب کے بارے میں 2 فرامینِ مصطفٰے

(۱) جس نے میرے ایک بال کو بھی اَذِیَّت پہنچائی اُس پر جنَّت حرام ہے۔[2]

(۲) جس نے میرے بال کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی، جس نے مجھے اِیذا دی بیشک اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔[3] ایک رِوایت میں مزید یہ بھی ہے کہ ''جس نے اللہ پاک کو اِیذا دی اس پر زمین و آسمان بھر لعنت ہے، اللہ پاک اس کی کوئی فرض و نفل عبادت قبول نہ فرمائے گا۔''[4]

امام رازی کا فتویٰ

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ یوسف بن اِسمٰعیل نَبْہانی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے

مدینہ

(1) القول البديع، الباب الثانی فی ثواب الصلوة...الخ، ص ۲۷۰، رقم:۳۱۔

(2) كنز العمال، كتاب الفضائل، باب فضائل النبی...الخ، ۱۵۹/۶، حدیث:۳۵۳۴۶۔

(3) الجامع الصغير، حرف الميم، ۵۰۴/۲، حدیث: ۸۲۶۷۔

(4) كنز العمال، كتاب الفضائل، باب فضائل النبی...الخ، ۱۵۹/۶، حدیث:۳۵۳۴۷۔

www.dawateislami.net

"جَوَاهِرُ الْبِحَار" جلد 1 صفحہ 178 میں صاحبِ تفسیرِ کبیر حضرتِ سیِّدُنا اِمام فخرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "مَنْ آذٰی شَعْرَةً مِّنْ شَعْرَاتِکَ، اَوْ جُزْءً مِّنْ نَّعْلِکَ اُکَفِّرُہٗ یعنی یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جوکوئی آپ کے مُبارَک بالوں میں سے کسی ایک بال یا آپ کے نعلین شریفین کے کسی جزء کی بھی توہین کرے گا میں اسے کافر کہوں گا۔"(1)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! سرکارِ اَبَدِ قرار، شافعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ سِتُودہ صِفات سے جس شے کو نسبت ہوجائے اُس کی بَہُت زیادہ تعظیم وتوقیر کرنی چاہئے، ہرگز ہرگز تَبَرُّکاتِ مُقَدَّسہ کے بارے میں کوئی ایسی بات زبان تو زبان، دِل میں بھی نہیں لانی چاہئے جس سے بے اَدَبی کا پہلو نکلتا ہو۔ اللّٰہ پاک ہمیں بے اَدَبی اور بے اَدَبوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

محفوظ سدا رکھنا شہا بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو (اَرمغانِ مدینہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

برائی نہیں پہنچے گی

جلیلُ القدر صحابی حضرتِ سیِّدُنا اَبوایوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک کے کچھ مبارک بال حاصل کیے تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہ

(1) تفسیر کبیر، پ ۳۰، والضحیٰ، تحت الآیۃ:۶، ۱۱/۱۹۵۔

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے اِرشاد فرمایا: اے اَبوایوب! تجھے برائی نہیں پہنچے گی۔[1]

مُوئے مُبارَک کی قدر و قیمت

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سِیرِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عَبِیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے جب عرض کی کہ میرے پاس نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُوئے مُبارَک ہیں جو مجھے حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ یا ان کے گھر والوں کی طرف سے ملے ہیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اِرشاد فرمایا: ''میرے پاس رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک مُوئے مُبارَک ہونا **دُنیا اور اُس کے ساز و سامان سے زیادہ محبوب ہے۔**''[2]

مژدہ ہو قبلہ سے گھنگھور گھٹائیں اُمڈیں!
ابروؤں پر وہ جھکے جھوم کے بارے گیسو (حدائقِ بخشش)

شرحِ کلامِ رضا: اے شمعِ رِسالت کے پروانو! تمہیں خوشخبری ہو کہ قبلہ کی جانب سے کالی گھٹائیں چھا رہی ہیں ایسا لگتا ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زُلفیں ابرومبارک پر جھک آئی ہیں اور چہرۂ اقدس پر فدا ہو رہی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نَعلینِ مُصطفٰے کی بَرَکات

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! تابوتِ سکینہ میں دِیگر تَبَرُّکات کے ساتھ

مدینہ

(1) مستدرك للحاكم،كتاب معرفة الصحابة ،التبرك بشعرالنبى ،٥٧٩/٤،حديث:٥٩٩٧.

(2) بخارى،كتاب الوضو،باب الماء الذى يغسل به شعرالانسان،٨٢/١، حديث: ١٧٠.

www.dawateislami.net

ساتھ حضرت سیِّدُنا موسیٰ **کلیمُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے **مُبارَک نعلین** بھی تھے جن کی بَرَکت سے رَحمتیں نازِل ہوتی اور مُشکلات دُور ہوتی تھیں۔ اِسی طرح **شاہِ کونین** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **نَعْلَیْن مُبارَکَیْن** بھی باعثِ راحت وچین ہیں۔ نعلینِ اقدس تو اپنی جگہ، عُلَمائے کِرام نے نقشۂ نعلِ اقدس کی ڈھیروں برکات اِرشاد فرمائی ہیں چنانچہ

نقشۂ نَعلِ مقدّس کے فوائد

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: **عُلَمائے کِرام** (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام) نے **نعلِ مُقدّس کے نقشے کو نعلِ مُقدّس کا قائم مقام بنایا** اور اِس کے لئے وُہی اِکرام واِحترام جو اَصل کے لئے تھا ثابت ٹھہرایا اور اِس نقشۂ مُبارَکہ کے خواص وبَرَکات ذِکر فرمائے اور بِلا شبہ وہ تَجرِبے میں آئے اور اِس میں بکثرت اَشعار کہے اور اِس کی تصویر میں رِسالے تصنیف کئے اور اِسے سَنَدوں کے ساتھ رِوایَت کیا اور کہنے والے نے کہا:

اِذَا مَا الشَّوْقُ اَقْلَقَنِیْ اِلَیْھَا ۔۔۔ وَلَمْ اَظْفَرْ بِمَطْلُوْبِیْ لَدَیْھَا

نَقَشْتُ مِثَالَھَا فِی الْکَفِّ نَقْشًا ۔۔۔ وَقُلْتُ لِنَاظِرِی قَصْرًا عَلَیْھَا

ترجمہ: جب اُس کی آتَشِ شوق میرے سینے میں بھڑکتی ہے اور اُس کا دِیدار مُیَسَّر نہیں ہوتا (تو) اُس کی تصویر (یعنی نعلِ مُبارَک) ہاتھ پر کھینچ کر آنکھ سے کہتا ہوں اسی پر بس کر۔ (1)

(1) فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۴۴۸۔

www.dawateislami.net

جس کے پاس نقشِ نعلِ اقدس ہو

علما فرماتے ہیں: جس کے پاس یہ نقشہ مُتبرّک ہو ظُلمِ ظالمین وشَرِّ شیطان وچشمِ زخمِ حاسِدین (یعنی حاسدین کی تکلیف دینے والی آنکھ) سے محفوظ رہے۔ (حاملہ) عورت دَرْدِزِہ (یعنی بچے کی وِلادت کے وقت ہونے والے دَرْد) کے وقت اپنے داہنے ہاتھ میں لے آسانی ہو۔ جو ہمیشہ پاس رکھے نگاہِ خَلق میں مُعَزَّز ہو، زیارتِ رَوضۂ مُقدّس نصیب ہو، یا خواب میں زیارتِ حضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشَرَّف ہو، جس لشکر میں ہو نہ بھاگے، جس قافِلہ میں ہو نہ لُٹے، جس کشتی میں ہو نہ ڈوبے، جس مال میں ہو نہ چُرے، **جس حاجت میں اِس سے تَوَسُّل کیا جائے پوری ہو،** جس مُراد کی نیّت سے پاس رکھیں حاصل ہو، مَوضعِ دَرْد (یعنی دَرْد کی جگہ) و مَرَض پر اِسے رکھ کر شِفائیں ملی ہیں، مُہلِکوں، مصیبتوں میں اِس سے تَوَسُّل کر کے نَجات وفَلاح کی راہیں کُھلی ہیں۔"[1]

نقشۂ نَعلِ پاک کی بَرَکات

اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فتاویٰ رضویہ جلد **21** کے صَفحہ **452** پر نعلِ مُبارَک سے شِفا حاصل ہونے کا ایک واقِعہ نقل فرماتے ہیں: شیخ صالح، صاحبِ وَرَع وتقویٰ ابوجَعفَر احمد بن عبدالمجید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے بیان فرمایا: "میں نے نَعلِ مُقدّس کی مِثال (یعنی نقش، تصویر) اپنے کسی شاگرد کو بنادی تھی ایک روز اُس نے آ کر بتایا: رات مَیں نے

مدینہ

(1) فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۴۱۳۔

www.dawateislami.net

اِس مِثال مُبارَک (یعنی نقشۂ نَعلِ مُبارَک) کی عجیب بَرَکت دیکھی، میری زَوجہ کو ایک سخت دَرْد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگئی، میں نے مِثال مُبارَک (نقشۂ نَعلِ پاک) مَوضِعِ دَرْد (یعنی دَرْد کی جگہ) پر رکھ کر دُعا کی: ''اِلٰہی! اِس کی بَرَکت سے شِفا دے۔'' **اللہ پاک نے فوراً شِفا بخشی۔** (1)

نقشِ نعلِ پاک سببِ شفا

حیدرآباد (سندھ، پاکستان) کے ایک اِسلامی بھائی کا بیان ہے کہ اُن کی پھوپھی کو جانِبِ پہلو ایک پھوڑا نکل آیا جس کی وجہ سے بَہُت دَرْد ہوتا تھا تو اُس نے نَعلِ پاک کا نقشِ مُبارَک اپنے پہلو میں رکھا اور سوگئی، آنکھ کیا لگی قسمت جاگ اُٹھی وہ اِس طرح کہ رَسولِ پاک، صاحبِ لولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لے آئے اور اِرشاد فرمایا کہ قَے کرو، تمہیں خون آئے گا۔ اُس نے قَے کی تو واقعی خون آیا۔ اِسی دَوران آنکھ کُھل گئی اور منہ پر خون لگا ہوا تھا۔ دَرْد میں کچھ اِفاقہ ہوا پھر اُسی طرح نقشِ نعلِ پاک پہلو میں رکھے سوگئیں، قسمت نے دوبارہ یاوَری کی (یعنی ساتھ دیا) کہ **جنابِ رِسالت مآب** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی خواب میں دوبارہ تشریف آوَری ہوگئی** اور فرمایا: قَے کرو تمہیں جما ہوا خون آئے گا۔ تو پھر خواب ہی میں قَے ہوئی جو جمے ہوئے خون کی تھی، پھر جب قَے سے فارغ ہوئیں تو آنکھ کُھل گئی اور اب دَرْد بالکل ختم ہو چکا تھا۔

(1) مواهب اللدنية، المقصد الثالث، الفصل الثالث، النوع الثانی فی لباسه و فراشه، ۱۷٤/۲.

www.dawateislami.net

آنکھیں جو بند ہوں تو مقدّر کُھلیں حسنؔ
جلوے خود آئیں طالبِ دیدار کی طرف (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فتاویٰ رضویہ شریف کی عبارات اور دیگر واقعات سے نقشِ نعلِ پاک کی جن بَرَکات کا بیان ہوا اِنہیں سننے کے بعد ہر ذِی شُعُور وحقیقی مسلمان کو تَبَرُّکات کی برکات پر یقین ہوجانا چاہئے، اللہ پاک ہم سب کو اَولیائے کرام وبزرگانِ دِین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اُنہیں جانا اُنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام لِلّٰہِ الْحَمْد! میں دُنیا سے مسلمان گیا
آج لے اُن کی پناہ، آج مدد مانگ اُن سے پھر نہ مانیں گے قِیامت میں اگر مان گیا

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نقشِ نعلینِ پاک کے کیا کہنے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نعلینِ پاک کے نقش کی تو کیا ہی بات ہے چنانچہ شارحِ بخاری حضرت امام احمد بن محمد قسطلانی (متوفّٰی ۹۲۳ھ) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''مواھبُ اللدنیہ'' میں نقشِ نعلین شریفین کی برکتوں کا ذِکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حافظ ابوالیمن ابنِ عساکر نے ایک علیحدہ رسالے میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نعلین شریفین کا نقش نقل کیا ہے، اِسی طرح

www.dawateislami.net

علامہ ابنُ الحاج نے بھی اس پر ایک مستقل رِسالہ تالیف فرمایا ہے۔ نعلین شریفین کا یہ نقش بہت مشہور و معروف ہے اور جس شخص کو نقشہ اور تصویر نقل کرنے میں مہارت نہ ہو اس کے لیے یہ کام دُشوار ہے، اِس لیے میں نے اپنی اس کتاب میں اس نقش کو نقل نہیں کیا، البتہ اس نقش کے فضائل و برکات تجربات سے ثابت ہیں۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُنا امام احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے حضرت سیِّدُنا امام ابنِ عساکر، حضرت سیِّدُنا ابنُ الحاج اور امام احمد قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے نعلین شریف کے فضائل و برکات پر مشتمل قصیدے ذِکر فرمائے ہیں۔ (1)

امام احمد المقری التلمسانی (متوفّٰی ۱۰۴۱ھ) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے ''فَتْحُ الْمُتَعَال فِی مَدْحِ النِّعَال'' کے نام سے ایک مُدَلَّل اور مبسوط کتاب تحریر فرمائی جس میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے معروف نقشِ نعلین کی مختلف تصاویر، اس نقش کو نقل کرنے والے علماءِ اُمت کے نام ہر ایک کی سند، نقشِ نعلین کی برکات اور دِیگر اُمور کو تفصیلاً تحریر فرمایا ہے۔ اِسی طرح نعلین شریفین کے نقش اور اس سے برکتوں کے حصول پر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھی ایک مبسوط اور مدلل رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ یہ رسالہ ''شِفَاءُ الْوَالِہِ فِیْ صُوَرِ الْحَبِیْبِ وَمَزَارِہٖ وَنِعَالِہٖ'' کے نام سے فتاویٰ رضویہ جلد 21 میں موجود ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان 80 علماء و مشائخ کے نام تحریر فرمائے ہیں کہ جنہوں نے نعلین شریف کا نقش بنوانے، اِس سے برکتیں حاصل کرنے، اسے بوسہ دینے اور آنکھوں

مدینہ

(1) مواهب اللدنيه، المقصد الثالث، الفصل الثالث فيما تدعو ضرورته...الخ، النوع الثانی فی لباسه وفراشه، ۲/۱۷٤ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

سے لگانے کی ترغیب دی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں تَبَرُّکات رکھنا سنّتِ صحابہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قبر میں تَبَرُّکات رکھنا صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اور صُلحائے اُمت کا معمول رہا ہے اور ان کو باعثِ نجات و رَحمت جاننا ان کا عقیدہ۔ امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فتاویٰ رضویہ جلد 9 کے صفحہ 117 پر فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنے اِنتقال کے وقت وَصیت میں فرمایا: میں صحبتِ حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے شرف یاب ہوا۔ ایک دِن حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حاجت کے لئے تشریف فرما ہوئے ہیں۔ میں لوٹا لے کر ہمراہِ رکابِ سعادت مآب ہُوا۔ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے جوڑے سے کُرتا کہ، بدنِ اقدس سے مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) تھا، مجھے اِنعام فرمایا، وہ کُرتا میں نے آج کے لئے چھپا رکھا تھا۔ اور ایک روز حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ناخن و مُوئے مبارک تَراشے وہ میں نے لے کر اِس دِن کے لئے اُٹھا رکھے، جب میں مرجاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن کے متصل رکھنا و موئے مبارک و ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود (یعنی اَعضاءِ سجدہ) پر رکھ دینا۔ (1)

(1) الاستعیاب، معاویة بن ابی سفیان، ۳/۴۷۳، رقم: ۲۴۶۴۔

www.dawateislami.net

دِل اپنا بھی شیدائی ہے اُس ناخُنِ پا کا

اِتنا بھی مہِ نَو پہ نہ اے چرخِ کُہن! پھول (حدائقِ بخشش)

شرحِ کلامِ رضا: اے بوڑھے آسمان! اِبتدائی تاریخوں کے نئے چاند پر اتنا مت اِترا! تو دیکھتا نہیں کہ میرے محبوب کے قدمین مبارک کی انگلی کا ایک ناخن مبارک تیرے چاند سے زیادہ اپنے اندر کشش رکھتا ہے اور اپنا دِل اس پر فریفتہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

حضرت اَنَس بن مالک کی وَصیت

حضرتِ علامہ ابنِ عساکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس **رَسُوْلُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک چھڑی شریف تھی، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو کفن دیا گیا تو وَصیت کے مطابق چھڑی شریف کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے سینہ پر رکھ کر تدفین کی گئی۔ (1)

حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مجھ سے فرمایا کہ ''**یہ رَسُوْلُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کے موئے مبارک میں سے ایک بال مُبارَک ہے** (جب میں فوت ہوجاؤں تو) اِس کو میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔'' چُنانچِہ میں نے حَسْبِ وَصِیَّت مُوئے مُبارَک آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زبان کے

مدینہ

(1) تاریخ ابن عساکر، ۳۷۸/۹.

www.dawateislami.net

نیچے رکھ دیا اور اِسی حالت میں آپ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ کی تدفین کی گئی۔ (1)

سِلسلۂ پا کے شفاعت کا جُھکے پڑتے ہیں
سجدۂ شُکْر کے کرتے ہیں اِشارے گیسو (حدائقِ بخشش)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کو تبرُّکاتِ نَبَوِیہ سے کس قدر عقیدت اور ان کے باعثِ رَحمت و برکت ہونے پر کس قدر یقین تھا کہ قبر میں بھی ان کی برکات سے دُور رہنا پسند نہ فرمایا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی پیروی کرتے ہوئے آج بھی عاشقانِ رَسول کی قُبور میں تبرُّکات مثلاً عَہد نامہ، شَجَرہ شریف وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ قبر میں عہد نامہ رکھنے کے فضائل و برکات کو بیان کرتے ہوئے امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فتاویٰ رضویہ کی جلد 9 کے صفحہ 108 پر فرماتے ہیں کہ

عہد نامہ کی فضیلت

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دُعا پڑھے: ''اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِن تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ

(1) الاصابۃ، انس بن مالك بن نضر...الخ، ۲۷۶/۱۔

www.dawateislami.net

مِنَ الشَّرِ وتُبَاعِدُنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ لِیْ عَهْداً عِنْدَکَ تُؤَدِّیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادِ"[1] فرشتہ اسے لکھ کر مُہر لگا کر قیامت کے لئے اُٹھا رکھے، جب اللہ پاک اُس بندے کو قبر سے اُٹھائے، فرشتہ وہ نَوِشتہ ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں؟ انہیں وہ عَہد نامہ دیا جائے۔[2]

عہد نامہ کفن میں رکھنا

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ مزید فرماتے ہیں کہ "امام نے اسے رِوایت کر کے فرمایا: وَعَنْ طَاؤُوْسٍ اَنَّهُ اَمَرَ بِهٰذِهِ الْکَلِمَاتِ فَکُتِبَتْ فِیْ کَفَنِهٖ (یعنی حضرت سیّدنا طاؤس (متوفّٰی ۱۰۶ھ) رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ نے اپنے کفن پر ان کلمات کے لکھنے کا حُکم فرمایا) امام طاؤس کی وصیّت سے یہ عہد نامہ اُن کے کفن میں لکھا گیا۔[3]

مدینہ

(1) ترجمہ: اے اللہ پاک! اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے، غیب وشہادت کے عالم، میں اپنی اس دنیوی زندگی میں تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور تو ہی وحدہ لاشریک ہے۔ یہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تیرے بندے اور رَسول ہیں۔ اگر تو مجھے میرے نفس کے سپرد کردے تو مجھے شر کے قریب اور خیر سے دور کردے گا اور میں تو صرف تیری رحمت پر ہی بھروسا کرتا ہوں تو میرا یہ عہد اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور قیامت کے دن تک تو مجھے اس پر ثابت قدم رکھ، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

(2) نوادر الاصول، الاصل السادس والسبعون والمائة، ۲/۶۸۱، حدیث: ۹۳۵، درمنثور، پ۱۶، مریم، تحت الآیة: ۸۷، ۵/۵۴۳۔

(3) نوادر الاصول، الاصل السادس والسبعون والمائة، ۲/۶۸۱، حدیث: ۹۳۶۔

www.dawateislami.net

تبرُّک مانگنا صحابہ کا طریقہ

حضرت سیِّدُنا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ فرماتے ہیں: ایک خاتون نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدس میں ایک چادر پیش کی۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زیبِ تَن فرمائی تو ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ مجھے عِنایَت فرما دیجئے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مجلس سے اُٹھے اور گھر جا کر وہ چادر تہ کر کے اسے بھجوا دی۔ بعض لوگوں نے اِس کو اچھا نہ سمجھا اور اسے کہا کہ جب تمہیں معلوم تھا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سائل کو واپس نہیں لوٹاتے تو تم نے اس چادر کا سُوال کیوں کیا؟ اُس نے جواب دیا: "وَاللّٰہِ مَا سَاَلْتُہٗ اِلَّا لِتَکُوْنَ کَفَنِیْ یَوْمَ اَمُوْتُ **یعنی اللّٰہ پاک کی قَسَم! مَیں نے یہ مُبارَک چادر فقط اس لئے مانگی ہے تاکہ یہ میرا کفن بنے۔**" حضرت سیِّدُنا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ فرماتے ہیں: **یہی چادر بعد میں اُس شخص کا کفن بنی۔** (1)

مجھ پر کرم ہو داوَر، اِتنا بروزِ محشر — سایہ فِگَن ہو سر پر، میٹھے نبی کی چادر
کیا خوف عاصیوں کو، محشر کی اب تپش کا — سایہ کرے گی سر پر، میٹھے نبی کی چادر
مُژدہ ہو عاصیوں کو، بُشریٰ ہو عاصیوں کو — آئی شفیع بن کر، میٹھے نبی کی چادر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1) بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر النساج، ۱۷/۲، حدیث: ۲۰۹۳ بتغیرٍ قلیلٍ۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کا پیارا اعتقیدہ کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی چیز کو اپنے ساتھ قبر میں لے جانے کو عین سعادت سمجھا اور عطائے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بھی قربان کہ خود کو ضرورت ہونے کے باوُجود **اِیثار کی اَعلیٰ مِثال** قائم کرتے ہوئے اپنے پیارے صحابی کو چادر عطا فرمادی۔ اپنے دِل میں جذبۂ اِیثار پیدا کرنے کے لیے ایک حدیثِ پاک ملاحظہ فرمائیے چنانچہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اُسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔ (1)

اِیثار کی انوکھی مثال

حضرتِ سیِّدُنا اَبوعیسیٰ محمد بن اِبراہیم قرشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے منقول ہے کہ میں نے ابوجعفر محمد بن عبدُ الرحمٰن صیرفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: عید قریب تھی، میرے پاس ان دِنوں صرف تین ہزار دِرہم تھے۔ میرے ایک بَہُت قریبی دوست حَکَم بن موسیٰ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے پیغام بھجوایا کہ میرے پاس خرچے کے لئے رَقم وغیرہ نہیں، اگر تمہارے پاس کچھ رقم ہو تو بھجوا دو۔ پیغام ملتے ہی میں نے تین ہزار دِرہم ان کی طرف بھجوا دیئے۔ جب ان کے پاس رقم پہنچی تو انہیں خَلَّاد بن اَسْلَم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کا پیغام ملا کہ مجھے عید

(1) اتحاف السّادة المتقين،كتاب ذم البخل، بيان الايثار وفضله...الخ،۹/۷۷۹۔

www.dawateislami.net

کے خرچ کے لئے رقم کی ضرورت ہے، ہو سکے تو مجھے کچھ رقم بھجوادو۔ پیغام ملتے ہی انہوں نے دِرہموں کی تمام تھیلیاں بغیر کھولے خَلَّاد بن اَسْلَم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کی طرف بھجوادیں۔ اب میرے پاس بالکل بھی خرچہ وغیرہ نہ تھا۔ میں نے خَلَّاد بن اَسْلَم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کو پیغام بھجوایا کہ اگر تمہارے پاس کچھ رقم ہو تو بھجوادو تاکہ ہم عید کے موقع پر اہل وعیال کے لئے اَشیائے خوردونوش (یعنی کھانے پینے کا سامان) خرید سکیں۔ انہوں نے دِرہموں کی تھیلیاں بھجوائیں۔ جب میں نے انہیں کھولنا چاہا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ تھیلیاں تو وہی تھیں جو میں نے حَکَم بن موسیٰ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کو بھجوائیں تھیں۔ میں فوراً خَلَّاد بن اَسْلَم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کے پاس گیا، سارا واقعہ سنایا اور پوچھا: ''آپ کے پاس یہ رَقم کہاں سے آئی؟'' انہوں نے فرمایا: ''مجھے حَکَم بن موسیٰ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے بھجوائی تھی۔'' اب میں سارا معاملہ سمجھ چکا تھا کہ یہ دِرہموں کی تھیلیاں واپس مجھ تک کیسے پہنچیں۔ میں حَکَم بن موسیٰ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کے پاس گیا اور انہیں ایک ہزار دِرہم دیئے۔ پھر خَلَّاد بن اَسْلَم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کو ایک ہزار دِرہم بھجوائے اور بقیہ ایک ہزار دِرہم اپنے پاس رکھ لئے۔ اِس طرح ہم تینوں کو عید کے اَخراجات کے لئے کچھ نہ کچھ رقم میسر آ گئی۔[1] **اللّٰہ پاک کی ان پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو** اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

(1) عیون الحکایات، الحکایۃ الخامسۃ والثلاثون بعد المأتین...الخ، ص۲۲۸۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”اِثْمِد“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول

﴿1﴾ سُنَنِ ابنِ ماجہ کی رِوایت میں ہے ”تمام سُرموں میں بہتر سرمہ ”اِثمد“ (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔“ (2) ﴿2﴾ پتّھر کا سُرمہ اِستعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجَل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (3) ﴿3﴾ سُرمہ سوتے وقت اِستعمال کرنا سنّت ہے۔ (4) ﴿4﴾ سرمہ اِستعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی

مدینہ

(1) مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵۔
(2) سُنَن ابن ماجه، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷ (3) فتاوٰی عالَمگیری، ۵/۳۵۹۔
(4) مراٰۃ المناجیح، ۶/۱۸۰۔

www.dawateislami.net

دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (یعنی سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (یعنی اُلٹی) میں دو (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔[1] اس طرح کرنے سے اِن شآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! بھلائی کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع فرماتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر بائیں آنکھ میں۔ ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ **16** (**312** صفحات)، **120** صَفحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** نیز 2 رَسائل 101 مدنی پھول اور 163 مدنی پھول ہَدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رَسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ تمام اسلامی بھائی سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سَفَر کر کے سنّتیں سیکھئے اور خوب خوب رَحمتیں اور بَرَکتیں حاصل کیجئے:

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

مدینہ

(1) شُعَبُ الْاِیمان، ۵/۲۱۸، ۲۱۹۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دِل خوش کرنے کے طریقے

نَفس و شیطان کے وار ناکام بناتے ہوئے یہ رِسالہ اوّل تا آخر پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ ثواب و معلومات کا انمول خزانہ اور دِل خوش کرنے کے طریقے ہاتھ آئیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

شَہَنْشاہِ دوجہاں، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: جو مجھ پر شبِ جُمعہ اور جُمعہ کے روز 100 بار دُرُود شریف پڑھے، اللہ پاک اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی۔ (1)

ذاتِ والا پہ بار بار دُرُود — بار بار اور بے شمار دُرُود
رُوئے انور پہ نوربار سلام — زُلفِ اطہر پہ مشکبار دُرُود (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

نرم لہجہ دِل خوش کرنے کا طریقہ

حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیْر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرتِ سَیِّدُنا اَسْعَد بن زُرارَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ نیکی کی دعوت کی غَرَض سے قبیلۂ بنی ظفر کے باغ میں مَرق نامی کنویں پر

مدینہ

1 ..... جامع الاحادیث للسیوطی، ۳/ ۷۵، حدیث: ۷۷۳۷۔
2 ..... ذوقِ نعت، ص۸۶۔

www.dawateislami.net

پہنچے۔ انہیں دیکھ کر نو مسلم اَفراد ان کے پاس جمع ہو گئے۔ ان کے سردار سَعد بن مَعاذ اور اُسَید بن حُضَیر تھے جو ابھی دامنِ اِسلام سے وابستہ نہ ہوئے تھے۔ (حضرتِ سَیِّدُنا اَسْعَد بن زُرارَہ اور سعد بن مَعاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا آپس میں خالہ زاد تھے) جب ان دونوں (سرداروں) کو معلوم ہوا تو سَعد بن مَعاذ نے اُسَید بن حُضَیر کو یہ کہہ کر بھیجا کہ "جاؤ! ان دونوں کو ڈانٹ کر روک دو، جو ہمارے کمزور لوگوں کو (مَعَاذَاللّٰہ) بہکانے کے لئے آئے ہیں، آپ تو جانتے ہیں کہ اَسْعد بن زُرارہ میرے خالہ زاد ہیں اگر وہ ساتھ نہ ہوتے تو میں خود ایسا کرتا۔" چنانچہ اُسَید بن حُضَیر نے اپنا نیزہ لیا اور کنویں کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَسْعَد بن زُرارَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے انہیں دُور سے ہی آتے دیکھ لیا اور حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے کہنے لگے: "یہ شَخْص اپنی قوم کا سردار ہے۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: آنے دو! میں ہی اس سے بات کروں گا۔

اُسَید بن حُضَیر نے آتے ہی بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا اور سَخْت لہجے میں کہا: تم یہاں کس لئے آئے ہو؟ ہمارے کمزوروں کو بے وقوف بنانے کے لئے؟ اگر تمہیں زندگی پیاری ہے تو یہاں سے چلے جاؤ۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نرمی سے اِرشاد فرمایا: ذرا بیٹھ کر میری بات تو سُن لیجئے، اگر سمجھ میں آجائے تو مان لینا اور اگر پسند نہ آئے تو ہم تمہیں مجبور نہیں کریں گے۔ اُسَید بن حُضَیر نے کہا: "تمہاری یہ بات تو دُرُست ہے۔" اور اپنا نیزہ زمین میں گاڑ کر اُن کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُنہیں اِسلام کے بارے میں بتانا شروع کیا اور

www.dawateislami.net

قراٰنِ کریم پڑھ کر سنایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کی قَسَم! ہم نے اُسَیْد بن حُضَیْر کے چہرے پر قبولِ اِسلام پر آمادگی کے آثار دیکھے، وہ خود ہی کہنے لگے: ”کیا ہی اچھا اور پسندیدہ دِین ہے، اس دِین میں داخل ہونے کے لئے تم کیا کرتے ہو؟“ ان دونوں نے اِسلام قبول کرنے کا طریقہ بتایا۔ حضرتِ اُسَیْد بن حُضَیْر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کلمہ پڑھا اور (ان کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق) دو رَکْعَت نَماز ادا کی اور کہا: ”میرے پیچھے ایک آدمی اور ہے جس کا نام سَعَد بن مَعاذ ہے، اگر اس نے آپ کی بات مان لی تو میری ساری قوم اِسلام قبول کرلے گی، میں اسے ابھی تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔“ یہ کہہ کر اُسَیْد بن حُضَیْر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہاں سے سَعَد بن مَعاذ کے پاس پہنچے اور اِرشاد فرمایا: ”میں نے ان سے بات کی ہے، خدا کی قَسَم! میں نے کوئی خطرے والی بات نہیں دیکھی۔“ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کسی طرح سَعَد بن مَعاذ کو ان صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس جانے پر راضی کرلیا۔ سَعَد بن مَعاذ نے بھی جاتے ہی انہیں بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا اور حضرتِ سَیِّدُنا اَسْعَد بن زُرارَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے کہا: ”اے ابو اُمامہ! اگر ہمارے دَرمیان رِشتہ داری نہ ہوتی تو تم کبھی ایسی ہمت نہ کرسکتے، کیا تم ہمارے گھروں میں وہ چیز لانا چاہتے ہو جسے ہم بُرا سمجھتے ہیں؟“ حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیْر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ”بیٹھ کر ذرا بات تو سن لیجئے! اگر سمجھ میں آجائے تو مان لینا اور اگر ناپسند گزرے تو ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔“ چنانچہ سَعد بن مَعاذ نے (ان دونوں اصحاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے میٹھے بول اور حُسنِ اَخلاق کے آگے ہتھیار ڈال دیئے اور) اپنا نیزہ زمین میں گاڑ کر ان کے

www.dawateislami.net

قریب بیٹھ گئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ان پر بھی اِسلام کی خوبیاں آشکار کیں اور سورۂ زُخرُف کی اِبتدائی آیات پڑھ کر سنائیں۔ قراٰنِ پاک سنتے ہی ان کے چہرے پر بھی قبولِ اِسلام کے آثار نمودار ہوئے اور بالآخر آپ بھی کلمہ شریف پڑھ کر حلقہ بگوشِ اِسلام ہوگئے۔ اِسلام قبول کرنے کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور ان سے کہنے لگے: ''میرے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟'' سب نے بَیک زَبان کہا: ''آپ ہمارے سردار ہیں، آپ کی رائے دُرُست اور دُور رَس ہوتی ہے۔'' حضرتِ سَیِّدُنا سَعد بن مَعاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ''مجھ پر تم سے اس وَقت تک بات کرنا حرام ہے جب تک تم اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان نہیں لے آتے۔'' راوی فرماتے ہیں: ''خدا کی قسم! شام سے پہلے ہی اس قبیلے کے تمام مَرد و عورت مسلمان ہو چکے تھے۔''[1]

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بنا دو صبر و رِضا کا پیکر بنوں خوش اَخلاق ایسا سرور
رہے سدا نرم ہی طبیعت نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بد اَخلاقی اور سختی کے جواب

---

1 ..... البدایۃ والنہایۃ، باب بدء اسلام الانصار، ۲/۵۲۷ ملخصاً۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ذکر العقبۃ الاولٰی وما جاء فی بیعۃ... الخ، ۲/۴۳۱ ملخصاً۔

2 ..... وسائلِ بخشش، ص۲۰۸۔

www.dawateislami.net

میں حُسنِ اَخلاق اور نرمی سے پیش آنے کے کیسے مَدَنی نتائج بر آمد ہوئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر اور حضرتِ سَیِّدُنا اَسْعَد بن زُرارَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے نرمی وخوش اَخلاقی سے مہکتے مَدَنی پھولوں کے ذَریعے، دِینِ اِسلام سے مُتَنَفِّر اور تبلیغِ دِین کی راہ میں روڑے اَٹکانے والے سَخْت گیروں کے دِل جیت لیے اور وہ نہ صرف خود دامنِ اِسلام میں پَناہ گزیں ہو گئے بلکہ پورے قبیلے کے قبولِ اِسلام کا سَبَب بَن گئے۔ یہ بَد اَخلاقی اور ڈانٹ ڈَپٹ کے جواب میں "صَبر اور حُسنِ اَخلاق" کی بَرَکت ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل چاروں طرف گُناہوں کا دَور دَورہ ہے، حتّٰی کہ بظاہِر کسی نیک نظر آنے والے شَخص کے قَریب جائیں تو وہ بھی بَسا اوقات عَقِیدے کی خَرابیوں، زَبان کی بے اِحتیاطیوں، بَد نگاہیوں اور بَد اَخلاقیوں کی آفَتوں میں مُبتلا نَظر آتا ہے۔ آہ! ہر سَمت گُناہ گُناہ اور بَکثْرت گُناہ ہی نَظر آرہے ہیں۔ نیک بَندے بے شک موجود ہیں مگر ان کی تعداد کافی کَم ہو چکی ہے۔ ایسے نامُساعِد حالات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا وُجودِ مَسعود کسی نعمتِ غیر مُتَرَقَّبہ (یعنی غیر مُتوقع طور پر ملنے والی نعمت) سے کم نہیں ہے۔ دعوتِ اسلامی نے ہمیں ہمارا بھولا ہوا مَدَنی مَقصد یاد دِلایا ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔"**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس عظیم مَقصد کو پُورا کرنے کے لیے یقیناً ہمیں مُعاشرے میں ہر طرح کے اَفراد سے مِلنا پڑتا ہے۔ جن میں نیک بھی ہیں، خوش

www.dawateislami.net

اَخلاق بھی ہیں تو بد اَخلاق بھی، چنانچہ اِس بگڑے ہوئے مُعاشرے کی اِصلاح کے لیے ضَرورت اِس اَمر کی ہے کہ ہم لوگوں کے دِلوں میں جگہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں، اِس طرح لوگ ہماری پیش کی گئی نیکی کی دعوت قَبول کر کے راہِ سنّت پر آ جائیں گے اِنْ شَآءَاللہ۔ کسی بھی شَخص کا دِل خوش کرنے کے لیے حُسنِ اَخلاق سے بڑھ کر کوئی اَمر کارگر نہیں لیکن یاد رہے اِس میں نیّت صِرف اور صِرف اللہ پاک اور اس کے پیارے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کی ہونی چاہئے۔ اِس طرح لوگ ہمارے قَریب آئیں گے اور انہیں نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنع کرنا آسان ہو جائے گا۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اُسَید بن حُضَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور ان کے پُورے قَبیلے کے قَبولِ اسلام کی بُنیاد حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے حُسنِ اَخلاق پر ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ واقعہ سے ہمیں یہ بھی پتا چلا کہ اچّھا مُبلِّغ خوش اَخلاق، خَندہ پیشانی سے ملنے والا، اپنی ذات کے لئے غصّہ نہ کرنے والا اور بد اَخلاقی سے کامل پرہیز رکھنے والا ہوتا ہے۔ بظاہر کوئی کتنا ہی نیک ہو اگر اُس میں حُسنِ اَخلاق نہیں تو اس کا تَقویٰ مکمّل نہیں۔ حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرتِ سَیِّدُنا اِمام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پرہیز گاری کی تکمیل حُسنِ اَخلاق سے ہوتی ہے۔ (1)

خود کو حُسنِ اَخلاق کی دولت سے مالا مال کرنے کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں سے اَخلاقِ حَسَنہ کی فَضیلت و اَہمیّت پر مُشتمل سات فرامینِ مصطفےٰ مُلاحظہ فرمایئے چنانچہ

(1) ..... احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، بیان آداب المحتسب، ۲/ ۴۱۰۔

www.dawateislami.net

حُسنِ اخلاق کے فضائل پر سات فرامینِ مصطفےٰ

﴿1﴾ اِنَّ مِن خِیَارِکُم اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کا اَخلاق اچّھا ہے۔ (1)

﴿2﴾ اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنَھُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفَھُمْ بِاَھْلِہٖ یعنی کامل ترین مؤمن وہ ہے، جس کے اَخلاق اچھے ہوں اور وہ اپنے گھر والوں پر نرمی کرنے والا ہو۔ (2)

﴿3﴾ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّی مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقًا یعنی قِیامت کے دِن تم میں سے میرے سب سے زِیادہ قریب اور زِیادہ محبوب وہ شخص ہو گا جس کے اَخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔ (3)

﴿4﴾ اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا الْمُوَطَّئُوْنَ اَکْنَافًا، اَلَّذِیْنَ یَاْلَفُوْنَ وَیُؤْلَفُوْنَ یعنی تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ لوگ وہ ہیں جو تم میں بہترین اَخلاق والے، عاجزی وملنساری والے، لوگوں سے مَحبَّت کرنے والے اور جن سے لوگ مَحبَّت کرتے ہیں۔ (4)

﴿5﴾ مَا شَیْءٌ اَثْقَلُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ یعنی قِیامت کے دِن مؤمن کے میزان میں حُسنِ اَخلاق سے زِیادہ وَزنی کوئی شے نہیں ہو گی۔ (5)

مدینہ

1 ..... بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی، ۲/۴۸۹، حدیث: ۳۵۵۹۔

2 ..... ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان ... الخ، ۴/۲۷۸، حدیث: ۲۶۲۱۔

3 ..... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی معالی الاخلاق، ۳/۴۱۰، حدیث: ۲۰۲۵۔

4 ..... مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۸/۴۷، حدیث: ۱۲۶۶۸۔

5 ..... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۰۹۔

www.dawateislami.net

﴿6﴾ اِنَّكُمْ لَا تَسَعُوْنَ النَّاسَ بِاَمْوَالِكُمْ وَلْيَسَعُهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ الْوَجْهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ یعنی تم اپنے مال کے ذَریعے لوگوں کو خوش نہیں کر سکتے لہٰذا خندہ پیشانی اور حُسنِ اخلاق کے ذَریعے انہیں خوش رکھا کرو۔ (1)

﴿7﴾ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ یعنی بے شک بندہ اپنے اچھے اَخلاق کے ذَریعے رات میں قیام کرنے والے دِن میں روزہ رکھنے والے کا مرتبہ پالیتا ہے۔ (2)

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! دامنِ اَخلاق کس قدر بَرَکتوں اور سعادتوں سے بھرا ہوا ہے۔ خوش اَخلاق شَخص اللہ پاک اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا محبوب، بہترین اِنسان، مؤمنِ کامل، بروزِ قِیامت رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُربت کا مُستحق اور میزان پر سب سے بھاری عَمل پانے والا ہے۔

حُسنِ اَخلاق کی تعریف

ایک شَخص نے سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حُسنِ اَخلاق کے مُتعلق سُوال کیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ (3) تَرجمۂ کنزالایمان: ”اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے مُنہ پھیر لو۔“ پھر اِرشاد فرمایا: حُسنِ اَخلاق یہ ہے کہ تم قَطع تعلق کرنے والے سے صِلۂ رحمی کرو، جو تمہیں مَحروم کرے اسے عطا

مدینہ

1 ..... مستدرک، کتاب العلم، لیسعھم منکم بسط الوجہ وحسن الخلق، ۱/ ۳۲۹ حدیث: ۴۳۵۔

2 ..... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۹/ ۵۵۵، حدیث: ۲۵۵۹۴۔

3 ..... پ۹، الاعراف: ۱۹۹۔

www.dawateislami.net

کرو اور جو تم پر ظُلم کرے اسے معاف کر دو۔ (1)

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حُسنِ اَخلاق کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: خَندہ پیشانی سے ملاقات کرنا، خوب بھلائی کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا حُسنِ اَخلاق ہے۔ (2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں حُسنِ اَخلاق اپنانے کی خوب ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اِنْ شَآءَ اللہ نیکیوں پر اِستِقامت کے ساتھ ساتھ حُسنِ اَخلاق کی دولت نَصیب ہو گی۔

تنزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول
تُو نرمی کو اپنانا، جھگڑے مٹانا رہے گا سدا خوشنما مَدَنی ماحول (3)

بات کرتے وَقت مسکرایا کرتے

مسکرا کر بات کرنا دِل خوش کرنے کا اَنمول طریقہ ہے اور کیوں نہ ہو کہ موقع کی مُناسبت سے مسکرانا ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ مُبارکہ ہے چنانچہ حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا

1 ..... احیاء العلوم، کتاب ریاضة النفس ...الخ، بیان فضیلة حسن الخلق...الخ، ۳/۶۱۔
2 ..... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۲۔
3 ..... وسائلِ بخشش، ص۶۴۶۔

www.dawateislami.net

ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب بھی بات کرتے تو مسکراتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: ”میں نے سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے عَرض کی: آپ اس عادت کو تَرک فرما دیجئے ورنہ لوگ آپ کو اَحمق سمجھنے لگیں گے۔“ تو حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے جب بھی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بات کرتے دیکھا یا سُنا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکراتے تھے۔ (یعنی میں بھی اسی سنّت پر عَمل کی نیّت سے ایسا کرتا ہوں۔)[1]

ہمیشہ مسکراتے دیکھا

حضرت سَیِّدُنا جریر بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب سے میں دائرۂ اِسلام میں آیا ہوں، اس وَقت سے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے کسی قِسم کا کوئی حجاب نہیں رکھا، جب بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے دیکھتے تو چہرۂ انور مسکراہٹ سے جگمگا اُٹھتا۔[2]

مسکراہٹ کا کمال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان بھائی کی دِل جوئی کی نیّت سے مسکرا کر بات کرنا دِل خوش کرنے کا کیسا آزمودہ نُسخہ ہے اِس کا اَندازہ اِس واقعہ سے لگائیے چنانچہ ایک شَخص نہایت پریشان رہتا تھا۔ ہر وَقت چہرہ اُترا رہتا، جیسے سارے زمانے کا بوجھ اسی کے کندھوں پر رکھ دیا گیا ہو۔ گھر میں بھی کسی سے نہیں بنتی تھی۔ ایک دِن اُس کی

مدینہ

1 ..... مسند احمد، مسند الانصار، باقی حدیث ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، ۸/۱۷۱، حدیث: ۲۱۷۹۱۔

2 ..... بخاری، کتاب الجهاد، باب من لا یثبت علی الخیل، ۲/۳۲۰، حدیث: ۳۰۳۵۔

www.dawateislami.net

ملاقات کسی دانا سے ہو گئی۔ اُسے اپنی پریشانی بیان کرنے کا موقع ملا تو سارا حال کہہ سنایا۔ دانا شخص اس کی باتوں اور اندازِ گفتگو سے اس کی ساری پریشانی سمجھ گیا اور بولا: ”تمہاری پریشانی کا حل اِس میں ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک فرمان اور ایک سنّت پر کاربند ہو جاؤ۔“ اپنے مَرَض کی دوا ہوتے دیکھی تو بڑی بے صبری سے بولا: ”جی حضور! اِرشاد فرمایئے۔“

دانا نے کہا: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم تو یہ ہے کہ ”مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ یعنی جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ اللہ پاک کا شکر بھی ادا نہ کرے گا۔“[1] اِس لیے پیارے اسلامی بھائی! جب بھی کسی شخص کی جانِب سے چھوٹی سے چھوٹی بھلائی ملے، کوئی آپ کے کام آئے تو اس کا شکریہ ادا کیجئے اور جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْراً کہنے کی عادت بنایئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کے مَدَنی نتائج آپ خود دیکھیں گے۔ **اور** رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ مُبارکہ یہ ہے کہ موقع کی مناسبت سے مسکرا کر بات کیجئے۔ دانا کی نصیحت سُن کر وہ شخص آئندہ ہمیشہ مسکرانے اور دوسروں کا شکریہ ادا کرنے کی اچّھی اچّھی نیّتیں کرتا ہوا گھر کو لوٹا۔ دَروازے پر اس نے دَستک دی۔ بیوی نے دَروازہ کھولا تو اس نے مسکراتے ہوئے جَزَاکِ اللّٰہُ خَیْراً[2] کہا۔ چہرے پر مسکراہٹ اور زَبان پر شکریہ کے اَلفاظ، مارے خوشی کے بیوی خود کو سنبھال نہ سکی

---

1 ..... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الشکر ... الخ، ۳/۳۸۴، حدیث: ۱۹۶۲۔

2 ..... اگر مخاطب مرد ہو تو ”جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْراً“ اور عورت ہو تو ”جَزَاکِ اللّٰہُ خَیْراً“ کہیں گے۔

www.dawateislami.net

اور زمین پر گر گئی۔ اگلے ہی لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور اس گرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا: آج تک کبھی آپ نے مسکرا کر بات ہی نہیں کی تھی، آج یہ حیرت انگیز تبدیلی دیکھی تو مارے خوشی کے بَرداشت نہ کر سکی۔ **اِس** پر اس شَخص کو اپنی غَلطی کا اِحساس ہوا کہ واقعی میں تو کسی سے مُسکرا کر بات ہی نہیں کرتا۔ اب اس نے ہر ایک سے مسکرا کر بات کرنے کا پُختہ عَزم کر لیا اور یوں اس کی ساری پریشانیاں کافور ہو گئیں اور وہ شَخص رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک سنّت اور ایک فرمانِ مُبارَکہ پر عَمل کر کے اپنا گھر خوشیوں کا گہوارہ بنانے میں کامیاب ہو گیا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مسکرانے اور حُسنِ اَخلاق کو اپنی زینت بنانے کی کتنی بَرکتیں اور بہاریں ہیں۔ یقیناً دِل خوش کرنے میں مسکرانے اور اَخلاقِ حَسَنہ اپنانے کا بڑا کردار ہے۔ یاد رکھئے! ہمارا مَدَنی مَقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"** تبھی پروان چڑھے گا جب لوگوں کے دِلوں میں ہماری عِزّت اور ہمارے بارے میں اِعتماد ہو گا اور اس کے لیے ہمیں رَسُولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حَسَنہ اپنانے ہوں گے۔ اللہ پاک اپنے حَبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُلقِ مُبارَک کے بارے میں کیا خوب فرماتا ہے، چنانچہ

خُلقِ نبی اور قراٰن

اللہ پاک نے پارہ 29 سُوْرَۃُ الْقَلَم کی آیت نمبر 4 میں اِرشاد فرمایا:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خُو بڑی شان کی ہے۔

www.dawateislami.net

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس آیَتِ مُبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں، جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: یہ آیتِ کریمہ حُضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صَریح (یعنی واضح) نعت ہے۔ اِس میں حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَخلاقِ کریمانہ کو عظیم فرمایا گیا۔ اگر کوئی چاہے کہ حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَوصاف اور اَخلاق کو شُمار کرے تو نہیں کر سکتا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے کسی نے پوچھا: حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خُلق کیا تھا؟ فرمایا: قراٰن۔[1] (حضرتِ سیدتنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے فرمان کا ایک مطلَب یہ بھی ہے) کہ جس طرح قراٰنِ کریم ایک دَریا ناپیدا کنار (یعنی ایسا دَریا جس کا کوئی کنارا نہ ہو) ہے، اِسی طرح حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَخلاق کی اِنتہا نہیں۔ حدیثِ پاک میں اِرشاد ہوا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ اچّھے اور پاکیزہ اَخلاق اِختیار کریں کہ یہ جنّتی کی نشانی ہے اور بد خُلقی سے بچیں کہ جہنّم میں لے جانے والی چیز ہے۔[2]

تِرے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا، تِرے خالقِ حُسن وادا کی قَسم[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جہاں حُسنِ اَخلاق اور میٹھے بول کی بے شُمار

مدینہ

1 ..... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جامع صلاۃ اللیل... الخ، ص ۳۷۴، حدیث: ۷۴۶ ملتقطاً۔
2 ..... معجم کبیر، انس بن مالک الانصاری، ۱/ ۲۶۰، حدیث: ۷۵۴ مفہوماً۔ شانِ حبیب الرحمن، ص ۲۵۱ تا ۲۵۳ ملخصًا۔
3 ..... حدائقِ بخشش، ص ۸۰۔

www.dawateislami.net

بَرکتیں ہیں وہیں بَد اخلاقی کی نُحوستیں بھی ہیں۔ بد اَخلاقی کی وجہ سے بنا بنایا کام بگڑ جاتا ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں ہونے والے جھگڑے، روز روز کی لڑائیاں، گلی گلی مار دھاڑ، ساس بہو میں نااِتفاقی، میاں بیوی میں ہم آہنگی کا فقدان اکثر بد اخلاقی کے نتائج ہیں۔ بد اَخلاقی صرف دُنیوی زِندگی ہی کو بے سکون نہیں کرتی بلکہ آخرت میں بھی سَخت محرومی کا سَبب بَنتی ہے چنانچہ دو فرامینِ مصطفےٰ مُلاحظہ فرمایئے:

بد اَخلاقی کی مذمّت

﴿1﴾ اِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّیْ فِی الْاٰخِرَةِ مَسَاوِیكُمْ اَخْلَاقًا یعنی تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ ناپسند اور مجھ سے سب سے زِیادہ دور وہ شَخص ہو گا، جو تم میں بدترین اَخلاق والا ہو گا۔ (1)

﴿2﴾ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِی مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْٓءُ الْخُلُقِ یعنی دو خصلتیں مؤمن میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں وہ بخل اور بد اخلاقی ہیں۔ (2) اللہ پاک ہمیں حُسنِ اَخلاق کا پیکر بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جہاں شَریعت نے سَختی کا حکم دیا ہے ہمیں سختی ہی کرنی چاہئے کہ وہاں سَختی کرنا ہی حُسنِ اخلاق ہے جیسا کہ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کُفار پر (موقع کی مناسبت سے) سَختی

1 ..... مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث ابی ثعلبۃ الخشنی، ۶/۲۲۰، حدیث: ۱۷۷۴۷۔

2 ..... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی البخل، ۳/۳۸۷، حدیث: ۱۹۶۹۔

www.dawateislami.net

کرنا ہی اَخلاق ہے، رَبّ فرماتا ہے: ﴿اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ [1] سانپ کا سر کُچلنا ہی اَخلاقِ حَسَنہ ہے، حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کُفار پر نَرمی بَرتی ہے جن کے اِیمان کی اُمید تھی، آج کل لوگوں نے اَخلاق کے معنی غَلَط سمجھے ہیں۔ [2]

حُسنِ اَخلاق اپنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سَفر کو معمول بنالیجئے نیز مَدَنی اِنعامات پر عَمل کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللّٰہ بَدخُلقی دُور ہوگی اور حُسنِ اَخلاق کی دولت نصیب ہوگی۔

میں ہوں بدخُلق و بدخِصال [3] آقا — تم ہو خوش خُلق و خوش مَقال [4] آقا
بدخصائل [5] نکال کر سروَر — دو بنا مجھ کو خوش خِصال آقا
حُسنِ اَخلاق اور نَرمی دو — دُور ہو خُوئے اِشتِعال [6] آقا [7]

”آقائے دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حسنہ“ کے 22 حروف کی نسبت سے دِل خوش کرنے کے 22 طریقے:

(1) نیک مؤمن سب کا محبوب ہوتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے لئے لوگوں کا دِل جیتنا چاہتے ہیں تو گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت

مدینہ

1 ..... پ۲۶، الفتح: ۲۹۔ ترجمہ کنزالایمان: کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔
2 ..... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۲۵۔
3 ..... بُری عادتوں والا۔ 4 ..... عمدہ گفتگو والے۔ 5 ..... خصلت کی جمع یعنی عادات۔ 6 ..... غصّے کی عادت۔
7 ..... وسائلِ بخشش، ص ۱۷۴۔

www.dawateislami.net

اس کا بہترین ذَریعہ ہے کیونکہ اللہ پاک نیکیاں کرنے والے اِیماندار شَخص کی مَحبت لوگوں کے دِلوں میں پیدا فرمادیتا ہے، چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ (1)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو اِیمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے رحمٰن محبّت کردے گا۔

بندۂ مؤمن کی مَحبت کس طرح لوگوں کے دِلوں میں ڈال دی جاتی ہے اس کے لیے حدیثِ پاک مُلاحظہ فرمایئے چنانچہ سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب اللہ پاک کسی بندے سے مَحبت فرماتا ہے تو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے: میں فلاں شَخص سے مَحبت کرتا ہوں تم بھی اس سے مَحبت کرو، پس جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی اس سے مَحبت فرماتے ہیں اور آسمانوں میں اِعلان فرمادیتے ہیں کہ اللہ پاک فُلاں بَندے سے مَحبت فرماتا ہے، آپ سب بھی اس سے مَحبت کریں، چنانچہ تمام فِرشتے اس سے مَحبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین میں اس کی مَقبولیت پھیلادی جاتی ہے۔ (یعنی لوگوں کے دِلوں میں اس کی مَقبولیت و مَحبت ڈال دی جاتی ہے) (2)

(2) لوگوں کی فرحت کا سبب بنئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دِل خوش کرنے کا ایک کامیاب ترین طریقہ دوسروں کو خوشی و راحت پہنچانا بھی ہے۔ کسی کی تکلیف دُور کرنا، بھوکے کو کھانا کھلا دینا، کسی کی مالی

مدینہ

1 ..... پ۱۶، مریم: ۹۶۔

2 ..... بخاری، کتاب الادب، باب المقة من اللہ تعالی، ۴/۱۱۰، حدیث: ۶۰۴۰۔

www.dawateislami.net

مدد کر دینا دوسروں کے دِلوں میں خوشی داخِل کرنے اور ان کے دِلوں میں جگہ بنانے میں اَہم کِردار ادا کرتا ہے۔ یہ اَعمال اللہ پاک کو بھی بَہُت محبوب ہیں اور جن اَعمال کو اللہ پاک محبوب رکھے تو ان کا کرنے والا بھی محبوبِ اِلٰہی بَن جاتا ہے اور پھر اللہ پاک لوگوں کے دِلوں میں اس کی مَحَبّت بٹھا دیتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے نزدیک سب سے زِیادہ پَسندیدہ اَعمال یہ ہیں کہ تم کسی مسلمان کو خوشی پہنچاؤ، یا اُس سے تکلیف دُور کر دو یا اس کی طرف سے قَرْض ادا کر دو یا تم اس سے بھوک مٹا دو۔ (1)

(3) دوسروں کی قدر کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ فطری بات ہے کہ اِنسان دوسروں کو اپنی قَدر و قیمت کا اِحساس دِلانا چاہتا ہے اور جو کوئی اس کی قَدر کرتا اور اسے اَہمیت دیتا ہے انسان اُسی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ چونکہ ہمارا مَدَنی مَقصد مُعاشرے کو سنّتوں کا گہوارہ اور لوگوں کو اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا عاشق بنانا ہے اس لیے اس مَدَنی مَقصد کو پَروان چڑھانے کے لیے اِنسانی فطرت کے اس تقاضے کو پورا کرنا سود مَند ہے اور اس کے لیے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ مُبارکہ ہمارے لیے بہترین مَشعلِ راہ ہے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رِوایَت فرماتے ہیں کہ جب کوئی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوتا

مدینہ

1 ..... معجم کبیر، عبداللہ بن عمر بن خطاب، ۱۲/۳۴۶، حدیث: ۱۳۶۴۶۔

www.dawateislami.net

اور مصافحہ کرتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے ہاتھ جُدا کر لینے سے پہلے اپنا ہاتھ مُبارک جُدا نہ فرماتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سے اپنی توجہ نہ ہٹاتے تھے جب تک کہ وہ خود رُخصت نہ ہو جاتا۔ (1)

آنے والے کو جگہ دیجئے

حضرتِ سَیِّدُنا وَاثِلَہ بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے: ایک شَخْص رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم مَسجد میں تشریف فرما تھے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اس کے لیے اپنی جگہ سے سَرک گئے، اس نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم) جگہ تو کشادہ موجود ہے، (آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سَرکنے اور تکلیف فرمانے کی ضَرورت نہیں۔) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **مسلمان کا یہ حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے تو اس کے لیے سَرَک جائے۔** (2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس سنّتِ کریمہ کو خُلوصِ نیّت سے اپناتے ہوئے اپنے اَندر یہ صَلاحیّت پیدا کرنا ہو گی کہ ہمیں ملنے والا ہر شَخْص یہ محسوس کرے کہ ہم اسے قَدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کی جائز خوشی اپنی خوشی اور اس کے غَم کو اپنا غَم سمجھیں۔ لوگوں کو محسوس ہو کہ ہم ان کے خیر خواہ ہیں تو ان کے دِلوں میں بھی

مدینہ

1 ..... ترمذی، کتاب صفة القیامة... الخ، باب ماجاء فی صفة اوانی الحوض، ۴/۲۲۱، حدیث: ۲۴۹۸۔

2 ..... شعب الایمان، باب فی مقاربة وموادة اهل الدین، فصل فی قیام المرء الخ، ۶/۴۶۸، حدیث: ۸۹۳۳۔

www.dawateislami.net

ہماری عزّت و مَحبّت بڑھے گی، جس کے نتیجے میں ہمیں اپنا مَدَنی مَقصد پُورا کرنے میں مدد ملے گی۔ اس کی اَہمیّت سمجھنے کے لیے ایک ڈاکٹر کا واقعہ مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

انوکھا ڈاکٹر

ایک ڈاکٹر صاحِب کا کلینک مَریضوں سے بھرا رہتا تھا۔ لوگ ہمیشہ انہی کی طرف رُجوع کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ ڈاکٹر صاحِب اس کے خاص دوست ہیں۔ اس اِحساس کا راز ڈاکٹر صاحب کا **حُسنِ اَخلاق اور لوگوں کو ان کی قدر و قیمت کا اِحساس دِلانے کی تدبیر** تھی۔ انہوں نے اپنے کلینک میں ایک شَخْص مُقَرَّر کر رکھا تھا جس کی ذِمّہ داری تھی کہ جب بھی کوئی مَریض فون کرے اور میرا پوچھے تو حُسنِ اَخلاق سے پیش آتے ہوئے نام پتا پوچھ کر کچھ دیر بعد دوبارہ رابطہ کرنے کو کہنا۔ چنانچہ وہ شَخْص حَسبِ ہدایت نام پتا پوچھتا اور ڈاکٹر صاحِب کو بتا دیتا۔ اِدھر ڈاکٹر صاحِب دوبارہ فون آنے سے پہلے مریض کی فائل میں دَرج تمام معلومات پڑھ لیتے یعنی اس کا کام کاج کیا ہے اور اس کے بچّوں کے نام کیا ہیں وغیرہ؟ جب مَریض دوبارہ رابطہ کرتا تو ڈاکٹر صاحِب اس کی بیماری کی تفصیلات پوچھتے، اس کے بچوں کا حال دَریافت کرتے اور اس کی مُلازَمت کے بارے میں سُوال کرتے۔ مریض حیران رہ جاتا کہ ڈاکٹر صاحب کو اس سے اس دَرجہ تَعَلُّقِ خاطِر ہے کہ وہ اس کے بچوں کے نام تک جانتے ہیں۔ اس کے بعد وہ مریض ہمیشہ انہی کو ترجیح دیتا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اگر ایک ڈاکٹر حُسنِ اَخلاق

www.dawateislami.net

کے ذَریعے اپنا دُنیوی کاروبار چمکا سکتا ہے تو ہم رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حَسَنہ کو مَشْعَلِ راہ بنا کر اپنے مَدَنی مَقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"** میں کامیابی کیوں نہیں پاسکتے؟

(4) حاکم نہیں، خیر خواہ بنیئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے مَنع کرنا) یقیناً بَہُت ہی سعادت کی بات ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں بہترین اُمَّت فرمایا اور اس کی وجہ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنع کرنا اِرشاد فرمائی چنانچہ اللہ پاک کا فرمانِ عظَمت نشان ہے:

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ[1]

ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے نصیحت کرتے وَقت ہمارا لہجہ حاکمانہ نہیں ہونا چاہیے۔ "تم نَماز نہیں پڑھتے، کوئی خوفِ خدا نہیں ہے تمہیں، ڈرو خدا سے، کیوں عذابِ اِلٰہی کا حَقدار بننا چاہتے ہو وغیرہ وغیرہ" سَخْت جُملے بولنے کے بجائے اُنس و مَحَبت بھرے اَنداز میں نیکی کی دعوت دی جائے تو نتائج میں زمین و آسمان کا فَرق ہو گا۔ ہمارے اَسلاف کا اندازِ نصیحت کیا تھا، چنانچہ

---

1 ..... پ۴، اٰل عمران: ۱۱۰۔

www.dawateislami.net

سَجّادہ نشیں سرکارِ کلاں مارہرہ شریف حضرت مہدی حَسَن میاں رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جب بریلی شریف آتا تو اعلیٰ حضرت (امام احمد رضا خان) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود کھانا لاتے اور ہاتھ دُھلاتے۔ ایک مَرتبہ میں نے سونے کی انگوٹھی اور چھلے پہنے ہوئے تھے، حسبِ دَستور جب ہاتھ دُھلوانے لگے تو فرمایا: "شہزادہ حضور! یہ انگوٹھی اور چھلے مجھے دے دیجئے!" میں نے اُتار کر دے دیئے اور وہاں سے رُخصت ہونے کے بعد بمبئی چلا گیا۔ بمبئی سے مارہرہ شریف واپس آیا تو میری لڑکی فاطمہ نے کہا: "ابّا حضور! بریلی شریف کے مولانا صاحب (یعنی اعلیٰ حضرت) کے یہاں سے پارسل آیا تھا، جس میں چھلّے انگوٹھی اور ایک خط تھا جس میں یہ لکھا تھا: شہزادی صاحِبہ یہ دونوں طلائی اَشیاء آپ کی ہیں (کیونکہ مَردوں کو ان کا پہننا جائز نہیں)۔" (1)

سُبْحٰنَ اللہ! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سمجھانے کا کیسا پیارا انداز تھا۔ اللہ پاک ہمیں بھی اِسلام کی سربلندی کی خاطِر حِکمت و دانائی کے ساتھ بڑے ہی اَحسن انداز میں خوب خوب نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں
تیری سنّتیں سکھانا مَدَنی مدینے والے (2)

مدینہ

1 ..... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۰۵ ملخصاً۔
2 ..... وسائلِ بخشش، ص۴۲۸۔

www.dawateislami.net

(5) اِصلاح کیجئے، شرمندہ نہیں

کسی کی اِصلاح کے لیے ایسا اَنداز اپنایئے کہ اُسے اپنی اِصلاح کرنے میں ذِلّت محسوس نہ ہو۔ ہمارے اَسلافِ کِرام کا کیا ہی خوب نِرالا اَنداز تھا، چنانچہ

ایک مَرتبہ نوجوانانِ جنّت کے سردار حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن اور حضرتِ سیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے ایک بوڑھے دیہاتی کو دَریائے فرات کے کَنارے وُضو کرتے دیکھا۔ اُس نے نہ تو وُضو دُرُست کیا اور نہ ہی نَماز صحیح ادا کی بلکہ اِختِصار سے کام لیا۔ دونوں شہزادوں نے یہ دیکھا تو کہنے لگے کہ اگر ہم نے انہیں کہا کہ آپ نے وُضو غَلَط کیا ہے اور نَماز میں بھی خَطا کی ہے تو ممکن ہے کہ بجائے اِصلاح کے وہ بِگڑ جائیں چنانچہ دونوں بھائیوں نے (حکمتِ عَملی سے کام لیتے ہوئے بڑے میاں سے) فرمایا: بڑے میاں ہم نوجوان ہیں جبکہ آپ عُمر رَسیدہ ہیں، وُضو اور نَماز کو ہم سے زِیادہ جانتے ہوں گے۔ ہم آپ کے سامنے وُضو کرکے نَماز پڑھتے ہیں، اگر آپ کوتاہی یا غَلَطی پائیں تو اِصلاح فرما دیں۔ حضرات حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے اپنے نانا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ مُبارَکہ کے مُطابق وُضو کرکے نَماز ادا فرمائی۔ بوڑھے میاں نے دیکھا تو (انہیں اپنی غَلَطی کا اِحساس ہوگیا چنانچہ) انہوں نے توبہ کی اور دُرُست نَماز پڑھنے لگے۔ (1)

(6) بُرائی کا بدلہ اچھائی سے دیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نیکی کی

مدینہ

1 ..... مناقب امام اعظم لکردری، ۱/۳۹۔

www.dawateislami.net

دعوت سُن کر طَیش میں آجانے والوں کو کبھی بھی جارِحانہ جواب نہ دیا بلکہ ہمیشہ بُرائی کا جواب اچّھائی سے دیا۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ضَروری نہیں کہ جس سے ہم مسکرا کر ملیں تو وہ بھی مسکراہٹ اور خَندہ پیشانی سے ہمارا اِستِقبال کرے، بلکہ عین ممکن ہے کہ مُخاطَب مسکراہٹ کو طَنز سمجھ کر طَیش میں ہی آجائے اور جواب میں یوں سُننا پڑے: ”تم میرا مذاق اُڑا رہے ہو؟“ چنانچہ ایسے موقع پر اللہ پاک کا یہ فرمان پیشِ نظر رکھنا چاہئے:

وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ (پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نیکی اور بدی برابر نہ ہو جائیں گی اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

اِیمان ”صَبر“ کا نام ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تُرش روئی اور بَد خُلقی کے مقابلے میں صَبر کرنا بڑی ہی اَہمیّت رکھتا ہے۔ اِس کی اہمیّت اُجاگر کرنے کے لیے صابِر و شاکِر آقا، جناب محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین مُلاحظہ فرمائیے، چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اِیمان کے مُتعلق سُوال کیا گیا تو اِرشاد فرمایا: ”(کامل) اِیمان صَبر

www.dawateislami.net

اور سَخاوت (ہی کا نام) ہے۔"[1]

افضل مؤمن کون؟

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "وہ مؤمن جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور اُن کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف پر صَبر کرتا ہے، اُس مؤمن سے افضل ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور اُن کے تکلیف پہنچانے پر صَبر نہیں کرتا۔"[2]

صَبر کی بَرَکت سے یہودی مسلمان ہو گیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صَبر کرنے کے کئی دِینی اور اُخروی فوائِد و ثَمَرات ہیں چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ اُس مکان کے بِالکُل مُتَّصِل ایک یہودی کا مکان تھا۔ وہ یہودی بُغض و عِناد کی بُنیاد پر پَرنالے کے ذَرِیعے گندا پانی اور غَلاظت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے کاشانۂ عظمت میں ڈالتا رہتا۔ مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خاموش ہی رہتے۔ آخرکار ایک دِن اُس نے خود ہی آکر عَرض کی: "جناب! میرے پَرنالے سے گِرنے والی نجاست کی وجہ سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے نہایت ہی نَرمی کے ساتھ فرمایا: "پرنالے سے جو گندگی گِرتی ہے اُس کو جھاڑو دے کر دھو ڈالتا ہوں۔" اُس نے کہا: "آپ

مدینہ

1 ..... مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فی خصال الایمان، ۱/۲۲۴، حدیث: ۱۹۸۔

2 ..... ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ۴/۳۷۵، حدیث: ۴۰۳۲۔

www.dawateislami.net

کو اِتنی تکلیف ہونے کے باوُجود غُصّہ نہیں آتا؟" فرمایا: "آتا تو ہے مگر پی جاتا ہوں کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾[1] یہ جواب سن کر وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔[2]

(7) سختی چھوڑیئے، نرمی اپنایئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیّبہ ہمارے لیے بہترین مَشْعَلِ راہ ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے باہَم نَرمی اور خَندہ رُوئی سے پیش آنے کا حکم فرمایا ہے اور یقیناً اس میں اُخروی سَعادتوں کے ساتھ ساتھ دُنیوی فوائِد و ثَمَرات بھی مُضْمَر ہیں۔ ہمیں اپنا مَدَنی مَقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"** پُورا کرنے کے لیے سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیّبہ اپناتے ہوئے اپنے آپ کو نَرمی سے مُزَیَّن کرنا چاہئے، کیونکہ ہم نَرمی کے ذَریعے آسانی سے لوگوں کا دِل جیت سکتے ہیں اور نتیجۃً ہماری پیش کی گئی نیکی کی دعوت کو اِنْ شَآءَاللہ مدینے کے 12 چاند لگ جائیں گے۔

نَرمی کی بَرَکت

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَسجد میں جلوہ فرما تھے۔ ایک اَعرابی مَسجد میں داخِل ہوا اور یُوں دُعا کی:

مدینہ

1 ..... پ۴، اٰل عمران: ۱۳۴۔ ترجمہ کنزالایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

2 ..... تذکرۃ الاولیاء، ذکر مالک بن دینار، ص۱۵ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

"اے اللہ! میری اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَغْفِرت فرمااور ہمارے سِوا کسی کی مَغْفِرت نہ فرما۔" رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرا دیئے اور فرمایا: "بیشک تو نے وُسعت والی چیز (یعنی مَغفرت) کو محدود کر دیا۔" پھر وہ اَعرابی پلٹا اور مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا۔ لوگوں نے اسے روکنے کے لیے بلند آواز سے پکارا: رُک جاؤ! رُک جاؤ! تو رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے نہ روکو چھوڑ دو۔ سمجھ جانے کے بعد اس اَعرابی نے بتایا: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر میرے ماں باپ قربان کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ تو مجھے جھڑکا اور نہ ہی بُرا بھلا کہا بلکہ (اَحسن اَنداز میں اِصلاح فرماتے ہوئے) فرمایا: یہ مَسجد ہے اِس میں پیشاب نہیں کرتے، یہ تو صرف اللہ پاک کے ذِکر اور نَماز کے لیے بنائی گئی ہے پھر پانی کا ڈول لانے کا حکم فرمایا اور پیشاب پر بہا دیا۔[1]

نرمی اللہ پاک کو پسند ہے

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طَیِّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک نَرمی کرنے والا ہے اور نَرمی کو پسند فرماتا ہے اور نَرمی کرنے پر وہ عطائیں فرماتا ہے جو نہ تو سختی کرنے پر فرماتا ہے اور نہ ہی نَرمی کے علاوہ کسی اور عَمل پر فرماتا ہے۔[2]

مدینہ

1 ..... ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب الارض یصیبها البول کیف تغسل، ۱/۳۰۰، حدیث: ۵۲۹ ماخوذاً۔ مسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول ۔۔ الخ، ص ۱۶۴، حدیث: ۲۸۵ ماخوذاً۔

2 ..... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۳۹۸، حدیث: ۲۵۹۳۔

www.dawateislami.net

نرمی زِینت بخشتی ہے

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے رِوایَت ہے: نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس چیز میں نَرمی ہوتی ہے اُسے زِینت بخشتی ہے اور جس چیز سے جُدا کرلی جاتی ہے اُسے عیب دار بنادیتی ہے۔[1]

نیکی کی دعوت میں سختی غیر مُؤثر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی کو سمجھانا ہو تو نَرمی ہی کارآمد ہوتی ہے۔ سَختی سے سمجھانے کا ایک نُقصان تو یہ ہو سکتا ہے کہ جسے سمجھانا چاہتے ہیں وہی بُرا مان کر ہمیں ہی جھاڑ دے اور دوسرا یہ کہ سَختی سے سمجھانا عُموماً بے کار جاتا ہے، اِس کی مثال یوں سمجھئے کہ ہم کسی برتن میں کچھ بھرنا چاہتے ہیں لیکن بھرنے سے پہلے ہی اُس میں سوراخ کر دیں۔ اب اُس برتن میں کچھ بھی بھرنا گویا کہ ضائع کرنا ہے۔ اِسی طرح کسی کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے دُرُشت رُوئی اور سَخت کلامی کے تیر چلانے سے کامل پرہیز کرنا چاہئے۔ بَعض لوگوں کے سمجھانے کا اَنداز کچھ یوں ہوتا ہے کہ میاں اِتنے بڑے ہوگئے ہو تمہیں عَقل نہیں ہے، اَذان ہو رہی ہے، تم نَماز کے لئے نہیں آتے، یار! تم تو نرے بُدّھو ہو، اِتنی عَقل نہیں ہے کہ بات بات پر جھوٹ بولتے ہو۔ تمہارا تو دماغ خراب ہوگیا ہے، جہنّم میں جاؤ گے، وغیرہ وغیرہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ اَنداز سَخت ہے اِسے بِالکُل پذیرائی نہیں،

---

1 ..... مسلم، کتاب البر والصلة والأداب، باب فضل الرفق، ص۱۳۹۸، حدیث: ۲۵۹۴۔

www.dawateislami.net

ایسے طَور طریقے کو چھوڑنے اور خوش اَخلاقی اپنانے میں ہی بھلائی ہے۔

سمجھانے میں نرمی

مامونُ الرَّشید سے کسی شَخْص نے اِحتِساب کیا (یعنی پوچھ گچھ کی) اور کسی غَلَطی پر سَختی سے اُس کو ٹوکا اِس پر مامونُ الرَّشید نے کہا: ”جناب! آپ سے بہتر کو اللہ پاک نے جب مجھ سے بدتر کے پاس بھیجا[1] تو ان سے اِرشاد فرمایا:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى ﴿۴۴﴾[2]

ترجمۂ کنزالایمان: تو اُس سے نَرم بات کہنا اس اُمید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے۔

سختی اور نرمی کے نتائج

سختی کے مُثبَت نتائج اور نَرمی کے مَنفی نتائج کو اِس حکایَت سے سمجھئے چنانچہ ایک شَخْص ظُہر کی نَماز کے لیے گھر سے مَسجد کی طرف جارہا تھا۔ اس نے راستے میں ایک آدمی کو پھل دار دَرَخت پر چڑھ کر پھل چُنتے دیکھا تو سوچنے لگا اسے نَماز کا ذرا بھی خَیال نہیں حالانکہ اَذان ہو چکی ہے۔ اس نے سَخْت لہجے میں بلند آواز سے پکارا: ”او بھائی! نیچے اُترو نَماز کا وَقْت ہو گیا ہے، چلو نَماز پڑھو!“ اس نے اُوپر سے ہی جواب دیا: ”آپ چلئے، میں آجاؤں گا“ اور کام میں مَصروف ہو گیا۔

مدینہ

1 ..... یہاں مامونُ الرَّشید کی مُراد یہ تھی کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ و ہارون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جو کہ آپ سے بہتر ہیں، جب مجھ سے بدتر یعنی فرعون کے پاس بھیجا تو نرمی سے بات کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

2 ..... پ۱۶، طٰہٰ: ۴۴۔ احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۲/۴۱۱۔

www.dawateislami.net

اپنی بات کو سُنی اَن سُنی ہوتے دیکھ کر اسے غُصہ آ گیا۔ وہ تیوری چڑھا کر بولا: ''ابے او گدھے! نیچے اُتر، جماعت کھڑی ہونے والی ہے اور تجھے پَرواہ ہی نہیں۔'' بد اَخلاقی اور بد تمیزی پر مُشتمل کلام سُن کر دَرَخت پر چڑھے شَخْص کو غُصّہ آ گیا اور دَرَخت پر ہی چِلّایا: ''تم نے مجھے گدھا کہا، ذرا ٹھہر میں بتاتا ہوں کہ گدھا کون ہے؟'' اور پھر نہایت غُصے میں دَرَخت سے اُترنے لگا، یوں لگتا تھا کہ یہ کوئی چیز مار کر اس کا کام تمام کر دے گا۔ نیچے والے شَخْص نے اس کے اِرادے کو بھانپ لیا اور اپنا چہرہ چُھپا کر تیز تیز قَدَم بڑھاتا ہوا مَسجد کی طرف روانہ ہو گیا۔

اُوپر والا شَخْص غُصے میں اُترا اور گھر چلا گیا۔ کچھ آرام کرنے کے بعد نَماز ادا کی اور بَقیہ کام نمٹانے کے لیے دوبارہ دَرَخت پر آ چڑھا۔ نمازِ عَصر کا وَقْت ہوا تو اسی شَخْص کا پھر وہیں سے گُزر ہوا۔ اب کی بار اس نے حُسنِ اَخلاق اور میٹھے بول کا سہارا لیتے ہوئے کہا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ! پیارے بھائی آپ کیسے ہیں؟''

اُس نے سلام کا جواب دیتے ہوئے خوشی سے کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ کا شُکْر ہے جس حال میں رکھے۔'' اس نے کہا: ''اللہ پاک آپ کو دِین و دُنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے، اس سال پھلوں کی فَصل کیسی ہے؟'' پیار بھرے اَنداز سے مُتأثر ہوتے ہوئے اس نے بھی خَندہ روئی سے جواب دیا: ''اللہ پاک کا بَہُت کَرم ہے۔'' پہلے شَخْص نے نیکی کی دعوت دینے کے لیے میدان صاف کر لیا تو بولا: پیارے بھائی! شاید آپ کام میں بَہُت مَصروف تھے اس لیے غالباً اَذان کی طرف توجہ نہیں گئی، جماعت کھڑی

www.dawateislami.net

ہونے والی ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ اگر آپ نمازِ عَصر باجماعت ادا فرما کر بقیہ کام نماز کے بعد کر لیں، اللہ پاک آپ کے رِزق میں بَرَکت عطا فرمائے۔

وہ شخص پہلے ہی حُسنِ اَخلاق اور میٹھے بول کا اسیر ہو چکا تھا، نماز کی دعوت پر دَرخت سے اُترا، خَندہ پیشانی سے سلام کیا اور گرم جوشی کے ساتھ مُصافحہ کرتے ہوئے بولا: ”آپ کا نیکی کی دعوت کا اَنداز مَرحبا! ظُہر کے وَقت بھی مجھے کسی نے نماز کی دعوت دی تھی لیکن ایسی بد اخلاقی سے کہ اللہ کرے پھر اس سے ملاقات نہ ہو۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ بد اخلاقی اور حُسنِ اَخلاق کے نتائج میں زمین آسمان کا فَرق ہے۔ یاد رَکھئے! ہم لوگوں کے ساتھ جیسا طرزِ عَمل اِختیار کریں گے ویسا ہی رَدِّ عَمل پائیں گے، چنانچہ

نیکی کی دعوت نَرمی سے

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اصلہ بن اَشْیَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس سے ایک شخص گُزرا، اس کا تہبند ٹخنوں سے نیچے تک لٹک رہا تھا، آپ کے اَصحاب نے اس کے ساتھ سَختی سے پیش آنا چاہا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ کام مجھ پر چھوڑ دو، میں اس کے لیے کافی ہوں۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”بھتیجے! مجھے تم سے ایک کام ہے۔“ اس نے عرض کی: چچا جان! آپ کو کیا کام ہے؟ فرمایا: میں یہ پَسند کرتا ہوں کہ تم اپنا تہبند ٹخنوں سے اوپر کر لو۔ اس نے کہا: جی، بَہُت اچھا۔ چنانچہ اس نے اپنا تہبند اُوپر کر لیا۔

www.dawateislami.net

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ”اگر تم اِس کے ساتھ سختی کرتے تو وہ نہ مانتا اور تمہیں بُرا بھلا کہتا۔“[1] اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بِگڑ جاتا ہے نادانی میں

نرم خُو جہنم پر حرام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی نَرمی و آسانی میں فَلاح و کامرانی ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اُس شَخص کے بارے میں خَبر نہ دوں جو جہنّم پر اور جہنّم اُس پر حرام ہے؟ جہنّم نَرم خو، نَرم دِل اور نَرم مِزاج شَخص پر حرام ہے۔[2]

اے رَحمتِ کونین! کمینے پہ کرم ہو ہائے! نہیں جاتی بُری خَصلت نہیں جاتی[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! والدین کو اَولاد کی اچّھی تَربیت کرنے کے لیے یہ مَدَنی پھول پیشِ نَظر رکھنا چاہئے کہ کبھی بھی اَولاد کو سختی اور غُصّے کی حالت میں نہ سمجھائیں بلکہ سنّتِ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی سیرت کی زِینت بناتے ہوئے ہمیشہ نرمی ہی سے کام لیں، چنانچہ

مدینہ

1 ..... احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، بیان آداب المحتسب، ۲/۴۱۱۔
2 ..... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ماجاء فی صفة اوانی الحوض، ۴/۲۲۰، حدیث: ۲۴۹۶۔
3 ..... وسائلِ بخشش، ص ۳۸۲۔

www.dawateislami.net

غُصّے میں مَت سمجھایئے

مَروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: باپ اپنے بیٹے کا اِحتِساب کیسے کرے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: باپ صِرف اُس وَقت تک اپنے بیٹے کو سمجھائے جب تک باپ کو غُصّہ نہ آئے، جب غُصّے کے جَذبات اُبھرتے ہوئے محسوس ہوں تو خاموش ہو جائے۔ (1)

گفتگو میں نَرمی، چہرے پر مسکراہٹ اور اچّھی بات کہنا یہ وہ بہترین صِفات ہیں جو خوش نصیبوں کے حِصّہ میں آتی ہیں اور یہ مؤمنین کی صِفات ہیں۔ نَرم مِزاجی اور حُسنِ اَخلاق کس طرح لوگوں کو ہمارا گرویدہ کر سکتا ہے اور بے جا سختی اور ڈانٹ ڈَپَٹ کی عادت ہماری شَخْصِیَّت کو مَنْفی تاثرات کا شکار کر سکتی ہے۔

گُناہ کی اِجازت مانگنے والے کے ساتھ نَرمی

حضرتِ سیِّدُنا اَبُو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ ایک نوجوان نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمتِ اَقْدس میں حاضر ہو کر عَرض کی: ”یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ مجھے بَدکاری کی اِجازت دیتے ہیں؟“ اس پر وہاں موجود صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے اس نوجوان کو ڈانٹا اور بولے: باز آ، باز آ۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اسے میرے قریب کرو۔“ پس وہ نوجوان آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے

مدینہ

1 ..... احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، الباب الثانی... الخ، الشرط الرابع، ۲/۳۹۲۔

www.dawateislami.net

پوچھا: ”تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ کوئی تمہاری ماں کے ساتھ ایسا کام کرے؟“ اس نے عرض کیا: ”اللہ مجھے آپ پر قُربان فرمائے، اللہ کی قَسم ہرگز نہیں۔“ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اِسی طرح لوگ بھی اپنی ماؤں کے ساتھ یہ پسند نہیں کرتے۔“ پھر فرمایا: ”کیا تم اپنی بیٹی کے لئے ایسا گوارا کرتے ہو؟“ اس نے عرض کیا: ”اللہ مجھے آپ پر قربان فرمائے، اللہ کی قَسم ہرگز نہیں۔“ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اِسی طرح لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے مُعاملے میں یہ بات پسند نہیں کرتے۔“ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: ”کیا تم اپنی بہن کے لئے یہ بات پسند کرتے ہو؟“ اس نے عَرض کیا: ”اللہ مجھے آپ پر قُربان فرمائے، اللہ کی قسم ہرگز نہیں۔“ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اِسی طرح لوگ بھی اپنی بہنوں کے بارے میں یہ بات پسند نہیں کرتے۔“ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے پوچھا: ”کیا تم اپنی پھوپھی کے لئے یہ بات پَسند کرتے ہو؟“ اس نے عَرض کیا: ”اللہ مجھے آپ پر قُربان فرمائے، اللہ کی قَسم ہرگز نہیں۔“ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اِسی طرح لوگ بھی اپنی پھوپھیوں کے مُعاملے میں یہ بات پسند نہیں کرتے۔“ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے پوچھا: ”کیا تم اپنی خالہ کے لئے یہ بات پسند کرتے ہو؟“ اس نے عرض کیا: ”اللہ مجھے آپ پر قُربان فرمائے، اللہ کی قَسم ہرگز نہیں۔“ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اِسی طرح لوگ بھی اپنی خالاؤں کے ساتھ یہ بات پَسند نہیں کرتے۔“

www.dawateislami.net

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دَستِ مُبارَک اس (کے سینے) پر رکھ کر دُعا فرمائی: ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَہٗ وَطَھِّرْ قَلْبَہٗ وَحَصِّنْ فَرْجَہٗ یعنی اے اللہ! اس کا گُناہ معاف فرما اور اس کے دل کو پاک فرما اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما۔“ اس کے بعد اس نوجوان نے کبھی بھی بدکاری کی طرف اِلتِفات نہ کیا۔[1] اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہوں گُناہوں کا مریضِ دائمی دُور ہو شامت اے نانائے حسین
میں گناہوں سے سَدا بچتا رہوں کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
نارِ دوزخ سے بچا کر یا نبی! دیجئے جنّت اے نانائے حسین[2]

(8) نفسیات کے مُطابق گفتگو کیجیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چونکہ ہمارا مَقصد نیکی کی دعوت عام کرنا ہے تو اس کے لیے ہمیں باہمی تعلّقات و مُعاملات میں اِس اَمر کا لحاظ رکھنا بَہُت ضَروری ہے کہ ہمارا اَندازِ کلام، اَلفاظ اور جُملوں کا چناؤ مُخاطَب کے مزاج اور عَقل و شُعور کے مُطابِق ہو جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُما سے رِوایَت ہے: اُمِرْنَا اَنْ نُّکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ یعنی ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے ان کی سمجھ کے مُطابِق بات کریں۔[3] ہمیں ملنے والے لوگوں کا تعلق زِندگی کے مُختلف شُعبوں سے ہوتا ہے مثلاً طالبِ عِلْم،

1 ..... مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباھلی... الخ، ۸/ ۲۸۵، حدیث: ۲۲۲۷۴۔
2 ..... وسائلِ بخشش، ص۲۵۷۔
3 ..... فردوس الاخبار، باب الالف، فصل فی التحذیر والوعید، ۱/ ۲۲۸، رقم: ۱٦۱۴۔

www.dawateislami.net

اُستاذ، وکیل، ڈاکٹر، فوجی افسر، کاروباری شخص، مُلازمت پیشہ وغیرہ۔

پھر ان میں کوئی جوان ہوتا ہے تو کوئی بوڑھا، اِسی طرح ہر کسی کی گُفتگو، لِباس، رَہن سَہن اور سوچ کا اَنداز جُداگانہ ہوتا ہے، لہٰذا! ہمیں چاہئے کہ ہر ایک پر اِس کی نفسیات کے مُطابِق اِنفرادی کوشش کریں۔ لہٰذا اَن پڑھ کے سامنے پیچیدہ اور مُشکل گفتگو کرنا اور پڑھے لکھے کے سامنے بے رَبط جُملے بولنا دِل خوش کرنے کا ذَریعہ نہیں بَن سکتا۔ اور یہ گُر سیکھنے کے لئے مَدَنی قافِلہ کورس کرنا اور مَدَنی مذاکروں میں شرکت کرنا بے حَد مُفید ہے۔

(9) شرمندگی سے بچایئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں روز مرّہ زِندگی میں کئی طرح کے مُعاملات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کبھی بھری مَحفِل میں کوئی تلخ بات کہہ کر ہمیں زِچ (یعنی عاجِز) کر دیتا ہے یا ہمارے کسی کام یا لِباس کو اِعتِراضات کے تیروں کا نشانہ بناتا ہے اور ایسے میں کوئی اسلامی بھائی ہماری حمایَت اور دِل جوئی کا بیڑہ اُٹھاتے ہوئے ہم پر بَرسنے والے طَنز کے تیروں کو روکتا، پیار و مَحبت اور خَندہ پیشانی کی ڈھال سے ہماری حفاظت کرتے ہوئے ہمیں اِحساسِ کمتری کے گہرے گڑھے میں گِرنے سے بچا لیتا ہے تو ہم اس اسلامی بھائی کے اِحسان مَند ہو جاتے ہیں اور وہ ہَمیشہ کے لیے ہمارا دِل جیت لیتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دِل جوئی کرنا اور کسی قابِلِ حمایَت بات پر اس کی حمایَت اور سچّی و جائز تعریف میں چند جُملے بول دینا دِل خوش کرنے کا کامیاب طریقہ ہے۔

www.dawateislami.net

اگر ہم دِل جیتنا چاہتے ہیں تو لوگوں سے ایسا طَرزِ عَمل اِختیار کریں کیونکہ دِل جوئی نیکی کی دعوت کو کارگر بنانے میں اَہم کِردار ادا کرتی ہے مثلاً کسی اسلامی بھائی کے گھر جائیں اور ان کا بچّہ کھانا پیش کرتے ہوئے جَلدی سے کام لے، جس کی وجہ سے کھانا گِرتے گِرتے بچ جائے، اس پر بچّے کے گھر والے اسے ڈانٹ دیں، کچھ تیکھے جُملے بول دیں مثلاً: ”اِتنی جَلدی کس بات کی ہے؟“ ”کَب عَقل آئے گی تمہیں؟“

ایسے میں یقیناً بچّے کا چہرہ خوف اور شَرم کے مارے پِیلا پڑ جائے گا اگر مہمان بچّے کی ڈھارس بندھاتے ہوئے یوں کہہ دے: اسے مَت ڈانٹئے! مَاشَآءَ اللہ یہ تو مہمان نوازی کر رہا ہے، شاید مہمان نوازی کے شوق میں جَلدی کر رہا ہے۔

بچّہ مَہمان کے ان جُملوں کو کتنا بڑا اِحسان مانے گا اور اس کے دِل میں اس مہمان کی کس قَدر اَہمیت و عِزّت بڑھے گی آپ اس کا اَندازہ نہیں کر سکتے۔ چھوٹے تو چھوٹے اگر بڑوں کے ساتھ بھی یہ طَرزِ عَمل اپنایا جائے تو اس سے بھی زِیادہ دیرپا نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

بَعض اوقات چھوٹے بھائی سے کوئی مَعمولی غَلَطی ہو جاتی ہے، جس پر وہ شَرمندہ بھی ہوتا ہے اس کے باوجود گھر کے سبھی اَفراد اُس پر بَرس پڑتے ہیں، ایسے میں اگر کوئی آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگالے اور اچھے اَنداز میں اِفہام و تَفہیم کے بعد تَربیت کر دے تو اس کے دِل میں اس خیر خواہ کی جگہ خود بخود بَن جاتی ہے۔ اب اگر یہ اسے نیکی کی دعوت دے یا کسی سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی دعوت دے تو وہ اسے

www.dawateislami.net

ٹال نہ سکے گا۔

دِل جوئی بھی، بشارت بھی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے مسلمان بھائی کی سچی حمایت میں بولنے اور اسے اِحساسِ کمتری سے بچانے کا دَرْس تو ہمیں پیارے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طَیِّبہ سے بھی مِلتا ہے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن مَسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ آپ ایک دَفعہ مسواک توڑنے کے لیے دَرَخت پر چڑھے۔ آپ کی پِنڈلیاں دُبلی پتلی تھیں۔ اچانک ہوا چلنے سے (کپڑا ہٹ گیا اور) پِنڈلیاں نَظر آنے لگیں۔ لوگ دیکھ کر ہنس پڑے۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا تو فرمایا: تم لوگ کیوں ہنستے ہو؟ انہوں نے عَرْض کی: یَانَبِیَّ اللہ! ان کی کمزور پِنڈلیاں دیکھ کر۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اس ذات کی قَسم! جس کے قَبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، یہ دونوں پِنڈلیاں میزان پر اُحد پہاڑ سے زِیادہ وَزنی ہیں۔“[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک سے دِل جوئی کی تَرغیب کے ساتھ ساتھ یہ بھی دَرْس مِلتا ہے کہ کسی مسلمان بھائی کا مَذاق نہیں اُڑانا چاہئے اور دوسروں کو بھی مَنع کرنا چاہئے اللہ پاک نے مَذاق اُڑانے، بُرے ناموں سے پکارنے اور طَعنہ زَنی کرنے سے سَختی سے مَنع فرمایا ہے چنانچہ پارہ 26 سورۃُ الْحُجُرات کی آیت

مدینہ

1 ..... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۱۰۲، حدیث: ۳۹۹۱۔

www.dawateislami.net

نمبر 11 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۱

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! نہ مَرد مَردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

اِسی طرح رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِحترامِ مُسلم کی اَہمیت اِرشاد فرمائی اور مسلمان کا مذاق اُڑانے والے کے اَنجامِ بد کی خَبر دی چنانچہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کے لئے جنَّت کا دَروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا آؤ! آؤ! وہ غَم اور تکلیف کی حالَت میں آئے گا جب وہ آئے گا تو اس پر دَروازہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر دوسرا دَروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا آؤ! آؤ! وہ غَم واَلَم میں آئے گا جب وہ آئے گا تو اس پر وہ دَروازہ بند کر دیا جائے گا، اِس طرح مُسَلسَل ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ اس کے لئے دَروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا آؤ! آؤ! تو وہ نہیں آئے گا۔ (1)

مدینہ

1 ..... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، باب ما نھی عنہ العباد... الخ، ۷/۱۸۴، حدیث: ۲۸۷۔

www.dawateislami.net

(10) غم خواری کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِسلام نے جہاں مَریض کو بیماری و پریشانی پر صَبر کرنے کی تعلیم اِرشاد فرمائی ہے وہیں حُسنِ اَخلاق و رواداری کا دَرس دیتے ہوئے مَریض کی دِلجوئی اور غَم خواری کرتے ہوئے اس کی عیادَت کرنے کا حکم بھی اِرشاد فرمایا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جب کبھی کسی اسلامی بھائی کے ساتھ کوئی سانحہ پیش آجائے مثلاً بیمار ہو جائے، والِد، والِدہ یا کسی اور عَزیز کی وفات ہو جائے یا اس کا کوئی مالی نُقصان ہو جائے اس کی غَم خواری کریں کہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں اِس کے کثیر فضائل بیان کیے گئے، چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کسی غَمزدہ شَخص سے تَعزِیَت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ پاک اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے دَرمیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مُصیبت زَدہ سے تَعزِیَت کرے گا اللہ پاک اسے جنَّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے عطا کرے گا جن کی قیمت دُنیا بھی نہیں ہو سکتی۔ (1)

ہمارے پیارے مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی مَریضوں کی عیادَت فرمایا کرتے تھے چنانچہ امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علی المُرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ایک مَرتبہ میں شَدید بیمار تھا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

مدینہ

1 ..... معجم اوسط، ۶ / ۴۲۹، حدیث: ۹۲۹۲ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

خدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنی جگہ پر بٹھایا، اپنی چادر کا آنچل مجھ پر ڈالا اور نَماز پڑھنا شُروع کر دی۔ نَماز کے بعد فرمایا: اے ابنِ ابی طالِب! تم اچھے ہوگئے تم پر کچھ تکلیف نہیں، میں نے اللہ پاک سے جو کچھ اپنے لئے مانگا تمہارے لئے بھی اُسی کا سُوال کیا ہے اور میں نے جو کچھ چاہا رَب نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا ہے کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اسی وَقت ایسا تندُرُست ہو گیا کہ گویا بیمار ہی نہ تھا۔ (1)

مَریض کی عیادَت کے چند آداب

❁ جب مَریض کے پاس جائیں اور مُناسِب خَیال فرمائیں تو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر شَفْقَت بھرے اَنداز میں خَیرِیَّت پوچھئے، اسے تَسلّی دیجئے اور اس کی صِحتیابی کیلئے دعا بھی کیجئے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایَت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی مَریض کی عیادَت کو تشریف لے جاتے تو فرماتے: لَا بَاْسَ طُھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ یعنی کوئی حَرَج کی بات نہیں اِنْ شَآءَ اللہ یہ مَرض گُناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ (2)

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر
یہ مَرض تیرے گُناہوں کو مِٹا جاتا ہے (3)

مدینہ

1 ..... کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل علی ابن ابی طالب، الجزء: ۱۳، ۷/ ۷۴، حدیث: ۳۶۵۰۹۔

2 ..... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/ ۵۰۵، حدیث: ۳۶۱۶۔

3 ..... وسائلِ بخشش، ص ۴۳۲۔

www.dawateislami.net

❁ نبیِّ رَحمت، غمخوارِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جب کوئی (مسلمان کسی مسلمان) مریض کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دُعا پڑھے: اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ یعنی میں عرشِ عظیم کے مالک عظمت والے رب سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے شِفا عطا فرمائے۔ اگر موت نہیں آئی ہے تو اُسے شِفا ہو جائے گی۔ (1)

❁ ہو سکے تو مَریض سے اپنے لیے دُعا کروائیں کہ حدیثِ پاک میں اِس کی ترغیب دِلائی گئی ہے، چنانچہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم کسی مریض کے پاس آؤ تو اس سے اپنے لئے دُعا کی دَرخواست کرو کیونکہ اس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کی طرح ہوتی ہے۔ (2)

اِس حدیثِ پاک کی شَرح میں مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کیونکہ بیمار بیماری کی وجہ سے گناہوں سے صاف ہو چکا ہے، نیز وہ اس حالت میں ہر وقت اللہ ہی اللہ کرتا رہتا ہے، لہٰذا وہ فرشتوں کی طرح ہے، نیز وہ بیماری میں بے قرار، بے چین ہے، اللہ تعالیٰ بے چینوں کی جَلد سنتا ہے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ یا خود بے چین ہو کر دُعا مانگو یا بے چینوں سے دُعا کراؤ، خواہ بیماری سے بے چین ہوں یا خوفِ اِلٰہی سے۔ (3)

---

1 ..... ابو داود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادۃ، ۳/ ۲۵۱، حدیث: ۳۱۰۶۔

2 ..... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عیادۃ المریض، ۲/ ۱۹۱، حدیث: ۱۴۴۱۔

3 ..... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۳۲ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

❁ ممکن ہو تو مریض کی اس کے فائدے والی چیز کی طرف راہ نمائی فرمائیے کہ حضرتِ سیّدہ اُم منذر بنت قیس انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ میرے یہاں تشریف لائے۔ حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو نقاہت تھی (یعنی بیماری سے ابھی اچھے ہوئے تھے مگر کمزوری باقی تھی)، مکان میں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان میں سے کچھ کھجوریں تناول فرمائیں۔ حضرت علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کھانا چاہا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں منع فرمادیا کہ ابھی تم کمزور ہو۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رُک گئے۔ اُمِّ مُنْذِر بِنتِ قَیْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: اس کے بعد میں جَو اور چقندر پکا کر لائی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرمایا: اس میں سے لو کہ یہ تمہارے لیے فائدہ مند ہے۔ (1)

غیرِ طبیب کو علاج میں ہاتھ ڈالنا حرام ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مَریض کی فائدہ مند چیز کی طرف راہ نمائی کرنی چاہئے، مگر یہ کام ہر ایک کا نہیں بلکہ جو ماہر طبیب ہو اس کا کام ہے، بِلاضَرورت ہر ایک کو مشورہ دینے کی اِجازت نہیں، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی 114 صَفْحات پر مُشتمل کتاب، ”گھریلو علاج“ صَفْحَہ 13 پر ہے: ”بَعض لوگ حقیقی معنوں میں باقاعِدہ ڈاکٹر یا حکیم نہ ہونے کے باوُجود کلینک یا

(1) ..... ابو داود، کتاب الطب، باب فی الحمیۃ، ۵/۴، حدیث: ۳۸۵۶۔

www.dawateislami.net

مَطَب کھول کر مَریضوں کا علاج شُروع کر دیتے ہیں۔ ایسا کرنا قانوناً جُرم ہونے کے ساتھ ساتھ شَرعاً بھی مَمنوع ہے۔ نِیز ایک فَن کا ماہِر دوسرے فَن کے طریقِ علاج کے مُطابِق مریضوں پر تجرِبات نہ کرے۔ مَثَلاً اَیلو پیتھی یا ہومیو پیتھی یا بائیو کیمی والے ڈاکٹرز باقاعِدہ سیکھے بغیر ایک دوسرے کے شُعبے کی دَواؤں سے اور یُونانی طِب (یعنی حکمت) کے مُطابِق علاج نہ فرمائیں۔ اِسی طرح جو جو حکیم صاحِبان باقاعِدہ ڈاکٹر نہیں ہیں وہ بھی جڑی بوٹیوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری دوائیں مَریضوں پر نہ آزمائیں۔ میڈیکل اسٹور والے بھی اپنی اپنی سمجھ کے مُطابق مَریضوں کو دوائیں نہ دیا کریں۔ اور یوں بھی بِغیر ڈاکٹر کی پرچی کے دوا بیچنا قانوناً جُرم ہے۔ بَعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جہاں کسی مریض سے مُلاقات ہوئی جَھٹ کوئی نہ کوئی دَوا یا نُسخہ اِرشاد فرما دیتے ہیں! یاد رَکھئے! جو ماہِر طَبیب نہ ہو اُس کو مَریض کے علاج میں ہاتھ ڈالنا کارِ ثَواب نہیں بلکہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔[1]

(11) دُعا دینے کی عادت اپنائیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنسانی فِطرت ہے کہ بندہ ایسے شَخص سے مَحبت کرنے لگتا ہے جو اس کی خیر خواہی کی باتیں کرے۔ لوگ عام طور پر اپنے لیے دُعائیہ کلمات پسند کرتے ہیں۔ یقیناً ہمارا مَدَنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"** دُنیا کے ہر مقصد سے بڑا اور اَہم ہے۔ ہمیں اِس میں

مدینہ

1 ..... گھریلو علاج، ص ۱۳۔

www.dawateislami.net

کامیابی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں سے دُعا دینے کو اپنی فطرتِ ثانیہ بنا لینا چاہیے۔ کسی بھی اسلامی بھائی سے ملاقات کرتے وقت پہلے سَلام کرنا، ان کا حال اَحوال پوچھنا اور دُعائیں دینا انہیں ہمارے قریب اور ہماری دی ہوئی نیکی کی دعوت کو مُؤثّر بنا دے گا، چنانچہ کوشش کی جائے کہ جب بھی کسی سے ملاقات ہو تو یوں دُعائیں دی جائیں، مثلاً "اللہ پاک آپ کو خوش رکھے، آپ کی زِندگی میں بَرَکت دے، عِلْم و عَمَل میں اِضافہ فرمائے" وغیرہ۔ ساتھ بچّے ہوں تو بچّوں کو بھی دُعائیں دی جائیں مثلاً "اللہ پاک ان سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی فرمائے، انہیں آپ کا فرمانبردار اور آپ کا نام روشن کرنے والا بنائے" وغیرہ۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا طریقۂ مُبارَک تھا کہ مَدَنی منّوں کو دُعاؤں سے نوازتے تھے اور ان کے والدین جوانی میں اپنے بچّوں کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی وہ شَفقتیں یاد دِلایا کرتے تھے، جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن حاطِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میری والدہ نے مجھے بتایا: ایک دِن میں تمہیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں لے کر حاضِر ہوئی اور عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ میرا بیٹا محمد بن حاطِب ہے، حَبشہ کی سرزمین پر یہ پہلا بچّہ ہے کہ جس کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہارے سَر پر اپنا دَستِ اَقدس پھیرا، مُنہ میں لُعابِ دَہن ڈالا اور تمہارے لیے بَرَکت کی دُعا فرمائی۔ (1)

مدینہ

1 ..... الاصابة، حرف المیم، ذکر من اسمه محمد، ۸/۶، رقم: ۷۷۸۱۔

www.dawateislami.net

(12) مُخاطَب کی اچّھائیاں بیان کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی سے ملاقات ہو تو مسلمان بھائی کی دِل جوئی کی نیّت سے اس کی اچّھائیوں کو شاملِ سخن کیجئے، یوں اس کی اور اس سے مُتعلّقہ اُمُور و اَفراد کی ممکنہ و جائز تعریف و ستائش کرنے کے ذَریعے ہم ان کے جہانِ دِل میں جگہ بنا سکتے ہیں، چنانچہ جب کبھی بیٹے کو باپ کا اَدب و اِحترام کرتے دیکھیں، اپنے والد کے ہاتھ یا پاؤں کا بوسہ لیتے، ان کے جوتے قریب کرتے دیکھیں تو اس کی تعریف کیجئے، بلکہ بہتر ہے کہ اس موقع پر اَحادیثِ کریمہ میں وارد والدین کی خدمت پر ملنے والے اَجر و ثَواب کا بھی ذِکر کیجئے۔ اِسی طرح کسی بھی عزیز سے ملنے ان کے گھر جائیں تو ہمیں چاہئے کہ ان کے بچّوں کی اچّھی عادات، سنّتِ رَسُول کی پاسداری، صحیح اِسلامی تربیت اور گھر کا مَدَنی ماحول دیکھ کر ان کی حوصلہ اَفزائی اور دِل جوئی کی نیّت سے سچّی تعریف کریں، نیز کسی کو اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ اچّھا سلوک کرنے والا اور گھر آئے ہر مہمان کی غیر مَعمولی خیر خواہی کرنے والا پائیں تو اس کی بھی حوصلہ اَفزائی کیجئے۔ مہمان نوازی پر کسی کی تعریف کرنے اور حوصلہ اَفزائی کرنے کی اَہمیت کا اَندازہ اِس واقعے سے لگائیے، چنانچہ

ایک بار رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو ایک اَنصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر مہمان بنا کر بھیجا۔ وہ صحابیِ رَسُول اپنی اَہلیہ سے فرمانے لگے: "رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مہمان کی خوب خاطِر تواضع کرنا۔" وہ عَرض گُزار ہوئیں: "ہمارے گھر میں سِوائے بچّوں کے تھوڑے سے کھانے کے اور کچھ نہیں ہے۔"

www.dawateislami.net

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ”آپ کھانا تیار کیجئے، چراغ جَلا دیجئے اور بچّے جب کھانا مانگیں تو انہیں بَہلا پُھسلا کر سُلا دیجئے۔“ پس ان کی اَہلیہ نے کھانا تیار کیا، چراغ جَلایا اور بچّوں کو سُلا دیا۔ (جب مہمان کو کھانا پیش کر دیا گیا تو) اِس طرح اُٹھیں گویا کہ چراغ دُرُست کرنا چاہتی ہیں اور چراغ بُجھا دیا، پس یہ دونوں مہمان کے ساتھ یُوں ظاہِر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں حالانکہ دونوں ساری رات بھوکے رہے۔ جب صبح کے وقت وہ صحابی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”تمہاری رات کی مہمان نوازی سے اللہ پاک بَہُت خوش ہے“ اور اللہ پاک نے یہ آیت نازِل فرمائی ہے:

وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ(۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کس طرح رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مہمان نوازی کرنے والے کو رضائے اِلٰہی کی خوشخبری سنا کر شاد (یعنی خوش) فرمایا۔

(13) ملنساری اپنائیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! لوگوں سے کَترانے، نہ ملنے اور دُور دُور

مدینہ

1 ..... پ۲۸، الحشر: ۹۔ بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ویؤثرون علی...الخ، ۲/۵۵۹، حدیث: ۳۷۹۸۔

www.dawateislami.net

رہنے کو خیر باد کہہ کر مِلنساری کو اپنی زینت بنالیجئے۔ مِلنساری ایسی خوبی ہے کہ دِل خوش کرنے میں اس سے بڑھ کر شاید ہی کسی اور صفت کا کردار ہو۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: وَلْیَاْتِ اِلَی النَّاسِ الَّذِی یُحِبُّ اَنْ یُّؤْتٰی اِلَیْہِ یعنی جو آدمی پسند کرتا ہے کہ لوگ اس سے ملنے آئیں، اسے چاہیے کہ وہ لوگوں سے ملنے جائے۔[1]

(14) مَنصب کا خیال کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کا عظیم فَریضہ ادا کرتے وقت مُخاطَب کے مَقام و مَرتبے اور مَنصب کو پیشِ نَظر رکھنا ضَروری ہے۔ مُخاطَب کے مَنصب کا خیال رکھنے کے مُتعلق سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی سیرتِ طَیِّبہ میں ہمارے لئے راہ نمائی کے مَدَنی پھول ہیں، چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا جریر بن عبدُاللہ بَجَلی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی قوم کے سردار تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بَہُت ہی خوبصورت، حسین و جمیل اور دراز قَد تھے۔ چہرۂ اَنور پر بادشاہوں والا رُعب و دَبدبہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے حُسن و جمال کی وجہ سے امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آپ کو "یُوْسُفُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یعنی اِس اُمَّت کے یوسف" کہہ کر یاد فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تکریم فرماتے ہوئے اپنی مُبارَک چادر بچھادی اور اِرشاد

[1] ..... مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب الوفاء ببیعۃ الخلفاء... الخ، ص ۱۰۲۶، حدیث: ۱۸۴۴۔

www.dawateislami.net

فرمایا: اِذَا اَتَاکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزّت دار شخص آئے تو اس کی عزّت کرو۔ (1)

(15) مہمان نوازی اپنائیے

مہمان نوازی کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بڑی پیاری سنّت ہے۔ دِینی و دُنیوی ہر مُعاملے میں اِس کے نتائج قابلِ دِید ہوتے ہیں۔ اگر دُنیوی دُشمن بھی گھر آجائے تو اس کی بھی عزّت کی جائے ایسے موقع پر عزّت سے پیش آنا اُس کے دِل کی نفرتیں مِٹانے کا تریاق ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ اسی مہمان نوازی کی بدولت وہ دُشمن بھی ہمارا گرویدہ ہو جائے اور مَدَنی ماحول کا حصّہ بن جائے۔ مہمان نوازی کی اَہمیت پر مزید روشنی ڈالنے کے لیے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُکَرَّم مُلاحظہ فرمائیے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ یعنی جو اللہ پاک اور آخرت کے دِن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کی عزّت کرے۔ (2)

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اپنے (مسلمان) بھائی کو کھلائے یہاں تک کہ اُس کا پیٹ بھر جائے اور اُسے پانی پلائے یہاں تک کہ اُس کی پیاس بُجھ جائے تو اللہ پاک اُسے دوزخ سے ایسی

مدینہ

1 ..... عمدۃ القاری، کتاب المناقب، باب ذکر جریر بن عبد اللہ، ۱۱/ ۵۳۵ — ابن ماجہ، کتاب الادب، باب إذا اتاکم کریم، ۴/ ۲۰۸، حدیث: ۳۷۱۲۔

2 ..... بخاری، کتاب الادب، باب من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ، ۴/ ۱۰۵، حدیث: ۶۰۱۸۔

www.dawateislami.net

سات خندقوں کے برابر دُور کر دے گا جن میں سے ہر دو خندقوں کے دَرمیان 500 سال کا فاصلہ ہو۔[1]

حضرتِ سَیِّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے، اللہ پاک اسے دوزخ پر حرام کر دے۔[2]

حضرتِ سَیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے: مہمان اپنا رِزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گُناہوں کو مٹا کر جاتا ہے، ان کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔[3]

(16) مُعاملہ فہم اور خوش کلام بنئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مُبَلِّغ کو مُعاملہ فَہم اور خوش کلام ہونا چاہئے۔ جس کو یہ گُر مِل گیا کہ "کہاں کیا بولنا ہے؟" تو وہ کامیاب ہو گیا۔ مثلاً کسی اسلامی بھائی کی کسی ایسے شَخص سے ملاقات ہوئی جس نے بتایا کہ "میری ماں کو کینسر ہو گیا ہے۔" اب ایسے موقع پر فوراً اس کی قلبی کیفیات کا لحاظ کئے بغیر موت کے تصوُّر سے ڈرانا شُروع کر دینا کہ "عنقریب موت آنے والی ہے اور تمہاری ماں تو بِالکُل قَبر کے کنارے پَہُنچ چکی ہے" وغیرہ وغیرہ اِنتہائی نامُناسب ہے۔ اِس قِسم کی گفتگو کے بعد اس شخص کے کیا تاثُّرات ہوں گے؟ اِس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں، بلکہ ہو سکتا ہے وہ زَبان

مدینہ

1 ..... الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، الترغیب فی إطعام الطعام... الخ، ۱/۴۴۵، حدیث: ۱۴۰۹۔

2 ..... شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل ماجاء فی اطعام الطعام... الخ، ۳/۲۲۲، حدیث: ۳۳۸۲۔

3 ..... کنز العمال، کتاب الضیافۃ، الفصل الاول فی ترغیب الضیافۃ، الجزء۹، ۵/۱۰۷، حدیث: ۲۵۸۳۰۔

www.dawateislami.net

سے اِظہار بھی کر دے۔ اِس لئے ایسے موقع پر غَم خواری کرتے ہوئے افسوس کا اِظہار کیجئے نیز اس اسلامی بھائی کو مایوسی سے بچاتے ہوئے اس کی یوں ڈھارس بندھایئے، مثلاً "اللہ پاک آپ کی والدہ کو جَلد اَز جَلد شِفا عطا فرمائے، انہیں ہر آفَت، دُکھ اور پریشانی سے نجات بخشے، میں اِجتماع میں بھی دُعا کروں گا اِنْ شَآءَاللہ، بلکہ ہو سکے تو آپ بھی میرے ساتھ چلئے، دونوں بھائی مِل کر دُعا کریں گے۔ اگر ممکن ہو تو کوشش کر کے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں سَفَر اِختیار کیجئے اور ڈھیروں ثواب کے حصول کے ساتھ ساتھ اپنی والدہ کی جَلد صحّت یابی کے لئے دُعا بھی کیجئے کہ راہِ خُدا میں سَفَر کرنے والوں کی دُعائیں قَبول ہوتی ہیں۔"

(17) سنجیدگی کا دامن تھامے رکھئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے مُبَلِّغ کی ذات میں سَنجیدگی کا وَصف ہونا بَہت ضَروری ہے کیونکہ اگر کوئی اَبے تَبے، تُو تکار سے دوسروں کو مُخاطَب کرنے والا، مَسخرے پَن کی عادت کا شکار ہونے والا ہو گا تو اس کی کسی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا جائے گا۔ چنانچہ وہ جب بھی نیکی کی دعوت دے گا تو اسے مَذاق ہی مذاق میں ٹال دیا جائے گا۔ اس لئے سَنجیدگی کا دامَن مَضبوطی سے تھامے رہنا اور مذاق مَسخری کی محفل گرم کرنے سے کامِل پرہیز رکھنا بَہت ضَروری ہے۔ یاد رَکھیے! سنجیدگی "منہ پر 12 بجانے" کا نام نہیں اور نہ ہی "بقدرِ ضَرورت گُفتگو کرنا اور مسکرانا" سَنجیدگی کے منافی ہے۔ اِس لئے سنجیدہ بننے کے لئے ان چیزوں کو ترک نہ کریں، بلکہ

www.dawateislami.net

حسبِ ضَرورت مِزاح بھی کر لیں اور مِزاح ایسا ہونا چاہئے جس میں نہ تو کسی کی دِل آزاری وتذلیل ہو اور نہ ہی کوئی اس کی وجہ سے تشویش میں مُبتلا ہو، جیسا کہ

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: اِنِّیْ لَاَمْزَحُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا یعنی میں مزاح کرتا ہوں، لیکن حق بات کے سِوا کچھ نہیں کہتا۔ (1)

حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ ایک شخص نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سواری مانگی تو فرمایا: میں تمہیں اُونٹنی کے بچّے پر سوار کروں گا، وہ بولا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اونٹنی کے بچّے کا کیا کروں گا؟ تو رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اونٹ کو اونٹنی ہی جَنتی ہے۔ (2)

اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِصطلاح میں اونٹنی کا بچّہ چھوٹے اونٹ کو کہتے ہیں جو سواری کے لائق نہ ہو۔ یہ ہوئی خوش طَبعی وہ صاحب بھی یہ ہی سمجھے کہ حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مجھے چھوٹا سا اونٹنی کا بچّہ عطا فرمائیں گے اِس پر انہوں نے وہ عَرض و معروض کی۔ مزید حدیثِ پاک کے اِس حصّے "اونٹ کو اونٹنی ہی جَنتی ہے" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اونٹ بڑا ہو کر بھی اونٹنی کا ہی بچّہ رہتا ہے کسی اور جانور کا بچّہ نہیں بَن جاتا۔

مدینہ

1 ..... اخلاق النبی لابی الشیخ الاصبھانی، باب ما روی فی تبسمہ ومزاحہ، ص ۵۰، حدیث: ۱۷۹۔

2 ..... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی المزاح، ۳/۳۹۹، حدیث: ۱۹۹۹۔

www.dawateislami.net

معلوم ہوا کہ خوش طبعی میں کسی لَفظ کے بعید معنیٰ مُراد لینا جائز ہے۔[1]

(18) غلطی پر دَرگزر کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارَکہ میں ہمارے لیے قدم قدم پر راہ نمائی کے مَدَنی پھول موجود ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طَیِّبہ دِیگر لاتعداد خوبیوں کے ساتھ ساتھ عَفو و دَرگُزر سے بھی آراستہ ہے، چنانچہ

جب مَکَّۂ مُکَرَّمہ فَتح ہوا اور سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَہلِ مکّہ سے فرمایا: بولو! تمہیں پتا ہے میں آج تمہارے ساتھ کیا مُعاملہ کرنے والا ہوں؟ تو اہلِ مکّہ نے جواباً کہا: "اَخٌ کَرِیْمٌ وَّابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ آپ کَرم والے بھائی اور کَرم والے بھائی کے بیٹے ہیں۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کریمانہ لہجے میں اِرشاد فرمایا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ یعنی آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر متوقع طور پر اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرِموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہو گئیں اور ان کے دِلوں کی گہرائیوں سے جَذباتِ شکریہ کے آثار آنسوؤں کی دھار بن کر ان کے رُخسار پر مچلنے لگے اور ان کی زبانوں پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے نعروں سے حَرَمِ کعبہ کے دَر و دیوار پر ہر طرف انوار کی بارِش ہونے لگی۔[2]

مدینہ

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۹۵۔ 2 ..... سیرت مصطفےٰ، ص ۴۴۰ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عفوو دَر گزر کی بَرکتوں سے جانی دُشمن بھی اِیمان لے آئے۔ یہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمال عفوو دَر گزر کا نتیجہ تھا حالانکہ اس مجمع میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پتھروں کی بارش کر چکے تھے۔ وہ بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قاتلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رَحْم و بے دَرد بھی تھے جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَندانِ مُبارَک کو شہید اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اوباش بھی تھے جو بَرسہا برس تک اپنی بُہتان تراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَلبِ مُبارَک کو زَخمی کر چکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرندہ صِفَت بھی تھے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گلے میں چادَر کا پھندا ڈال کر آپ کا گلا گھونٹنے کی کوشش کر چکے تھے۔ وہ ظُلم و ستم کے مجسمے اور پاپ کے پُتلے بھی تھے جنہوں نے آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو نیزہ مار کر اونٹ سے گرا دیا تھا اور ان کا حَمل ساقِط ہو گیا تھا۔ وہ آپ کے خون کے پیاسے بھی تھے جن کی تِشنہ لَبی اور پیاس خونِ نَبُوَّت کے سِوا کسی چیز سے نہیں بُجھ سکتی تھی۔ وہ جفاکار و خونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حَملوں اور ظالِمانہ یَلغار سے بار بار مدینۂ مُنَوَّرہ کے دَر و دیوار دَہل چکے تھے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے چچا حضرتِ سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قاتِل اور ان کی ناک، کان کاٹنے والے، ان کی آنکھیں پھوڑنے

www.dawateislami.net

والے، ان کا جگر چبانے والے بھی اس مجمع میں موجود تھے وہ سِتَم گار جنہوں نے شَمعِ نَبُوَّت کے جاں نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہیب، حضرت عَمّار، حضرت خبّاب، حضرت خُبَیب، حضرت زید بن دَثِنَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وغیرہ کو رَسیوں سے باندھ باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لَپیٹ لَپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا گھونٹا تھا۔ یہ تمام جور و جَفا اور ظُلم و سِتمگاری کے پیکر، جن کے جسم کے رونگٹے رونگٹے اور بدن کے بال بال ظُلم وعدوان اور سرکشی و طغیان کے وبال سے خوفناک جُرموں اور شرمناک مظالم کے پہاڑ بن چکے تھے۔ آج یہ سب کے سب کھڑے کانپ رہے تھے مگر کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بجائے بدلہ لینے کے عفو و دَرگزر سے کام لیا اور ان سب کے دِل جیت لیے۔ (1)

(19) سخاوت کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سخاوت بھی ایک عظیم وَصف ہے جو دِلوں کو قریب اور محبت کو عام کرتا ہے۔ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دَریائے جُود (یعنی سخاوت کا دَریا) ہر وقت رَواں رہتا، چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جب بھی کچھ مانگا گیا، آپ نے مَنع نہ فرمایا۔ (2)

مدینہ

1 ..... سیرت مصطفےٰ، ص ۴۴۰ ملخصاً۔

2 ..... بخاری، کتاب الادب، باب حسن الخلق والسخاء وما یکرہ من البخل، ۴/۱۰۹، حدیث: ۶۰۳۴۔

www.dawateislami.net

سب سے بڑھ کر سخی

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ”رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی ہیں اور سخاوت کا دَریا سب سے زیادہ اس وقت جوش پر ہوتا، جب رَمَضان میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ملاقات کے لئے حاضِر ہوتے، جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (رَمَضانُ المبارَک کی) ہر رات میں ملاقات کیلئے حاضِر ہوتے اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ قرآنِ پاک کا دَور فرماتے۔“ پس رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر کے مُعاملے میں سخاوت فرماتے۔[1]

ہاتھ اُٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم[2]

تحائف دیجئے

دَورانِ ملاقات سامنے والے کی حیثیت کے مُطابق اسے کوئی تحفہ مثلاً کوئی کتاب، رِسالہ یا کیسٹ وغیرہ ضَرور پیش کیجئے کہ اس سے محبت میں اِضافہ ہوتا ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عطاء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تَهَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبّت بڑھے گی۔[3]

---

1 ..... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی إلی رسول اللہ... الخ، ۱/۹ حدیث: ۶۔
2 ..... حدائقِ بخشش، ص ۸۳۔
3 ..... مؤطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المهاجرة، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱۔

www.dawateislami.net

(20)صفائی ستھرائی اپنایئے

نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے دِیگر اَوصاف کے ساتھ ساتھ صفائی ستھرائی اور خوش لباسی کا بھی خاصا کردار ہے، چنانچہ ہمیں چاہئے کہ سنّت کے مُطابق سادہ اور صاف ستھرا لباس پہننے کی عادت بنائیں کیونکہ اگر ہمارے کپڑے مَیلے کچیلے نظر آئیں گے تو لوگ ملنے سے کترائیں گے۔ خوش لباسی سے ہمیں تنظیمی فوائد کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَاللہ دَرج ذیل بَرَکتیں بھی نصیب ہوں گی۔ صفائی ستھرائی کے مُتعلّق تین فرامینِ مصطفےٰ مُلاحظہ فرمایئے، چنانچہ

(1)اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ یعنی اللہ پاک ہے پاکی پسند فرماتا ہے، نظیف ہے نظافت (یعنی ظاہری و باطنی صفائی) پسند فرماتا ہے۔[1] (2)اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ یعنی پاکیزگی نصف اِیمان ہے۔[2] (3)مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ یعنی جس کے بال ہوں وہ ان کا اِحترام کرے۔[3]

لیکن یہ بھی نہ ہو کہ ہر وقت کنگھا لے کر سر کے بالوں کے پیچھے پڑے رہیں اور نہ ہی اتنی لاپرواہی سے کام لیں کہ بال اُلجھے اور بِکھرے ہوئے رہیں۔ بہر حال ہمارا حُلیہ سنتوں کے سانچے میں ڈھل کر ایسا ستھرا اور نِکھرا ہونا چاہئے کہ لوگ ہمیں دیکھ کر ہم سے گِھن نہ کھائیں بلکہ سنّتِ رَسُول کی نظافت و طہارت کی طرف مائل ہوں،

مدینہ

1 ..... ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی النظافة، ۴/۳۶۵، حدیث: ۲۸۰۸۔

2 ..... مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ص۱۴۰، حدیث: ۲۲۳۔

3 ..... ابو داود، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، ۴/۱۰۳، حدیث: ۴۱۶۳۔

www.dawateislami.net

کیونکہ سادہ لباس کا صاف سُتھرا ہونا کسی کے دِل میں سنّت کی عظمت پیدا کر سکتا ہے لہٰذا ہمیں حدیثِ پاک اِنَّ اللّٰہَ جَمِیلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ یعنی اللہ پاک جمیل ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔[1] کے مُطابق اپنے کپڑے، عمامہ شریف اور زُلفیں وغیرہ ضَرور دُرُست اور صاف ستھری رکھنی چاہئیں، جیسا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کا اِہتمام فرمایا کرتے تھے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک دِن اپنے اَصحاب کے پاس تشریف لے جانے لگے تو پانی والے برتن میں دیکھ کر اپنے عمامہ شریف اور گیسوئے مُبارَک کو دُرُست فرمایا۔ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ بھی ایسا کر رہے ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہاں! اللہ پاک بندے کا اُس وقت کا بننا سنورنا پسند فرماتا ہے جب وہ اپنے بھائیوں کے پاس جانے لگے۔[2]

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں اِلٰہی بول بالا نور کا[3]

حضرتِ سَیِّدُنا عَلَّامہ مُلّا علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ آئینے میں دیکھ کر عمامہ دُرُست کرنے کے مُتعلق لکھتے ہیں: جسم اور لباس کی خوبصورتی کے حوالے سے اچھی وضع قطع

مدینہ

1 ..... مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۱، حدیث: ۱۴۷۔
2 ..... اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان حقیقۃ الریاء ... الخ، ۱۰/ ۹۳۔
3 ..... حدائق بخشش، ص ۲۴۲۔

www.dawateislami.net

کے باب میں منقول ہے: رَسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے پاس تشریف لے جانا چاہتے تو پانی میں دیکھ کر اپنے عمامے اور بالوں کو دُرُست فرماتے۔ حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے عَرض کی: کیا آپ بھی ایسا کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! بے شک اللہ پاک پسند فرماتا ہے کہ بندہ اپنے اسلامی بھائیوں کے پاس جانے کے لیے زِینت اِختیار کرے۔ **دوسری حدیثِ صحیح** میں ہے: "اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ یعنی بے شک اللہ پاک حسین ہے، حُسن و جمال کو پسند فرماتا ہے۔" ایک اور رِوایت میں ہے: "اِنَّ اللّٰہَ نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَۃَ یعنی یقیناً اللہ پاک ہے اور طہارت کو پسند فرماتا ہے۔" اِسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے کپڑے میلے تھے تو فرمایا: کیا اس کے پاس پانی نہیں جس سے اپنے کپڑے دھولے۔ ایک رِوایت میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یَّرٰی اَثَرُ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ یعنی اللہ پاک پسند فرماتا ہے کہ اپنی نعمت کے آثار اپنے بندے پر دیکھے۔ (1)

لوگوں کو غیبت سے بچانے کے لیے عمدہ لباس پہننا

جلیلُ القدر تابعی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن مُحَیْرِیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے متعلق حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن دُرَیک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: لوگوں کی زبانوں کو مجھ سے روکو (یعنی وہ میرے حلیے کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کر رہے ہیں) تو میں نے ان کے لئے عُمدہ مصری کپڑے کا عمامہ، چادر

1 ..... المقالة العذبة فی العمامة و العذبة، ص ۸۔

www.dawateislami.net

اور قمیص خریدی اور ان کی بارگاہ میں پیش کر دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شام کے وقت مذکورہ کپڑوں میں ملبوس تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: اب لوگ میرے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ مَیں نے عرض کی: وہ کہتے ہیں کہ ابن مُحَیْرِیز نے (اچھا) لباس پہنا ہے (یعنی وہ آپ کی تعریف کر رہے ہیں) یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوش ہو گئے حالانکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس سے پہلے گندمی رنگ کا اونی لباس پہنا کرتے تھے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے لباس وغیرہ پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ اس میں کہیں بدبُو تو نہیں آ رہی اور ایسا مَیلا کچیلا لباس پہننے سے بھی بچنا چاہئے جس سے لوگوں کو گِھن آئے اور لوگ ہم سے مُتَنَفِّر ہوں۔ مگر اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ لباس شریعت و سنّت کے مطابِق ہو۔

(21) لوگوں کی دولت سے بے نیاز ہو جایئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر ایک سے صرف اللہ پاک کے لیے تعلق رکھئے، اپنے ذاتی مَقاصِد کے حُصول پر نَظر اور لالچ و حرص دُنیا و آخرت میں رُسوائی کا سَبب بن سکتا ہے، جبکہ لوگوں کے مال و دولت اور ان کے مَنصب سے بے نیاز ہو جانا مخلوق کے دِل میں محبت پیدا کرنے کا بہترین وَصف ہے۔ چُنانچِہ

خُدا و مخلوق کا پیارا بننے کا نسخہ

حضرتِ سَیِّدُنا سَہْل بن سَعد سَاعِدِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا رِوایت کرتے ہیں کہ ایک

(1) ..... حلیۃ الاولیاء، عبد اللہ بن محیریز، ۵/۱۵۹، رقم: ۶۶۷۵۔

www.dawateislami.net

آدمی نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ مُعَظَّم میں حاضِر ہو کر عَرض گُزار ہوا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری کسی ایسے عَمَل کی طرف رَاہ نمائی فرمایئے کہ جب اُسے بجالاؤں تو اللہ پاک مجھ سے مَحَبَّت فرمانے لگے اور لوگ بھی مجھے اپنا محبوب بنالیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: دُنیا سے بے رَغبت ہو جاؤ، اللہ پاک کے مَحبوب بن جاؤ گے اور لوگوں کے پاس جو کچھ (یعنی مال واَسبابِ دُنیا) ہے اُس سے بے نیاز ہو جاؤ تو لوگ بھی تمہیں محبوب بنالیں گے۔ (1)

پیچھا مِرا دُنیا کی مَحبّت سے چُھڑا دے
یاربّ! مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے (2)

(22) اللہ پاک کے بندوں سے محبّت کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے لیے محبّت کرنے کا معنٰی یہ ہے کہ "بندہ اللہ پاک کے بندوں سے محبّت کرے، ان کی مدد کرے چاہے بندے کی طرف سے اسے تکلیف ہی کیوں نہ پہنچے۔" اللہ پاک کے بندوں سے محبت کرنے کی کس قدر اَہمیت ہے! چنانچہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم اس وقت تک جنَّت میں داخِل نہیں ہو سکتے جب تک کہ مؤمن نہیں ہو جاتے اور تم اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں

مدینہ

1 ..... الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ و الزھد، الترغیب فی الزھد... الخ، ۴/۴۵، حدیث: ۴۹۱۸۔
2 ..... وسائلِ بخشش، ص ۱۱۲۔

www.dawateislami.net

محبّت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسا عَمَل نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرنے لگو تو آپس میں محبّت کرنے لگو گے؟ تم اپنے دَرمیان سلام عام کرو۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سلام کرنا تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت ہے۔ بدقسمتی سے آج کل یہ سنّت بھی ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ آج مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے اِبتدا کرنے کے بجائے "آداب عرض، کیا حال ہے؟، مزاج شریف، صبح بخیر، شام بخیر" وغیرہ وغیرہ عجیب وغریب کلمات سے اِبتدا کرتے ہیں، یہ خلافِ سنّت ہے۔ رُخصت ہوتے وقت بھی "خدا حافِظ، گُڈبائی، ٹاٹا" وغیرہ کہنے کے بجائے سلام کرنا چاہیئے۔ ہاں رُخصت ہوتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے بعد اگر "خدا حافِظ" کہہ دیں تو حَرَج نہیں۔

دل خوش کرنے کے طریقے کیسے اپنائیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے مَدَنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کو پَروان چڑھانے کے لیے ہمیں بیان کردہ مَدَنی نسخوں پر کاربند ہونا ضَروری ہے، مگر آج کے اس پُرفِتن دور میں ان صفاتِ حَسَنہ کو اپنانا اور زِینتِ حیات بنانا بَہت مشکل ہوگیا ہے۔ ایسی صورتِ حال میں ہمیں لازماً ایسے ماحول کی ضَرورت ہے کہ جہاں ہم بآسانی شیطانی ہتھکنڈوں اور وَسوسوں کو مات دے کر سنّت کے مُطابق زِندگی بَسر کرسکیں۔

(1) ..... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان انہ لایدخل الجنۃ الا المؤمنون... الخ، ص۴۷، حدیث: ۵۴۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عاشقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کے لیے اس مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ دعوتِ اسلامی نے ہمیں اپنی اِصلاح کے لئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنے جبکہ ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کا ذہن دیا ہے۔ مکتبۃُ المدینہ کی جانب سے جاری کردہ "مَدَنی اِنعامات" کا رِسالہ حاصِل کیجئے۔ سُوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبہ کیلئے 92 اور طالِبات کیلئے 83 جبکہ مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کے لئے 40 مَدَنی اِنعامات پیش کئے گئے ہیں۔ روزانہ اِس رِسالے کو پُر کیجئے۔ اس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللہ بیان کردہ دِل خوش کرنے طریقوں کو اپنانا اور نیکی کی دعوت عام کرنا نہایت آسان ہو جائے گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فَضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

(1) ..... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵۔

www.dawateislami.net

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سلام کے 11 مَدَنی پھول:

(1) مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے (2) مکتبۃُ المدینہ کی بہارِ شریعت حصہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دِل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اَندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔ (3) دِن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو، وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے (4) سلام میں پہل کرنا سنّت ہے (5) سلام میں پہل کرنے والا اللہ پاک کا مُقرّب ہے (6) سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے آقا، مکّی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔[1] (7) سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت) (8) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں، ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ "جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام" کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں، یہ غَلَط طریقہ ہے بلکہ مَن چلے تو مَعَاذَ اللہ یہاں تک بول جاتے ہیں: "آپ کے بچّے ہمارے غلام۔" میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ

[1] ..... شعب الایمان، باب فی مقاربۃ اھل الدین ومو ادتھم ... الخ، ۶/ ۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶

www.dawateislami.net

جلد 22 صَفْحَہ 409 پر فرماتے ہیں: کم اَز کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحْمَۃُ اللہ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا اور اس پر زِیادَت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اُتنے کا اِعادہ تو ضَرور ہے اور اَفضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللہِ کہے، اگر اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے اور اگر اس نے وَبَرَکَاتُہٗ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اِس سے زِیادَت نہیں۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (9) اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں (10) سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے (11) سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَس۔ سَلا۔ مُ۔ عَلَے۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَام (وَ۔ عَ۔ لَیْکُ۔ مُس۔ سَلام)۔

مزید سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ الْمدینہ کی دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ہدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟

شیطان لاکھ سُستی دِلائے، یہ رسالہ مُکَمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه ثواب ومعلومات کے ساتھ ساتھ آدابِ دُعا وغیرہ سے بھی آگاہی حاصل ہوگی۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن، حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ یعنی دُعا زمین وآسمان کے دَرمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس میں سے کوئی چیز بھی اُوپر نہیں جاتی (یعنی دُعا قبول نہیں ہوتی) جب تک تم اپنے نبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔ (1)

حضرتِ علّامہ کفایت علی کافی شہید رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فرماتے ہیں:

دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر دُرُود شریف — نہ ہووے حَشر تلک بھی بر آوَرِ حاجات

قبولیّت ہے دُعا کو دُرُود کے باعِث — یہ ہے دُرُود کہ ثابِت کرامت وبَرَکات

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

(1) ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبیّ... الخ، ۲/۲۹، حدیث: ۴۸۶۔

www.dawateislami.net

دُعا قبول نہ ہونے کے 10 اَسباب

حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک دِن بازار سے گزر رہے تھے۔ لوگوں نے دیکھا تو آپ کے گرد جمع ہوگئے اور عرض کرنے لگے: اے ابو اِسحاق! اللّٰہ پاک نے قراٰنِ کریم میں فرمایا ہے: ﴿اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: ''مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔'' ہم ایک عرصہ سے دُعائیں کررہے ہیں مگر قبول نہیں ہوتیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: 10 چیزوں کے سبب تمہارے دِل مُردہ ہوچکے ہیں: (۱) تم نے اللّٰہ پاک کو تو پہچانا مگر اس کا حق ادا نہ کیا (یعنی حقوقِ اِلٰہی مثلاً اِطاعت وفرمانبرداری کو کَمَا حَقُّہٗ پورا نہ کیا) (۲) تم قراٰنِ پاک کی تلاوت تو کرتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ (۳) تم رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہو لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتوں سے منہ پھیرتے ہو۔ (۴) تم شیطان سے دشمنی کے دعویدار تو ہو لیکن اسی کے پیروکار بھی ہو۔ (۵) تمہیں جنت پسند تو ہے مگر اس (جنت) کے حُصول کے لئے کوئی عمل نہیں کرتے۔ (۶) تمہیں جہنم سے ڈرنے کا اِقرار تو ہے مگر اَعمال خود کو جہنم میں لے جانے والے کرتے ہو۔ (۷) تم موت کے برحق ہونے پر یقین رکھتے ہو مگر پھر بھی اس کے لیے کچھ تیاری نہیں کرتے۔ (۸) تم اپنے بھائیوں کے عیب تلاش کرنے میں مصروف ہو اور اپنے عیبوں سے چشم پوشی کرتے ہو۔ (۹) تم اللّٰہ پاک کی نعمتیں کھاتے ہو مگر اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔ (۱۰) تم اپنے مُردوں کو

مدینہ

(1) پ۲۴، المؤمن: ۶۰۔

www.dawateislami.net

اپنے ہاتھوں قبر میں اُتارتے ہو مگر پھر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے۔ (پھر بھلا خود سوچو کہ تمہاری دُعائیں کیسے قبول ہوں گی؟)[1] اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مِری رات کی دُعائیں جو نہیں قبول
میں سمجھ گیا یقیناً ابھی مجھ میں ہی کمی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے دُعا قبول نہ ہونے کے جو **10** اَسباب بیان فرمائے ہیں، ہم غور کریں کہیں کوئی سبب ہمارے اندر تو نہیں پایا جاتا؟ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے دُعا کی عدمِ قبولیّت کا جو **پہلا سبب** اِرشاد فرمایا وہ یہ ہے کہ **"ہم اللہ پاک کو پہچانتے ہوئے بھی اُس کا حق ادا نہیں کرتے جیسے اس کی اِطاعت وعِبادت نہیں کرتے۔"** یعنی اُس کی فرمانبرداری نہیں کرتے، نماز نہیں پڑھتے، رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے بِلا عذرِ شرعی ترک کر دیتے، فرض ہونے کے باوجود **زکوٰۃ** ادا نہیں کرتے، صاحبِ اِستطاعت ہونے کے باوُجود حج نہیں کرتے، بس اللہ پاک کی نافرمانی میں مشغول اور اُس کی رِضا وخوشنودی والے کاموں سے دُور رہتے ہیں، جب ہم اللہ پاک کی اِس قدر نافرمانیاں کریں گے تو ہماری دُعائیں کیونکر مقبول ہوں گی؟ **دوسرا سبب** اِرشاد فرمایا کہ **"اگر قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے بھی ہیں تو اُس کے اَحکام پر**

مدینہ

(1) وفیات الاعیان، ابراھیم بن ادھم، ۱/۳۹۵۔

www.dawateislami.net

عمل نہیں کرتے۔" پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک تعداد تو قرآنِ مجید کی تلاوت کرتی ہی نہیں اور اگر مُصحف شریف کھولنا نصیب ہو بھی جائے تو سمجھ کر نہیں پڑھتے اور نہ ہی اس کے اَحکام پر عمل کرتے ہیں، ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں کہ جو دُرُست مخارِج سے قرآنِ مجید نہیں پڑھتے، جس کے نتیجے میں معنیٰ کچھ کے کچھ ہو جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو کُفر تک پہنچ جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! تلاوتِ قرآنِ کریم کے دَوران حُروف کی آواز اور حرکات کی اَدائیگی میں بہت اِحتیاط کی ضرورت ہے چنانچہ وہ اسلامی بھائی اور بہنیں جو دُرُست قرآنِ پاک پڑھنا نہیں جانتے فوراً سے بھی پہلے اپنی اِصلاح فرما لیں۔ دُرُست قرآنِ مجید کی تعلیم حاصِل کرنے کے لئے شب و روز محنت کے ساتھ ساتھ اپنے حلقہ میں لگنے والے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رَسول کی مدنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے تحت مختلف مَساجِد وغیرہ میں عموماً بعد نمازِ عشاء مدرسۃُ المدینہ بالغان لگائے جاتے ہیں جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو دُرُست مخارِج کے ساتھ **قرآنِ مجید** پڑھنا سکھایا جاتا، مختلف دُعائیں یاد کروائی جاتی اور سنتیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسلامی بہنوں کیلئے بھی **مدرسۃُ المدینہ** (بالِغات) قائم ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے بیان کردہ **تیسرے سبب** کا حاصل یہ ہے کہ ''**ہم سرکارِ دو عالَم** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **سے اِنتہائی مَحبَّت کے بڑے بڑے دعوے تو کرتے ہیں۔**'' اور کہتے ہیں:

www.dawateislami.net

جان بھی دے دوں میں تو خُدا کی قسم!
مانگے اگر کوئی مصطفٰی کے لئے

مگر ہمارا عمل اِن دعووں کے برعکس ہے، نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّت داڑھی شریف کو مُونڈ مُونڈ کر **مَعَاذَ اللّٰہ** گندی نالیوں میں بہا دیتے ہیں، بلکہ اگر کوئی دیوانہ آقائے مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کو اپناتا ہے تو بعض نادان مَعَاذَ اللّٰہ اُس کا مذاق اُڑاتے، پھبتیاں کستے، طرح طرح کی طعنہ زنی کرتے اور باتیں بناتے ہیں۔ جب ہم سنّتِ محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس قدر دُور ہوں گے تو پھر ہماری دُعائیں کیسے قبول ہوں گی؟ **چوتھا سبب** یہ ہے کہ **"یہ جانتے ہوئے بھی کہ شیطان ہمارا کھلا دُشمن ہے،** (جیسا کہ اللّٰہ پاک قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ﴾[1] ترجمۂ کنزُالایمان: بیشک وہ (یعنی شیطان) تمہارا کھلا دشمن ہے۔) **پھر بھی شیطان کی پیروی میں لگے رہتے ہیں۔"** اِسی وجہ سے ہماری دُعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ **پانچواں اور چھٹا سبب** یہ بیان فرمایا کہ **"زبان سے جنت کی طلب اور جہنم سے ڈرنے کا اِقرار تو کرتے ہیں لیکن جہنم سے بچانے اور جنت میں لے جانے والے اَعمال نہیں کرتے۔"** اور کہتے ہو کہ ہماری دُعائیں قبول نہیں ہوتیں؟ **ساتواں سبب** یہ کہ **"مَوت کو برحق مانتے ہوئے بھی اُس کی تیّاری نہیں کرتے۔"** نیکیاں کر کے اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش نہیں کرتے۔ **آٹھواں سبب** بیان کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا اِبراہیم بن

مدینہ

(1) پ۲، البقرۃ: ۱۶۸۔

www.dawateislami.net

اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا کہ ''**دوسروں کی عیب جوئی کرتے اور اپنی خامیوں کو بھولے بیٹھے ہیں۔**'' اگر کسی کا عیب مل جائے تو بِلا اِجازتِ شرعی اُس کا ڈھنڈورا پیٹتے پھرتے ہیں اور اپنے عیبوں پر بالکل نظر نہیں ڈالتے۔ جب ہم میں اتنی زیادہ خامیاں موجود ہیں تو پھر ہماری دُعائیں کیسے قبول ہوں گی؟ اے کاش! ہم اِن سب خامیوں کو دُور کر کے حقیقی طور پر اپنے پروردگار کے فرمانبردار بن جائیں۔ دُعائیں قبول نہ ہونے کا **نواں سبب ''اللہ پاک کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کرنا''** بیان فرمایا ہے حالانکہ قرآنِ کریم میں اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے:

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ [1] ترجمۂ کنز الایمان: ''اگر اِحسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔'' پس ہم اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے بجائے اُس کی ناشکری کرتے ہوئے یہ اُمید کیونکر کر سکتے ہیں کہ ہماری دُعائیں قبول ہوں گی؟ دُعائیں قبول نہ ہونے کا **دسواں اور آخری سبب** یہ ہے کہ ''**اپنے ہاتھوں اپنے عزیزوں دوستوں کو قبر میں اُتارتے ہیں مگر اِس سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔**'' اے کاش ہم فوت ہونے والوں سے عبرت حاصل کرتے ہوئے قبر و آخرت کی تیاری میں مصروف ہو جاتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دُعائیں قبول نہ ہونے کی مزید 6 وُجوہات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُعائیں قبول نہ ہونے کی مزید چھ وُجوہات سماعت فرمائیے چنانچہ

مدینہ

(1) پ۱۳، ابراھیم: ۷۔

www.dawateislami.net

(1) گناہ و نافرمانی

دُعائیں قبول نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ گُناہوں میں مبتلا ہونا بھی ہے جب تک بندہ گناہوں سے کنارہ کشی اِختیار کر کے توبہ نہ کرے اُس وقت تک اُس کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ چنانچہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے زمانہ میں بنی اِسرائیل قحط سالی میں مبتلا ہوگئے۔ لوگ پریشانی کے عالَم میں حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ''اے کَلِیْمُ اللّٰہ (عَلَیْہِ السَّلام)! اللّٰہ پاک سے ہمارے لیے بارش کی دُعا فرمائیں۔'' آپ عَلَیْہِ السَّلام ان لوگوں کے ہمراہ ایک صحرا کی طرف نکلے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام کے ساتھ دُعا کے لیے جانے والوں کی تعداد ستر ہزار (70,000) سے بھی زیادہ تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے اللّٰہ پاک کی بارگاہ میں دُعا مانگتے ہوئے عرض کی: اے اللّٰہ! ہمیں اپنے بادل سے سیراب کر اور ہمیں اپنی رَحمت عطا فرما اور ہم پر شیر خوار بچوں، چوپایوں اور کمزور و ناتواں بوڑھوں کے صدقے رحم فرما۔

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام رحمت کی بارش طلب فرما رہے تھے مگر آسمان پر جو تھوڑے بہت بادل تھے وہ بھی چھٹ گئے اور سورج کی تمازت اور تپش مزید بڑھ گئی۔ یہ دیکھ کر آپ عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی: یا اللّٰہ! اگر تیری بارگاہ میں میرا مقام پہلے جیسا نہ رہا ہو تو میں تجھے نبی اُمّی حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقام و مرتبے کا واسطہ دیتا ہوں جن کو تو آخری زمانے میں دُنیا میں مبعوث فرمائے

www.dawateislami.net

گا۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! (عَلَیْہِ السَّلام) میری بارگاہ میں تمہارا مقام تبدیل نہیں ہوا بلکہ تم میری جناب میں اب بھی بڑے مقام و مرتبے والے ہو، لیکن تمہارے دَرمیان ایک ایسا شخص ہے جو **40 سال** سے میرے خلاف اِعلان جنگ کیے ہوئے ہے۔ اے موسیٰ! اِعلان کردو کہ وہ تمہارے دَرمیان سے نکل جائے جس کی وجہ سے تم سب میری رَحمت سے محروم ہو۔

حضرتِ سیّدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: اے میرے مالک و مولا! میں ایک کمزور بندہ ہوں میری آواز بھی کمزور ہے ان سب تک کیسے پہنچے گی؟ یہ تو ستر ہزار (70,000) سے بھی زیادہ ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا: تمہارا کام اِعلان کرنا ہے اور سب تک آواز پہنچانا ہمارا کام ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے حکمِ اِلٰہی کی بجا آوری کرتے ہوئے اِعلان فرمایا: اے وہ گناہ گار جو 40 سال سے اللہ پاک سے اِعلان جنگ کیے ہوئے ہے ہمارے دَرمیان سے نکل جا! تیری وجہ سے ہم سب بھی بارش سے محروم ہیں۔ اس گناہ گار نے دائیں بائیں دیکھا، کوئی بھی کھڑا نہیں ہوا، وہ سمجھ گیا کہ اس اِعلان کا مخاطَب میں ہی ہوں۔ اس نے سوچا کہ اگر میں ان سب کے سامنے نکلتا ہوں تو بنی اِسرائیل میں ذَلیل و رُسوا ہو جاؤں گا اور اگر بیٹھا رہتا ہوں تو میری وجہ سے یہ سب بارش سے محروم رہتے ہیں۔ یہ سوچ کر وہ ندامت اور خوفِ اِلٰہی سے تھرّا اُٹھا اور اپنا سر اپنے کپڑوں میں چھپا کر اپنے بُرے اَعمال پر نادِم ہوتے ہوئے اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرنے لگا: اے اللہ! اے میرے مالک و مولا! میں نے 40 سال تک تیری نافرمانی کی

www.dawateislami.net

مگر تو مجھے مہلت دیتا رہا۔ اے مولا! آج میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں اور اپنے کیے پر شرمندہ ہوں، اِلٰہی میری توبہ قبول فرما۔ وہ شخص ابھی دُعا و اِلتجا میں مگن تھا کہ اچانک بادل چھا گئے اور یوں چھما چھم بارش برسنے لگی جیسے مَشک کا منہ کھول دیا گیا ہو۔ رحمتِ اِلٰہی بارش بن کر برسی تو حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: مولا! یہ بارش کس سبب سے عطا ہوئی؟ حالانکہ ہمارے دَرمیان سے تو کوئی بھی اُٹھ کر نہیں گیا۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! جو گناہ گار تم سب کی محرومی کا سبب تھا وہی تم سب پر اس رحمت کا سبب ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی: اے اللہ! میں تیرے اس نیک بندے کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! میں نے تو اسے اس وقت بھی بدنام نہ ہونے دیا جب وہ میرا نافرمان تھا اور اب جبکہ وہ میرا اِطاعت گزار بن چکا تو بھلا کیونکر اسے بدنام کروں گا۔ اے موسیٰ! میں چُغلخوروں کو سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہوں تو کیا میں ایسا کروں (اس کی برائی بیان کروں)۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کا پوچھنا اس شخص کے گناہوں کے اِظہار کے لیے نہ تھا بلکہ اس نیک بندے کا پتا چلانا مقصود تھا کہ جس کی وجہ سے اللہ پاک نے بارش عطا فرمائی اور اللہ پاک کے نہ بتانے میں یہ حکمت تھی کہ اس شخص کے گناہ گار ہونے کا اِظہار ہوگا کہیں اس پر اسے عار نہ دِلائی جائے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ کسی مسلمان کے خفیہ عیب پر مطلع ہو کر بِلا اجازتِ شرعی اس کی رُسوائی کا سبب نہ

(1) كتاب التوّابين، ذكر التوابين من آحاد الامم الماضية، توبة العبد العاصي، ص ۸۰۔

www.dawateislami.net

بنیں بلکہ پردہ پوشی کر کے اجر کمائیں جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُما سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ پاک قیامت کے دِن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کے راز کھولے گا اللہ پاک اس کا راز ظاہر کر دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رُسوا ہو جائے گا۔ (1)

(2) چُغل خوری

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری دُعاؤں اور ان کی قبولیت کے دَرمیان ایک بڑی رکاوٹ چُغل خوری بھی ہے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبَار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ ایک بار بنی اِسرائیل قَحط میں مبتلا ہو گئے تو حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بارگاہ میں دُعا کے لئے حاضِر ہوئے، آپ عَلَیْہِ السَّلام نے مُتَعَدَّد بار بارش کے لئے دُعا فرمائی مگر بارش نہ ہوئی، تب اللہ پاک نے وحی فرمائی: اے موسیٰ! میں تیری اور تیرے ساتھ والوں کی دُعا کیسے قبول کروں؟ حالانکہ تم میں عادی چُغلخور موجود ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: یَا اللّٰہ! مجھے وہ چُغلخور بتا، تا کہ میں اُسے (اپنے گروہ سے) باہر نکال دوں! اللہ پاک نے فرمایا: **اے موسیٰ! میں تمہیں چغل خوری سے منع کر رہا ہوں اور خود ایسا کروں؟** (اس کی برائی بیان کروں) پھر سب نے توبہ کی،

مدینہ

(1) ابن ماجه، کتاب الحدود، باب الستر علی المؤمن ... الخ، ۳/۲۱۹، حدیث: ۲۵۴۶۔

www.dawateislami.net

توبارش برسنا شروع ہوگئی۔[1]

جو غیبت سے چغلی سے رہتا ہے بچ کر
میں دیتا ہوں اُس کو دُعائے مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چُغل خور جنت سے بھی محروم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چغل خور کی وجہ سے دِیگر اہلِ اِیمان کی دُعا قبول نہ ہوئی یہاں تک کہ جب اُس نے سچی توبہ کی تو اللہ پاک کی بارگاہ میں شنوائی ہوئی۔ چغلی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، چغلی کی تعریف بھی سَماعَت فرمالیجئے:

چُغلی کی تعریف

لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا چغلی ہے۔[2] شارحِ بخاری حضرتِ علامہ بدرُالدّین عینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں کہ جُمہور اِسی تعریف کے قائل ہیں۔[3] کسی ضرورتِ شرعی کے بغیر چغلی کرنا حرام ہے مگر یہ کہ جسے بات پہنچا رہا ہے نہ پہنچانے میں اسے نقصان ہوگا تو بات بتانا واجب ہے کیونکہ اب یہ چغلی نہیں بلکہ خیر خواہی ہوگی۔[4] چُغل خور جب تک اس گناہ سے سچی توبہ نہ کرے گا جنت میں

مدینہ

(1) مکاشفة القلوب، الباب الثامن والسبعون فی النهی عن الغیبة والنمیمة، ص ۲۶۰۔
(2) شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم النمیمة، جزء:۲، ۱۰۲/۱۱۲۔
(3) عمدة القاری، کتاب البر والصلة، باب مایکره من النمیمة، ۱۵/۲۰۹۔
(4) حدیقه الندیة، النوع السابع من الانواع الستین النمیمة، ۲/۲۲۸۔

www.dawateislami.net

داخل ہونے سے محروم رہے گا چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ رِوایت فرماتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کو اِرشاد فرماتے سُنا: ''لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ نَمَّامٌ یعنی چُغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔''(1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ اپنے آپ کو ہر گناہ سے دُور رکھیں بِالخُصُوص چغلی، حسد اور غیبت کے تو قریب بھی نہ جائیں کہ حسد اور غیبت کرنے والے کی بھی دُعا قبول نہیں کی جاتی جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا فقیہ ابواللَّیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: تین آدمیوں کی دُعا قَبول نہیں ہوتی (1) جو مالِ حرام کھاتا ہو (2) جو بکثرت غیبت کرتا ہو اور (3) جو مسلمانوں سے کینہ یا حسد رکھتا ہو۔(2)

مجھے غیبتوں سے بچا یاالٰہی!
بچوں چُغلیوں سے سدا یاالٰہی!

چغل خوری کے خلاف جنگ جاری رہے گی
محبتوں کے چور چغل خور چغل خور

(3) حرام خوری

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللّٰہ پاک طیّب ہے اور طیب ہی کو پسند فرماتا ہے۔ حرام کھانے، پینے اور پہننے والے اللّٰہ پاک کو ہرگز پسند نہیں تو بھلا ایسوں کی دُعا

(1) مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم النمیمة، ص٦٦، حدیث:١٦٨۔

(2) تنبیه الغافلین، باب الحسد، ص ۹۵۔

www.dawateislami.net

کیسے قبول ہوگی چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک اللّٰہ پاک ہے اور وہ پاک ہی قبول فرماتا ہے اور اللّٰہ پاک نے مؤمنین کو اُس چیز کا حکم دیا ہے جس کا مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو دیا ہے۔ اللّٰہ پاک نے فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۝۵۱﴾[1] ترجمۂ کنز الایمان: ''اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔'' (اور مؤمنین سے فرمایا:) ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾[2] ترجمۂ کنز الایمان: '' اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔'' پھر فرمایا: ایک شخص لمبا سفر کرتا ہے، اُس کے بال بکھرے ہوئے اور غُبار آلود ہوتے ہیں، وہ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہتا ہے: ''یَارَبِّ! یَا رَبِّ!'' حال یہ ہے کہ اُس کا کھانا پینا حرام ہے، اُس کا پہننا حرام اور اُس نے حرام سے ہی پرورش پائی ہے تو پھر اُس کی دُعا کیسے قبول ہوگی؟[3]

یہ حرام کھاتا ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عُتْبَہ دخوّاص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے منقول ہے: ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کسی مقام سے گزرے تو دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ اُٹھائے رو رو کر بڑے رِقّت انگیز اَنداز میں مصروفِ دُعا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ

مدینہ

(1) پ۱۸، المؤمنون: ۵۱۔ (2) پ۲، البقرۃ: ۱۷۲۔

(3) مسلم، کتاب الزکوۃ، باب قبول الصدقۃ... الخ، ص۵۰۶، حدیث: ۶۵۔

www.dawateislami.net

کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اسے دیکھتے رہے پھر بارگاہِ خدا میں عرض گزار ہوئے: ''اے میرے رب! تو اپنے اس بندے کی دُعا کیوں نہیں قبول کر رہا؟'' اللّٰہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وحی نازل فرمائی: ''اے موسیٰ! اگر یہ شخص اتنا روئے، اتنا روئے کہ اس کا دَم نکل جائے اور اپنے ہاتھ اتنے بلند کرلے کہ آسمان کو چھولیں تب بھی میں اس کی دُعا قبول نہ کروں گا۔'' حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: ''میرے مولیٰ! اس کی کیا وجہ ہے؟'' اِرشاد ہوا: ''یہ حرام کھاتا اور حرام پہنتا ہے اور اس کے گھر میں حرام (مال) ہے۔''(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبولیتِ دُعا کا نسخہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات تھے ان کی دُعائیں قبول ہوتی تھیں۔ وہ کون سا نسخہ تھا جس کے سبب انہیں یہ سعادت حاصل تھی۔ آیئے! بارگاہِ نبوی سے حاصل ہونے والے اِس نسخے کو ملاحظہ فرمایئے جس کے سبب ہم بھی اپنی دُعاؤں کو قبولیت کی منزل تک پہنچا سکتے ہیں۔ چنانچہ

ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللّٰہ پاک کی بارگاہ میں دُعا فرمایئے کہ وہ میری دُعا قبول فرمائے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدینہ

(1) عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ والخمسون بعد الثلاث مائۃ...الخ، ص۳۱۲۔

www.dawateislami.net

نے اِرشاد فرمایا: **اے سعد! اللّٰہ پاک بندے کی دُعا اُس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک کہ اُس کا رِزق پاک (یعنی حلال) نہ ہو جائے۔** حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ دُعا فرما دیجئے کہ اللّٰہ پاک میری روزی کو پاک وصاف فرما دے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا کے بغیر میں تو اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ پس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں دُعا فرمائی: اے اللّٰہ! سعد کی روزی کو پاک فرما دے۔ اس کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا یہ حال ہو گیا کہ گندم کی ایک بالی بھی اپنے جانوروں کے خشک چارے میں دیکھ لیتے (اور شک گزرتا کہ شاید یہ ان کے کھیت کی نہیں) تو خُدّام سے فرماتے: اس کو واپس وہیں چھوڑ آؤ، جہاں سے اسے کاٹا ہے۔ (1)

40 دِن کی نمازیں نامقبول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! لقمۂ حرام سے ہر ایک کو بچنا لازم ہے ورنہ تباہی و بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔ اللّٰہ پاک کے پیارے رَسول، رَسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ عبرت بُنیاد ہے: جس نے حرام کا ایک لقمہ کھایا اُس کی 40 روز کی نمازیں قَبول نہیں کی جائیں گی اور اس کی دُعا 40 روز تک نامقبول ہوگی۔ (2)

مدینہ

(1) تاریخ ابن عساکر، سعد بن مالك ابی وقاص، ۲۰/۳٤۰۔

(2) فردوس الاخبار، باب المیم، ۲/۳۰۰، حدیث: ٦۲٦۳۔

www.dawateislami.net

(4) قطعِ رحمی

حضرتِ سَیِّدُ نا اَعمش رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا عبدُاللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک بار صُبح کے وَقْت مجلس میں تشریف فرما تھے، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں قاطِعِ رِحم (یعنی رشتہ توڑنے والے) کو **اللّٰہ** پاک کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اُٹھ جائے تاکہ ہم **اللّٰہ** پاک سے مغفِرت کی دُعا کریں کیونکہ قاطِع رِحم (یعنی رشتہ توڑنے والے) پر آسمان کے دَروازے بند رہتے ہیں۔ (یعنی اگر وہ یہاں موجود رہے گا تو رَحمت نہیں اُترے گی اور ہماری دُعا قَبول نہیں ہوگی) (1)

جہاں رِشتہ توڑنے والا ہو وہاں رَحمت نہیں اُترتی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل دیکھا جاتا ہے کہ لوگ بات بات پر رِشتے داریاں ختم کر دیتے اور ایک دوسرے کے ساتھ ناراض ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ لہٰذا آپَس میں مَحَبَّت کی فَضا قائم رکھنے اور ثواب کمانے کیلئے رشتے داروں کے ساتھ حسنِ سُلوک کے ضِمن میں ایک حدیثِ پاک ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُ نا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَحادیثِ مبارَکہ بیان فرما رہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر قاطِعِ رِحم (یعنی رِشتے داری توڑنے والا) ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہو گئے تو اُس

(1) معجم کبیر، من اسمه عبدالله، عبدالله بن مسعود... الخ، ۱۵۸/۹، حدیث: ۸۷۹۳۔

www.dawateislami.net

نوجوان سے پھوپھی نے کہا: تم جا کر اس کا سبب پوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضِر ہو کر جب پوچھا تو حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ سُنا ہے: **''جس قوم میں قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس (قوم) پر اللہ پاک کی رَحمت کا نُزول نہیں ہوتا۔''**[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پہلے کے مسلمان کس قدر خوفِ خدا رکھنے والے ہُوا کرتے تھے! خوش نصیب نوجوان نے **اللہ** پاک کے ڈر کے سبب فوراً اپنی پھوپھی کے پاس خود حاضِر ہو کر صُلح کر لی۔ سبھی کو چاہئے غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے اَن بَن ہے، جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرعی عذر نہ ہو تو فوراً ناراض رشتے داروں سے ''صُلح و صفائی'' شروع کر دیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ سربلندی پائیں گے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہ یعنی جو **اللہ** پاک کیلئے عاجِزی کرتا ہے **اللہ** پاک اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔[2] اپنے گھروں اور مُعاشَرے (مُ۔عَا۔شَ۔رے) کو **اَمن کا گہوارہ** بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جائیے، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت، راہِ خدا کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کو اپنا

(1) الزواجر، الباب الثانی فی الکبائر الظاهرة، الکبیرة الثالثة بعد الثلاثة مائة، ۲/۱۵۳۔
(2) شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع ... الخ، ۶/۲۷۶، حدیث: ۸۱۴۰ ملتقطا۔

www.dawateislami.net

معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ دونوں جہاں کی سعادتیں نصیب ہونگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

5 جلدی مچانا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جلدی مچانے کے سبب بھی دُعا قبول نہیں ہوتی چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ یعنی تُمہاری دُعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دُعا کی تھی قبول نہ ہوئی۔ (1)

6 دُعا میں غفلت ولاپرواہی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُعا قبول نہ ہونے کا ایک سبب بے توجُّہی سے دُعا کرنا بھی ہے۔ جس طرح نماز، روزہ اور دیگر عبادات کے ادا کرنے کے لئے کچھ شرائط ہیں اِسی طرح دُعا جو کہ **عبادت کا مغز** ہے اس کی قبولیّت کی بھی کچھ شرائط ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دُعا مکمّل دِلجمعی کے ساتھ مانگی جائے، جو زبان سے اَدا کر رہے ہیں دِل میں بھی وہی ہو اور دِل و دِماغ مُکمّل طور پر دُعا میں حاضِر ہوں کیونکہ بے توجُّہی کے ساتھ دُعا مانگنے والے کی دُعا اللّٰہ پاک قبول نہیں فرماتا جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ''اللّٰہ پاک سے اِس یقین سے دُعا مانگو کہ وہ ضرور قبول کرنے والا ہے اور یاد رکھو! اللّٰہ پاک کسی غافِل اور لاپرواہ کی دُعا قبول نہیں فرماتا۔'' (2)

(1) بخاری، کتاب الدعوات، باب یستجاب للعبد مالم یعجل، ۴/۲۰۰، حدیث: ۶۳۴۰۔

(2) ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات... الخ، ۵/۲۹۲، حدیث: ۳۴۹۰۔

www.dawateislami.net

مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الْاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: دُعا کرتے وقت یہ یقین کرلو کہ رَب اپنے کرم سے میری یہ دُعا ضرور قبول کرے گا، اِس میں لطیف اِشارہ اِس جانب بھی ہے کہ دُعا کے وقت تمام شرائط قبول اور آدابِ دُعا پورے کرو جس سے تمہارے دِل کو قبولیت کا یقین خود بخود ہو جائے پھر ساتھ ہی اس کے کرم سے اُمید رکھو اللہ پاک آس والوں کو نا اُمید نہیں فرماتا اس کا نام ہے رَجَاءُ السَّائِلِیْن۔ مزید فرماتے ہیں: قبولیتِ دُعا کی بہت سی شرطیں ہیں (یعنی قوی اَسباب ہیں) جن میں سے بڑی اہم شرط دِل لگنا ہے اسی لیے خصوصیت سے اس کا ذِکر فرمایا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دُعا مانگنے کے وقت دِل اور طرف ہو، منہ اور طرف، ہاتھ رب کی بارگاہ میں پھیلے ہوں، خیال بازار وغیرہ میں ہو تو دُعا قبول نہیں ہوتی۔ قبولیتِ دُعا اس شرط سے ہے کہ ہاتھ، زبان، دِل دھیان سب کا مرکز ایک ہی یعنی بارگاہِ اِلٰہی۔ (1)

دِل جَمعی سے دُعا کیجئے

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِرشاد فرماتے ہیں: **اللّٰہ** پاک طالبِ شہرت، رِیاکار اور لہو ولَعب (کے طور پر عمل) کرنے والے کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتا اور نہ اُس کی دُعا کو شرفِ قبولیّت بخشتا ہے مگر یہ کہ وہ دِلجمعی کے ساتھ دُعا کرے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

(1) مراٰۃ المناجیح، ۳/۲۹۸۔

(2) مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب الدعا بلا نیۃ ولا عمل ۱۰/۱۳۹، حدیث: ۲۹۸۸۰ مختصراً۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللّٰہ پاک بے توجہی اور غفلت کے ساتھ دُعا مانگنے والے کی دُعا قبول نہیں فرماتا لہٰذا ہمیں حضورِ قلبی (یعنی پوری توجہ) اور دِلجمعی کے ساتھ دُعا مانگنی چاہئے اور جب بھی دُعا مانگیں اِس یقین کے ساتھ مانگیں کہ اللّٰہ پاک ضَرور قبول فرمائے گا اگرچہ اِس کا اثر دیر سے ظاہر ہو، حدیثِ پاک میں قبولیّتِ دُعا میں تاخیر پر اجرِ کثیر کی بشارت آئی ہے چُنانچِہ

قبولیّتِ دُعا میں تاخیر باعثِ اجرِ کثیر

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 322 صفحات پر مشتمل کتاب **''فضائلِ دُعا''** کے صفحہ 55 پر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے والدِ گرامی رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن حضرت مولانا مفتی **نقی علی** خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: سَرورِ معصوم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے رِوایت ہے: دُعا بندے کی 3 باتوں سے خالی نہیں ہوتی: (1) یا اُس کا گناہ بخشا جاتا ہے (2) یا دُنیا میں اُسے فائدہ حاصل ہوتا ہے (3) یا اُس کے لئے آخِرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے (کہ جب بندہ اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُستَجاب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تمنّا کرے گا، کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخِرت) کے واسطے جمع ہو رہتیں) (1)

اِسی طرح مُفسِّرِ قرآن، صدرُ الاَفاضِل مفتی سیِّد محمّد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 186 ﴿اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾

(1) معجم اوسط، من اسمه عبدا لله، ۳/ ۲۱۳، حدیث: ۴۳۶۸۔

www.dawateislami.net

(ترجمۂ کنز الایمان: دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔) کے تحت فرماتے ہیں: دُعا عرضِ حاجت ہے اور اِجابَت (یعنی قبولیّت) یہ ہے کہ پروردگار اپنے بندے کی دُعا پر "لَبَّیْکَ عَبْدِیْ" فرماتا ہے، مراد (یعنی جو چیز مانگی ہے وہ) عطا فرمانا دوسری چیز ہے وہ بھی کبھی اس کے کرَم سے فِی الفَور ہوتی ہے، کبھی کسی حکمت کے باعث تاخیر سے، کبھی بندے کی حاجت دُنیا میں روا (یعنی پوری) فرمائی جاتی ہے، کبھی آخرت میں، کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے وہ عطا کی جاتی ہے، کبھی بندہ محبوب ہوتا ہے اس کی حاجت رَوائی میں اس لئے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصہ تک دُعا میں مشغول رہے، کبھی دُعا کرنے والے میں صِدق و اِخلاص وغیرہ شرائط قبول نہیں ہوتے اسی لئے اللہ پاک کے نیک اور مقبول بندوں سے دعا کرائی جاتی ہے۔"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دُعا کی قبولیّت میں تاخیر تو کرَم ہے!

رَئِیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن حضرت علامہ مفتی **نقی علی** خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ **"فضائلِ دُعا"** میں فرماتے ہیں: اَے عزیز! تیرا پروَردگار فرماتا ہے:

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پ۲، البقرہ:۱۸۶)	میں دُعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب مجھ سے دُعا مانگے۔
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ (پ۱۰، الانفال:۴۵)	دعا بہت مانگو اور مجھ کو اپنی مصیبت کے وقت یاد کرو تا کہ بلاء سے نجات پاؤ۔

www.dawateislami.net

فَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ (1) ہم کیا اچھے قبول کرنے والے ہیں۔

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (2) مجھ سے دُعا مانگو میں قبول فرماؤں۔

پس یقین سمجھ کہ وہ تجھے اپنے دَر سے مَحروم نہیں کرے گا اور اپنے وَعدے کو وَفا (یعنی پورا) فرمائے گا۔ وہ اپنے حَبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرماتا ہے:

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ (3) سائل کو نہ جھڑک۔

آپ (یعنی خود اللہ پاک) کس طرح اپنے خوانِ کرم (یعنی کرم کے عام لنگر) سے دُور کرے گا۔ بلکہ وہ تجھ پر نظرِ کرم رکھتا ہے کہ تیری دُعا کے قبول کرنے میں دیر کرتا ہے۔ (4)

نہ جانے کون سا گناہ ہوگیا ہے؟

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دُعا رائگاں (یعنی بیکار) تو جاتی ہی نہیں، اگر دُنیا میں اِس کا اَثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخرت میں اَجر و ثواب مِل ہی جائے گا۔ لہٰذا دُعا میں سُستی کرنا مُناسِب نہیں کہ دُعا مانگنا سنّت بھی ہے اور عِبادَت بھی جیسا کہ حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا گیا: ''اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی دُعا عبادت کا مَغز ہے۔'' (5)

پس اگر ہماری دُعا کے اَثرات ظاہر نہ ہوں تب بھی ہمیں دُعا کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دُعا کی قبولیّت کیلئے بہت جلدی مچاتے بلکہ **مَعَاذَاللّٰہ!** باتیں بناتے ہیں کہ ہم تو اتنے عَرصہ سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بُزُرگوں سے بھی دُعائیں

(1) پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۷۵۔ (2) پ۲۴، مؤمن: ۶۰۔ (3) پ۳۰، والضحیٰ: ۱۰۔
(4) فضائل دعا، ص۹۸۔
(5) ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، ۲۴۳/۵، حدیث: ۳۳۸۲۔

www.dawateislami.net

کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف پڑھتے ہیں، وہ اَوراد پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مزار پر بھی گئے مگر اللہ پاک ہماری حاجت پُوری کرتا ہی نہیں بلکہ بعض یہ بھی کہتے سُنے جاتے ہیں: **''نہ جانے ایسا کون سا گُناہ ہوگیا ہے جس کی ہمیں سزا مِل رہی ہے۔''**

''نماز نہ پڑھنا'' تو گویا کوئی خطا ہی نہیں!

اِس طرح کی ''بھڑاس'' نِکالنے والے سے اگر دَریافت کیا جائے کہ بھائی! آپ نماز تو پڑھتے ہی ہوں گے؟ تو شاید جواب ملے، ''جی نہیں۔'' دیکھا آپ نے! زبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، ''نہ جانے کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مِل رہی ہے!'' اور نماز میں اِن کی غَفلت تو اِنہیں نظر ہی نہیں آ رہی! گویا نَماز نہ پڑھنا تو **مَعَاذَاللہ** کوئی گُناہ ہی نہیں ہے! ارے! اپنے مختصر سے وُجُود پر ہی تھوڑی نظر ڈال لیتے، دیکھئے تو سہی! لِباس اَنگریزی، چِہرہ بھی دُشمنانِ مُصْطَفٰے آتَش پَرَستوں جیسا یعنی تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کی عظیم سُنَّت داڑھی مُبارَک چِہرے سے غائِب! تَہذِیب وتَمَدُّن اِسلام کے دُشمنوں جیسا، نَماز تک بھی نہ پڑھیں۔ حالانکہ نماز نہ پڑھنا زبردست گُناہ، داڑھی منڈانا حرام اور بھی دِن بھر میں جھوٹ، غیبت، چُغلی، وَعدہ خِلافی، بدگُمانی، بدنگاہی، والِدَین کی نافرمانی، گالی گلوچ، فِلمیں ڈِرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ نہ جانے کتنے گناہ کئے جائیں۔ لیکن یہ گناہ ''جناب'' کو نظر ہی نہ آئیں۔ اِتنے اِتنے گناہ کرنے کے باوُجُود شَیطان غافِل کر دیتا ہے اور زبان پر یہ اَلفاظِ شِکوہ کھیل رہے ہوتے ہیں۔

کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے
جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!

www.dawateislami.net

جس دوست کی بات ہم نہ مانیں

ذرا سوچئے تو سہی! آپ کا کوئی جِگری دوست آپ کو کئی بار کچھ کام بتائے مگر آپ اُس کا کام نہ کریں اور کبھی آپ کو اپنے اُسی دوست سے کام پڑ جائے تو ظاہر ہے آپ پہلے ہی سہمے رہیں گے کہ میں نے تو اِس کا ایک بھی کام نہیں کیا اب وہ بھلا میرا کام کیوں کرے گا! اگر آپ نے ہمّت کر کے بات کر کے بھی دیکھی اور واقِعی اُس نے کام نہ بھی کیا تب بھی آپ شِکوہ نہیں کرسکیں گے کیونکہ آپ نے بھی تو اپنے دوست کا کوئی کام نہیں کیا تھا۔

اب ٹھنڈے دِل سے غور کیجئے کہ اللہ پاک نے کتنے کتنے کام بتائے، کیسے کیسے اَحکام جاری فرمائے۔ مگر ہم اُس کے کون کون سے اَحکام پر عمل کرتے ہیں؟ غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ اُس کے کئی اَحکامات کی بَجا آوَری میں ہم نِہایت ہی کوتاہ واقِع ہوئے ہیں۔ اُمید ہے بات سمجھ میں آ گئی ہوگی کہ خود تو اپنے پروَردگار کے حُکموں پر عَمَل نہ کریں۔ اور وہ اگر کسی بات (یعنی دُعا) کا اَثر ظاہِر نہ فرمائے تو شِکوہ، شِکایت لے کر بیٹھ جائیں۔ دیکھئے نا! آپ اگر اپنے کسی جِگری دوست کی کوئی بات بار بار ٹالتے رہیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ آپ سے دوستی ہی خَتْم کردے۔ لیکن اللہ پاک اپنے بندوں پر کس قدَر مِہربان ہے کہ لاکھ اُس کے فرمان کی خِلاف وَرزی کریں۔ پھر بھی وہ اپنے اِحسانات ختم نہیں کرتا۔ وہ لُطف وکرم فرماتا ہی رہتا ہے۔ ذرا غور تو فرمایئے! جو بندے اِحسان فَراموشی کا مُظاہَرہ کررہے ہیں۔ اگر وہ بھی بَطورِ سزا اپنے اِحسانات اُن سے روک لے تو ان کا کیا بنے؟ یقیناً اُس کی عِنایت کے بغیر ایک قدَم بھی نہیں اُٹھایا جاسکتا۔ اَرے! وہ

www.dawateislami.net

اپنی عظیمُ الشان نعمت ہوا کو جو بالکل مفت عطا فرما رکھی ہے اگر چند لمحوں کیلئے روک لے تو ابھی لاشوں کے اَنبار لگ جائیں!

قبولیّتِ دُعا میں تاخیر کا ایک سبب

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! بَسا اَوقات دُعاؤں کی قَبولیّت کی تاخیر میں کئی مصلحتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں جیسا کہ حُضُور، سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ پُرسُرور ہے: جب مؤمن بندہ اللہ پاک سے دُعا کرتا ہے تو اللہ پاک جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سے اِرشاد فرماتا ہے: ''ٹھہرو! ابھی نہ دو کہ مجھے اِس کی آواز پسند ہے۔'' اور جب کوئی فاجِر دُعا کرتا ہے، فرماتا ہے: ''اے جبرئیل! اِس کا کام جلدی کر دو کہ مجھے اِس کی آواز ناپسند ہے۔''(1)

رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرت مولانا مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یَحْیٰی بِن سَعید بِن قَطَّان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے جنابِ باری کو خواب میں دیکھا عَرض کی: ''اِلٰہی! میں اکثر دُعا کرتا ہوں اور تُو قَبول نہیں فرماتا؟'' حُکم ہوا: ''اے یَحْیٰی! **میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں، اِس واسطے تیری دُعا (کی قَبولیّت) میں تاخیر کرتا ہوں۔**''(2)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! معلوم ہوا اللہ پاک کو اپنے نیک بندوں کی گریہ وَزاری پسند ہے تو یُوں بھی بَسا اَوقات قبولیّتِ دُعا میں تاخیر ہوتی ہے۔ اب اِس

(1) کنز العمال، کتاب الاذکار، الفصل الثانی فی آداب الدعاء، جزء:۲، ۱/۳۹، حدیث:۳۲۵۸۔
(2) فضائل دعا، ص۹۹۔

www.dawateislami.net

مَصلَحت کو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں! بہرحال جلدی نہیں مچانی چاہئے۔

افسروں کے پاس تو بار بار دھکے کھاتے ہو مگر!

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِسُنَّت، مجدِّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے والدِ گرامی کی تصنیفِ لطیف "اَحسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدابِ الدُّعَاءِ" کے حاشیے "ذَیلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاء" میں قبولیّتِ دُعا میں جلدی مچانے والوں کو اپنے مخصُوص اور نہایت عِلمی انداز میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: سَگانِ دُنیا (یعنی دُنیوی اَفسروں) کے اُمیدواروں (یعنی اُن سے کام نِکلوانے کے آرزومَندوں) کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمید واری (اور اِنتظار) میں گُزارتے ہیں، صُبح وشام اُن کے دَروازوں پر دوڑتے ہیں، (دَھکّے کھاتے ہیں) اور وہ (اَفسران) ہیں کہ رُخ نہیں مِلاتے، بار (جواب) نہیں دیتے، جھڑکتے، دِل تنگ ہوتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں، اُمیدواری میں لگایا تو بَیگار (بے کار محنت) ڈالی، یہ حضرت گِرہ (یعنی اپنے پلے) سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار بَیگار (فُضُول محنت) کی بَلا اُٹھاتے ہیں اور وہاں (یعنی افسروں کے پاس دھکّے کھانے میں) برسوں گُزریں ہَنُوز (یعنی ابھی تک گویا) روزِ اوّل (ہی) ہے۔ مگر یہ (دُنیوی افسروں کے پاس دھکّے کھانے والے) نہ اُمید توڑیں، نہ (افسروں کا) پیچھا چھوڑیں اور اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن، اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْن، عَزَّجَلَالُہٗ کے دروازے پر اوّل تو آتا ہی کون ہے! اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گُزرا اور شِکایت ہونے لگی، صاحِب! پڑھا تو تھا، کچھ اَثر نہ ہوا! یہ اَحمَق اپنے لئے اِجابَت (یعنی قبولیّت) کا دروازہ

www.dawateislami.net

خُود بند کر لیتے ہیں۔ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ تُمہاری دُعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دُعا کی تھی قبول نہ ہوئی۔ (1)

اور پھر بعض تو اِس پر ایسے جامے سے باہَر (یعنی بے قابو) ہو جاتے ہیں کہ اَعمال واَدعیہ (یعنی وظائف ودُعاؤں) کے اَثر سے بے اِعتِقاد، بلکہ اللّٰہ پاک کے وَعدہ وکرم سے بے اِعتماد، وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْکَرِیْمِ الْجَوَّاد۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اے بے حیا! بے شَرمو!! ذرا اپنے گریبان میں مُنہ ڈالو۔ اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تُم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے ہوئے اَوّل تو آپ لَجاؤ (یعنی شرماؤ) گے، کہ ہم نے تو اُس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کِس مُنہ سے اُس سے کام کو کہیں اور اگر ''غرض دِیوانی ہوتی ہے'' (یعنی مطلب پڑا تو) کہہ بھی دیا اور اُس نے (اگر تمہارا کام) نہ کیا تو اَصلاً مَحَلِّ شِکایَت نہ جانو گے (یعنی اس بات پر شکایت کرو گے ہی نہیں ظاہر ہے خود ہی سمجھتے ہو) کہ ہم نے (اُس کا کام) کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب جانچو، کہ تم مَالِک عَلَی الْاِطْلَاق عَزَّ جَلَالُہٗ کے کِتنے اَحکام بَجالاتے ہو؟ اُس کا حُکم بجا نہ لانا اور اپنی دَرخواست کا خواہی نَخواہی (زبردستی، ناچار) قَبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے!

اواحمق! پھر فرق دیکھ! اپنے سَر سے پاؤں تک نَظرِ غور کر! ایک ایک رُوئیں میں

(1) بخاری، کتاب الدعوات، باب یستجاب للعبد مالم یعجل، ۴/ ۲۰۰، حدیث: ۶۳۴۰.

www.dawateislami.net

ہر وَقت ہر آن کتنی کتنی ہزار دَر ہزار دَر ہزار صَد ہزار بے شُمار نعمتیں ہیں۔ تُو سوتا ہے اور اُس کے مَعْصُوم بندے (یعنی فِرِشتے) تیری حِفاظت کو پہرا دے رہے ہیں، تُو گُناہ کر رہا ہے اور (پھر بھی) سَر سے پاؤں تک صِحّت و عافِیَّت، بَلاؤں سے حِفاظَت، کھانے کا ہَضْم، فُضلات (یعنی جسم کے اندر کی گندگیوں) کا دَفْع، خُون کی رَوانی، اَعضاء میں طاقت، آنکھوں میں روشنی۔ بے حِساب کَرَم بے مانگے بے چاہے تُجھ پر اُتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بَعض خواہشیں عطا نہ ہوں، کِس مُنہ سے شِکایَت کرتا ہے۔ تُو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کاہے میں ہے! تُو کیا جانے کہ کیسی سَخْت بَلا آنے والی تھی کہ اِس (بظاہر نہ قَبول ہونے والی) دُعا نے دَفع کی، تُو کیا جانے کہ اِس دُعا کے عِوَض کیسا ثواب تیرے لئے ذَخیرہ ہو رہا ہے، اُس کا وَعدہ سچّا ہے اور قبول کی یہ تینوں صُورتیں ہیں جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اَعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اِعتِقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور اِبلیسِ لَعین نے تجھے اپنا سا کر لیا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی (اور اللہ پاک کی پناہ وہ پاک ہے اور عظمت والا)

اَے ذَلیل خاک! اے آبِ ناپاک! اپنا مُنہ دیکھ اور اِس عظیم شَرَف کو غور کر کہ اپنی بارگاہ میں حاضِر ہونے، اپنا پاک، مُتعالی (یعنی بلند و بالا) نام لینے، اپنی طرف مُنہ کرنے، اپنے پُکارنے کی تجھے اِجازت دیتے ہیں۔ لاکھوں مُرادیں اِس فَضْلِ عظیم پر نثار۔

او بے صَبرے! ذرا بھیک مانگنا سیکھ۔ اِس آستانِ رَفیع کی خاک پر لَوٹ جا اور لِپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں! بلکہ اُسے پُکارنے، اُس سے مُناجات کرنے کی لَذَّت میں ایسا ڈوب جا کہ اِرادہ و مُراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ

www.dawateislami.net

اِس دروازے سے ہر گز محروم نہ پھرے گا کہ مَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرِيْم اِنْفَتَحَ (جس نے کریم کے دَروازے پر دستک دی تو وہ کُھل ہی گیا) وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْق (اور توفیق اللہ پاک کی طرف سے ہے)[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُن لوگوں کو کس قدر پیارے انداز میں سمجھایا ہے کہ جو دُعا کی قبولیّت میں جلدی کرتے اور یہ شِکوہ کرتے ہیں کہ ہماری دُعا قبول نہیں ہوتی کہ دُنیوی افسران کے پاس تو سالوں سال دھکّے کھاتے ہیں لیکن سب بادشاہوں کے بادشاہ کی اَعلیٰ واَشرَف بارگاہ میں حاضر ہو کر دُعا نہیں مانگتے اور اگر مانگیں بھی تو شکوے شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ایسی بارگاہ ہے کہ جہاں قبولیّت ہی قبولیّت ہے رد تو ہے ہی نہیں بس ہمارے مانگنے ہی میں کمی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! عاشقانِ رَسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں دُعا مانگنے کی خوب ترغیب دِلائی جاتی ہے اور اس سلسلے میں مفید کُتُب بھی شائع کی گئی ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی **419** صفحات پر مُشتمِل ایک اَہم کتاب **''مدَنی پنج سورہ''** ہے جس میں قرآنی دُعاؤں کے ساتھ ساتھ دِین و دُنیا کی بھلائیوں کے مُتعلّق **49** دُعائیں بھی شامل ہیں اور مزید اَوراد و وَظائف اور مبارَک مہینوں کے مُتعلّق معلومات کے لئے بھی اِس کتاب کا مُطالَعہ بے حد مفید ہے۔

(1) فضائل دعا، ص۱۰۰۔

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مجدّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی نے دُعا کے موضوع پر ایک جامع کتاب تحریر فرمائی ہے، اس تصنیفِ لطیف کا نام "اَحسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدابِ الدُّعَاءِ" ہے، "ذَیلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاء" کے نام سے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا اِس پر تفصیلی حاشیہ بھی ہے، یہ کتاب دُعا کے فضائل وآداب، قبولیّتِ دُعا کے مقامات، دُعا قبول نہ ہونے کی وُجوہات اور اِس موضوع پر تفصیلی معلومات کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے، مکتبۃ المدینہ نے اِس کی تسہیل کرکے "فضائلِ دُعا" کے نام سے اِسے شائع کرنے کا شرَف حاصل کیا ہے، ہدیّۃً حاصل کرکے خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کے مطالَعہ کی ترغیب دِلائیے۔

قبولیتِ دُعا کے دو مدنی نسخے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً بدعملیوں اور گناہوں کے سبب دُعائیں قبولیت سے روک دی جاتی ہیں۔ دو رِوایات ملاحظہ فرمائیے جن میں دُعا کی قبولیت کے طریقے بیان کئے گئے ہیں چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّسْتَجَابَ دَعْوَتُہٗ فِی الشَّدَائِدِ وَالْکَرْبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ یعنی جسے یہ پسند ہو کہ مصیبت اور پریشانی میں اس کی دُعا قبول کی جائے تو اسے چاہئے کہ آسودگی اور خوش حالی میں کثرت سے دُعا کرے۔ (1)

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی

(1) اخبار اصبهان، عمرو بن علی بن بحربن کنیز الصیرفی، ۲/۲۹۔

www.dawateislami.net

اللّٰہُ عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّستَجَابَ دَعوَتُہٗ وَتُکْشَفَ کُربَتُہٗ فَلْیُیَسِّرْ عَلٰی مُعْسِرٍ یعنی جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے اور اس سے تکلیفوں کو دور کر دیا جائے تو اسے چاہئے کہ مُفلِس وتنگدست پر آسانی کرے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مَدَنی قافلوں میں بھی دُعائیں قبول ہوتی ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں** میں **عاشِقانِ رَسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرنے والوں پر رحمتِ خداوندی کی چھما چھم بارش ہوتی ہے اور دیگر کئی اِنعامات کے ساتھ ساتھ اُن کی دُعاؤں کو بھی شرَفِ قبولیّت عطا کیا جاتا ہے۔ اگر ہم بھی راہِ خدا میں سفَر کر کے خوب رو رو کر اور گڑگڑا کر اُس کے حُضُور دُعا مانگیں گے تو اللہ پاک ہماری دُعا بھی ضَرور قبول فرمائے گا۔ مَدَنی قافلوں میں سفَر کر کے دُعا مانگنے والوں کے مسائل حل ہونے کی بہت ساری مدنی بہاریں وقتاً فوقتاً سننے کو ملتی ہیں، چُنانچِہ

ہاتھ کے مَسّے

ٹنڈو آدم (سندھ، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں تقریباً دو سال سے بازو کے مسّوں کی وجہ سے پریشان تھا۔ علاج پر کافی رقم خرچ کی، ایک بار آپریشن بھی کروایا مگر ''مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی'' کے مِصداق مسّوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا تھا، دِل میں ایک خوف سا بیٹھ گیا تھا کہ ان مَسّوں میں شاید کینسر ہو جائیگا اور میرا

مدینہ

(1) الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل من انظر معسرا..الخ، ص۱۳۶، حدیث:۴۶۹.

www.dawateislami.net

بازو کاٹ دیا جائیگا۔ اللہ پاک عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی صوبائی مجلسِ مُشاوَرت (بلوچستان) کو ہر آن سلامت رکھے۔ اٰمین۔ انہوں نے صوبائی سَطح پر کوئٹہ میں دو روزہ سنّتوں بھرا اِجتماع (۲۸/۲۷ جُمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ) رکھا۔ قسمت نے یاوَری کی اور میں بھی سنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہوا، دعوتِ اسلامی کے بے شمار مَدَنی قافِلے دُنیا کے مختلف ممالِک میں ہر وقت سفر پر رہتے ہیں اور گاؤں گاؤں قَریہ قَریہ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے پھرتے ہیں، میں نے سُن رکھا تھا کہ مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے والوں کی دُعائیں قَبول ہوتی ہیں، میں نے بھی ہمّت کی اور کوئٹہ سے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے 12 روزہ مَدَنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ بارگاہِ خداوندی میں میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ پیش کر کے گڑگڑا کر دُعا کی۔ مجھ گناہ گار پر کرم ہوگیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرے سارے مَسّے جَھڑ گئے، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جن مَسّوں کا آپریشن کروایا تھا ان کے نشانات باقی ہیں مگر ۱۲ روزہ مَدَنی قافِلے میں جھڑنے والے مَسّوں کے تو نشانات تک غائب ہوگئے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ علٰی اِحسانہٖ وَکَرَمِہٖ۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
زَخم بگڑے بھریں پھوڑے پُھنسی مِٹیں گر ہوں مَسّے جَھڑیں قافِلے میں چلو(1)

دعوتِ اسلامی کے اِجتماعات میں بھی دُعائیں قبول ہوتی ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِسی طرح دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے

(1) فیضانِ سنّت، ص۸۳۔

www.dawateislami.net

اِجتماعات میں بھی دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کتنے ہی لاچاروں کی بگڑی بن گئی اور کیسے کیسے مریض صحت یاب ہوگئے کیونکہ ان اجتماعات میں سینکڑوں ہزاروں مسلمان جمع ہوتے ہیں اور جہاں مسلمان جمع ہوں وہاں اللہ پاک کے نیک بندے بھی ہوتے ہیں چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 453 پر فرماتے ہیں: جہاں چالیس مسلمان جمع ہوتے ہیں ان میں ایک وَلِیُّ اللہ ضرور ہوتا ہے۔[1] آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ اپنے اپنے علاقوں میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات میں ضَرور بِالضَّرور شرکت فرمایا کریں اِس سے جہاں دُنیا و آخرت کی بیشمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی وہیں اللہ پاک کے فضل و کرم اور صالحین کے قرب کی برکت سے آپ کی **دُعائیں بھی قبول** ہوں گی اور اِنْ شَآءَ اللہ آپ اپنے اندر خوشگوار تبدیلی محسوس فرمائیں گے۔ ترغیب و تحریص کے لئے ایک مَدَنی بہار پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ

جگر کا کینسر ٹھیک ہوگیا!

گلستانِ مصطفٰے کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کو دعوتِ اسلامی کے ملتان شریف میں ہونے والے بین الاقوامی سنّتوں بھرے تین روزہ اِجتماع کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو جگر کا کینسر تھا۔ وہ دُعائے شِفا کرنے کا جذبہ لئے سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوگئے۔ ان کا کہنا ہے میں نے اجتماعِ پاک میں خوب دُعا کی۔ واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا چیک اپ کروایا تو یہ دیکھ کر

(1) التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، ۱/۱۱۰.

www.dawateislami.net

ڈاکٹر حیران وششدر رہ گئے کہ اُس کے جگر کا کینسر ختم ہو چکا تھا! ڈاکٹروں کی پوری ٹیم ورطۂ حیرت میں ڈوبی ہوئی تھی کہ آخر کینسر گیا کہاں! جبکہ مریضہ کی حالت اس قدر خراب تھی کہ اجتماعِ پاک میں جانے سے پہلے اُس کے جگر سے روزانہ کم از کم ایک سِرِنج بھر کر مَواد نکالا جاتا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِجتماعِ پاک (ملتان) میں شرکت کی بَرَکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں کینسر کا نام ونشان تک نہ رہا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُو بہ صحت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو، کہیں کینسر ہو، دِلائے گا تم کو شفا مَدَنی ماحول
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول [1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فَضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، مُصطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ [2]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

(1) غیبت کی تباہ کاریاں، ص۱۵۱.

(2) مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵.

www.dawateislami.net

نبیِّ مکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِن یعنی دعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلحے کی کارکردگی اسلحہ چلانے والے پر منحصر ہوتی ہے، صرف اسلحے کی تیزی کارگر ثابت نہیں ہوتی، چنانچہ اسلحہ مکمل اور ہر قسم کے عیب سے پاک ہو، اور اسلحہ چلانے والے بازو میں قوت ہو، اور درمیان میں کوئی رکاوٹ بھی نہ ہو تو دشمن پر ضرب کاری لگتی ہے، اور ان تینوں اَشیاء میں سے کوئی ایک ناپید ہو تو نشانہ متأثر ہوتا ہے۔ چونکہ دُعا بھی مؤمن کے لیے ایک ہتھیار ہے لہٰذا اس کے بھی کچھ آداب پیش کیے جاتے ہیں۔

”یا ربِّ مُصْطَفٰے! ہماری دُعا قبول فرما“ کے 25 حُرُوف کی نسبت سے دُعا مانگنے کے 25 مَدَنی پھول

﴿1﴾ دِل کو حتَّی الْاِمکان غیرُ اللّٰہ کے خیال سے پاک رکھے، حدیث شریف میں ہے: ”بلاشبہ اللّٰہ پاک تمہارے چہروں اور اَموال کی جانب نظر نہیں فرماتا، ہاں! وہ تو تمہارے دِلوں اور اَعمال کی طرف دیکھتا ہے۔[2] ﴿2،3،4﴾ بدن، لباس اور دُعا کی جگہ پاک ہو۔ ﴿5﴾ دُعا سے پہلے کوئی نیک عمل کرے تاکہ اللّٰہ پاک کی رحمت اُس کی طرف مُتوجِّہ ہو۔ ﴿6﴾ جن کے حُقُوق ذِمَّہ پر ہوں اُنہیں ادا کرے یا مُعاف کروائے۔

(1) مستدرك حاكم، كتاب الدعاء والتكبير ...الخ، الدعاء سلاح المؤمن...الخ، ۱/۶۶۲، حديث: ۱۸۵۵.

(2) مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم ...الخ، ص۱۳۸۷، حديث: ۳۴.

www.dawateislami.net

﴿7﴾ کھانے، پینے، پہننے اور کمانے میں حرام سے بچے کہ حرام خور اور حرام کار کی دُعا اکثر رَدّ کردی جاتی ہے۔ ﴿8﴾ دُعا سے پہلے گُزشتہ گناہوں کی توبہ کرے۔ ﴿9﴾ مکروہ وقت نہ ہو تو خُلُوصِ دِل کے ساتھ دو رَکعت نماز پڑھے۔ ﴿10﴾ دُعا کے وقت باوضو، قبلہ رُو اور اَدَب کے ساتھ دوزانو بیٹھے۔ ﴿11﴾ گڑگڑا کر اور خُشُوع وخُضُوع سے دُعا کرے کہ اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: اپنے ربّ سے دُعا کرو، گڑگڑاتے اور آہستہ۔'' ﴿12﴾ دُعا کے وقت نگاہیں نیچی رکھے ورنہ آنکھیں ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ ﴿13﴾ دُعا کے اوّل آخر اللہ پاک کی حمد و ثناء کرے اور سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھے۔ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے: اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِه یعنی دُعا اللہ پاک سے حجاب میں ہے جب تک محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کے اہلِ بیت پر دُرُود نہ بھیجا جائے''[2] ﴿14﴾ شُروع میں اللہ پاک کو اُس کے محبوب ناموں سے پکارے خُصُوصاً 3 مرتبہ ''یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن'' کہے کہ اس کی برکت سے اللہ پاک اُس کی طرف خاص توجُّہ فرمائے گا چنانچہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ پاک نے ''یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن''

مدینہ

(1) پ۸، الاعراف: ۵۵.

(2) کنزالعمال، کتاب الاذکار، الفصل الثانی فی آداب الدعاء، جزء: ۲، ۱/۳۵، حدیث: ۳۲۱۲.

www.dawateislami.net

کہنے والے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے کہ جو شخص اسے تین بار کہتا ہے، فرشتہ ندا کرتا ہے: مانگ کہ ''اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن'' تیری طرف متوجہ ہے۔[1] اور 5 مرتبہ ''یَارَبَّنَا'' کہنا بھی دُعا کی قبولیت میں بہت اثر رکھتا ہے۔[2] ﴿15﴾ اللّٰہ پاک کی بارگاہ میں اُس کے اَسماء وصِفات، آسمانی کتابوں، فرشتوں، نبیّوں، ولیّوں کا وسیلہ پیش کرے، اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلام میں خُصوصاً حضور سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وسیلہ پیش کرے ﴿ جیسا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک نابینا صحابی کو تعلیم فرمائی کہ یوں دعا مانگو:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ[3] اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ یعنی اے اللّٰہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسُّل کرتا ہوں اور تیری طرف مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذَرِیعے سے جو نبیِ رحمت ہیں۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذَرِیعے سے اپنے ربّ کی طرف اِس حاجت کے بارے میں مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔'' الٰہی! ان کی شفاعت میرے

مدینہ

(1) مستدرك حاكم، كتاب الدعاء والتكبير الخ، باب انّ لله ملكاً مؤكلاً۔۔۔الخ، ۲/۲۳۹، حدیث: ۲۰۴۰۔ (2) فضائل دعا، ص ۷۰۔

(3) حدیثِ پاک میں اس جگہ ''یا محمد'' (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہے۔ مگر مجدِّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے ''یا محمد'' (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہنے کے بجائے، **یارسولَ اللّٰہ** (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہنے کی تعلیم دی ہے۔ تفصیل کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے رسالۂ مبارکہ تَجَلِّی الْیَقِیْن بِاَنَّ نَبِیَّنَا سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن (فتاوی رضویہ، ج ۳۰) کا مطالعہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

حق میں قبول فرما۔''[1] اور اولیائے کِرام رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ میں حُضُور سیِّدُنا غوثِ اعظم رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا وسیلہ پیش کرے (آپ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا فرمان ہے: ''مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کُشِفَتْ عَنْہُ وَمَنْ نَادٰنِیْ بِاسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فَرَجَتْ عَنْہُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِیْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ لَہٗ یعنی جو کسی تکلیف میں مجھ سے مدد مانگے وہ تکلیف دُور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر پکارے وہ سختی ٹل جائے اور جو کسی حاجت کے وقت مجھے اللّٰہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ بنائے وہ حاجت پوری ہو۔''[2] ﴿16﴾ اپنی زندگی میں جو نیک اَعمال خالصتاً اللّٰہ پاک کیلئے کئے ہوں اُن کا وسیلہ پیش کرے۔ ﴿17﴾ مُکمّل اَدَب کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرے اور ہاتھوں کو سینے یا کندھوں یا چہرے کے بِالمُقابِل لائے یا پورے اُٹھائے کہ بغلوں کی سپیدی (سفیدی) نظر آئے۔ ﴿18﴾ ہتھیلیاں پھیلی رکھے کہ دُعا کا قبلہ آسمان ہے۔ ﴿19﴾ دُعا مانگنے میں پہلے آخِرت کے مُتعلِّق دُعا مانگے پھر دُنیا کے بارے میں۔ ﴿20﴾ جب دُعا مانگے تو اِس یقین کے ساتھ مانگے کہ میری دُعا قبول ہوگی چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے: ''اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ یعنی اللّٰہ پاک سے اس حال میں دُعا کرو کہ تمہیں قبولیّت کا یقین ہو۔''[3]

مدینہ

(1) ابن ماجة، کتاب إقامة الصلوات والسنة فیها، باب ماجاء فی صلاة الحاجة، ۲/ ۱۵۷، حدیث: ۱۳۸۵، ترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتی، باب فی انتظار الفرج و غیر ذلك، ۵/ ۳۳۶، حدیث: ۳۵۸۹، معجم کبیر، ما سند عثمان بن حنیف، ۹/ ۳۰، حدیث: ۸۳۱۱، بہارِ شریعت، ۱/ ۶۸۵۔

(2) بهجة الاسرار، ذکر فضل اصحابه وبشراهم، ص ۱۹۷۔

(3) ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات عن رسول اللّٰه، ۵/ ۲۹۲، حدیث: ۳۴۹۰۔

www.dawateislami.net

﴿21﴾ کوشش کرے کہ خوب رو رو کر دُعا مانگے اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنا لے کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے۔ ﴿22﴾ جب دُعا مانگے تو سنّت یہ ہے کہ پہلے اپنے لئے دُعا مانگے، پھر والدین و دیگر اہلِ اِسلام کو شریک کرے۔ ﴿23﴾ آمین پر دُعا ختم کرے کہ دُعا کی مُہر ہے اور سُننے والے کو بھی آمین کہنا چاہئے۔ ﴿24﴾ دُعا سے فارِغ ہونے کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لے تاکہ جو خیر و برکت دُعا سے حاصل ہوئی ہے وہ چہرے سے بھی مَس ہو۔ ﴿25﴾ دُعا کی قبولیّت میں جلدی نہ کرے کہ قبولیّت کے لئے جلدی مچانے والے کی دُعا بھی قبول نہیں ہوتی۔

مزید سنّتیں اور کثیر دُعائیں سیکھنے کے لئے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 3 کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفْحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** اور **''مدنی پنج سورہ''** ہدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

دعائے معروف کَرْخی کی برکت

حضرتِ سیِّدُنا ابوسلیمان رُوْمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا خلیل صیّادرَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ میرا بیٹا شہر سے باہر کھیتوں کی طرف گیا اور گم ہوگیا، خوب ڈھونڈا لیکن کہیں نہ ملا، بیٹے کی جدائی پر اس کی ماں غم سے نڈھال ہوگئی۔ میں حضرتِ سیِّدُنا مَعْرُوف کَرْخی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے ابومحفوظ! میرا بیٹا لاپتہ ہوگیا ہے۔ اس کی والدہ بیٹے کی جدائی میں غم سے ہلکان ہوئی جارہی ہے۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ نے فرمایا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: حضور! دعا فرمائیں کہ اللہ پاک ہمارے بیٹے کو ہم سے ملوادے۔ یہ سن کر وئی کامل، مقبولِ بارگاہِ خداوندی، حضرت سیِّدُنا مَعْرُوف کَرْخی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور اس طرح التجا کی: ''اے میرے پروردگار! بے شک تمام آسمان تیرے ہیں، زمین تیری ہے اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے سب کا مالک وخالق تو ہی ہے۔ میرے مالک! ان کا بچہ انہیں لوٹادے۔'' حضرت سیِّدُنا خلیل صیّادرَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کہتے ہیں: پھر میں آپ کی اجازت سے شہر کے دروازے پر آیا تو اپنے بیٹے کو وہاں موجود پایا اس کا سانس پھول رہا تھا۔ میں نے جب اپنے بیٹے کو دیکھا تو فرطِ محبت سے پکارا: اے محمد! اے میرے بیٹے! میری آواز سن کر وہ میری طرف لپکا۔ میں نے اسے سینے سے لگا کر پوچھا: میرے لختِ جگر تم کہاں تھے؟ کہا: ابا جان میں گندم کے کھیتوں میں مارا مارا پھر رہا تھا کہ اچانک یہاں پہنچ گیا۔ میں اپنے بچے کو لے کر خوشی خوشی گھر کی طرف چل دیا۔ یہ حضرت سیِّدُنا مَعْرُوف کَرْخی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی دعا کی برکت تھی کہ مجھے میرا بیٹا مل گیا۔

(عیون الحکایات، الحکایۃ الحادیۃ عشرۃ بعد الثلاثمائۃ، ص ۲۷۸ ماخوذاً)

www.dawateislami.net

پیغامِ فَنا

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ آپ اپنے دِل میں دُنیائے فانی سے بے رَغبتی اور آخرتِ باقی سے قلبی لگاؤ محسوس فرمائیں گے۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میں وقتِ سحر کچھ سی رہی تھی کہ سُوئی میرے ہاتھ سے گر گئی اور چراغ بھی بجھ گیا۔ اِتنے میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم تشریف لے آئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے چہرۂ اَنور کے مُقدّس نُور سے سارا کمرہ جگمگا اُٹھا اور سُوئی مِل گئی۔

میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم! آپ کا چہرہ کتنا روشن ہے۔ اِرشاد فرمایا: ”ہلاکت ہے اُس کے لئے جو بروزِ قیامت میری زِیارت نہ کر سکے گا۔“ میں نے عرض کی: ”بروزِ قِیامت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی زِیارت سے کون محروم رہے گا؟“ اِرشاد فرمایا: ”بخیل۔“ میں نے پوچھا: ”یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم! بخیل کون ہے؟“ فرمایا: ”جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ بھیجے۔“[1]

مدینہ

1 ..... القول البدیع، الباب الثالث فی تحذیر من ترک الصلاۃ... الخ، ص ۳۰۲۔

www.dawateislami.net

بَرادرِ اعلیٰ حضرت، اُستاذِ زمَن، شہنشاہِ سخن مولانا حَسَن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس واقعہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سُوزنِ گُم شُدہ ملتی ہے تبسُّم سے تیرے
شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا

پھر شاہِ خوش خِصال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا حُسن وجمال یوں بیان کرتے ہیں:

بہرِ دِیدار جُھک آئے ہیں زمیں پر تارے
واہ اے جلوۂ دِلدار چمکنا تیرا (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

باغ و بہار پیغامِ فنا دیتے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح چَمَن کا مالی ٹہنیوں سے تازہ اور مسکراتے ہوئے پھول توڑ لیتا ہے اِسی طرح صِرف بوڑھے ہی نہیں بلکہ صِحَّت مَند نوجوان بھی موت سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ جس طرح چَمَن کی نَوخیز کلیاں اور نرم ونازُک پھول ہوا کے معمولی جھونکے سے گِر جاتے ہیں، اِسی طرح دُنیا کی کچی کلیاں یعنی ننّھے مُنّے بچے اور نوعُمر لڑکے ذرا سی تکلیف میں مبتلا ہو کر موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔ جس طرح چمن میں پھُول بھی ہوتے ہیں اور کانٹے بھی، اِسی طرح دُنیا کے

www.dawateislami.net

گُلِستان میں جہاں پھولوں جیسی حَسین اور خوشبودار زندگی بَسَر کرنے والے نیک، پرہیز گار اور حُسنِ اَخلاق کے پیکر اَفراد ہیں، وہیں کانٹوں جیسی زندگی گزارنے والے کُفّارِ ناہنجار، فُسّاق و فُجّار، بَدکِردار و بَداطوار اَفراد بھی ہیں۔ چَمَن کا مالی پھولوں کی بڑی قدر کرتا، اُنہیں گلدستے میں سجاتا اور دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے جبکہ کانٹوں کو کُوڑے کَرکٹ کے ڈھیر پر پھینک دیتا یا جَلا دیتا ہے۔

طیبہ کے سِوا سب باغ پامالِ فنا ہوں گے
دیکھو گے چمن والو! جب عہدِ خزاں آیا (حدائقِ بخشش)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چمنِ دُنیا کے مہکتے پھول مؤمنین و صالحین ہیں، اللہ پاک اُنہیں جنّت کی لازوال و سرمدی نعمتیں عطا فرمائے گا، جبکہ دُنیا کے کانٹے نُما اِنسان جیسے کُفّارِ ناہنجار، بدکار اور عِصیاں شِعار لوگ جہنّم میں پھینکے جانے اور نارِ دَوزخ میں جَلائے جانے کے مستحق ہوں گے۔ اَلْعِیاذُ بِاللّٰہِ

ہر چیز میں پیغامِ فنا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! محض پھول اور کانٹے ہی نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کائنات کا ذَرّہ ذَرّہ پیغامِ فنا دے رہا ہے، گھڑیال ہی کو دیکھ لیجئے! یہ گھنٹا بجاتا اور ایک خاموش پیغام چھوڑتا ہے کہ "اے اِنسان! تیری زندگی کا ایک اور گھنٹا کم ہو گیا۔"

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے مُنادی
گردُوں نے گھڑی عُمر کی اِک اور گھٹادی

www.dawateislami.net

یونہی پیدائش یا شادی وغیرہ کی سالگرہ مناتے ہوئے لوگ خوشی سے پُھولے نہیں سماتے، لیکن اِس طرف دھیان کم ہی ہوتا ہے کہ سالگرہ بھی فنا کا ایک پیغام ہے کہ ”زندگی کے مزید ایک سال کو گِرہ لگا دی گئی ہے یعنی زندگی کے سالوں میں سے مزید ایک سال کم ہو گیا، جو سال گزر گیا، پلٹ کر نہیں آئے گا۔ اِسی لئے آخرت کے فِکر مند لوگ گزرے ہوئے اَوقات کا مُحاسَبہ اور آنے والے اَوقات کو بہتر سے بہتر بنانے کا تہیّہ کرتے ہیں اور نفس کو قابو کرنے کے لئے مصروفِ عمل رہتے ہیں تاکہ آخرت کی تیاری کے سلسلے میں اِس کی شرارتیں اور ہٹ دَھرمیاں آڑے نہ آئیں، شب و روز اِن خوش نصیبوں کے دِل کی صَدا اور فکر یہی ہوتی ہے۔

آخرت کی فِکر کرنی ہے ضَرور — زندگی اِک دِن گزرنی ہے ضَرور
قبر میں مَیّت اُترنی ہے ضَرور — جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور
ایک دِن مَرنا ہے آخر موت ہے — کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

مؤمن کی نصیحت

حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بِن سُمَیْط بن عَجْلان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد کو اِرشاد فرماتے سنا کہ مؤمن اپنے نفس کو اِس طرح سمجھاتا ہے: ”اے نفس! یہ دُنیاوی اور فانی **زندگی صرف تین دِن** ہی تو ہے، ایک تو گزر گیا، دوسرا وہ جو گزر رہا ہے، سمجھ لے کہ بس یہ بھی گزر گیا اور تیسرا ”کل کا دِن“ ہے اور وہ تو ایک کھوکھلی

www.dawateislami.net

اُمّید ہے جسے شاید تُو نہ پا سکے، اُس کا پورا ہونا مَوہُوم (یعنی فرضی) ہے۔ بِالفرض اگر تُو کل تک زِندہ رہا تو کل کا دِن تیرا رِزق اور نہ جانے کتنے لوگوں کے لئے موت کا پیغام ساتھ لے کر آئے گا، ہو سکتا ہے تُو بھی اُنہی میں شامل ہو جنہیں پیغامِ اَجل (یعنی موت کا پیغام) ملنے والا ہے۔ پھر اگر مزید زندگی ملی تو تیرے کمزور و ناتواں دِل پر غربت، بیماری اور آفات کا غَم مُسلَّط رہے گا۔ جب تجھے اِتنے سارے دُنیاوی غَم ہوں گے تو تیرا دِل فکرِ آخرت کی طرف کیسے مُتَوجِّہ ہو گا۔ یاد رکھ! ہر گزرتا دِن تیری عمر کو کم کرتا چلا جا رہا ہے، لیکن تجھے کوئی پَرواہ نہیں۔ وہ شخص حیاتِ آخرت کے لئے کیا تیاری کرے گا جس کی دُنیاوی خواہشات ہی پوری نہیں ہوتیں؟ کتنا نادان اور عجیب ہے وہ مسلمان جسے یقین ہے کہ یہ دُنیا فانی اور آخرت کی زندگی باقی رہنے والی ہے، پھر بھی باقی کو چھوڑ کر فانی کو بہتر سے بہتر بنانے کے غم میں غَلطاں و پیچاں (یعنی اُلجھا ہوا) ہے۔[1]

اِس گھر میں نہ پابند نہ آزاد رہے غمگین رہے کوئی نہ دِل شاد رہے
تعمیر مکاں کس کے لئے ہوتا ہے کوئی نہ یہاں رہے گا یہ یاد رہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آخرت کی تیاری کا ذہن

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری کے لئے قَبر و حشر کی یاد اور اُس کی بہتری کے لئے فِکر و عَمل بہت ضَروری ہے۔ جب اِن دُشوار گُزار گھاٹیوں کا

1 ..... عیون الحکایات، الحکایۃ الثلاثون بعد الاربع مائۃ، موعظۃ السمیط بن عجلان، ص ۳۶۴ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

پُر ہَول مَنظر ہر وَقت پیشِ نظر ہو گا تو اِن سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔ اِن ہولناک مَناظِر کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم سب کو چاہئے کہ باقی رہنے والی اَشیاء پر فانی چیزوں کو ترجیح نہ دیں۔ جاہ و مَنصَب، دولت و طاقت اور نفسانی خواہشات سے کبھی دھوکا نہ کھائیں، کبھی بھی اپنے آپ کو طاقتور نہ سمجھیں کہ اصل اور سب سے بڑی طاقت اللہ پاک کی ہے۔ کبھی منصب کے غُرور میں اپنے آپ کو بہت بڑا حاکم نہ جانیں کہ اصل بادشاہی تو وہ ہے جسے زَوال نہ ہو، خوشی و شادمانی کے مواقع پر کبھی غفلت کا شکار نہ ہوں کہ حقیقی خوشی و فرحت وہ ہے جو بغیر لَہْو و لَعِب کے حاصل ہو۔

کہاں تختِ خُسْرَو کہاں طاقِ کِسریٰ محلِ اِقامت کا اُن کے پتا کیا
ملے خاک میں سینکڑوں مَسند آرا نہ گورِ سِکندر نہ ہے قبرِ دارا
مٹے ناموں کے نشاں کیسے کیسے زمین کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کائنات کا ذرّہ ذرّہ ہر ہر لمحہ پیغامِ فنا دے رہا ہے کہ اے کائنات میں آنے والے! مَت بھول کہ تُو اِس دُنیا میں ہمیشہ ہر گز نہیں رہ سکتا، مگر اِس پیغام کو وہی خوش نصیب سنتا اور اس سے عِبرت پاتا ہے جس پر اللہ پاک کی خاص رَحمت ہوتی ہے۔ وہ موت کی آغوش میں جانے سے پہلے ہی فانی دُنیا سے بے رَغبت ہو کر آخرت کی تیاری میں لگ جاتا ہے۔ وہ محض دُنیا ہی کی خاطِر دَوڑ دُھوپ کرنے اور دُنیاوی جاہ و حَشمت (شان و شوکت) میں ایک دوسرے پر سَبْقَت لے جانے کی کوشش کرنے کے بجائے اپنے رَبّ کی رِضا جُوئی کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ جیسا کہ

www.dawateislami.net

پارہ 4 سورۂ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 133 میں اللہ پاک کا فرمانِ مغفرت نِشان ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ۝۱۳۳ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور دوڑو اپنے رَبّ کی بخشش اور ایسی جنّت کی طرف جس کی چوڑان (چوڑائی) میں سب آسمان و زمین آجائیں پرہیز گاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”اِس طرح کہ توبہ اور اَداءِ عِبادت میں جلدی کرو اور اُس میں ایک دوسرے پر سَبْقَت (برتری) لے جانے کی کوشش کرو۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اِنسان ہر وقت کو اپنا آخری وقت سمجھ کر اللہ (پاک) کی عبادت کرے۔“[1]

موسم اچھا، پانی وافر، مٹی بھی زرخیز
جس نے اپنا کھیت نہ سینچا[2] وہ کیسا دِہقان[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنازہ اور پیغامِ فنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس فانی دُنیا کی فانی چیزوں کی محبت یا انہیں حاصل کرنے کی کوشش میں اِنسان اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 ..... نور العرفان، پ۴، اٰل عمرٰن: تحت الآیۃ: ۱۳۳۔
2 ..... پانی نہ دیا، سیراب نہ کیا 3 ..... زمیندار، کسان

www.dawateislami.net

کے اَحکامات کو بُھلا دیتا ہے یا اُن سے غَفلت بَرتتا ہے، حالانکہ یہ سب فانی چیزیں نہ موت سے بچاسکتی ہیں اور نہ ہی آخرت میں کار آمد ہوسکتی ہیں۔ روز بروز اُٹھتے جنازے یہ پیغام دے رہے ہیں کہ اے غافِلو! میں بھی اِس فانی گھر سے رُخصت ہو رہا ہوں اور جلد ہی تمہیں بھی یہاں سے جانا ہے، چاہے کتنی ہی عیش کی زندگی گزار لو بالآخر موت کا ذائقہ چکھنا ہی ہے۔

جنازہ آگے بڑھ کر کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا راہنُما میں ہوں

پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 185 میں اللہ پاک کا فرمان ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِؕ-وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ-فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَؕ-وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ(۱۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو قِیامت ہی کو پورے ملیں گے جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخِل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الاَفاضِل حضرت مفتی سیِّد محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”دُنیا کی حقیقت اِس مُبارَک جُملہ نے بے حِجاب (یعنی واضح) کر دی، آدمی زندگانی پر مَفتون (یعنی شیدائی و دِیوانہ) ہوتا ہے، اِسی کو سرمایہ سمجھتا ہے اور اِس فُرصَت کو بے کار ضائع کر دیتا ہے، وقتِ اَخیر اُسے معلوم ہوتا ہے کہ اِس میں بَقا نہ تھی اور اِس کے ساتھ دِل لگانا حیاتِ باقی اور اُخروی

www.dawateislami.net

زندگی کے لئے سخت مَضَرَّت رَساں (یعنی نقصان دہ ثابت) ہوا۔ حضرت (سیِّدُنا) سعید بن جُبَیر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) نے فرمایا کہ دُنیا طالبِ دُنیا کے لئے مَتاعِ غُرور اور دھوکے کا سرمایہ (مال و دولت) ہے، لیکن آخرت کے طَلَب گار کے لئے دولتِ باقی کے حُصول کا ذَریعہ اور نَفْع دینے والا سرمایہ ہے۔" (1)

دُنیا فانی ہے اہلِ دُنیا فانی شہر و بازار و کوہ (2) و صحرا فانی
دِل شاد کریں کس کے نظارہ سے حسنؔ آنکھیں فانی ہیں یہ تماشا فانی

(ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مال کی پُکار

حضرت سیِّدُنا یَزِید بِن مَیْسَرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "پہلی اُمّتوں میں ایک مالدار شخص تھا، کثیر مال و دولت کا مالک ہونے کے باوجود وہ اللہ پاک کی راہ میں کچھ بھی خرچ نہ کرتا، بلکہ ہر وقت اسی کوشش میں رہتا کہ کسی طرح میری دولت میں اِضافہ ہو جائے۔ کثیر مال و دولت جمع کرنے کے بعد وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ خوب عیش و عِشرت سے رہنے لگا۔ بہت سے خُدّام ہر وقت ہاتھ باندھے اس کے حکم کے مُنتظِر رہتے، اَلغرض! وہ ان دُنیاوی آسائشوں میں ایسا مگن ہوا کہ اپنی موت کو بالکل بھول گیا۔ ایک دِن ملکُ الْمَوت حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک فقیر کی

مدینہ

1 ..... خزائنُ العرفان، پ۴، اٰل عمرٰن، تحت الآیۃ: ۱۸۵۔ 2 ..... پہاڑ

www.dawateislami.net

صورت میں اس کے گھر آئے اور دَروازہ کھٹکھٹایا۔ غلام فوراً دَروازے کی طرف دوڑے، اور جیسے ہی دَروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر کو پایا، اُس سے پوچھا: تو یہاں کس لئے آیا ہے؟ ملکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دیا: جاؤ، اپنے مالک کو باہر بھیجو۔ خادِموں نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا: وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہر گئے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا ملکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام یہ سُن کر وہاں سے چلے گئے۔ کچھ دیر بعد دوبارہ آئے اور دَروازہ کھٹکھٹایا، غلام باہر آئے تو ان سے کہا: جاؤ، اور اپنے آقا سے کہو: میں ملکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام ہوں۔

جب اس مالدار شخص نے یہ بات سُنی تو بہت خوف زدہ ہوا اور اپنے غلاموں سے کہا: جاؤ، ان سے بہت نرمی سے گفتگو کرو۔ خُدَّام باہر آئے اور حضرتِ سَیِّدُنا ملکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام سے کہنے لگے: آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اور کی روح قبض کرلیں اور اسے چھوڑ دیں، اللہ پاک آپ کو برکتیں عطا فرمائے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ملکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ پھر ملکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام اندر تشریف لے گئے اور اس مالدار شخص سے کہا: تجھے جو وصیت کرنی ہے کر لے، میں تیری روح قبض کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ یہ سُن کر سب گھر والے چیخ اُٹھے اور رونا دھونا شروع کر دیا، اس شخص نے اپنے گھر والوں اور غلاموں سے کہا: سونے چاندی سے بھرے ہوئے صندوق اور تابوت کھول دو، اور میری تمام دولت میرے سامنے لے آؤ۔ فوراً حکم کی تعمیل ہوئی اور سارا خزانہ اس کے قدموں میں ڈھیر کر دیا

www.dawateislami.net

گیا۔ وہ شخص سونے چاندی کے ڈھیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ذَلیل وبدترین مال! تجھ پر لعنت ہو، تو نے ہی مجھے اللہ پاک کے ذِکر سے غافل رکھا، تو نے ہی مجھے آخرت کی تیاری سے روکے رکھا۔

یہ سُن کر وہ مال اس سے کہنے لگا: تو مجھے ملامت نہ کر، کیا تو وہی نہیں کہ دُنیا داروں کی نظروں میں حقیر تھا؟ میں نے تیری عزت بڑھائی۔ میری ہی وجہ سے تیری رسائی بادشاہوں کے دَربار تک ہوئی، میری ہی وجہ سے تیرا نکاح امیر زادیوں سے ہوا۔ اب یہ تو تیری بدبختی ہے کہ تو نے مجھے شیطانی کاموں میں خرچ کیا۔ اگر تو مجھے اللہ پاک کے کاموں میں خرچ کرتا تو یہ ذِلت ورُسوائی تیرا مقدر نہ بنتی۔ کیا میں نے تجھ سے کہا تھا کہ تو مجھے نیک کاموں میں خرچ نہ کر؟ آج کے دِن میں نہیں بلکہ تو زیادہ ملامت ولعنت کا مستحق ہے۔[1]

دولتِ دُنیا کے پیچھے تُو نہ جا آخرت میں مال کا ہے کام کیا
مالِ دُنیا دو جہاں میں ہے وبال کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالجلال
(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے غفلت کی زندگی بِالآخر کس قدر شرمِندگی کا باعث بن جاتی ہے۔ اپنا یہ مَدَنی ذہن بنائیے کہ دُنیا کی زندگی ہمیشہ کی

1 ..... عیون الحکایات، الحکایۃ الرابعۃ والعشرون، حکایۃ ملک الموت مع رجل... الخ، ص۴۹ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

نہیں، بس! اُس گھر کی تیاری میں مصروف ہو جایئے جہاں ہمیشہ کی زندگی ہے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عزت و مقام حاصل کرنے کے لئے آخرت کو دُنیا پر ترجیح دیجئے تاکہ دونوں جہاں میں نَفْع ملے اور اگر اِس کا اُلٹ کیا کہ دُنیا کو بہتر بنایا اور آخرت کو بُھول گئے تو نُقصان اُٹھانا پڑے گا، لہٰذا جیتے جی آخرت کی تیّاری کر لیجئے کہ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔

آخرت باقی رہنے والی ہے

چُنانچِہ پارہ30 سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی آیت 16 اور17 میں اِرشاد ہوتا ہے:

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۝ وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝

ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی۔

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِن آیاتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”خیال رہے کہ دُنیاوی زندگی چار قسم کی ہے طغیانی، شیطانی، نفسانی، ایمانی۔

طغیانی زندگی وہ ہے جو اللہ (پاک) و رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مخالفت میں گزرے، جیسے فرعون یا ابوجہل کی زندگی۔

نفسانی و شیطانی زندگی وہ جو نفسِ اَمّارہ کی پرورش اور ربّ سے غفلت میں گزرے، جیسے عام غافِلوں کی زندگی۔

اِیمانی (زندگی) وہ جو آخرت کی تیاری میں گزرے، جیسے صحابۂ کرام (رَضِیَ اللہُ عَنْہُم)

www.dawateislami.net

کی زندگی۔ یہاں پہلی دو زندگیاں مُراد ہیں، دُنیاوی زندگی صِفر کی مثل ہے، اگر اکیلی رہے تو خالی اور اگر کسی عدد سے مل جائے تو اس کو 10 گنا بنادے، اگر یہ آخرت سے مل جائے تو 10 گنا بلکہ 700 گنا کر دے، اللہ نصیب کرے آمین۔

آخرت سے مُراد آخری زندگی ہے جس کی اِبتداء قبروں سے اُٹھنے پر ہے اِنتہاء کوئی نہیں وہ پچھلی تین زندگیوں سے اعلیٰ ہے، یعنی دُنیا میں آنے سے پہلے کی زندگی، دُنیاوی زندگی، بَرزخی زندگی، یہاں آخرت کی زندگی دو وجہوں سے اعلیٰ فرمائی گئی، "خَیْرٌ وَّاَبْقٰی" خَیْر تو اس لئے ہے کہ وہاں کی راحتیں تکلیف سے مخلوط (یعنی ملی ہوئی) نہیں، کسی نعمت میں حاکم، حکیم، عالم کی روک ٹوک نہیں، رَبّ کی ناراضگی کا اندیشہ نہیں، اَبْقٰی اس لئے ہے کہ اُسے فنا نہیں، وہاں فنا کرنے والی چیز یعنی موت بھی فنا ہو جائے گی، جس نیکی کا تعلق آخرت سے ہو جائے، وہ باقی بن جاتی ہے۔" (1)

ہم صَفیر و باغ میں ہے کوئی دَم کا چہچہا — بُلبلیں اُڑ جائیں گی سُونا چَمن رہ جائے گا
اَطلس و کمخواب کی پوشاک پر نازاں نہ ہو — اِس تنِ بے جان پر خاکی کفَن رہ جائے گا

دُنیا کا مَثَل الاذلیل ورُسوا

حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے کہ "اے ابنِ آدم! تیرے لئے ایک دُنیوی زندگی ہے اور ایک اُخروی، تم دُنیوی زندگی کو اُخروی زندگی پر ہرگز ترجیح نہ دینا کیونکہ اللہ پاک کی قسم! میں نے بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا کہ

(1) ..... نورالعرفان، پ۳۰، الاعلیٰ، تحت الآیۃ: ۱۷-۱۶۔

www.dawateislami.net

جنہوں نے اپنی دُنیاوی زندگی کو اُخروی زندگی پر ترجیح دی تو وہ ذَلیل ورُسوا ہو کر ہَلاکت میں مبتلا ہو گئے۔"[1]

دُنیا کو تُو کیا جانے یہ بِس[2] کی گانٹھ[3] ہے حرّافہ[4]
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دِکھائے، زہر پلائے، قاتِل، ڈائن[5]، شوہر کُش[6]
اِس مُردار پہ کیا للچایا، دُنیا دیکھی بھالی ہے (حدائقِ بخشش)

شرحِ کلامِ رضا: یہ دُنیا جو بظاہر تجھے بھولی بھالی نظر آتی ہے تو اِس کو کیا جانے یہ تو زہر کی گٹھڑی ہے۔ عَیاری و مکاری میں اپنا ثانی نہیں رکھتی، اِس ظالم کی شکل بڑی شریف اور بھولی بھالی ہے مگر اِس کا کِردار ایسا خطرناک کہ میٹھا شہد دِکھا کر زہر پلاتی ہے۔ ایسی قاتل ہے کہ جو اس سے محبت کرتا ہے اُسی کا خون چوس لیتی ہے تو پھر ایسی ناپاک مُردار دُنیا پر کیا للچانا، ہزاروں لوگ اسے آزما چکے ہیں آزمائے کو کیا آزمانا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ فانی دُنیا باقی رہنے والی آخرت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں لہٰذا ہمیں آخرت کی بہتری اور اُس کی اَبدی نعمتوں کے حُصُول کے لئے تگ و دَو (یعنی کوشش) کرتے رہنا چاہئے۔ اِس سلسلے میں اگر دُنیا کی فانی لذّتیں چھوڑنا بھی

مدینہ

1 ..... بحر الدموع، الفصل الخامس عشر، حب الدنیا اعظم الضرر، ص۹۸۔
2 ..... زہر 3 ..... گٹھڑی 4 ..... مکار، عیار 5 ..... جادوگرنی، کلیجا کھانے والی عورت 6 ..... خاوند کو قتل کرنے والی

www.dawateislami.net

پڑیں تو چھوڑ دیں اور کسی بھی مُعاملے میں دُنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دیں کیونکہ آخرت سے غافِل اور دُنیا میں مشغول بدنصیبوں کے لئے سراسر رُسوائی اور ہلاکت ہی ہلاکت ہے، جن خوش بختوں کے مُقدّر میں اللہ پاک کی جانب سے ہدایت اور خُصوصی رَحمت ہوتی ہے، وہ دُنیا اور اُس کی غافِل کر دینے والی اَشیاء سے جان چُھڑا کر اللہ پاک کے حُضُور سر جھکا کر آخرت میں سُرخ رُوئی کے لئے کوششیں شروع کر دیتے ہیں۔ اگر بتقاضائے بشریَّت کوئی غلطی یا کوتاہی سرزد ہو جائے تو اشکِ ندامت بہاتے، توبہ واِستِغفار کرتے اور آئندہ کے لئے نیکیوں بھری زندگی گزارنے کا عَزم بِالجزم کر لیتے ہیں۔

توفیق دے کہ آگے نہ پیدا ہو خُوئے بَد[1]
تبدیل کر جو خصلَتِ بد[2] پیشتر[3] کی ہے (حدائقِ بخشش)

بے عَیب گھر

حضرتِ سیِّدُنا عَوْن بِن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سابقہ قوموں کے کسی بادشاہ نے ایک بہت ہی خوبصورت شہر بنوایا۔ اُس کی تعمیر وترقی اور شادابی و خوبصورتی کے لئے خوب مال خرچ کیا اور حتَّی الْاِمکان اُسے ہر کمی سے پاک اور ہر نقص سے بے عیب رَکھنے کی کوشش کی۔ شہر کی تعمیرات اور آرائش وزیبائش مکمل ہونے پر بادشاہ نے ایک پُر تکلف دَعوت کا اِہتمام کیا اور دَعوت کے شُرَکاء سے اِس شہر کے بارے میں تأثُّرات لینے کے لئے سپاہیوں کو مُقرَّر کر دیا جو ہر آنے والے شخص

مدینہ

1 ..... بری عادت 2 ..... بری عادت 3 ..... پہلے والی

www.dawateislami.net

سے پوچھتے کہ ”ہمارے بادشاہ کے بنائے ہوئے اِس نئے شہر میں کوئی نَقص یا خرابی تو نہیں؟“ ہر شخص کا یہی جواب ہوتا کہ ”یہ شہر ہر لحاظ سے مُکمّل، بے عَیب اور خوبصورت ہے۔“ دعوت کا سلسلہ جاری تھا کہ چند بُزرگ اِس دَعوت میں تشریف لائے۔ جب اُن سے تأثُّرات لئے گئے تو انہوں نے فرمایا: ہم نے اِس شہر میں دو بڑے عیب دیکھے ہیں۔“ یہ سُن کر سپاہی اُن کو بادشاہ کے پاس لے گئے۔ بادشاہ نے پوچھا: ”تم نے میرے اِس عظیمُ الشّان اور خوبصورتی سے بسائے گئے شہر میں کیا عیب پائے؟ اُنہوں نے فرمایا: ”ایک یہ کہ تیرا یہ شہر خراب اور فنا ہو جائے گا اور دوسرا عیب کہ اِس شہر کے مکین بھی مَر جائیں گے۔“

بادشاہ ان کی بات سمجھ گیا، پوچھنے لگا: ”کیا تم کسی ایسے گھر کے بارے میں جانتے ہو جو کبھی فنا نہ ہو اور اُس کا مالِک کبھی موت کا شِکار نہ ہو؟“ اُنہوں نے جواب دیا: ”اگر تم اُس گھر کے خواہش مَند ہو تو تخت و تاج چھوڑ کر ہمارے حلقے میں شامل ہو جاؤ۔“ بادشاہ نے تخت و تاج چھوڑا، فقیرانہ لباس زیبِ تن کیا اور اُن بُزرگوں کے حلقے میں شامل ہو گیا۔ کافی عرصہ وہ اس قافلہ کے ساتھ رہا۔ ایک دِن انہیں متوجہ کر کے کہا: ”اب مجھے اِجازت دو میں کہیں اور جانا چاہتا ہوں۔“ بزرگوں نے کہا: ”کیا تمہیں ہمارے دَرمیان کوئی ناگوار بات پیش آئی ہے؟“ کہا: ”ایسی کوئی بات نہیں۔“ پوچھا: ”پھر کیوں جانا چاہتے ہو؟“ کہا: ”بات دَراصل یہ ہے کہ تم مجھے جانتے ہو اس لئے عزت و اِحترام کرتے ہو۔ اب میں ایسی جگہ جانا چاہتا ہوں، جہاں مجھے کوئی جانتے

www.dawateislami.net

والا نہ ہو۔" یہ کہہ کر بادشاہ ایک نامعلوم منزل کی جانب چلا گیا۔ (1)

چھت بنا لیتے ہیں کیوں ریت کی دِیواروں پر
کتنے غافل ہیں یہ نئے شہر بسانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِعلانِ فنا

حضرتِ سیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے غلام حضرتِ سیِّدُنا ابو حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ رِوایت فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہر صبح ایک مُنادِی اِعلان کرتا ہے: "اے لوگو! پیدا کرو موت کے لئے، جمع کرو فنا کے لئے اور تعمیر کرو اُجاڑنے کے لئے۔" (2)

ہے بظاہر بشکلِ رنگ وگُل — پر حقیقت میں خار ہے دُنیا
ایک پَل میں اِدھر سے ہے اُدھر — چار دِن کی بہار ہے دُنیا
زندگی نام رکھ دیا کس نے — موت کا اِنتِظار ہے دُنیا

مکڑی کے جالے کا پیغام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ جو اِس فانی دُنیا میں آگیا اُسے موت آکر ہی رہے گی، پیدا ہونے سے پہلے ہی اُس کے دَفن ہونے کی جگہ مُقرَّر کر دی

مدینہ

1 ..... عیون الحکایات، الحکایۃ والثلاثون بعد الاربع مائۃ، فی المدینۃ عیبان، اثنان، ص ۳۷۳ ملخصاً۔

2 ..... شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، فصل فی ذم بناء ما لایحتاج... الخ، ۷/۳۹۶، حدیث: ۱۰۷۳۱۔

www.dawateislami.net

گئی ہے۔ دُنیا کی تمام تر اَشیاء اور فانی لذّتیں پیغامِ فنا دے رہی ہیں لیکن یہ ندا سمجھتا وہی ہے جسے اللہ پاک نصیحت قبول کرنے والا دِل اور عبرت حاصل کرنے والی آنکھ عطا فرمائے۔ مَثَلاً مکڑی جالا بُن کر بہت خوش ہوتی اور اُس میں چُھپ کر بیٹھی رہتی ہے، گمان یہ کرتی ہے کہ میں نے بہت زَبردست قلعہ بنالیا ہے، اب نہ تو مجھ تک دُشمن پہنچ سکے گا اور نہ ہی یہ جالا ٹوٹے گا، مگر سب جانتے ہیں کہ ہوا کا معمولی سا جھونکا مکڑی کے جالے کو توڑ کر ہوا میں اُڑا دیتا ہے جب جالا ٹوٹتا ہے تب مکڑی کو سمجھ آتی ہے کہ میں جس گھر اور جالے کو مضبوط سمجھتی رہی وہ تو بالکل ہی کمزور تھا۔ اِسی طرح ہم ناتواں جتنا چاہیں جوڈو کراٹے، باڈی بلڈنگ اور وَرزش سے اپنے جسم کو توانا کرلیں، مضبوط وعالیشان گھر بنالیں، اپنی حفاظت کے لئے اَسلحہ اور حارِسین (Guards) مُقرَّر کرلیں بہر حال موت کا ایک جھونکا اور مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام کا ایک وار ہمیں مَنوں مِٹّی تلے سُلادے گا۔

موت آئی پہلواں بھی چل دیئے　　خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
چل دیئے دُنیا سے سب شاہ وگدا　　کوئی بھی دُنیا میں کب باقی رہا!
تُوخوشی کے پھول لے گا کب تلک؟　　تُو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟

(وسائلِ بخشش)

اے بلند محلات اور مضبوط جسموں والو! مکڑی کا یہ جالا تمہیں بھی پیغامِ فنا دے

www.dawateislami.net

رہا ہے کہ جس طرح مکڑی کا جالا ہوا کے ایک جھونکے سے تَہس نَہس ہو جاتا ہے اِسی طرح تمہارے مضبوط مکانات اور عالی شان محلات، تمہاری مضبوط ترین کوٹھیاں اور بنگلے زَلزلے کے ایک معمولی جھٹکے سے زمین کے اَندر سما جائیں گے اور تمہارا لَحِیم شَحِیم (یعنی موٹا تازہ) جسم موت کے ایک وار سے ڈھیر ہو جائے گا۔

اُونچے اُونچے مَکاں تھے جن کے — تنگ قبروں میں آج آن پڑے
آج وہ ہیں نہ ہیں مکاں باقی — نام کو بھی نہیں ہے نشاں باقی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر سے جواب

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ایک دفعہ موت کے مُتَعَلِّق غور و فِکر اور حُصُولِ عبرت کی غرض سے قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں جا کر یہ اَشعار پڑھے:

اَتَیْتُ الْقُبُوْرَ فَنَادَیْتُهَا — فَاَیْنَ الْمُعَظَّمُ وَالْمُحْتَقَرُ
وَاَیْنَ الْمُدِلُّ بِسُلْطَانِهٖ — وَاَیْنَ الْعَزِیْزُ اِذَا مَا افْتَخَرَ

ترجمہ: (۱)... میں قبروں کے پاس آیا اور اُنہیں پکار کر کہا: کہاں ہیں وہ لوگ، دُنیا میں جن کی عزّت کی جاتی تھی اور وہ جنہیں حقیر سمجھا جاتا تھا؟ (۲)... اور کہاں ہیں وہ جنہیں اپنی سلطنت پر بہت بھروسا تھا؟ کہاں ہیں وہ عزّت دار جو فخر کیا کرتے تھے؟

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اِسی اثناء میں ایک قبر

www.dawateislami.net

سے آواز آئی: ”وہ سب فنا ہو گئے اور فنا ہو کر نشانِ عبرت بن گئے، اب اُن کی خبر دینے والا بھی کوئی نہ رہا اور وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ اے گزرے ہوئے لوگوں کے بارے میں پوچھنے والے! کیا تجھے اِن گزر جانے والوں کے عِبرت ناک حالات وواقعات نہیں پہنچے۔“[1]

دُنیا میں عجیب بزمِ فانی دیکھی ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی
جو آ کے نہ جائے وہ بُڑھاپا دیکھا جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عنقریب موت آپہنچے گی اور دُنیا کی کوئی طاقت بچا نہ پائے گی، پھر بندہ پچھتائے گا، واویلا مچائے گا لیکن حسرت وندامت کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ بے نمازی، رَمَضان کے روزے چھوڑنے والے، فلمیں ڈرامے دیکھنے والے، کاروبار اور دِیگر مُعاملات میں دَھوکا دینے والے، داڑھی شریف منڈوانے والے، دُنیا اور اُس کی رنگینیوں میں مَست و مَحو ہو کر آخرت سے غافِل رہنے والے، مال ودَولت کے اَنبار لگانے کی حرص میں منہمک ہو کر نیکیوں سے بے پرواہ رہنے والے، اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کو پسِ پُشت ڈال کر شب وروز گناہوں میں بسر کرنے والے کان کھول کر سُن لیں کہ اگر اللہ پاک ناراض ہو گیا اور اُس کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رُوٹھ گئے اور خدانخواستہ اگر جَرائم بھری

[1] ..... الروض الفائق، المجلس الثالث فی ذکر الموت وزیارۃ القبور... الخ، ص ۲۵ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

زندگی گزارنے کے سبب اِیمان کی لازوال نعمت چھین لی گئی اور اسی حالت میں موت آگئی تو بہت پچھتانا پڑے گا اور پھر فریاد کرنا کچھ کام نہ آئے گا۔ جیسا کہ پارہ 18 سورۃُ الْمُؤمنون کی آیت نمبر 99 اور 100 میں اللہ پاک کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے:

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۙ(۹۹) لَعَلِّيْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ

ترجمۂ کنزالایمان: یہاں تک کہ جب اُن میں کسی کو موت آئے تو کہتا ہے کہ اے میرے رَبّ! مجھے واپس پھیر دیجئے، شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں اُس میں جو چھوڑ آیا ہوں۔

خسارے میں کون ہے؟

پارہ 28 سُورَۃُ الْمُنافِقُون آیت نمبر 9 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ(۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے اِیمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذِکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ سیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”(جو یادِ الٰہی سے غافل رہے یعنی) دُنیا میں مشغول ہو کر دِین کو فراموش کر دے اور مال کی محبت میں اپنے حال کی پرواہ نہ کرے اور اَولاد کی خوشی کے لئے راحتِ آخرت سے غافِل رہے (تو ایسے لوگ نقصان میں ہیں کیوں) کہ اُنہوں

www.dawateislami.net

نے دُنیائے فانی کے پیچھے دارِ آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی۔"[1]

ترا غم ہی چاہے عطّارؔ اسی میں رہے گرفتار
غمِ مال سے بچانا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فِرِشتے کی پکار

حضرتِ سَیِّدُنا وَھْب بِن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک کا ایک فِرِشتہ ہر دِن اور رات میں نِدا کرتا ہے کہ اے 50 سال کی عُمر والو! فصل کاٹنے کا وقت آگیا ہے۔ اے 60 سال والو! حِساب کی تیّاری کرلو۔ (غور کرو کہ) تم نے آگے کیا بھیجا اور پیچھے کیا چھوڑا ہے؟ اے 70 سال والو! تمہارا کوئی عُذر قبول نہ ہوگا (یعنی اس عمر میں پہنچ کر بھی گناہ کرتے ہو؟)۔ کاش! مخلوق پیدا نہ ہوتی اور جب پیدا ہوگئی تو کاش! اپنا مقصدِ حیات جان لیتی پھر اُس کے مطابِق عَمَل کرتی، خبر دار! قیامت تمہارے قریب ہے، ہوشیار ہو جاؤ۔[2]

نَزِّہْ مَشِیْبَکَ عَنْ شَیْءٍ یُدَنِّسُہٗ اِنَّ الْبَیَاضَ قَلِیْلُ الْحَمْلِ لِلدَّنَسِ

ترجمہ: اپنے بڑھاپے کو ہر اُس چیز سے بچاجو اُسے میلا کردے کیونکہ سفیدی میل کچیل کو کم ہی برداشت کرتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ..... خزائن العرفان، پ۲۸، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹۔

2 ..... حلیۃ الاولیاء، وھیب بن الورد، ۸/۱۶۷، رقم: ۱۱۷۴۸۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب یہ بات یقینی ہے کہ دُنیوی زندگی صِرف ایک بار ہی ملتی ہے تو پھر اِس موقع سے فائدہ نہ اُٹھانے والا یقیناً نادان اور نُقصان و خُسران والوں میں سے ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اِس زندگی کو قیمتی بناتے ہوئے اُمورِ آخرت کی طرف مُتَوَجِّہ ہوں اور آخرت کی تیّاری میں دُنیا کی کسی بھی چیز کو رکاوٹ نہ بننے دیں کہ یہ سب کچھ فنا ہو جائے گا، بالآخر صِرف اَعمالِ صالحہ کام آئیں گے۔ گزشتہ رِوایت ہمیں غور و فکر کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ آدمی عُمر کی کسی بھی منزِل پر ہو اُسے اپنا مُحاسَبہ کرتے ہوئے ماضی کی کوتاہیوں پر ندامت اور آئندہ کے لئے اللہ پاک اور اس کے رَسولِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت پر اِستِقامت کی سعادت حاصل کرنی چاہئے اور بِالخُصُوص عالَمِ نزع اور موت کے وقت وارِد ہونے والی کیفیّات کو یاد کرتے رہنا چاہئے کہ موت کی یاد بھی ایک ایسا عمل ہے جو دِلوں کو نَرم اور اُمورِ آخرت کی طرف مائل کرتا ہے چُنانچِہ

موت کا ذِکر صَدقہ ہے

﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مَروی ہے کہ نبیِّ پاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کا ذِکر عبادت، صالحین (یعنی نیک بندوں) کا ذِکر (گناہوں کا) کَفّارہ اور موت کا ذِکر صَدقہ ہے اور قبر کا ذِکر تمہیں جنّت سے قریب کر دے گا۔“[1]

مدینہ

1 ..... جامع صغیر، حرف الذال، ص ۲۶۴، حدیث: ۴۳۳۱۔

www.dawateislami.net

لذّات کو ختم کرنے والی

﴿2﴾ حضرتِ سیّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مَروی ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِیَ الْمَوْت یعنی لذّات کو ختم کرنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کرو۔“[1] اِس حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ سیّدُنا علامہ عبدُالرَّءوف مُناوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: ”یعنی موت کو یاد کر کے لذّتوں کو تلخ کر دو تاکہ تمہاری توجُّہ لذّات سے ہٹ جائے اور تم اللہ پاک کی طرف لوٹ آو۔“[2]

شُہداء کے بَرابر اَجر

﴿3﴾ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں عرض کی: ”یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا قیامت کے دِن شہداء کے ساتھ بھی کسی کو اُٹھایا جائے گا؟“ اِرشاد فرمایا: ”ہاں! جو شخص روزانہ 20 مَرتبہ موت کو یاد کرے۔“[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موت کو یاد کرنا اَجر و ثواب دِلاتا، نیکیوں کی طرف راغب کرتا اور گناہوں سے بچاتا ہے۔ ہمارے اَسلافِ کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم پیغامِ فنا دینے والی موت کو ہر وَقت پیشِ نظر رکھتے، اچّھے دوستوں کو تلاش کرتے، غافِلوں کی صحبت سے بچتے اور آخرت کی تیّاری کے لئے فکر مند رہتے تھے چُنانچِہ

---

1 ..... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ذکر الموت، ۴/۱۳۸، حدیث: ۲۳۱۴۔

2 ..... فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۲/۱۰۸، تحت الحدیث: ۱۳۹۹۔

3 ..... قوت القلوب، شرح مقام التوکل... الخ، ذکر التداوی وترکہ للمتوکل، ۲/۴۳۔

www.dawateislami.net

ابُو مُسلِم خَولانی کی نصیحتیں

حضرت سیِّدُنا اَبُو مسلم خَولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جب بُڑھاپے کی وجہ سے بہت زیادہ کمزور ہو گئے تو لوگوں نے عرض کی: ”حضور! اپنے مجاہدات میں کچھ کمی کر دیجئے۔“ اِرشاد فرمایا: ”اے لوگو! اگر تم مقابلے کے لئے میدان میں گھوڑا بھیجو تو کیا تم اُس کے سُوار کو ہدایت نہیں کرو گے کہ گھوڑا خوب بھگانا اور کسی کو اپنے سے آگے نہ نکلنے دینا اور جب تمہیں وہ نشان نظر آئے جس تک پہنچنا ہے تو گھوڑے کی رفتار مزید تیز کر دینا۔“ پھر اِرشاد فرمایا: ”اے لوگو! میں اپنی موت کے بالکل قریب پہنچ چکا ہوں، پھر اپنے عمل کو کیسے کم کردوں؟ بلکہ اب تو مجھے اپنے رَبّ کی زیادہ عبادت کرنی چاہئے۔“ مزید فرمایا: ”ہر کوشش کرنے والے کی کوئی نہ کوئی حد ہوتی ہے اور ہر شخص کی حَد موت ہے۔ کچھ تو اپنی موت تک پہنچ چکے اور جو باقی ہیں عنقریب وہ بھی پہنچ جائیں گے، بالآخر سب نے مَرنا ہے۔[1] اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُلکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے سُن لگا کر کان آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کو یاد کرنے کا طریقہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موت کا مُعاملہ انتہائی نازُک ہے، اِس میں

1 ..... عیون الحکایات، الحکایۃ الخامسۃ عشرۃ مع الزھاد الاوائل، ص ۳۲ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

غور و فکر کرنا دُنیا طلبی و خوش فہمی سے بچاتا، مجاہدین کی مِثل اَجر و ثواب دِلاتا اور رِقّتِ قلبی کا سبب بنتا ہے مگر یہ فوائد تب حاصل ہوں گے جبکہ موت اور اِس کی تلخیوں کا یکسوئی و دِل جَمعی کے ساتھ تصوُّر کیا جائے ورنہ دِل اُس کا اَثر قبول نہیں کرتا۔ موت کو یاد کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس وقت دِل کو دُنیاوی مشاغِل سے فارغ کر کے غور و فِکر کرے کہ جس طرح سفر پر جانے سے پہلے اُس کے متعلّق خوب سوچ بِچار کی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ موت کو یاد کرتے وقت قابلِ رَشک اور عِبرتناک اَموات کو بھی ذِہن میں رکھے کہ کوئی تو اِس حالت میں فوت ہوتا ہے کہ لوگ رَشک کرتے ہیں اور کوئی ایسی عِبرت ناک موت سے ہمکنار ہوتا ہے کہ لوگ بے ساختہ توبہ توبہ پُکار اُٹھتے ہیں۔ کاش! اچّھی اور بُری موت کے اَسباب و وجوہات کو سَدِّ نظر رکھنا نصیب ہو جائے۔

اچھی صحبت اچھی موت

یہ حقیقت ہے کہ صحبت اَثر رکھتی ہے، اِنسان اپنے دوست کی عادات و اخلاق اور عقائد سے ضَرور متأثر ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں نیک آدمی کو مشک والے، جبکہ بُرے آدمی کو بھٹی جھونکنے والے سے تشبیہ دی گئی ہے چنانچہ رَحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”اچھے اور بُرے مُصاحِب کی مثال، مُشک اُٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے، مُشک اُٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عُمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تو تمہارے

www.dawateislami.net

کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی۔"[1]

گناہوں کی آگ میں جلتے، گمراہیت کے بادلوں میں گھرے اس مُعاشرے میں، سنتوں کی خوشبوئیں پھیلاتا دعوتِ اِسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ مَدَنی ماحول میں تربیت پاکر سنتیں اپنانے والا اس طرح زندگی بسر کرنے لگتا ہے کہ نہ صرف ہر آنکھ کا تارا بن جاتا ہے بلکہ اپنے سنتوں بھرے کردار سے کئی لوگوں کی اِصلاح کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ پھر زندگی کی معیاد پاکر اس شان و شوکت سے دارِ آخرت روانہ ہوتا ہے کہ دیکھنے سننے والے رشک کرنے اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتے ہیں چُنانچِہ

اچھے ماحول کی برکتیں

ملتان کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشقِ رَسُول کی پُر تاثیر اِنفرادی کوشش کی برکت سے نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن ہونے کی سعادت ملی۔ سنتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کا معمول بنا جہاں فرائض و سنتوں کی عظمت و شان اور ان پر عمل پیرا ہونے کے اَجر و ثواب کے بارے میں معلومات کا عظیم خزانہ لوٹنے کا موقع ملا گویا کہ مَدَنی ماحول کی صورت میں بے چین روح کو اس کی غذا مل گئی۔ زندگی کے دِن بڑے پُر بہار گزرنے لگے، اِسی دَوران میرے خیر خواہ اسلامی بھائی جن کی نیکی کی دعوت کے سبب میں گناہوں کی

[1] ..... مسلم، کتاب البر و الصلة، باب استحباب مجالسة... الخ، ص ۱۴۱۴، حدیث: ۲۶۲۸۔

www.dawateislami.net

وادیوں سے نکل کر نیکیوں کے گلشن میں آیا تھا ان کے جوان بیٹے گُردوں کے موذی مرض کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے کافی ڈاکٹری علاج کرایا مگر اِفاقہ نہ ہوا عاملوں کو دِکھایا مگر بے سُود، بِالآخِر انہوں نے تعویذاتِ عطاریہ کے بستے سے رابطہ کیا اور اپنے بیٹے کے لیے وہاں سے تعویذ حاصل کیا اور بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اِستِعمال شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کے بیٹے کے گُردوں کے مَرض میں بہتری آنے لگی تعویذاتِ عطاریہ کی ہاتھوں ہاتھ برکت دیکھ کر ان کے صاحبزادے نے مَدَنی قافلے میں جانے کی خواہش ظاہر کی اور اللہ پاک کے فضل سے بہت جلد وہ راہِ خدا کے مُسافر بن گئے، راہِ خدا میں بھی اپنے مَرض کی شفایابی کے لیے خوب دُعائیں کی جن کا اثر یوں ظاہر ہوا کہ انہیں نہ صرف گُردوں کے موذی مَرض سے مکمّل نجات مل گئی بلکہ وہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کے جَذبے سے بھی سرشار ہو گئے۔ واپس آکر انہوں نے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانا شروع کر دیں، ان کی اِنفرادی کوشش کے ذَریعے کئی مسلمان گناہوں کے دَلدل سے نکل کر مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، گھر کی خواتین دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اِجتماعات میں جانے اور شرعی پردے کا اِہتمام کرنے لگیں، ایک دِن اس نوجوان اسلامی بھائی کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی، گھر والے بے حد پریشان ہوئے، دوائی وغیرہ کی ترکیب بنائی مگر حالت سنبھلنے کے بجائے مزید بگڑنے لگی۔ دعوتِ اسلامی

www.dawateislami.net

کے مشکبار مَدَنی ماحول کی برکت تھی کہ ان کی زبان سے آہ و بُکا اور گلہ شِکوہ صادِر ہونے کے بجائے **اللہ اللہ** اور کَلِمۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی پُرنور صَدائیں جاری تھیں۔ اچانک ان پر نزع کی کیفیت طاری ہونے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کرلیں، یوں وہ اسلامی بھائی بھری جوانی میں اس دُنیا فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے اور جاتے جاتے زبانِ حال سے تمام نوجوانوں کو یہ پیغام دے گئے کہ

ایک دِن مَرنا ہے آخر موت ہے　　کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

گھر میں کہرام مچ گیا مگر ان کے والد صاحب نے گھر کی خواتین کو نوحہ کرنے سے باز رکھا اور انہیں صبر کی تلقین کرتے رہے۔ اس نوجوان مُبلغِ دعوتِ اسلامی کو علاقے کے قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ ان کے والد صاحب نے اپنے نوجوان لختِ جگر کی وفات پر اِنتہائی صبر کا مُظاہرہ کیا اور ان کے ایصالِ ثواب کے لیے قریبی علاقے کی ایک مسجد جو عرصۂ دراز سے بند تھی اس کی اَز سرِ نو تعمیر کرائی اور وہاں باقاعدہ پنج وقتہ نمازوں کی جماعت کا آغاز کر دیا۔[1] اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایسا لگتا ہے کہ! مَرحوم کو دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول راس آ گیا اور ان کا کام بن گیا۔ خُدا کی قسم! وہ خوش نصیب ہے جو اِس دُنیا سے کلمہ پڑھتے ہوئے

مدینہ

1 ..... چمکدار کفن، ص۱۶ بتغیر۔

www.dawateislami.net

رُخصت ہو۔ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (یعنی کَلِمۂ طَیِّبہ) ہو وہ داخلِ جنّت ہو گا۔“(1)

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مَرے — یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا
عرش پر دھومیں مچیں وہ مؤمنِ صالح ملا — فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیّب وطاہر گیا

(حدائقِ بخشش)

بُری صحبت بُری موت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا حُسنِ ظن ہے کہ مَرحوم زندگی کی بازی جیت گئے۔ آج کل کی بُری صحبت اور گھروں کا فینسی ماحول T.V اور Internet کے ذَرِیعے فلمیں ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کی مَنحوس عادتوں کی تباہ کاریوں سے ڈراتی، خبر دار کرتی موت کی ایک لرزہ خیز اور عبرت اَنگیز حکایت بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ چُنانچِہ ایک بار دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ سنّتِ رَسُول سے آراستہ ایک اسلامی بھائی کپڑوں میں آگ لگ جانے کے باعث بُری طرح جھلس گئے۔ ہسپتال میں کافی علاج کروایا گیا مگر وہ جانبر نہ ہو سکے اور بِالآخِر تلاوتِ قراٰن کرتے کرتے اور کلمۂ طَیِّبہ پڑھتے پڑھتے خالقِ حقیقی سے جاملے۔ اِسی مَرحوم کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں نے بتایا: عجیب اِتفاق ہے کہ اس دعوتِ اسلامی والے نوجوان نے مَا شَآءَ اللّٰہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے اور کَلِمۂ طَیِّبہ پڑھتے پڑھتے جس وارڈ میں جان دی چند دِن پہلے

(1) ..... ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، ۳/۲۵۵، حدیث: ۳۱۱٦۔

www.dawateislami.net

ایک نوجوان (ماڈرن) لڑکی بھی آگ میں جھلس کر اِسی وارڈ میں پہنچی مگر موت کے وقت اُس کی زَبان پر (مَعَاذَ اللہ) یہ تھا، گانا سُناؤ! گانا سُناؤ! ناچ دِکھاؤ! ناچ دِکھاؤ! یہ کہتے کہتے اُس بدنصیب لڑکی کا اِنتِقال ہو گیا۔ اگر وہ لڑکی مسلمان تھی تو اللہ پاک بے چاری کی مغفرت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ملے نزع میں بھی راحت، رہوں قبر میں سلامت
تُو عذاب سے بچانا، مَدَنی مدینے والے!
تِری سنّتوں پہ چل کر، مری رُوح جب نکل کر
چلے تو گلے لگانا، مَدَنی مدینے والے!
ہیں مبلغ آقا جتنے، کرو دُور اُن سے فتنے
بُری موت سے بچانا، مَدَنی مدینے والے! (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ایک نہ ایک دِن ہمیں بھی مَرنا ہے۔ اے کاش! آخری وقت کَلِمَۂ طَیِّبہ اور دُرُود و سلام پڑھتے پڑھتے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں میں ہماری رُوح قبض ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک دَعوتِ اِسلامی دُنیا کے بے شمار ممالک میں سنّتوں کی بہاریں لٹا رہی ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر اس مَدَنی مقصد کو اپنا لے کہ "مجھے اپنی اور

www.dawateislami.net

ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَاللہ

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم، اِک اِک گھر میں مچ جائے دُھوم

اِس پہ فِدا ہو بچہ بچہ، یااللہ مری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

غمخوار آقا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک طرف دُنیا والوں کی حالت ہے جبکہ دُوسری طرف والیٔ اُمَّت، مالکِ جنَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک حال بھی دیکھئے! کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے کِس قدر پیار کرتے ہیں اور ہماری آخرت کی بہتری کے لئے دِن رات فکر مند رہتے ہیں چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: "میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے آگ جلائی جب اس نے اپنے ماحول کو روشن کیا تو پَروانے اور آگ میں گرنے والے کیڑے اس میں گرنے لگے پھر وہ انہیں ہٹانے لگا لیکن وہ اس پر غالب آکر آگ میں گرتے ہی رہے پس میں کمر سے پکڑ کر تمہیں آگ سے کھینچ رہا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرتے ہی جارہے ہو۔"[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے کہ ہم شفیعِ اُمم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کتنی محبت کرتے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین

1 ..... بخاری، کتاب الرقاق، باب الانتہاء عن المعاصی، ۴/۲۴۲، حدیث: ۶۴۸۳۔

www.dawateislami.net

پر کتنا عمل کرتے ہیں؟

تری وحشتوں سے اے دِل! مجھے کیوں نہ عار آئے
تُو انہیں سے دور بھاگے جنہیں تجھ پہ پیار آئے (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

برف اور پیغامِ فنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیدا ہونے والا بچہ اور موت سے ہمکنار ہونے والی جان بلکہ اِس جہان کی ہر شے ہمیں پیغامِ فنا دے رہی ہے۔ برف ہی کی مثال لے لیجئے، جب بھی برف گھلتی ہے گویا یہ پیغامِ فنا دیتی ہے کہ "اے اِنسانو! جس طرح میں پگھل پگھل کر خاتمے کی طرف جارہی ہوں، کچھ ہی دیر میں برف کے بجائے پانی نظر آؤں گی، اِسی طرح تمہاری عمر بھی لمحہ بہ لمحہ گھٹتی جارہی ہے۔"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ زندگی ناپائیدار، ناقابلِ اِعتبار ہے۔ یہ دُنیا جائے سکون و قرار نہیں، یہاں کسی نے بھی ہمیشہ نہیں رہنا۔ کسی کی عمر 50 سال تو کسی کی 30 سال، کوئی 20 سال کی عمر اور کوئی بچپن ہی میں اِس فانی دُنیا سے نکل کر قبر کی طرف کوچ کر جاتا ہے اور اگر دُنیا میں کسی نے 100، 125 سال جی بھی لیا، تو کیا ہوا؟ قبر میں تو ہزاروں سال رہنا پڑے گا۔ پھر قیامت کا 50 ہزار سالہ دِن ہو گا، اگر نیک اَعمال پاس نہ ہوئے تو ہمارا کیا بنے گا؟

ہو رہی ہے عُمر مثلِ برف کم چپکے چپکے رَفتہ رَفتہ دَم بدم

www.dawateislami.net

سانس ہے اِک رَہرَوِ مُلکِ عدَم دَفعَتہً اِک روز یہ جائے گا تھم

ایک دِن مَرنا ہے آخر موت ہے کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! لِلّٰہ! ہوش میں آجائیے، خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اَحکامِ شَرعِیَّہ پر عَمَل کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائیے، برف ہی کی مِثال سے اپنی زندگی کی ناپختگی کو جان جائیے، اپنی ناتوانی و کمزوری پر تَرس کھاتے ہوئے اپنی اِصلاح کی فکر کیجئے۔ جو سعادت مند اسلامی بھائی دُنیاوی چکروں میں پڑنے کے بجائے اِصلاحِ نفس اور حیاتِ آخرت کی فِکر میں لگ جاتے ہیں اللہ پاک اُن کے لئے راہِ ہدایت پر چلنا اور اِصلاح کی کوشش کرنا آسان فرما دیتا اور اُن کے دِلوں سے دُنیا کی محبّت نکال کر اپنی مَحَبّت ڈال دیتا ہے۔ **نیّت صاف منزل آسان**

دُنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ عُقبیٰ میں نہ کچھ رَنج دِکھانا مولیٰ

بیٹھوں جو دَرِ پاکِ پیمبر کے حضور اِیمان پہ اُس وقت اُٹھانا مولیٰ

(حدائقِ بخشش)

دو بادشاہوں کی فکرِ آخرت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بِن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ ”سابقہ اُمّتوں کے ایک بادشاہ نے ایک دِن اُخروی زندگی کے بارے میں غور و فکر کیا تو سمجھ گیا کہ میں جن دُنیاوی آسائشوں میں گم ہو کر اپنے رَبّ کو بھول چکا ہوں عنقریب یہ ساری

www.dawateislami.net

نعمتیں اور آسائشیں مجھ سے چھوٹ جائیں گی، اِس سلطنت و بادشاہت نے مجھے اپنے رَبّ کی عبادت سے غافِل کر رکھا ہے۔ پھر اِسی سوچ میں ڈوبا رہا بالآخر ایک رات شاہی محل سے نکلا اور ساری رات تیزی سے سفر کرتا رہا، یہاں تک کہ صُبح ہونے تک اپنے مُلک کی سرحد عُبور کر چکا تھا۔ پھر اُس نے ساحلِ سَمُندر کا رُخ کیا اور وہیں رہنے لگا۔ گزر اوقات کے لئے اینٹیں بنا بنا کر بیچتا اور جو آمدنی ہوتی اُس کا کچھ حصہ اپنے خرچ کے لئے رکھ لیتا اور باقی سب صَدقہ کر دیتا۔ بادشاہ کے زُہد و تقویٰ کی خبر پھیلتے پھیلتے مقامی بادشاہ تک پہنچی تو اُس نے ملاقات کا پیغام بھیجا لیکن اُس نے اِنکار کر دیا اور کہا: ”بادشاہ کو مجھ سے کیا غرض! اور مجھے بادشاہ سے کیا کام کہ اُس کے پاس جاؤں۔“

بالآخر بادشاہ خود اس سے ملنے آیا اور پوچھا: ”اللہ پاک آپ پر رَحمت و بَرَکت کا نُزول فرمائے! آپ کون ہیں اور کہاں سے تشریف لائے ہیں؟“ اُس نے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا: ”میں فُلاں مُلک کا بادشاہ تھا، فکرِ آخرت کی بَرَکت سے مجھے یہ سوچنے کی سعادت ملی کہ میں جس دُنیاوی بادشاہت و دولت میں مَست ہوں وہ تو عنقریب فنا ہو جائے گی اور اِس منصب و وَجاہَت نے تو مجھے غفلت کی نیند سُلا رکھا ہے۔ اِس سوچ بچار کے بعد میں نے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور تمام دُنیاوی آسائشوں کو چھوڑ کر دُنیا سے الگ تھلگ اللہ پاک کی عبادت شروع کر دی، کاش! اللہ پاک اپنی بارگاہ میں میری اِس اَدنیٰ کاوِش کو قبول و منظور فرمائے۔

بادشاہ اُس کی باتیں سن کر بے حد مُتأثّر ہوا اور کہنے لگا: ”میرے بھائی! جو کچھ

www.dawateislami.net

آپ نے فرمایا اِس کا زیادہ حق دار تو میں ہوں۔ اتنا کہنے کے بعد اُس بادشاہ نے بھی اپنی سلطنت و بادشاہت کو خیر باد کہہ دیا۔ پھر دونوں بادشاہ اسی جگہ اللہ پاک کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ اُنہوں نے دُعا کی: اے پروردگار! ہمیں ایک ساتھ موت دینا۔'' چُنانچِہ دونوں کا ایک ہی دِن اِنتِقال ہوا اور اُن کی قبریں بھی ایک ساتھ بنائی گئیں۔

یہ حکایت بیان کرنے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: ''اگر میں مِصر میں ہوتا تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِرشاد فرمائی ہوئی نشانیوں کی وجہ سے ان قبروں کو پہچان لیتا اور تمہیں ضرور وہ قبریں دِکھاتا۔''[1] اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نہ ہو عطا اس کو مال و دولت نہ دیجئے عطّار کو حکومت
یہ تیرا طالب ہے جانِ رَحمت، نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

دُنیا جائے عِبرت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اِس فانی دُنیا اور اِس میں رُونُما ہونے والے واقعات سے عِبرت حاصل کرتے ہیں، اُن کے دِلوں میں اِس کی محبّت اور اِس کے حُصُول کی خواہش نہیں ہوتی۔ وہ دُنیا سے بے رَغبتی اور اِس کی

[1] ..... مسندِ امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۱۶۶، حدیث ۴۳۱۲ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

فریب کاریوں سے بچنے کا دَرس دیتے ہیں کیونکہ اِس کی رنگینیوں میں کھو جانا بے شمار آفات کا پیش خیمہ ہے جبکہ اِس دارِ ناپائیدار و مُردار بدبُودار کی بے شُمار مکّاریوں سے اپنے دامن کو بچانا دِین و دُنیا کے فوائد و ثمرات کا سرچشمہ اور قُربِ اِلٰہی پانے کا بہترین ذَریعہ ہے چُنانچِہ

خُدا و مخلوق کا پیارا بننے کا نسخہ

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سَعد سَاعِدِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا رِوایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضر ہوکر عرض گُزار ہوا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری کسی ایسے عَمَل کی طرف رَہنمائی فرمایئے کہ جب اُسے بجالاؤں تو اللہ پاک مجھ سے مَحبت فرمائے اور لوگ بھی مجھے اپنا محبوب بنا لیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”دُنیا میں رَغبت ترک کر دو، تُم اللہ پاک کے محبوب بن جاؤ گے اور لوگوں کے پاس جو کُچھ (مال و اَسبابِ دُنیا) ہے اُس سے بے نیاز ہو جاؤ تو لوگ بھی تمہیں محبوب بنالیں گے۔“[1]

پیچھا مِرا دُنیا کی مَحبّت سے چُھڑا دے
یاربّ! مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے (وسائلِ بخشش)

سب سے بڑا زاہِد کون؟

حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

مدینہ

1 ..... الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، الترغیب فی الزھد...الخ، ۴/۴۵، حدیث: ۴۹۱۸۔

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گُزار ہوا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ اِرشاد فرمایا: ”جس نے قبر اور فنا ہونے کو فراموش نہ کیا، دُنیا کی فُضول زیب و زِینت ترک کر دی، باقی (یعنی آخرت کی زندگی) کو فانی (زندگی) پر ترجیح دی، آنے والے کل کو اپنی زندگی کے اَیّام میں شُمار نہ کیا اور اپنے آپ کو مُردوں میں شُمار کیا۔“[1]

موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے قبر میں تنہا قیامت تک رہے
جب فِرِشتہ موت کا چھا جائے گا پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا

(وسائلِ بخشش)

قُرب کے لائق کون؟

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن جَعْفَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تُم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو دُنیا میں رَغبت (یعنی دلچسپی) نہیں رکھتا تو اُس کا قُرب حاصل کرو کیونکہ اُسے حِکمت و دانائی اِلہام کی جاتی ہے۔[2]

دُنیا سے بے رغبتی کے فوائد

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ..... الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، الترغیب فی الزھد... الخ، ۴/۴۶، حدیث: ۴۹۲۱۔

2 ..... الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، الترغیب فی الزھد... الخ، ۴/۴۷، حدیث: ۴۹۲۴۔

www.dawateislami.net

وَسَلَّم نے فرمایا: ”جو شخص دُنیا سے بے رغبتی اِختیار کرتا ہے اللہ پاک اُسے عِلمِ لَدُنِّی[1] سے نوازتا، بغیر کسی واسِطہ کے ہدایت دیتا اور نورِ بصیرت[2] سے نواز کر ضَلالت و گمراہی سے نَجات عطا فرماتا ہے۔“[3]

دِین و دُنیا کے مجھے بَرَکات دے بَرَکات سے
عشقِ حق دے عشقی عشقِ اِنْتِما کے واسطے (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

حضرتِ لُقمان کی نصیحت

حضرتِ سَیِّدُنا لُقمان حکیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے فرزند کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ”اے بیٹے! اپنی دُنیا کو آخرت کے عوض بیچ دے دونوں (دُنیا و آخرت) میں نفع پاؤ گے اور اپنی آخرت کو دُنیا کے عوض مَت بیچنا ورنہ دونوں (دُنیا و آخرت) میں نُقصان اُٹھاؤ گے۔“[4]

اُخروی کامیابی کا نسخہ

حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”جو شخص دُنیا (کے فانی ہونے) کے بارے میں غور و فِکر کرے اور اِسے عِبرت کی نگاہ سے دیکھے اُس کے نیک

مدینہ

1 ..... علمِ لَدُنِّی وہ ہے جو بندہ کو بطریقِ الہام حاصل ہو۔ (خزائن العرفان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۶۵)
2 ..... دل کی نظر کے نور۔
3 ..... حلیۃ الاولیاء، علی بن ابی طالب، ۱/۱۱۳، رقم: ۲۲۵۔
4 ..... احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ۳/۲۵۶۔

www.dawateislami.net

اَعمال ختم نہیں ہوتے۔"[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ رِوایات سے معلوم ہوا کہ جو شخص فانی دُنیا اور اِس کی رَنگینیوں میں دِل نہیں لگاتا بلکہ اِس سے عِبرت پکڑتا، حیاتِ آخرت کو سنوارنے کی کوشش و ہمت کرتا ہے، وہ عِلم و حکمت کی نعمت، دونوں جہاں میں سُرخروئی کا شرف اور گمراہی سے نَجات کی سعادت پاتا ہے اور جو شخص دُنیا میں دِل لگاتا اور اُس کے حُصول کی کوشش میں آخرت کو بھول جاتا ہے، وہ دونوں جہاں میں نُقصان و خُسران اُٹھاتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ دُنیا سے دِل لگانے کے بجائے اُخروی کامیابی کے لئے کوشاں ہو جائیں، اَعمالِ صالحہ کی کثرت اور اُس پر اِستقامت پانے کی پکی اور سچی نیّت کریں اور اللہ پاک کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دُعا بھی کریں۔ دُنیاوی زندگی اور اُس کے حالات وواقعات سے دَرسِ عِبرت حاصل کریں، ورنہ جو اپنی نظر حصولِ عبرت کے لئے نہیں اُٹھاتا وہ عِلم و حکمت اور اَحکامِ شریعت کے فیض و بَرکت سے بے بہرہ رہتا اور دِیگر اُخروی فوائد سے بھی محروم رہتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

عِبرت حاصل نہ کرنے والا محروم ہے

حضرتِ سَیِّدُنا حاتم اَصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "جس آدمی کے گھر سے جنازہ نکلے اور وہ عبرت حاصل نہ کرے، تو وہ علم و حکمت اور نصیحت سے کوئی فائدہ حاصل

[1] ..... تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومن اخلاقھم... الخ، ص ۷۳۔

www.dawateislami.net

نہیں کر سکتا۔"[1]

مالک بن دِینار کی نصیحت

حضرتِ سَیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "جس شخص کی بینائی (یعنی آنکھ) اور بصیرت (یعنی دِل) اِس دُنیا سے آخرت کے گھر کے لئے عبرت حاصل نہیں کرتی اُس کا دِل پردے میں ہے اور اُس کا عمل بھی تھوڑا ہے (یعنی اُس کے دِل پر پردہ پڑا ہوا ہے اور عِبرت حاصِل نہ کرنے کے سبب اُسے اَعمالِ صالحہ کی کثرت کی توفیق بھی نہیں ملتی)۔[2]

مِرے دِل سے دُنیا کی چاہت مِٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جتنا عرصہ دُنیا میں رہنا ہے اتنی دُنیا کے لئے اور جتنا عرصہ قبر و آخرت کا ہے اُتنی ہی قبر و آخرت کے لئے تیّاری کیجئے۔ بے شک آخرت کے مُعامَلے میں سوچ بچار کرنے والا شخص اپنے لئے دُنیا سے صرف اتنی ہی چیز پر اِکْتِفا کرتا ہے جو آخرت کے راستے پر چلنے میں مُعاوِن ہو لیکن جن لوگوں پر فکرِ آخرت سے غَفلت اور نفسانی خواہشات کی کثرت غالِب ہوتی ہے وہ محض کھانے پینے اور پہننے کے لئے کماتے اور عیش کوشیوں میں پڑے رہتے ہیں، البتہ جو لوگ اپنا مقصدِ حیات پہچان لیتے ہیں، وہ اُسے پانے کے لئے خوب کوشش کرتے ہیں اور دُنیا کی

---

1 ..... تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومن اخلاقھم... الخ، ص۷۳۔

2 ..... تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومن اخلاقھم... الخ، ص۷۶۔

www.dawateislami.net

طرف صِرف ضرورت کے مطابق ہی مُتوجِّہ ہوتے ہیں۔

دُنیاوی عیش وعِشرت ڈھلتی چھاؤں ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ دُنیا، اِس کا مال ومَتاع اور اِس میں رہنے والے سب کے سب پیغامِ فنا دے رہے ہیں کہ دُنیاوی عزّت وعَظَمت اور مال ودولت سب ڈھلتی چھاؤں ہے۔ اِس لمحے اِدھر ہے تو اگلے لمحے اُدھر۔ پس عقلمند وہی ہے جو آخرت کی بہتری کے کاموں میں مشغول ہو جائے۔ اُخروی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے نیک اَعمال پر اِستِقامت ضروری ہے اور نیک اَعمال پر اِستِقامت پانے کے لئے اچّھے ماحول کی ضرورت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس پُرفِتَن دَور میں ہمیں عاشقانِ رَسُول کی مدنی تحریک **دعوتِ اِسلامی** کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر ہے۔ آپ سے عرض ہے کہ اِس پاکیزہ مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے کہ اِس مَدَنی ماحول سے وابستگی دونوں جہاں میں کامیابی کا ذَریعہ ہے، مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے پتھر دِل رقیقُ الْقلب بن گئے اور مُعاشرے کے کئی بگڑے ہوئے اَفراد نہ صرف خود سُدھر گئے بلکہ دوسروں کی بھی اِصلاح کا سبب بنے اور اس مَدَنی مقصد کو اپنانے والے ہوئے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَاللہ۔"

تمہیں لُطف آ جائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

www.dawateislami.net

تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول
یقینا مقدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں چنانچہ تاجدارِ رِسالت، مصطفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”ہاتھ ملانا سنّت ہے“ کے 14 حُروف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

(1) دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ (2) رُخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ (3) نبیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ مُعَظَّم ہے: ”جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے

مدینہ

1 ..... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵۔

www.dawateislami.net

ہیں تو اللہ پاک اُن کے درمیان 100 رَحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے 99 رَحمتیں زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دَریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔"[1] (4)"جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُن دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اَگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"[2] (5)ہاتھ ملاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ" (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) (6)دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَاللہ قَبول ہو گی، ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی اِنْ شَآءَاللہ[3] (7)آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔ (8)فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دِل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے اللہ پاک دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دِل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"[4] (9)جتنی بار

مدینہ

1 ..... معجم اوسط، ۵/۳۸۰، حدیث: ۷۶۷۲۔

2 ..... شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴۔

3 ..... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴۔

4 ..... کنز العمال، کتاب الصحبۃ، الباب الربع، المصافحۃ و المعانقۃ، الجزء: ۹، ۵/۵۷، حدیث: ۲۵۳۵۸۔

www.dawateislami.net

ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔ (10) دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ نہ ملائیں بلکہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں۔ (11) بعض لوگ صرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں۔ (12) ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اِسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔[1] (13) اگر اَمْرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔[2] (14) مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[3]

مزید سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ''سنتیں اور آداب'' نیز یہ دو رسائل (1) ۱۰۱ مدنی پھول (2) 163 مدنی پھول ہدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

مدینہ

1 ..... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۷۲، حصہ: ۱۶ ملخصاً۔
2 ..... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظر الی وجہ الامرد، ۲/ ۹۸ ماخوذاً۔
3 ..... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۷۱، حصہ: ۱۶۔

www.dawateislami.net

بیان "پیغامِ فنا" کی مَدَنی بہار

یہ بیان امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عاشقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے حیدر آباد میں ہونے والے سنّتوں بھرے اِجتماع (اندازاً ۲۵ شعبان المعظّم ۱۴۱۲ھ، 28 فروری 1992ء) میں فرمایا۔ اِس بیان کو سُن کر نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب بَرپا ہو گیا۔ **مَدَنی بہار:** اِسی بیان کا کیسٹ سُن کر مبلغ دعوتِ اسلامی ورُکنِ شُوریٰ، حاجی ابو البیان محمد اظہر عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے۔ مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل اِن کا اَندازِ زندگی بہت زیادہ عجیب و غریب تھا، زندگی کے انمول لمحات نفس وشیطان کو خوش کرنے میں بسر ہو رہے تھے، آخرِ کار کَرم ہوا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رَسُول نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سنّتوں بھرے بیان کا کیسٹ بنام **"پیغامِ فنا"** سننے کے لئے پیش کیا نیز امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سیرت کے حوالے سے ایسا تعارف پیش کیا کہ کیسٹ بیان سننے کے لئے ان کا ذہن بن گیا۔ جب انہوں نے ایک ولیِ کامل کے پُر تاثیر کلمات سُنے تو ان کی سوچ بدلنے لگی، بیان کا ایک ایک جملہ ان کے دِل پر اثر کرنے لگا، جس کی بَرکت سے انہیں یہ اِحساس ہونے لگا کہ واقعی ایک ایک لمحہ ہمیں **"پیغامِ فنا"** دے رہا ہے، گھڑی کی گزرتی ہوئی سوئی اور ڈوبتا ہوا سورج بھی یہ پیغامِ فنا دے رہا ہے کہ ہر ایک اِنسان رَفتہ رَفتہ موت وقبر کے قریب ہو رہا ہے، بس ایک ولیِ کامل کا پُر تاثیر عام فہم اور سادہ اَنداز ان کے دِل کو بھا گیا اور یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پُر تاثیر کلمات اور زیارت کی بَرکت سے انہوں نے ہمیشہ کے لئے غفلت بھری زندگی سے کنارہ کشی اِختیار کی اور عاشقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو گئے اور اپنی قبر وآخرت کی فکر کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے مسلمانوں کو نیکی کی دعوت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رَسُول کی فہرست میں شامل ہو گئے۔ فیضانِ مُرشِد سے تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کی مجلس شُوریٰ کے رُکن ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف ذِمّہ داریوں میں مَصروف ہیں۔

www.dawateislami.net

موت کا ذائقہ

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور قبر و آخرت کی فکر میں کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس نے زندگی کا لُطف اُٹھایا اسے موت کا مزہ بھی چکھنا ہے، جو یہاں آیا ہے اسے ایک دِن یہاں سے رُخصت بھی ہونا ہے اور جس نے اس دُنیا کی رنگینیوں کو دیکھا ہے اسے موت کا منظر بھی دیکھنا ہے۔ موت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ "اَلْمَوْتُ بَابٌ کُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُهَا، اَلْمَوْتُ قَدَحٌ کُلُّ نَفْسٍ شَارِبُهَا یعنی موت ایک ایسا دروازہ ہے جس میں سے ہر جاندار نے گزرنا ہے، موت ایک ایسا جام ہے جسے ہر شخص نے پینا ہے۔" واقعی حقیقت بھی یہی ہے کہ موت ایک ایسا جام ہے جس کا ذائقہ ہر ایک نے چکھنا ہے جیسا کہ پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ترجمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے: اس آیت سے معلوم

(1) ..... ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب الصلاة علی النبی، ۱/۴۹۰، حدیث: ۹۰۸۔

www.dawateislami.net

ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار پر موت مُقرر فرمادی ہے اور اس سے کسی کو چُھٹکارا ملے گا اور نہ کوئی اس سے بھاگ کر کہیں جا سکے گا۔ موت رُوح کے جسم سے جُدا ہونے کا نام ہے اور یہ جُدائی اِنتہائی سخت تکلیف اور اَذیت کے ساتھ ہو گی اور اس کی تکلیف دنیا میں بندے کو پہنچنے والی تمام تکلیفوں سے سخت تر ہو گی۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! انسان کو موت کے وقت پہنچنے والی تکلیف سے متعلق چند واقعات دِل کے کانوں سے سُنئے اور اپنے لیے عِبرت کا سامان کیجئے چنانچہ

موت کا ذائقہ

منقول ہے کہ بَنی اِسرائیل حضرتِ سَیِّدُنا سام بن نوح عَلَیْہِمَا الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کی قبرِ اَنور پر حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں عرض کی: اے رُوحُ اللہ! آپ اللہ پاک سے دُعا فرمائیں کہ وہ اس قبر والے کو زندہ فرمائے تاکہ ہم اس سے موت کا بیان سُنیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس قبر پر تشریف لائے اور دو رَکعت نماز اَدا کر کے اللہ پاک سے حضرتِ سَیِّدُنا سَام بن نوح عَلَیْہِمَا الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کو زندہ کرنے کی دُعا فرمائی تو اللہ پاک نے ان کو زندہ فرما دیا، وہ کھڑے ہوئے تو حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دیکھا کہ ان کے سَر اور داڑھی کے بال سَفید تھے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دَریافت فرمایا: یہ بُڑھاپا تو آپ کے زمانے میں نہیں تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب میں نے نِدا

(1) ..... تفسیر صراط الجنان، پ۴، آلِ عمرٰن، تحت الآیۃ: ۱۸۵، ۲ / ۱۲۲۔

www.dawateislami.net

سُنی تو گمان ہوا کہ شاید قیامت قائم ہو گئی ہے، اس کی ہیبت سے میرے سَر اور داڑھی کے بال سَفید ہو گئے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دَریافت فرمایا: آپ کو اس دَارِ فانی سے کُوچ کئے ہوئے کتنی مُدّت ہو گئی ہے؟ انہوں نے بتایا: مجھے اس دُنیا سے رُخصت ہوئے 400 سال ہو گئے ہیں لیکن موت کی کڑواہٹ اَبھی تک مجھ سے دُور نہیں ہوئی۔ (1)

اس حکایت سے پتا چلا کہ اللہ پاک نے حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مُردے زندہ کیا کرتے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت کی ہولناکیاں ایسی خطرناک ہیں کہ صِرف اس خوف سے کہ کہیں قیامت تو قائم نہیں ہو گئی حضرتِ سَیِّدُنا سام بن نوح عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے کالے بال سَفید ہو گئے۔ نیز یہ بھی پتا چلا کہ موت کا ذائقہ اتنا کڑوا ہے کہ اِنتقال کے 400 سال بعد بھی حضرتِ سَیِّدُنا سام بن نوح عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اُس کی کڑواہٹ دُور نہ ہوئی تھی۔

مرنے کے بعد بھی موت کی تلخی

میرے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار اِرشاد فرمایا: بنی اِسرائیل کا ایک گروہ ایک قبرستان سے گزرا تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ کیوں نہ ہم یہاں دو رَکعت نماز پڑھ کر اللہ پاک سے یہ دُعا مانگیں کہ وہ ہمارے لیے کسی ایک

(1) ..... تفسیر قرطبی، پ۳، آل عمران، تحت الآیۃ: ۴۹، الجزء الرابع، ۲/۱۲۸ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

مُردے کو زندہ کر دے تاکہ وہ ہمیں موت کے حالات بتائے چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی اور پھر دُعا مانگنے لگے، اَبھی دُعا جاری تھی کہ اس دوران ایک سَفیدی مائل کالا شخص جس کی دونوں آنکھوں کے درمیان سجدے کے واضح نشانات دکھائی دے رہے تھے اپنی قبر سے سر نکال کر کہنے لگا: آپ لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ مجھے اِنتقال کیے ہوئے 100 سال گزر چکے ہیں لیکن ابھی بھی میری آنکھوں میں موت کی گرمی باقی ہے۔ تم میرے لیے دُعا کرو کہ اللہ پاک مجھے میری پہلی حالت پر لوٹا دے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے موت کی تلخی کتنی دیر پا ہے کہ اِنتقال کے 100 سال بعد بھی باقی ہے۔ دیکھیے! اگر ہمیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کا اثر کچھ ہی عرصے میں ختم ہو جاتا ہے لیکن موت کے وقت پہنچنے والی تکلیف کا اَثر سینکڑوں سال تک باقی رہتا ہے لہٰذا عقلمندی یہی کہ ہم موت کو کثرت کے ساتھ یاد کریں اور دنیا میں رہ کر موت اور اس کے بعد کی تیاری کریں۔ ہم آئے دِن سُنتے رہتے ہیں کہ فلاں کا اِنتقال ہو گیا اور فلاں کا اِنتقال ہو گیا لیکن ہمیں کوئی خاص عِبرت حاصل نہیں ہوتی، اسی طرح جب ہماری قبرستان حاضری ہوتی ہے تب بھی ہم عِبرت حاصل نہیں کرتے حالانکہ قبرستان کی حاضری کا اَصل مقصد عِبرت حاصل کرنا ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: میں نے تم کو زِیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخرت کی یاد دلاتی

(1) ..... الزھد للامام احمد، ص۴۴، حدیث: ۸۸ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

ہے۔[1] ہم قبرستان جاتے ہیں تو خوفِ خُدا سے ہمارے آنسو نہیں نکلتے جبکہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک بار ایک قبر کے پاس بیٹھ کر اتنا روئے کہ چشمانِ اَقدس سے نکلنے والے مبارک آنسوؤں سے مٹی نم ہوگئی چنانچہ

مبارک آنسوؤں سے مٹی نم ہوگئی

حضرتِ سَیِّدُنا بَرَاء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبر کے کنارے بیٹھے اور اِتنا روئے کہ آپ کی چشمانِ اَقدس سے نکلنے والے آنسوؤں سے مٹی نم ہوگئی۔ پھر اِرشاد فرمایا: اے بھائیو! اس قبر کے لئے تیاری کرو۔[2]

آنسوؤں سے داڑھی تر ہو جاتی

صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اور بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے حالات میں بھی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ جب وہ قبرستان جاتے تو خوفِ خُدا کے غلبے کے سبب خوب رویا کرتے تھے چنانچہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی داڑھی تر ہو جایا کرتی تھی۔ کسی نے عرض کی: (اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن!) آپ جنت و دوزخ کا ذِکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر کے پاس کیوں روتے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: یقین

مدینہ

1 ..... ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی زیارة القبور، ۲/ ۲۵۲، حدیث: ۱۵۷۱۔

2 ..... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحزن والبکاء، ۴/ ۴۶۶، حدیث: ۴۱۹۵۔

www.dawateislami.net

رکھو کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قبر سے بڑھ کر خوفناک منظر کبھی میں نے دیکھا ہی نہیں۔ (1)

آنسوؤں سے عمامہ بھیگ جاتا

مشہور و باکمال مُحَدِّث حضرتِ سَیِّدُنا یزید رقاشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قبروں کے پاس جا کر فرمایا کرتے کہ اے قبر کے گڑھے میں دفن ہو جانے والو! اور اے تنہائی میں رہنے والو! اور اے زمین کے اَندرونی حِصّہ میں اُنسیت رکھنے والو! کاش! مجھے خبر ہو جاتی کہ میں تمہارے کون سے اعمال پر خوشخبری حاصل کروں؟ اور میں تم میں سے کون سے بھائی پر رشک کروں؟ یہ فرما کر پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس قَدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا عمامہ بھیگ جاتا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جب بھی کسی قبر کو دیکھ لیتے تو اِتنے زور سے رونے کی آواز نکالتے کہ جیسے بیل چیخا کرتا ہے۔ (2)

ساری رات قبرستان میں روتے رہتے

حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ بن عُمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا عَمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

مدینہ

1 ..... ترمذی، کتاب الزہد، باب-۵، ۴/۱۳۸، حدیث: ۲۳۱۵۔

2 ..... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، بیان حال القبر... الخ، ۵/۲۳۸۔

www.dawateislami.net

اپنے گھوڑے پر سُوار ہو کر رات کو قبرستان جاتے اور وہاں کھڑے ہو کر کہتے: اے قبر والو! اَعمال نامے لپیٹ دیئے گئے اور اَعمال اُٹھا لیے گئے، پھر اپنے قدموں پر سَر جھکائے روتے رہتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور واپس آ کر نمازِ فجر میں شریک ہو جاتے۔[1]

ہماری حالتِ زار!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے اَسلاف جب قبرستان تشریف لے جاتے تو خوفِ خُدا سے کس قَدر روتے جبکہ ہماری حالتِ زار یہ ہے کہ ہم جنازوں کے ساتھ ہنستے ہنستے قبرستان جاتے اور ہنستے ہنستے واپس لوٹ آتے ہیں۔ ایک دور وہ تھا کہ مسلمان جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے تو سارے اپنے مُنہ پر کپڑا ڈالے اپنی موت کو یاد کر کے رو رہے ہوتے تھے کہ جس طرح آج یہ مرنے والا ہمارے کندھوں پر سُوار ہو کر قبرستان چلا ہے کل ہمیں بھی اسی طرح قبرستان لے جایا جائے گا، وہ سب اس قَدر غمزدہ ہوتے کہ اگر کوئی تعزیت کرنا چاہتا تو سب کو غمزدہ دیکھ کر اسے یہ پتا نہیں چل پاتا تھا کہ میت کا وارث کون ہے؟ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: ایک دور تھا کہ جب کوئی جنازہ جا رہا ہوتا تھا تو جنازے میں جس کو دیکھو وہ مُنہ پر کپڑا ڈالے رو رہا ہوتا تھا اور اگر کوئی اَجنبی تَعزیت کرنا چاہتا تو اسے پتا نہیں چلتا تھا کہ وہ کس سے تَعزیت کرے؟[2] اب بھی لوگ جنازہ پر روتے ہیں لیکن ہر ایک نہیں بلکہ

مدینہ

1 ..... حلیۃ الاولیاء، عمرو بن عتبۃ، ۴/۱۷۳، حدیث: ۵۱۵۹۔

2 ..... کیمیائے سعادت، باب سیم حقوق مسلمانان، ۱/۳۹۷۔

www.dawateislami.net

مخصوص اَفراد روتے ہیں مثلاً جس کنوارے بیٹے کا باپ یا ماں فوت ہو جائے تو وہ اس لیے روتا ہے کہ باپ کے انتقال کے بعد میری شادی کا خرچ کون برداشت کرے گا؟ ماں کے فوت ہو جانے کے بعد کونسی عورت میرے لیے رشتہ تلاش کرے گی؟ شاید ہی کوئی خوفِ خُدا یا اپنی موت کو یاد کر کے اس لیے روتا ہو کہ مرنے والے کا قبر میں کیا بنے گا؟ آج کل عام طور پر لوگ مرنے والے کی محبت ہی میں روتے ہیں۔ یاد رکھیے! جنازے ہمارے لئے خاموش مبلغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو کچھ وہ زبانِ حال سے کہہ رہے ہوتے ہیں اس کی ترجمانی کسی نے کیا خوب کی ہے:

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو
مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

قبر کا مُعاملہ بڑا نازک ہے

دیکھیے! قبر کا مُعاملہ بڑا نازک ہے، اگر ہم قبر میں پیش آنے والے مُعاملات کے بارے میں صحیح معنوں میں غور و فِکر کریں تو ہماری ساری مستی اُتر جائے لیکن ہم ایسا نہیں کرتے۔ دیکھیے! اگر چند لوگ کسی کو گن پوائنٹ پر پکڑ کے لے جائیں اور پھر اُسے کسی گڑھے کے پاس کھڑا کر کے کہیں: ہم تمہیں نہ تو گولی ماریں گے اور نہ ہی تمہارا گلا گھونٹیں گے البتہ کچھ دیر کے لیے اس گڑھے میں ڈال کر اسے قبر کی طرح بند کر دیں گے۔ ایسی صورت میں شاید اس کے لیے گڑھے میں بند کرنے کا صدمہ گولی مارنے کے صدمے سے زیادہ ہو گا اور وہ یہ سوچے گا کہ پتا نہیں اس تنگ اور تاریک گڑھے

www.dawateislami.net

میں مجھ پر کیا گزرے گی؟ یاد رکھیے! قبر کا مُعاملہ کچھ دیر کے لیے گڑھے میں بند کر دینے کے مُعاملے سے کہیں زیادہ سخت ہے۔ دیکھیے! جب کسی کا اِنتقال ہو جاتا ہے تو مرنے والا غُسل دینے اور کفن پہنانے والوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے، اسے یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ اب لوگ مجھے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر قبرستان لے جا رہے ہیں اور اسے یہ بھی پتا چل رہا ہوتا ہے کہ اب لوگ "اِدھر سے پکڑو اور اُدھر سے پکڑو" کے نعرے لگا کر مجھے اَندھیری قبر میں اُتار رہے ہیں مگر یہ سب کچھ پتا چلنے کے باوجود وہ بولنے سے قاصر ہوتا ہے۔ پھر مُردے کو قبر میں رکھنے کے بعد ہمارے یہاں یہ اِعلان ہوتا ہے کہ "قُل کی مٹی دو" تو لوگ تھوڑی تھوڑی مٹی جمع کر کے دیتے ہیں جسے حُصولِ برکت کے لیے قبر میں ڈال دیا جاتا ہے، پھر لوگ پھٹّے یا پتھر کی سِلیں رکھ کر قبر کو بند کرنے لگتے ہیں اور جب آخری سِل یا پھٹّار کھا جاتا ہے تو قبر میں گُھپ اَندھیرا ہو جاتا ہے، اب لوگ قبر پر اس اِحتیاط کے ساتھ مٹی ڈالتے ہیں کہ کہیں سے بھی معمولی سا سوراخ کُھلا نہ رہ جائے، اسی دوران بعض لوگ چِلّا کر کہتے ہیں کہ اِدھر مٹی ڈالو یہاں سوراخ ہے تو یوں آخر کار لوگ مَنوں کے حساب سے مٹی ڈال کر قبر کو مکمل طور پر بند کر دیتے ہیں اور پھر دُعا مانگ کر اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ آہ! مرنے والا یہ سب کچھ دیکھ رہا ہوتا ہے یہاں تک کہ جب لوگ اسے اندھیری قبر میں تنہا چھوڑ کر اپنے گھروں کا رُخ کر رہے ہوتے ہیں تو وہ ان کے قدموں کی آواز بھی سُنتا ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: "مُردہ

www.dawateislami.net

دفن کر کے جانے والوں کے جوتوں کی آواز سُنتا ہے۔"[1] پھر اس کی قبر میں مُنکَر نَکِیر کی آمد ہوتی ہے اور سُوالات وجوابات کا سِلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پھر مرنے والے کو اُس کے اچھے بُرے اَعمال کے مطابق جَزا و سَزا دی جاتی ہے مثلاً اگر مرنے والا مَعَاذَاللہ چوری، شراب نوشی یا زناکاری میں مبتلا ہو کر بغیر توبہ کیے مَرا تھا تو اب اس کی قبر میں دو سانپ بھیج دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے ہیں چنانچہ

دو سانپ نوچ نوچ کر گوشت کھائیں گے

حضرتِ سَیِّدُنا مَسرُوق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے: جو شخص چوری یا شراب خوری یا زنا میں مبتلا ہو کر مرتا ہے اُس پر دو سانپ مُقرّر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں۔[2] اسی طرح اگر مرنے والا خِیانت کرنے والا ہو تو اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی چنانچہ

چادر آگ بن کر جلا رہی ہے

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو رَافِع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے قبرستان "بقیعِ غرقد" کے قریب سے گزرے تو فرمایا: اُف، اُف، اُف۔ اس وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ میں اکیلا ہی تھا۔ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر

مدینہ

1 ..... الزھد لابن المبارک، باب ما یبشر بہ المیت... الخ، ص۴۱، حدیث: ۱۶۳ ملخصاً۔

2 ..... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، ۵/۴۷۶، حدیث: ۲۵۷ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

قربان! کیا بات ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں نے اس قبر والے کو فُلاں قبیلہ پر عامل (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے) مُقرّر کیا تھا۔ اس وقت اس نے ایک چادر میں خِیانت کی تھی اور اب میں دیکھتا ہوں کہ وہی چادر آگ بن کر اسے جلا رہی ہے۔ (1)

چوری کرنے، شراب پینے اور زنا میں مبتلا ہونے والے غور کریں کہ اگر وہ بغیر توبہ کیے مر گئے اور اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضگی لے کر قبر میں پہنچے تو ان پر ایک نہیں دو سانپ مسلط کر دیئے جائیں گے جو اُن کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہیں گے اور ان کے وہ دوست جو اُن سے پیسے بٹور، بٹور کر شرابیں پیتے تھے انہیں قبر میں تنہا چھوڑ کر اپنے گھروں کو چلے جائیں گے۔ اسی طرح خِیانت کرنے والے سوچیں کہ اگر وہ بھی بغیر توبہ کیے اس دنیا سے رُخصت ہو گئے اور پھر خِیانت کرنے کی وجہ سے ان کی قبر میں آگ بھڑکا دی گئی تو ان کا کیا بنے گا؟ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ اَبھی سے توبہ کر لی جائے ورنہ خدا کی قسم! قبر کا عذاب برداشت نہیں ہو پائے گا۔ ہو سکتا ہے شیطان آپ کو لمبی عُمر پانے اور زیادہ دیر زندہ رہنے کی اُمید دِلائے اور ابھی توبہ نہ کرنے پر اُکسائے تو یاد رکھیے! اگر آپ لمبی عُمر پانے کی اُمید پر جئے بھی تو کتنا جئیں گے؟ زیادہ سے زیادہ 60 یا 70 سال زندہ رہ لیں گے کہ عام طور پر بندہ اتنا عرصہ ہی زندہ رہ پاتا ہے اور پھر موت کا شکار ہو کر اندھیری

(1) ..... نسائی، کتاب الامامۃ، الاسراع الی الصلاۃ من غیر سعی، ص ۱۵۰، حدیث: ۸۵۹ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

قبر میں اُتر جاتا ہے۔ یاد رہے! 60 یا 70 سال زندہ رہنے کی بھی کوئی گارنٹی نہیں کیونکہ ایک دِن کا بچہ بھی تو مرتا ہی ہے۔ اگر آپ بولیں کہ ہمارا جسم ورزشی ہے، ہم کراٹے کا فَن بھی جانتے ہیں، ہمیں اَسلَحہ چلانا بھی آتا ہے لہٰذا صحت مند ہونے اور مضبوط جسم رکھنے کی وجہ سے ہمیں اَبھی موت کہاں آئے گی؟ تو یاد رکھیے! آپ کی زندگی کا کوئی بھی مُحافِظ نہیں ہے اور جب ملکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام روح قبض کرنے کے لیے تشریف لاتے ہیں تو کوئی ان کا راستہ نہیں روک سکتا! اللہ نہ کرے اگر اَبھی زلزلہ آ جائے تو ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ زمین میں دفن ہو جائیں گے، آئے دِن دنیا میں سیلاب، زلزلے اور قدرتی آفات آتی رہتی ہیں جن سے بندے کو نہ صِحت بچا پاتی ہے اور نہ جوانی اور اَسلَحہ، یوں دیکھتے ہی دیکھتے بندہ موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔

موت ٹھہری آنے والی آئے گی — جان ٹھہری جانے والی جائے گی
رُوح رَگ رَگ سے نکالی جائے گی — تجھ پہ اِک دِن خاک ڈالی جائے گی
قبر میں میت اُترنی ہے ضَرور — جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے — خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
قافلے کے قافلے رُخصت ہوئے — خاک میں سارے کے سارے مل گئے
قبر روزانہ یہ کرتی ہے پکار! — مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شمار
یاد رکھ میں ہوں اَندھیری کوٹھڑی — تجھ کو ہو گی مجھ میں سُن وَحشت بڑی
میرے اَندر تو اکیلا آئے گا — ہاں! مگر اَعمال لیتا آئے گا

www.dawateislami.net

پہلوانوں کو پچھاڑا موت نے کھیل کتنوں کا بگاڑا موت نے
ہاتھی جیسے بھی پچھاڑے موت نے کیسے کیسے گھر اُجاڑے موت نے

افسوس ہمیں موت کا اِحساس نہیں ہوتا

اَفسوس! ہمیں موت کا اِحساس نہیں ہوتا اور ہم صِرف رَسمی طور پر بیان سُن کر مُنتَشِر ہو جاتے ہیں۔ اگر جانوروں کو موت کے بارے میں اتنا معلوم ہوتا کہ جتنا ہمیں معلوم ہے تو کوئی جانور موٹا تازہ نہ ہوتا چنانچہ سرورِ ذیشان، دوجہاں کے سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: موت کے بارے میں جو کچھ تمہیں معلوم ہے اگر جانوروں کو معلوم ہو جائے تو تم ان میں سے کسی فربہ جانور کو نہ کھا سکو۔[1] یعنی جانور موت کے خوف سے دُبلے اور پتلے ہو جاتے لیکن انسان موت سے بے خوف ہو کر ہاتھی کا بچہ بن کر گھومتا، خوب کھاتا پیتا، جان بناتا اور ہنس ہنس کے گناہ کرتا ہے حالانکہ جو ہنستے ہوئے گناہ کرے گا وہ روتے ہوئے جہنم میں داخل ہو گا جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جو ہنستا ہوا گناہ کرتا ہے وہ روتا ہوا جہنم میں داخل ہو گا۔[2]

اَبھی آپ نے یہ حدیثِ پاک سُنی کہ "موت کے بارے میں جو کچھ تمہیں معلوم ہے اگر جانوروں کو معلوم ہو جائے تو تم ان میں سے کسی فربہ جانور کو نہ کھا سکو" اس ضمن میں ایک اونٹ کا واقعہ سُنیے اور اپنے لیے عبرت کا سامان کیجئے چنانچہ

---

1 ..... شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۵۳، حدیث: ۱۰۵۵۷۔

2 ..... مکاشفۃ القلوب، الباب السادس والثمانون فی الضحک والبکاء واللباس، ص ۲۷۵۔

www.dawateislami.net

موت کی فکر سے اونٹ کی مستیاں جاتی رہیں

حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک بار اُونٹوں کے ریوڑ کے پاس سے گزرے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے دیکھا کہ اُن میں سے ایک اونٹ بڑی مستیاں کر رہا ہے، کبھی کسی اونٹ کو اپنا سَر دے مارتا ہے اور کبھی کسی اونٹ کو کاٹنے کے لیے دوڑتا اور اس پر جھپٹتا ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس اونٹ کے قریب گئے اور اس کے کان میں فرمایا: اِنَّكَ مَیِّتٌ یعنی تجھے مرنا ہے۔ یہ فرما کر حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آگے تشریف لے گئے۔ اب اس اونٹ پر موت کی ایسی فِکر سُوار ہوئی کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا، اس کی ساری مستیاں جاتی رہیں اور وہ دُبلا پتلا ہو گیا۔ چند دِن بعد حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب دوبارہ وہاں سے گزرے تو دیکھا کہ وہی اونٹ دُبلا پتلا ہو چکا ہے اور تمام اونٹوں سے الگ تھلگ ایک جگہ کھڑا ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے چرواہے سے اس اونٹ کی حالتِ زار کے بارے میں پوچھا تو چرواہے نے عرض کی: میں صِرف اتنا جانتا ہوں کہ اس اونٹ کے پاس سے ایک شخص گزرا تھا، جس نے اس کے کان میں کوئی ایسی بات کہی کہ اس کے بعد سے اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور اَب یہ سب اونٹوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک جگہ سُست کھڑا رہتا ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اونٹ جو ایک جانور ہے اسے

مدینہ

1 ..... نزھۃ المجالس، باب فی ذکر الموت و الامل و فضل الصبر و الادب، ۱/ ۸۵ بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

جب موت کے بارے میں پتا چلا تو اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور اس کی ساری مستیاں جاتی رہیں حالانکہ اس کے لیے نہ نزع کی سختیاں ہیں اور نہ ہی قبر کا عذاب اور جہنم کی ہولناکیاں ہے البتہ بعض جانور جہنم میں بھیجے جائیں گے لیکن عذاب پانے کے لیے نہیں بلکہ عذاب دینے کے لیے اور انہیں وہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی۔[1] ایک طرف تو موت کے خوف سے جانوروں کی یہ حالت ہے جبکہ دوسری طرف ہم انسانوں اور مسلمانوں کی یہ صورتِ حال ہے کہ اس بات کا یقین ہونے کے باوجود غفلت کا شکار ہیں کہ ہمیں موت آئے گی، قبر میں پہنچائے گی اور اچھے بُرے اَعمال کا بدلہ دلائے گی۔ اگرچہ کبھی کبھار سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں رِقت اَنگیز بیانات سُن کر ہمیں اپنی موت کا احساس ہوتا ہے مگر وہ جلد ہی ختم ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ سر جھکا کر توجہ سے بیان سنتے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے کُڑھتے ہیں مگر بیان ختم ہوئے ابھی تھوڑا سا وقت گزرتا ہے تو وہ حسبِ معمول اپنے دوستوں کے ساتھ خوب ہنسی مذاق کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ عام طور پر اگلے دِن نمازِ فجر بھی نہیں پڑھتے، اگر جوش میں آ کر نمازِ فجر پڑھ لیتے ہیں تو ظہر نہیں پڑھتے اور اگر اگلے دِن ساری نمازیں پڑھ لیتے ہیں تو دوسرے دِن نمازِ فجر کے لیے نہیں اٹھتے، یوں وہ دوبارہ غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

قبریں اندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم جب قبرستان جاتے ہیں تو ہمیں سب قبریں

[1] ..... تفسیر کبیر، پ۳۰، النباء، تحت الآیۃ: ۴۰، ۱۱/۲۷ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

اُوپر سے بظاہر ایک جیسی معلوم ہوتی ہیں کہ سب ایک ہی طرح کے مٹی کے تودے ہوتے ہیں لیکن یاد رکھیے! یہ اَندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں کیونکہ اَندر سے کسی کی قبر باغ و بہار اور کسی کی آگ ہی آگ ہوتی ہے، کوئی اپنی قبر میں اللہ پاک کی نعمتوں کے مزے لُوٹ رہا ہوتا ہے اور کوئی عذاب کا شکار ہوتا ہے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن سماک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک بار قبرستان کو دیکھ کر فرمایا: اے لوگو! ان قبروں کی خاموشی سے دھوکا مت کھانا کہ یہ چُپ چاپ ہیں، نہ! نہ! ان کے اَندر بصیرا کرنے والے سب ایک جیسے نہیں، ان میں سے بعض بہت تکلیف میں ہیں اور بعض راحت میں ہیں۔[1] ہر عقلمند کو چاہیے کہ قبر میں داخل ہونے سے پہلے اسے بہت زیادہ یاد کرتا رہے، حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اِرشاد ہے: جو شخص قبر کو بہت یاد کرے گا تو وہ اسے جنت کے ایک باغ کی مانند پائے گا اور جو اس سے غافل ہو گیا وہ اسے جہنم کا گڑھا پائے گا۔[2]

آہ! ہم غافلین کا کیا بنے گا! ہمیں تو موت کا ذِکر سُننا ہی پسند نہیں ہے، آپ کو بہت سے لوگ ایسے بھی ملیں گے جو یہ کہہ کر سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں نہیں آتے کہ دعوتِ اسلامی والے موت، موت کر کے ہمارا موڈ خراب کر دیتے ہیں۔ ایسوں کے لیے عرض ہے کہ ہمارے اَسلاف بھی اپنے خطبوں میں لوگوں کو موت کی یاد دِلایا کرتے تھے چنانچہ

مدینہ

1 ..... اھوال القبور، الباب الحادی عشر... الخ، ص۲۲۶ ملخصاً۔

2 ..... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، بیان حال القبر... الخ، ۵/۲۳۸۔

www.dawateislami.net

اے اللہ کے بندو! موت کو یاد رکھو!

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن مولا مشکل کُشا، حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ایک بار کچھ اس طرح خطبہ اِرشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! موت کو یاد رکھو اور اس کے لیے تیاری کرو کہ اس سے بچنا ناممکن ہے، اگر تم اس سے مقابلہ کروگے تو یہ تمہیں دَبوچ لے گی اور بھاگنا چاہوگے تو پکڑ لے گی۔ موت تمہاری پیشانی میں پیوست کر دی گئی ہے لہٰذا عذابِ موت سے نجات کا کوئی ذریعہ تلاش کرو۔ موت کی طرف پیش قدمی کرو کہ قبر تمہاری مُنْتَظِر ہے اور وہ تمہیں جلد سے جلد اپنے پاس بُلا رہی ہے۔ یاد رکھو! قبر یا تو جنت کا ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا۔ (1)

یاد رکھیے! اگر ہم آج موت سے ڈر کر نمازی بن گئے اور ہم نے گناہوں سے کنارا کشی اِختیار کر لی تو یہ ہمارے لیے اچھا ہے کہ کل ہمیں قبر میں راحت ملے گی ورنہ اگر آج ہم موت سے بے فِکر ہو کر گناہوں بھری زندگی گزارنے لگے تو مرنے کے بعد قبر میں ہمارے لیے خوف ہی خوف ہوگا۔ دیکھیے! مرنے کے بعد کی زندگی مرنے سے پہلے کی زندگی سے زیادہ پاور فُل ہوتی ہے، مرنے کے بعد سُننے اور دیکھنے کا عمل بھی بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ مرنے سے پہلے اگر ہم قبر میں اُتر کر دیکھیں تو ہمیں قبر کے باہر کا مَنظر نظر نہیں آئے گا جبکہ مرنے کے بعد قبر بند ہونے کے باوجود مُردے کو باہر کا مَنظر نظر آتا ہے اور کونسے لوگ آ جا رہے ہیں وہ سب دیکھتا ہے اور اُن کی

مدینہ

1 ..... المستطرف، الباب التاسع فی ذکر الخطب... الخ، ۱/۱۰۷ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

آواز بھی سُنتا ہے جبھی تو ہم قبرستان جا کر مُردوں کو سلام کرتے اور یہ کہتے ہیں: ”اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے قبر والو! تم پر سلام ہو اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم لوگ ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔“ یاد رکھیے! سلام اُسے کیا جاتا ہے جو سُنتا ہو اور جواب بھی دیتا ہو جیسا کہ حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قبرستان میں جا کر پہلے سلام کرنا پھر یہ عرض کرنا (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ) سُنَّت ہے، اس کے بعد اہلِ قُبُور کو اِیصالِ ثواب کیا جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مُردے باہر والوں کو دیکھتے پہچانتے ہیں اور ان کا کلام سُنتے ہیں ورنہ انہیں سلام جائز نہ ہوتا کیونکہ جو سُنتا نہ ہو یا سلام کا جواب نہ دے سکتا ہو اُسے سلام کرنا جائز نہیں، دیکھو سونے والے اور نماز پڑھنے والے کو سلام نہیں کر سکتے۔[1] پتا چلا قبروں والے ہمارا سَلام سُنتے بھی ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔[2] یاد رہے! صِرف مسلمان ہی نہیں بلکہ کُفّار بھی مرنے کے بعد سُنتے اور دیکھتے ہیں۔ نیز عام مُردوں کے مقابلے میں بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اپنی قبروں میں زیادہ دُور سے سُنتے اور دیکھتے ہیں مثلاً اگر ہم یہاں سے بغداد والے مرشد، حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو پکاریں تو وہ ہماری آواز سُن لیں گے کیونکہ وہ اللہ کے ولیوں کے سردار ہیں۔ دیکھیے!

مدینہ

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۵۲۴۔

2 ..... شعب الایمان، باب فی الصلاۃ... الخ، فصل فی زیارۃ القبور، ۷/ ۱۷، حدیث: ۹۲۹۶ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

اب ٹیلی کمیونیکیشن اتنا مضبوط ہو گیا ہے کہ ہم سات سمندر پار اپنے دوست سے بات چیت کر لیتے ہیں اور وہ ہماری آواز سُن لیتا ہے حالانکہ بیچ میں تاریں وغیرہ نہیں ہوتیں تو جب سائنسی کنکشن اتنا پاور فل ہے تو روحانی کنکشن کا عالم کیا ہو گا!

مرنے کے بعد سب کی سُننے اور دیکھنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے اور مرنے والا اپنی قبر پر آنے والوں کو دیکھ بھی رہا ہوتا ہے اور اُن کی آواز بھی سُن رہا ہوتا ہے۔ دیکھیے! اگر ہمیں قبر میں نہ عذاب دیا جائے اور نہ ہماری قبر میں سانپ بچھو آئیں صِرف ہمیں قبر میں بند کر دیا جائے تو قیامت قائم ہونے تک ہزاروں سال کا عرصہ ہم اندھیری قبر میں کیسے گزاریں گے! ہم قبر میں نہ کسی دوست کے پاس جا سکیں گے اور نہ کسی کو اپنے پاس بُلا سکیں گے، نہ ہماری ماں آئے گی اور نہ ہمارا باپ آئے گا، اگر باپ آئے گا بھی تو بے چارہ فاتحہ پڑھ کر اور اِدھر اُدھر قبروں کو دیکھ کر واپس چلا جائے گا اور ہم اسے اپنی قبر میں حسرت بھری نظروں سے دیکھتے رہ جائیں گے۔ ذرا غور تو کیجئے! اگر ہمیں کسی عالی شان بنگلے میں قید کر دیا جائے اور وہاں ہمیں زندگی کی ضرورت کی ہر چیز دے دی جائے مثلاً بتیاں، پنکھے، ایئر کنڈیشن روم، نرم نرم گدیلے، کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ سب سہولیات مُیَسَّر ہوں مگر اس بنگلے میں ہم اکیلے ہوں اور ہمارے پاس کسی کے آنے جانے پر پابندی ہو تو یقین مانیے! ہم اس میں ایک دو یا تین دِن ٹھہر پائیں گے بلکہ ہم میں سے بعض تو ایسے بھی ہوں گے جو ایک دِن بھی تنہا رہنا برداشت نہ کر سکیں گے۔ دیکھیے! جب ایسے آسائش والے بنگلے میں ہم اکیلے

www.dawateislami.net

ایک دِن گزارنے کے لیے تیار نہیں تو پھر قبر میں سینکڑوں سال اکیلے کیسے رہ پائیں گے! یاد رکھیے! آج ہم دنیا کی رنگینیوں میں پھنس کر قبر کو بُھولے بیٹھے ہیں جبکہ کہا جاتا ہے کہ قبر روزانہ پانچ مرتبہ پکار کر کہتی ہے: اے آدمی! تُو میری پیٹھ پر چلتا ہے جبکہ میرا پیٹ تیرا ٹھکانا ہے۔ اے آدمی! تُو میری پیٹھ پر ہنستا ہے جلد ہی میرے اَندر آکر روئے گا۔ اے آدمی! تُو مجھ پر حرام کھاتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں تجھے کیڑے کھائیں گے۔ اے آدمی! تُو میری پیٹھ پر خوشیاں مناتا ہے عنقریب مجھ میں غمگین ہو گا۔ (1)

خدا کی قسم! اس قبر کی پکار میں عبرت ہی عبرت ہے، اے کاش! ہمیں عبرت نصیب ہو جائے اور اس سے پہلے کہ یہ شور مچے فلاں کا انتقال ہو گیا ہے، جلدی جلدی غَسّال کو بُلا لاؤ، جلدی جلدی کفن لے آؤ اور جلدی جلدی قبر کھودنے کا انتظام کرو۔ پھر غَسّال تختہ اُٹھائے چلا آ رہا ہو، ہمیں غُسل دیا جا رہا ہو، کفن پہنایا جا رہا ہو، ہمارے لیے قبر کھودنے کا انتظام کیا جا رہا ہو اور پھر ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے تو اس سے پہلے ہی موت کی یاد کو پیشِ نظر رکھیے اور جلدی جلدی اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر لیجئے۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

مدینہ

1 ..... تنبیہ الغافلین، باب عذاب القبر وشدتہ، ص ۲۳ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے موت کی یاد کو پیشِ نظر رکھنے کے چند طریقے بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں غور سے سُنیے اور اپنے لیے موت کی یاد کا سامان کیجئے :(1)جنازوں میں شرکت کیجئے (2)قبرستان جانے کی عادت بنائیے (3)موت کے موضوع پر ہونے والے بیانات سنئے (4)عبرتناک واقعات کا مطالعہ کیجئے (5)عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے،مَدَنی قافلوں میں موت کی تیاری کے حوالے سے وَعظ و نصیحت کا سِلسلہ بھی ہوتا ہے تو یوں آپ کو موت یاد رہے گی اور جب موت یاد رہے گی تو آپ کا گناہوں سے بچنے کا ذہن بھی بنے گا کہ حدیثِ پاک میں ہے:"كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا یعنی موت نصیحت کے لئے کافی ہے۔"[1] لہٰذا ہر مہینے کم اَز کم تین دِن سنتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلوں میں سفر اختیار کرنے کی نیت کر لیجئے، اپنا نمازوں کا بھی ذہن بنالیجئے اور سچی نیت کیجئے کہ آج کے بعد اِنْ شَآءَ اللہ ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، ہمارا ماہِ رمضان کا کوئی روزہ قضا نہیں ہوگا، ہم فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے سے بچیں گے، ہم والدین کو نہیں ستائیں گے، مسلمانوں کی چغلیاں نہیں کھائیں گے، مسلمانوں کی غیبتوں، تہمتوں اور الزام تراشیوں سے بچیں گے، مسلمانوں کی آبروریزی نہیں کریں گے اور اُن کے عیب چھپائیں گے۔ نیز یہ بھی

مدینہ

1 ..... شعب الایمان، باب فی الزھد و قصر الامل، ۷/۳۵۳، حدیث: ۱۰۵۵۶۔

www.dawateislami.net

نیت کر لیجئے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کریں گے۔

اللہ پاک ہمیں خوب خوب نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور مرنے سے پہلے قبر وحشر کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گزارش!

خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے حصول کے لئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نِیَّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی گزارش ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اور روزانہ مُحاسبے کے ذریعے مَدَنی انعامات نامی رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہنے کا ذہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

قبر کی ہولناکیاں

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ گناہوں سے بچنے، خوب نیکیاں کرنے اور اپنی قبر و آخرت کی بہتری کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا بابا فرید الدین گنجِ شکر رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ اپنے "ملفوظات شریف" میں بیان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حرم شریف کے پاس چند کفار جمع تھے، ان کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے اُن سے سُوال کیا، وہاں سے کچھ دُور حضرتِ مولا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بھی تشریف فرما تھے چنانچہ ان کافروں نے مذاق مسخری کے طور پر اس سائل کو حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس بھیج دیا کہ جاؤ اور ان سے سُوال کرو۔ جب سائل نے مولا مشکل کُشا، علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سُوال کیا تو اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس بظاہر کوئی رقم نہیں تھی لیکن سُوال کرنے والے کو خالی لوٹانا اس گھرانے کی شان کے خلاف تھا، نیز حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے یہ بھی جان لیا تھا کہ کفار نے مذاق اُڑانے کے لیے سائل کو میرے پاس بھیجا ہے چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے سائل سے فرمایا: اپنا ہاتھ لاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ سامنے کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دس بار دُرود شریف پڑھا اور اس کی خالی ہتھیلی پر دَم کر کے فرمایا: اب اپنی مٹھی بند کر لو اور ان کافروں کے سامنے جا کر کھول دو جنہوں نے تمہیں میرے پاس بھیجا ہے۔ کافر یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے کہ

www.dawateislami.net

انہوں نے کچھ دیا نہیں خالی دَم کیا ہے۔ اب وہ سائل خالی مٹھی لے کر ان کافروں کے پاس گیا اور حسبِ اِرشاد ان کے سامنے اپنی مٹھی کو کھول دیا، جیسے ہی اس نے مٹھی کھولی سب کافر یہ دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے کہ اب اس کی مٹھی خالی نہیں تھی بلکہ اس میں سونے کی اشرفیاں جگمگ جگمگ کر رہی تھیں۔ مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی یہ زندہ کرامت دیکھ کر کئی کافر اسی وقت مسلمان ہو گئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری زندگی کی گاڑی تیزی کے ساتھ سَرکتی چلی جارہی ہے۔ اگر آپ تصور کی بالکونی سے جھانک کر اپنے ماضی میں نظر دوڑائیں گے تو تصور ہی تصور میں اپنے بچپن میں پہنچ جائیں گے اور سوچیں گے کہ جب ہم چھوٹے تھے تو اس طرح کھیلتے تھے اور یوں یوں شرارتیں کیا کرتے تھے۔ ذرا غور فرمایئے! کیا ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ ہماری زندگی بڑی تیزی کے ساتھ برف کے پگھلنے سے بھی تیز تر رفتار سے گزرتی چلی جارہی ہے! واقعی جب ہم اپنے ماضی پر غور کرتے ہیں تو ہمارا دل ڈوبنے لگتا ہے کہ ہماری عُمر اِتنی ہو گئی اور عنقریب ہماری زندگی کے بقیہ دِن بھی گزر جائیں گے اور پھر جس طرح ہم اپنے دادا جان اور والِد صاحب کو قبرستان چھوڑ کر آئے تھے، اسی طرح ایک دن وہ بھی آئے گا کہ ہماری اَولاد، ہمارے بھائی یا عزیز ورشتہ دار ہمیں بھی قبرستان چھوڑ آئیں گے اور پھر ہم قیامت تک وہاں سے نہیں نکل پائیں گے۔ یاد رکھیے! قبر

مدینہ

1 ..... راحت القلوب، ص ۷۲۔

www.dawateislami.net

میں صِرف نیک اَعمال کام آئیں گے جبکہ ہمارا اِتنا سارا مال جسے ہم نے اپنی زندگی میں دِن رات محنت کر کے جمع کیا سب کا سب یہیں دَھرا رہ جائے گا اور اُسے ہمارے وُرَثا آپس میں بانٹ کر کھا جائیں گے لہٰذا عقل مندی یہی ہے کہ ہم اپنی ساری توجہ مال جمع کرنے پر مرکوز رکھنے کے بجائے اپنی قبر و آخرت کی تیاری پر رکھیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم فکرِ آخرت سے غافل ہو کر اپنی ساری زندگی دنیوی مال و دولت جمع کرنے میں گزار دیں اور پھر دنیا سے رُخصت ہو کر ہمیں قبر کی ہولناکیوں کا سامنا کرنا پڑے! دیکھیے! قبر کی ہولناکیاں بہت زیادہ ہیں چنانچہ اس سلسلے میں حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے آخری اَیام کا ایک نہایت ہی رِقت اَنگیز اور خوف آور واقعہ پیش کرتا ہوں اسے محض رسمی طور پر نہیں بلکہ دل کے کانوں سے سُنیے اور قبر کی ہولناکیوں سے بچنے کا سامان کیجئے چنانچہ

قبر کی ہولناکیاں

حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے کسی عزیز کو دفن کرنے کے لیے اس کے جنازے کے ساتھ قبرستان تشریف لے گئے، جب لوگ میت کو دفن کرنے لگے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ دُور جا کر ایک قبر کے قریب بیٹھ گئے۔ چند لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے قریب آ پہنچے اور عرض کرنے لگے: آپ تو میت کے قریبی عزیز ہیں، پھر آپ کیوں دُور جا کر بیٹھ گئے؟ حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرمانے لگے: دراصل بات یہ ہے کہ میں مَیِّت کا عزیز ضرور ہوں لیکن اس قبر نے آواز دے کر مجھے اپنے قریب بلا لیا اور اپنی سرگُزشت کچھ اس طرح سنائی: اے عمر بن عبد العزیز! مجھ سے یہ

www.dawateislami.net

کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اَندر آنے والوں کے ساتھ کیا سُلوک کرتی ہوں؟ میں نے کہا: اے قبر! تو مجھے ضرور بتا کہ جو لوگ تیرے اَندر آجاتے ہیں تُو ان کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے؟ قبر کہنے لگی: میں اپنے اَندر آنے والے مُردے کا کفن پھاڑ دیتی ہوں، اس کا سارا لہو پی جاتی ہوں اور اس کا تمام تر گوشت کھا جاتی ہوں۔ کیا تم مجھ سے یہ نہیں پوچھو گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ اے عمر بن عبد العزیز! سُنو! میں ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، کلائیوں کو بازوؤں سے، بازوؤں کو کاندھوں سے، سُرینوں کو رانوں سے، رانوں کو گھٹنوں سے، گُھٹنوں کو پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیوں کو قدموں سے جُدا کر دیتی ہوں۔

یہ فرما کر حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے اور پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے میرے بھائیو! دنیا کا قیام بہت ہی تھوڑا ہے اور اس دنیا میں ہر طرف دھوکا دہی اور فریب کاری کا دور دورہ ہے، اس دنیا میں جو عزت والا ہے وہ آخرت میں ذلیل ہے، اس دنیا میں جو دولت والا ہے وہ آخرت میں فقیر ہے، اس دنیا میں جو جوان ہے وہ جلد ہی بوڑھا ہو جائے گا، اس میں جو زندہ ہے وہ عنقریب موت سے ہمکنار ہو جائے گا، اس دنیا کا تمہاری طرف متوجہ ہونا کہیں تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے حالانکہ تم خود دیکھ رہے ہو کہ یہ بے وفا دنیا بہت ہی جلد مُنہ پھیر لیتی ہے، بے وقوف ہے وہ شخص جو اس دنیا کے دھوکے میں پھنس جائے، کہاں گئے اس دنیا کے چاہنے والے جنہوں نے بڑے بڑے شہر آباد

www.dawateislami.net

کیے، بڑی بڑی نہریں کھود نکالیں، بڑے بڑے باغات لگائے اور پھر تھوڑا سا وقت گزار کر اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چل دیئے۔ اے وہ لوگو! جو اپنی صحت اور تندرستی سے دھوکے میں پڑے ہو تمہاری صحت کہیں تمہیں دھوکے میں مبتلا نہ کر دے، تم غور کرو! جو صحت مند اور طاقتور لوگ تھے اور طاقت کی وجہ سے اُن کے اَندر غرور پیدا ہو گیا تھا اور پھر وہ گناہوں میں مبتلا ہوئے، اسی طرح جو لوگ دنیا میں مال کی کثرت کی وجہ سے قابلِ رشک تھے کہ ان کے پاس مال بہت زیادہ تھا اور اعلیٰ اعلیٰ مکانات وغیرہ دنیا کی کافی نعمتیں ہوا کرتی تھیں جس کے باعث لوگ ان سے حسد کیا کرتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ دنیوی مال و دولت کمانے میں بہت جری ہوا کرتے تھے اور اس راہ میں انہیں جتنی مشکلات درپیش ہوتی تھیں وہ باخوشی برداشت کر لیتے تھے لیکن اب ان سرمایہ داروں کو دیکھ لو کہ مٹی نے ان کے بدنوں کا کیا حال بنایا! جب وہ موت کا شکار ہوئے تو خاک نے ان کے نازک بدنوں کا کیا حشر کیا! کیڑوں نے ان کے جوڑوں اور ان کی ہڈیوں کا کیا حال بنایا! وہ لوگ دنیا میں تو اونچے اونچے پلنگوں اور نرم نرم گدیلوں پر سوتے تھے، ہر وقت ان کے اِرد گرد خُدام کا ہجوم رہتا تھا، حتّٰی کہ اگر وہ ذرا سا بھی کھانستے تو اُن کے خادم اور نوکر چاکر جی حضور! حاضر سیٹھ جی! کر کے ان کے قریب آ پہنچتے تھے، عزیز و اَقارب، رشتہ دار اور دوست ہر وقت ان کی دِلداری کے لیے بے تاب رہتے تھے لیکن اب موت کے بعد اس قبرستان میں آواز دے کر ذرا ان مالداروں سے ان کا حال پوچھو کہ اے مالدارو! قبر میں تمہاری مال داری اور

www.dawateislami.net

تمہارے سرمایہ نے تمہیں کیا کام دیا؟ تمہارے عہدے تمہیں کیا کام آئے؟ اسی طرح قبرستان میں دفن غریبوں سے پوچھو کہ اے غریبو! تمہاری غربت نے مرنے کے بعد تمہیں کیا نقصان پہنچایا؟ یقیناً مرنے کے بعد مالدار کو مال کام نہیں آتا اور غریب کو اس کی غربت نقصان نہیں پہنچاتی اور اَمیر و غریب سب قبرستان میں ایک ہی جگہ دفن ہوتے ہیں۔ تم قبر والوں کا حال دریافت کرو اور اُن سے پوچھو کہ تمہاری اس زبان کا کیا ہوا جو ہر وقت چہکتی تھی؟ تمہاری اُن آنکھوں کا کیا ہوا جو ہر وقت اِدھر اُدھر دیکھتی تھیں؟ تمہارے خوبصورت اور حَسین و دِلکش چہروں کا کیا ہوا؟ تمہارے نازک بدن کہاں گئے؟ سُنو! کیڑوں نے ان کے رنگ کالے کر دیئے، قبر نے ان کا گوشت کھالیا، ان کے منہ پر مٹی ڈال دی، ان کے اعضاء جُدا جُدا کر دیئے اور ان کے جوڑ توڑ دیئے۔ آہ! کہاں ہیں ان کے وہ خُدام جو ہر وقت ان کی خوشامد میں لگے رہتے تھے؟ کہاں ہیں وہ بڑے بڑے محلات جن میں وہ آرام کیا کرتے تھے؟ کہاں ہیں ان کے وہ مال اور خزانے جنہیں وہ ہر وقت جوڑ جوڑ کر رکھتے تھے؟ آہ! ان کے خادموں نے ان کی قبروں میں نہ کھانے پینے کا اہتمام کیا، نہ ان کے لیے کوئی نرم بستر بچھایا اور نہ کوئی تکیہ رکھا اور نہ ہی ان کی دِلداری کے لیے کوئی پھول یا گملا وغیرہ رکھا بلکہ انہیں یونہی زمین پر ڈال کر مٹی کے سِپُرد کر دیا، آہ! مال دار لوگ جو ہر وقت اپنے احباب اور دوستوں کے جھمیلوں میں رہتے تھے اور ہر وقت دوستوں کا ٹولا ان کے گِرد رہتا تھا اب وہ اَندھیری قبر میں تنہا آ پڑے ہیں، اب ان کے لیے رات اور دِن برابر ہیں اور

www.dawateislami.net

اب وہ اپنے عزیزوں اور دوستوں سے نہ مل سکتے ہیں، نہ ان کے پاس آجاسکتے ہیں اور نہ ہی ان کو اپنے پاس بُلا سکتے ہیں۔ آہ! کتنے نازک جسم والے مَرد اور کتنی نازک بدن عورتیں ایسی ہیں کہ جن کے بدن قبر میں بوسیدہ ہیں، ان کے اعضاء ایک دوسرے سے جُدا ہیں، آنکھیں نکل کر منہ پر گر گئیں ہیں، گردن جدا ہوئی پڑی ہے، ان کے منہ میں پیپ بھر چکا ہے، ان کا سارا بدن پھٹ چکا ہے اور ان کے بدن میں کیڑے چل رہے ہیں۔ ایک طرف مرنے والے مُردوں کا قبر میں یہ حال ہے تو دوسری طرف ان کی بیویوں نے عِدّت گزار کر دوسروں سے نکاح کر لیے ہیں اور ان کے خون پسینے سے کمائے ہوئے مال کو وارثوں نے آپس میں تقسیم کر لیا ہے۔ البتہ جو لوگ اپنی زندگی کو غفلت میں گزارنے کے بجائے اس کا مقصد سمجھ لیتے ہیں اور اسے اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت اور فرمانبرداری میں گزارتے ہیں وہ خوش نصیب اب بھی قبروں میں عیش اُڑا رہے ہیں، ان کی قبریں جنت کا باغ بن چکی ہیں اور وہ اپنی قبروں میں بالکل مطمئن عیش سے وقت گزار رہے ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مزید نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے وہ شخص جو جلد اپنی قبر میں ضرور جائے گا تجھے اس دنیا کے معاملے میں آخِر کس چیز نے دھوکے میں مبتلا کر دیا؟ کیا تجھے یہ امید ہے کہ یہ کم بخت اور بے وفا دنیا تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی اور تُو اس دنیا سے کبھی بھی کُوچ نہیں کرے گا؟ کیا تیرے یہ وسیع و عریض مکانات، لہلہاتے کھیت، نرم نرم بسترے اور گرمی سردی

www.dawateislami.net

کے جوڑے تیرے پاس ہمیشہ رہیں گے؟ نہیں نہیں! یہ سب کے سب یک دم رکھے رہ جائیں گے۔ جب حضرتِ سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آ کر مُسلط ہو جائیں گے تو کوئی طاقت انہیں تجھ سے نہ ہٹا سکے گی، تجھے پسینا آ رہا ہو گا، پیاس کی شدت سے تُو بے تاب ہو چکا ہو گا اور جاں کنی کی سختی میں کروٹیں بدلتا رہ جائے گا! اَفسوس صد اَفسوس! اے وہ شخص جو آج کبھی اپنے پیارے بیٹے، کبھی اپنے بھائی اور کبھی اپنے والد کی موت کے وقت ان کی آنکھیں بند کر رہا ہے، کبھی کسی میت پر چادر اُڑا رہا ہے، کبھی کسی مُردے کو اپنے ہاتھوں سے نہلا رہا ہے، کبھی کسی کے جنازے کو اپنے کندھوں پر اُٹھا رہا ہے، کبھی کسی کو کفنا رہا ہے، کبھی کسی کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اُتار رہا ہے اور کبھی کسی کی قبر پر اپنے ہاتھوں سے مٹی ڈال رہا ہے یاد رکھ! یہ سب مُعاملات تیرے ساتھ بھی ہونے والے ہیں۔ اس طرح کی نصیحتیں کرنے کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عربی میں یہ اَشعار پڑھے:

نَهَارُكَ يَا مَغْرُوْرُ سَهْوٌ وَ غَفْلَةٌ ۔۔۔ وَلَيْلُكَ نَوْمٌ وَالرَّدٰى لَكَ لَازِمُ

تُسَرُّ بِمَا يَفْنٰى وَتُشْغَلُ بِالصِّبَا ۔۔۔ كَمَاغِرَّ بِاللَّذَّاتِ فِي النَّوْمِ حَالِمُ

وَ تَعْمَلُ فِيْمَا سَوْفَ تَكْرَهُ غِبَّهٗ ۔۔۔ كَذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا تَعِيْشُ الْبَهَائِمُ

ان اشعار کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ ”اے آدمی! تیرا سارا دن غفلت میں گزرتا ہے اور تیری رات سونے میں حالانکہ موت تیرے اُوپر سوار ہے، تُو ایسی چیز کے ساتھ خوش ہو رہا ہے جو عنقریب فنا ہونے والی ہے اور تُو لمبی لمبی آرزوؤں اور دُنیاوی

www.dawateislami.net

مشاغل میں مشغول رہتا ہے۔ ارے بیوقوف! خواب کی لذتوں سے دھوکا نہیں کھایا کرتے اور آج تُو وہ کام کر رہا ہے جس پر کل تجھے رنج اُٹھانا پڑے گا۔ اے نادان! جس طرح تُو آج زندگی گزار رہا ہے اس طرح جانور زندگی گزارتے ہیں۔ یہ اَشعار کہنے کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وہاں سے چلے آئے اور اس کے ایک ہفتے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس رِقت اَنگیز واقعہ کی ایک ایک عبارت ہمیں جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگانے کی کوشش کر رہی ہے لیکن اَفسوس! صد اَفسوس! شاید ان باتوں کو سُننے کے لیے ہمارے کان بہرے ہیں اور ان باتوں کو قبول کرنے کے لیے ہمارے دل تیار نہیں ہیں کیونکہ وہ نہایت ہی سخت ہو چکے ہیں اور اُن پر تاریکی چھا چکی ہے۔ ممکن ہے ہمارے دل نصیحت قبول کرنے کے لیے اس وجہ سے تیار نہ ہوتے ہوں کہ گناہوں کے سبب وہ مکمل طور پر سیاہ ہو چکے ہوں۔ یاد رکھیے! جب گناہوں کے باعث دِل مکمل طور پر سیاہ ہو جائے تو وہ نصیحت قبول نہیں کرتا چنانچہ

دِل پر سیاہ نقطہ

حدیثِ پاک میں آتا ہے: ”یُذْنِبُ الذَّنْبَ فَیُنْقَبَضُ مِنْهُ“ یعنی جب کوئی انسان گُناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نُقطہ بن جاتا ہے، ”ثُمَّ یُذْنِبُ الذَّنْبَ فَیُنْقَبَضُ مِنْهُ حَتّٰی یُخْتَمَ عَلَیْهِ“ یعنی جب دوسری بار گُناہ کرتا ہے تو دُوسرا سیاہ نُقطہ بنتا ہے یہاں تک کہ اُس کا

(1) ..... الروض الفائق، المجلس الثامن عشر فی قوله تعالٰی یوم تبیض... الخ، ص۷۰ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

دِل سیاہ ہو جاتا ہے، "فَیَسْمَعُ الْخَیْرَ فَلَا یَجِدُ لَه مُسَاغًا" نتیجۃً بھلائی کی بات اُس کے دِل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔[1] یہی کچھ حال ہمارا ہے کہ اب ہم پر نصیحت کارگر نہیں ہوتی اور ہم نصیحت کی بات قبول نہیں کرتے حالانکہ ہم کئی بار قبر کی پکار سے متعلق یہ روایت سُنتے رہتے ہیں کہ

قبر روزانہ پانچ بار پکارتی ہے

قبر روزانہ پانچ بار پُکار پُکار کر کہتی ہے: اے انسان! آج تُو میری پیٹھ پر خوب دھما چوکڑی کر رہا ہے اور اِترا کر چل رہا ہے لیکن یاد رکھ! کل تُو میرے پیٹ میں آنے والا ہے۔ اے انسان! آج تُو میری پیٹھ پر لذیذ غذائیں اور عُمدہ عُمدہ کھانے کھا رہا ہے لیکن یاد رکھ! کل میرے اَندر تجھے کیڑے کھائیں گے۔ اے انسان! آج تُو میری پیٹھ پر غفلت سے ہنس رہا ہے لیکن یاد رکھ! کل جب تُو موت کا شِکار ہو کر میرے اَندر آئے گا تو تجھے رونا پڑے گا۔ اے انسان! آج تُو میری پیٹھ پر خوشیاں منا رہا ہے لیکن یاد رکھ! کل تُو میرے اَندر آ کر غمزدہ ہو جائے گا۔ اے انسان! آج تُو میری پیٹھ پر خوب گناہ کر رہا ہے لیکن یاد رکھ! کل جب تُو میرے اَندر آئے گا تو تجھے اپنے کیے کی سزا بھگتنی پڑے گی۔[2]

قبر میں آگ بھڑکا دی گئی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قبر کی ہولناکیوں میں مبتلا ہونے کے بہت سے

مدینہ

1 ..... در منثور، پ۳۰، المطففین، تحت الآیۃ: ۱۴، ۸/ ۴۴۶۔

2 ..... تنبیہ الغافلین، باب عذاب القبر وشدتہ، ص ۲۳۔

www.dawateislami.net

اَسباب ہیں۔ غیبت کرنے اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کے سبب بھی بندہ قبر کی ہولناکیوں میں مبتلا ہوتا ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بقیعِ غرقد تشریف لا کر دو قبروں کے پاس کھڑے ہو کر اِرشاد فرمایا: کیا تم نے فُلاں اور فُلانہ کو، یا فرمایا: فُلاں فُلاں کو دفن کر دیا؟ صَحابۂ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) نے عرض کی: جی ہاں یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)، اِرشاد فرمایا: ابھی ابھی فُلاں کو (قبر میں) بٹھا کر مارا گیا ہے۔ پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اسے اِتنا مارا گیا ہے کہ اس کا ہر ہر عُضو جدا ہو چکا ہے اور اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی گئی ہے اور اس نے ایسی چیخ ماری ہے جسے سِوائے جِنّ و اِنسان کے تمام مخلوق نے سُن لیا ہے اور اگر تمہارے دِلوں میں فَساد نہ ہوتا اور تم زیادہ باتیں نہ کرتے تو تم بھی وہ سُنتے جو میں سنتا ہوں۔ پھر فرمایا: اب دوسرے کو بھی مارا جا رہا ہے۔ پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دَستِ قُدرت میں میری جان ہے! اسے بھی اس قدر زور سے مارا گیا ہے کہ اس کی بھی ہر ہر ہڈّی جُدا ہو گئی ہے اور اس کی قبر میں بھی آگ بھڑکا دی گئی ہے، اس نے بھی ایسی چیخ ماری ہے جسے جِنّ و اِنسان کے علاوہ تمام مخلوق نے سُن لیا ہے اور اگر تمہارے دِلوں میں فساد نہ ہوتا اور تم زیادہ کلام نہ کرتے تو تم بھی وہ سُنتے جو میں سُنتا ہوں۔ صَحابۂ کِرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: پہلا پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) تھا۔ [1]

مدینہ

1 ..... الخصائص الکبریٰ، باب فیما اطلع علیہ... الخ، ۲/۸۹۔

www.dawateislami.net

مسلمانو ڈر جاؤ!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس رِوایت میں غیبت کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے والوں کیلئے عِبرت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں، پیشاب کر کے جو لوگ پاکی حاصِل نہ کر کے بدن اور کپڑے وغیرہ ناپاک کر لیتے ہیں اُن کو بھی ڈر جانا چاہئے، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: پیشاب سے بچو عام طور پر عذابِ قبر اِسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (1)

پیشاب سے نہ بچنے والے کی قبر سے پُکار!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 413 صَفحات پر مشتمل کتاب "عُیُون الحکایات" حِصّہ دُوم صَفحہ 187 پر ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَبدُ اللہ اِبن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک مرتبہ دورانِ سفر میرا گزر زمانۂ جاہلیت کے قبرستان سے ہوا۔ یکایک ایک مُردہ قبر سے باہر نکلا، اُس کی گردن میں آگ کی زنجیر بندھی ہوئی تھی، میرے پاس پانی کا ایک برتن تھا۔ جب اُس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا: "اے عَبدُ اللہ! مجھے تھوڑا سا پانی پلا دو!" میں نے دِل میں کہا: اس نے میرا نام لے کر مجھے پُکارا ہے یا تو یہ مجھے جانتا ہے یا عَرَبوں کے طریقے کے مطابق "عَبدُ اللہ" کہہ کر پکار رہا ہے۔ پھر اَچانک اسی قبر سے ایک اور شخص نکلا، اُس نے مجھ سے کہا: "اے عَبدُ اللہ! اس نافرمان کو ہرگز پانی نہ پلانا، یہ کافر ہے۔" دوسرا شخص پہلے کو گھسیٹ کر واپس قبر میں

1 ..... دار قطنی، کتاب الطھارۃ، باب نجاسۃ البول والامر... الخ، ۱/ ۱۸۴، حدیث: ۴۵۳۔

www.dawateislami.net

لے گیا۔ میں نے وہ رات ایک بڑھیا کے گھر گزاری، اس کے گھر کے قریب ایک قبر تھی، میں نے قبر سے یہ آواز سُنی: یعنی "پیشاب! پیشاب کیا ہے؟ مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟" اِس آواز کے متعلق بڑھیا سے پوچھا تو اُس نے کہا: یہ میرے شوہر کی قبر ہے، اسے دو خطاؤں کی سزا مل رہی ہے۔ پیشاب کرتے وقت یہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، میں اس سے کہتی کہ تجھ پر اَفسوس! جب اُونٹ پیشاب کرتا ہے تو وہ بھی اپنے پاؤں کُشادہ کر کے چھینٹوں سے بچتا ہے لیکن تُو اس مُعاملے میں بِالکل بھی اِحتیاط نہیں کرتا، میرا شوہر میری ان باتوں پر کوئی توجُّہ نہ دیتا، پھر یہ مر گیا تو مرنے کے بعد سے آج تک اس کی قبر سے روزانہ اسی طرح کی آوازیں آتی ہیں۔ میں نے پوچھا: "مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟" کی آواز آنے کا کیا مقصد ہے؟ بڑھیا نے کہا: ایک مرتبہ اِس کے پاس ایک پیاسا شخص آیا، اس نے پانی مانگا تو (اِس نے اُس کو پریشان کرنے کیلئے خالی مشکیزے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے) کہا: جاؤ! اِس مشکیزے سے پانی پی لو، وہ پیاسا بے تابانہ مشکیزے کی طرف لپکا، جب اُٹھایا تو اُسے خالی پایا، پیاس کی شِدّت سے وہ بے ہوش ہو کر گر گیا اور اس کی موت واقع ہو گئی۔ پھر جب سے میرا شوہر مرا ہے آج تک روزانہ اُس کی قبر سے آواز آتی ہے: "مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟" حضرتِ سیِّدُنا عَبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر سارا واقِعہ عرض کیا تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تنہا سفر کرنے سے منع فرما دیا۔ (1)

مدینہ

1 ..... عیون الحکایات، الحکایۃ الرابعۃ والاربعون بعد الثلاثمائۃ، ص: ۳۰۷۔ عیون الحکایات (مترجم)، ۲/۱۸۷۔

www.dawateislami.net

بے نمازی کی قبر میں تین سزائیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بے نمازی ہونا قبر کی ہولناکیوں میں مبتلا ہونے کا سبب ہے چنانچہ میرے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: جو نماز کو سُستی کی وجہ سے چھوڑے گا اللہ پاک اسے قبر میں تین طرح کی سزائیں دے گا: (1) اس کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جائے گا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی (2) اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی پھر وہ دن رات اَنگاروں پر لوٹ پوٹ ہوتا رہے گا اور (3) قبر میں اس پر ایک اَژدھا مسلط کر دیا جائے گا جس کا نام اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَعُ (یعنی گنجا سانپ) ہے، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی جبکہ ناخن لوہے کے ہوں گے، ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مَسافَت تک ہو گی، وہ مَیِّت سے کلام کرتے ہوئے کہے گا: میں اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَعُ (یعنی گنجا سانپ) ہوں۔ اس کی آواز کڑک دار بجلی کی سی ہو گی، وہ کہے گا: میرے رَبّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ نمازِ فجر ضائع کرنے پر طُلُوعِ آفتاب کے بعد تک مارتا رہوں اور نمازِ ظہر ضائع کرنے پر عَصر تک مارتا رہوں اور نمازِ عَصر ضائع کرنے پر مغرب تک مارتا رہوں اور نمازِ مغرب ضائع کرنے پر عشا تک مارتا رہوں اور نمازِ عشا ضائع کرنے پر فجر تک مارتا رہوں۔ جب بھی وہ اسے مارے گا تو وہ 70 ہاتھ تک زمین میں دَھنس جائے گا اور وہ قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔ (1)

مدینہ

1 ..... قرۃ العیون معہ الروض الفائق، الباب الاول فی عقوبۃ تارک الصلاۃ، ص ۳۸۴۔

www.dawateislami.net

اے بے نمازیو! یاد رکھو! اگر آج نمازیں نہ پڑھیں تو قبر کی ہولناکیوں میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ خُدا کی قسم! قبر میں گنجے سانپ کا ڈسنا ہر گز برداشت نہ ہو سکے گا اور پھر یہی نہیں بے نمازیوں کو دیگر عذابات بھی دیئے جائیں گے لہٰذا اَبھی سے سچی توبہ کر لیجئے اور اپنا یہ ذہن بنایئے کہ اب ہم پابندی سے پانچوں نمازیں باجماعت اَدا کریں گے اور آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہ ہو گی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے ذِکر سے اِعراض کرنا بھی قبر کی تنگی اور اس کی ہولناکیوں میں مبتلا ہونے کا سبب ہے اور بروزِ قیامت اللہ پاک ایسوں کو اندھا اُٹھائے گا جیسا کہ پارہ 16 سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 124 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اَندھا اُٹھائیں گے۔

تنگ زندگانی کی وضاحت "تفسیر خزائنُ العِرفان" میں کچھ اس طرح ہے: دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں یا دین میں یا ان سب میں، دنیا کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ ہدایت کا اِتّباع نہ کرنے سے عملِ بد اور حرام میں مبتلا ہو یا قناعت سے محروم ہو کر گرفتارِ حرص ہو جائے اور کثرتِ مال و اَسباب سے بھی اس کو فراخیِ خاطر اور سُکونِ قلب مُیسّر نہ ہو، دِل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرص کے غموں سے کہ یہ نہیں وہ نہیں حال تاریک اور

www.dawateislami.net

وقت خراب رہے اور مومن مُتَوَکِّل کی طرح اس کو سُکون و فراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو حَیاتِ طَیِّبہ کہتے ہیں اور قبر کی تنگ زِندگانی یہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ کافِر پر 99 اَژدہے اس کی قبر میں مُسَلَّط کئے جاتے ہیں۔ حضرتِ اِبنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: **شانِ نُزول:** یہ آیت اَسود بن عَبدُ العزی مخزومی کے حق میں نازِل ہوئی اور قبر کی زِندگانی سے مراد قبر کا اس سختی سے دبانا ہے جس سے ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آ جاتی ہیں اور آخرت میں تنگ زندگانی جہنّم کے عذاب میں جہاں زَقُّوم (یعنی تھوہڑ) اور کھولتا پانی اور جہنمیوں کے خون اور ان کے پِیپ کھانے پینے کو دی جائے گی اور دین میں تنگ زندگانی یہ ہے کہ نیکی کی راہیں تنگ ہو جائیں اور آدمی کسبِ حرام میں مبتلا ہو۔ حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت، اگر خوفِ خُدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زِندگانی ہے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قبر کی ہولناکیوں میں ہمارے لیے بہت عِبرت کا سامان ہے لیکن شیطان ہم پر مُسَلَّط ہو گیا ہے اور اس نے اس قدر ہمارے دِلوں اور ہماری عقلوں پر قبضہ جمالیا ہے کہ آج ہم گناہوں سے دُوری اِختیار کر کے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّتیں اپنانے کے لیے تیار نہیں۔ آج ہمیں سنّتیں سیکھنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت اور مدنی قافلوں میں سفر کی دعوت دی جاتی ہے تو ہم تیار نہیں ہوتے۔ یاد رکھیے! شیطان بڑا ہوشیار، مکار

مدینہ

1 ..... خزائن العرفان، پ۱۶، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۱۲۴، ص: ۵۹۸۔

www.dawateislami.net

اور دَغا باز ہے، وہ یہ نہیں چاہتا کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوں، مدنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کریں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر یہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے لگے اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے حاضر ہونے لگے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ پکے نمازی بن جائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ سینما گھروں اور ڈراما گاہوں سے اپنا رِشتہ توڑ کر مساجد سے اپنا رشتہ جوڑ لیں، کہیں ایسا نہ ہو جو داڑھیاں مُنڈاتے، رات دِن گالیاں بکتے، گانے گُنگناتے اور فلمیں ڈرامے دیکھتے ہیں نیک بن جائیں، اللہ، اللہ کرنے لگیں اور اپنے چہرے پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنت داڑھی شریف سجالیں۔ یہی وجہ ہے کہ مبلغین کے بار بار دعوت دینے کے باوجود شیطان ہمیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت نہیں کرنے دیتا، کبھی وہ ہمارے راستے میں دوستوں کا رُوپ دھار کر کھڑا ہو جاتا ہے اور کبھی دُکان کُھلوا کر ہمیں روک لیتا ہے۔

آخر موت ہے

دیکھیے! اس دُنیا میں آپ زیادہ سے زیادہ 70 یا 75 سال زندہ رہیں گے لیکن پھر موت نے آنا ہے، پہلے بڑی بوڑھیاں دُعا دیتے ہوئے کہتی تھیں کہ اللہ پاک تجھے سَوا سو سال کا کرے تو اگر کوئی سَوا سو سال بھی جی گیا بِالآخِر اُسے مَرنا ہی پڑے گا اور وہ جینا بھی ایسا ہو گا کہ شاید موت مانگنی پڑے، کیونکہ بسا اوقات بڑھاپے کی زندگی محتاجی میں گزرتی ہے، بندہ بِستر پر پڑا ہوتا ہے اور پیشاب وغیرہ سب کچھ بِستر میں ہو رہا ہوتا

www.dawateislami.net

ہے اور بندہ نہ اُٹھ سکتا ہے اور نہ ہی کَروٹ لے سکتا ہے جس کے باعث بِستر پر پڑے پڑے بدن میں چھالے اور زخم پڑ جاتے ہیں۔ یاد رہے! سَوا سو سال دِل بہلانے کے لیے ہے ورنہ روئے زمین پر سَوا سو سال عُمر پانے والے شاید چند سو یا چند ہزار لوگ ہوں گے۔ آج صورتِ حال یہ ہے کہ موت دندناتی پھر رہی ہے، آپ اپنے محلے والوں پر ہی نظر دوڑا لیجئے پتا چل جائے گا کہ بوڑھے اور بوڑھیاں کتنی ہیں! آئے دِن اسکوٹروں، کاروں وغیرہ کے حادِثات اور پھر آپس کے جھگڑے ہوتے ہیں تو اس طرح آج کل موت آسان ہو چکی ہے۔ روزانہ کی بُنیاد پر مسلمانوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا ان کے گناہوں کی سزا ہے ورنہ پہلے مسلمان ایک دوسرے کے مُحافِظ تھے۔ مُہاجرین اور انصار کی مثال آپ کے سامنے ہے کہ اپنا آدھا آدھا سامان انصار نے مہاجرین کو دے دیا جبکہ آج مسلمان ایک دوسرے کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں، یہ سب اس لیے بھگتنا پڑ رہا ہے کہ مسلمانوں نے اللہ پاک کے اَحکامات کو توڑا اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنتوں سے منہ موڑا ہے۔ یہاں یہ یاد رہے! دُنیاوی مشکلات اور پریشانیوں کی وجہ سے موت کی دُعا کرنا ناجائز و منع ہے۔[1]

زندگی کا مقصد

یاد رکھیے! اللہ پاک کی بارگاہ میں عِزت و فضیلت کا مَدار نسب نہیں بلکہ پرہیز گاری ہے جیسا کہ پارہ 26 سورۂ حُجرات کی آیت نمبر 13 میں اِرشاد ہوتا ہے:

مدینہ

1 ..... فضائلِ دُعا، ص ۱۸۰۔

www.dawateislami.net

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

لہٰذا کسی رئیس، صدر اور وزیر کے گھر میں پیدا ہو جانا سعادت مندی نہیں بلکہ یہ دنیا دَارُ الْعَمل اور کُھلا میدان ہے جسے ہر ایک نے اپنے اپنے طور پر طے کرنا ہے اور جو نیکیوں میں جتنا مضبوط ہو گا اور جتنی زیادہ دوڑ لگائے گا وہ آگے نکلتا چلا جائے گا۔ یاد رکھیے! زندگی کا مقصد بڑی بڑی ڈِگریاں حاصِل کرنا، کھانا پینا اور مزے اُڑانا نہیں ہے۔ اللہ پاک نے آخر ہمیں زندگی کیوں مرحمت فرمائی؟ آیئے! قرآنِ پاک کی خدمت میں عرض کریں کہ اے اللہ پاک کی سچی کتاب! تُو ہی ہماری رَہنمائی فرما کہ ہمارے جینے اور مرنے کا مقصد کیا ہے؟ قرآنِ عظیم سے جواب مل رہا ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (پ۲۹، ملک: ۲) ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر خزائنُ العرفان میں ہے: ”(یعنی اِس موت و زندگی کو اِس لئے پیدا کیا گیا تاکہ آزمایا جائے کہ) اس دنیا کی زندگی میں کون زیادہ مطیع (یعنی فرماں بردار) و مخلص ہے۔“[1]

بے ہوش ہو کر گر پڑے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خُدارا ہوش کے ناخن لیجئے! اپنی عقل پر زور

[1] ..... خزائن العرفان، پ۲۹، ملک، تحت الآیۃ: ۲، ص: ۱۰۴۰۔

www.dawateislami.net

دے کر سوچئے کہ ہم اس دنیا میں کیوں آئے ہیں؟ آج ہم اپنی آخرت کے بارے میں غور و فکر نہیں کرتے اور اگر کوئی ہمارے سامنے فکرِ آخرت سے متعلق قرآنِ پاک کی آیاتِ مبارکہ پڑھے یا اَحادیثِ مبارکہ بیان کرے تو ہم پر خوفِ خُدا طاری نہیں ہوتا جبکہ ہمارے اَسلاف فکرِ آخرت سے متعلق آیاتِ مبارکہ سُن کر بے ہوش ہو جاتے یا پھر اس دُنیائے فانی سے رخصت ہو جایا کرتے تھے چنانچہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جو اللہ پاک سے ڈرتا ہے وہ غُصہ نہیں دِکھاتا اور جو اللہ پاک کے ہاں تقویٰ اِختیار کرتا ہے وہ اپنی مرضی نہیں کرتا اور اگر قیامت نہ ہوتی تو ہم کچھ اور دیکھتے، پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہ آیتِ مُبارکہ تِلاوت فرمائی: ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾[1] (ترجمۂ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے۔) پھر جب اس آیت پر پہنچے: ﴿وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ﴾[2] (ترجمۂ کنزالایمان: اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں۔) تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔[3]

میں مُجرموں میں سے ہوں

حضرتِ سَیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ شدتِ خوف کی وجہ سے قرآنِ پاک میں سے کچھ سُننے پر قادر نہ تھے یہاں تک کہ ان کے سامنے جب ایک حَرف یا کوئی آیت پڑھی جاتی تو چیخ مارتے اور بے ہوش ہو جاتے، پھر کئی دِن تک ان کو ہوش نہ آتا۔ ایک دن قَبیلۂ خثعم کا ایک شخص ان کے سامنے آیا اور اُس نے یہ آیات پڑھیں:

مدینہ

1 ..... پ۳۰، التکویر: ۱۔ 2 ..... پ۳۰، التکویر: ۱۰۔ 3 ..... احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ۴/ ۲۲۶۔

www.dawateislami.net

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ (پ۱۶، مریم: ۸۵-۸۶)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔

یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آہ! میں مجرموں میں سے ہوں اور متقی لوگوں میں سے نہیں ہوں، اے قاری! دوبارہ پڑھو: اس نے پھر پڑھا تو آپ نے ایک نعرہ مارا اور آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے اَسلاف کس قدر خوفِ خدا والے تھے لیکن ہمارا مُعاملہ ان کے برعکس ہے! دیکھیے! زندگی بڑی قلیل ہے اور عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا لہٰذا اپنی قبر و آخرت کی فکر کرتے ہوئے گناہوں سے بچیے اور خوب خوب نیکیاں کیجئے۔ اگر کبھی گناہ کرنے کا دل چاہے تو یہ سوچ لیجئے کہ "اللہ پاک ہمیں دیکھ رہا ہے اور ہم اس کی سلطنت میں ہیں" اِنْ شَآءَاللہ آپ گناہ کرنے سے بچ جائیں گے۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے قبر کے عَذابات اور اس کی ہولناکیوں سے بچنے کے چند طریقے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں غور سے سنیے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے: (1) پانچوں نمازیں مسجد

(1) ..... احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ۴/ ۲۲۷۔

www.dawateislami.net

کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت پابندی سے ادا کیجئے (2) غیبت، سُود خوری، شراب نوشی اور بدکاری وغیرہ گناہوں سے خود کو بچایئے (3) اپنے بدن کو پیشاب کے چھینٹوں سے بچانے کی کوشش کیجئے (4) بدنگاہی کرنے سے خود کو بچایئے (5) فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے سے بچیے۔

گزارش!

خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے حصول کے لئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نِیَّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی گزارش ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اور روزانہ مُحاسبے کے ذریعے مَدَنی انعامات نامی رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہنے کا ذہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

گانوں کی تباہ کاریاں

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ گانے باجوں کی تباہ کاریوں سے بچنے اور اپنے ایمان کی حفاظت کی لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص بَروزِ جمعہ مجھ پر 100 بار دُرُودِ پاک پڑھے جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اس کے ساتھ ایک ایسا نور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے (یعنی سب کو کافی ہو جائے)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

گانوں کی تباہ کاریاں

حضرتِ علامہ عبد الرحمن ابن جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب "ذَمُّ الْھَوٰاء" میں نقل فرمایا ہے: ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر کے قریب جو قبرستان ہے اس کے مُردے اپنی اپنی قبروں سے نکل آئے ہیں اور ایک جگہ اکٹھے ہو رہے ہیں یہاں تک کہ تمام اہلِ قُبور ایک جگہ جمع ہو گئے، اس کے بعد انہوں نے گریہ وزاری شروع کر دی اور رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں فریاد کرنے لگے: اے اللہ! فُلاں عورت جو صبح مر گئی ہے وہ ہمارے قبرستان میں دفن نہ ہو! اے اللہ! ہمیں اس بے عمل عورت کی نحوست سے بچالے! خواب دیکھنے والے

مدینہ

1 ..... حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ۸/۴۸، حدیث: ۱۱۳۴۱۔

www.dawateislami.net

صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اُن کی گریہ وزاری سُن کر ایک مُردے سے پوچھا: تم یہ دُعا کیوں کر رہے ہو؟ وہ کہنے لگا: جو عورت آج فوت ہوئی ہے وہ جہنمی ہے لہٰذا اگر وہ ہمارے قبرستان میں دفن کر دی گئی تو ہمیں اس کا عذاب دیکھنے کی وجہ سے اَذیت ہو گی اس لیے ہم آہ وزاری کر رہے ہیں اور اللہ پاک سے گڑگڑا کر دُعائیں مانگ رہے ہیں کہ وہ عورت ہمارے قبرستان میں دفن نہ ہو۔ خواب دیکھنے والے صاحب کہتے ہیں کہ یہ سُنتے ہی میری آنکھ کھل گئی اور مجھے تَجَسُّس ہوا کہ دیکھتا ہوں کیا ہوتا ہے؟ چنانچہ میں قبرستان کی طرف جا نکلا اور وہاں دیکھا کہ گورکن ایک قبر کھود چکے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا: تم نے یہ قبر کس کے لیے بنائی ہے؟ وہ کہنے لگے: ایک مالدار کی بیوی فوت ہو گئی ہے اس کے لیے ہم نے یہ قبر بنائی ہے۔ میں نے گورکنوں کو رات والا خواب سُنایا تو انہوں نے قبر کو بند کر دیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ کچھ لوگ آئے اور گورکنوں سے پوچھنے لگے: کیا قبر تیار ہو گئی ہے؟ گورکنوں نے جواب دیا: یہاں قبر نہیں بنے گی۔ گورکنوں کا جواب سُن کر وہ لوگ دوسرے ڈیرے پر چلے گئے تو چونکہ وہاں بھی خواب والی بات پہنچ چکی تھی اس لیے دوسرے ڈیرے کے گورکنوں نے بھی قبر کھودنے سے اِنکار کر دیا۔ اب وہ لوگ کسی اور قبرستان میں چلے گئے اور انہوں نے وہاں قبر بنوائی۔ دوسرے قبرستان میں قبر کُھدنے کے بعد جنازے کی آمد کا انتظار کیا جانے لگا، اتنے میں شور اُٹھا کہ جنازہ آرہا ہے چنانچہ میں بھی اس خاتون کا جنازہ اُٹھانے والوں کے ساتھ جا ملا، جنازہ کے ساتھ عوام کا بہت رش تھا، میں نے جنازے

www.dawateislami.net

کے پیچھے ایک خوبصورت نوجوان کو دیکھا تو لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ اس میت یعنی مرحومہ کا بیٹا ہے۔ اس نوجوان کا باپ بھی اس کے ساتھ تھا اور لوگ ان دونوں باپ بیٹے سے تعزیت کر رہے تھے۔ خواب دیکھنے والے صاحب کہتے ہیں کہ جب اس خاتون کو دفن کر دیا گیا تو میں ان دونوں باپ بیٹے کے قریب گیا اور ان سے کہا: میں نے رات کو ایک خواب دیکھا ہے اگر اِجازت ہو تو بیان کر دوں؟ اس خاتون کے شوہر نے جواب دیا: مجھے خواب سُننے کی کوئی ضرورت نہیں اور یوں اس نے مجھے ٹال دیا لیکن اس کے نوجوان بیٹے نے کہا: آپ مجھے خواب سُنایئے۔ میں اس نوجوان کو لوگوں سے الگ ایک جانب لے گیا اور اُسے اپنا خواب بیان کر دیا۔ پھر میں نے اس نوجوان سے کہا: دیکھو! قبر والوں نے اللہ پاک سے گِڑگڑا کر دعائیں کی ہیں کہ تمہاری ماں ان کے قبرستان میں دفن نہ ہو لہٰذا مجھے اپنی والدہ کے اعمال کے بارے میں بتاؤ۔ وہ کہنے لگا: میری ماں شراب پیتی تھی، گانے باجے سُنتی تھی اور دیگر عورتوں پر بہتان لگایا کرتی تھی۔ میں اپنی والدہ کے بارے میں یہی کچھ جانتا ہوں اگر آپ مزید پوچھنا چاہتے ہیں تو ہمارے گھر میں ایک بوڑھی خادمہ ہے جس کی عمر 99 سال ہے وہ میری ماں کی دایہ اور خدمت گزار تھی، آپ میرے ساتھ چل کر ان سے پوچھ لیجئے شاید اسے میری ماں کے مزید اَعمال معلوم ہوں۔ خواب دیکھنے والے صاحب کہتے ہیں کہ میں اس نوجوان کے ساتھ اس کے گھر پہنچا اور میں نے اس بڑھیا کو اپنا خواب سُنا کر اور اس مرحومہ کے بیٹے سے ملنے والی معلومات بتا

www.dawateislami.net

کر پوچھا: آپ مزید کیا معلومات دے سکتی ہیں؟ بڑھیا نے رو کر مجھ سے کہا: اللہ پاک مرحومہ کی مغفرت فرمائے وہ بے چاری بہت زیادہ گناہ گار تھی اور پھر اس بڑھیا نے مجھے مرنے والی خاتون کے مزید گناہ بیان کیے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ رِقّت اَنگیز واقعہ ہمارے لیے اپنے اَندر بہت کچھ عبرت کا سامان رکھتا ہے۔ ہمیں بھی اپنی موت کی طرف توجہ رکھنی چاہیے اور اپنے گناہوں کا اِحتساب کرنا چاہیے۔ دیکھیے! اس عورت کے تین گناہ بیان کیے گئے کہ وہ شراب پیتی تھی، گانے باجے سنتی تھی اور بہتان تراشی کرتی تھی۔ بد قسمتی سے مسلمانوں میں شراب عام ہوتی چلی جارہی ہے، مرد و عورت شراب پینے لگے ہیں، بالخُصوص اُونچی سوسائٹی سے تعلق رکھنے والوں میں مَعَاذَ اللہ شراب نوشی اور گانے باجے جیسی برائیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ یاد رکھیے! شراب اُمُّ الْخَبَائِث یعنی برائیوں کی ماں ہے (2) کیونکہ اس کے ذریعے انسان بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ نیز اس واقعے سے یہ بھی پتا چلا کہ جب قبرستان کے عام مُردوں کو یہ غیبی خبر پتا چل گئی کہ کوئی عورت مر گئی ہے، اس کی لاش دفن کرنے کے لیے لائی جانے والی ہے اور اُسے عذاب بھی دیا جائے گا تو پھر اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بالخُصوص دو عالم کے مالک و مختار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی

مدینہ

1 ..... ذم الهوىٰ، الباب الثانی والاربعون، ص: ۳۰۹۔

2 ..... ابن حبان، کتاب الاشربة، فصل فی الاشربة، ۷/۳۶۷، حدیث: ۵۳۲۴ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

عطا سے کیوں نہ غیبوں پر خبر دار ہوں! جب میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے معراج کی رات سر کی آنکھوں سے، جاگتے ہوئے اللہ پاک کا دیدار کر لیا جو غَیْبُ الْغَیب ہے تو پھر دیگر غیب کی چیزیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیونکر چھپی رہ سکتی ہیں۔ عاشِقوں کے امام، میرے آقا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود (حدائقِ بخشش)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس عورت کا ایک جرم یہ تھا کہ وہ گانے باجے سنتی تھی۔ آج کل گانے باجے اس قدر عام ہو گئے ہیں کہ نہ صرف گلی گلی میوزک سینٹرز بن چکے ہیں بلکہ ہر گھر میوزک سینٹر بن چکا ہے، کون سا گھر ایسا ہے کہ جس کے دَر و دِیوار گانے باجوں سے نہ گونجتے ہوں۔ اب تو انٹرنیٹ بھی مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہو گیا ہے جس کے ذریعے دُنیا بھر کی بُری فلمیں دیکھی جا سکتی ہیں اور حالت یہ ہے کہ اگر بیٹا انٹرنیٹ کے ذریعے گندی فلمیں دیکھ رہا ہو تو ماں باپ کو پتا تک نہیں چلتا، یوں انٹرنیٹ بہت زیادہ تباہ کُن ہے۔ اگرچہ انٹرنیٹ کے مثبت پہلو بھی ہیں مثلاً مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے بیانات انٹرنیٹ ہی کے ذریعے دُنیا کے کئی ممالک میں سُنے اور دیکھے جاتے ہیں لیکن لوگوں کی غالب اکثریت انٹرنیٹ کے ذریعے گناہ کماتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی انٹرنیٹ کے مثبت پہلو سے فوائد حاصل کر رہی ہے۔

www.dawateislami.net

گانے باجوں کی تباہ کاریاں بہت زیادہ ہیں

گانے باجوں کی تباہ کاریاں بہت زیادہ ہیں اور قرآن و حدیث میں ان کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے چنانچہ پارہ 21 سورۂ لقمان کی آیت نمبر 6 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝

ترجمۂ کنز الایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اُسے ہنسی بنالیں اُن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے: یہ آیت نضر بن حارث بن کَلَدہ کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ تجارت کے سلسلے میں دوسرے ملکوں کا سفر کیا کرتا تھا۔ اس نے عجمی لوگوں کی قصے کہانیوں پر مشتمل کتابیں خریدی ہوئی تھیں اور وہ کہانیاں قریش کو سُنا کر کہا کرتا تھا کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمہیں عاد اور ثمود کے واقعات سُناتے ہیں اور میں تمہیں رُستم، اَسفندیار اور اِیران کے شہنشاہوں کی کہانیاں سُناتا ہوں۔ کچھ لوگ اُن کہانیوں میں مشغول ہوگئے اور قرآنِ پاک سُننے سے رہ گئے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اِرشاد فرمایا گیا: کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ جہالت کی بنا پر لوگوں کو اِسلام میں داخل ہونے اور قرآنِ کریم سُننے سے روکیں اور اللہ پاک کی آیات کا مذاق اُڑائیں، ایسے لوگوں کے لیے ذِلّت کا عذاب ہے۔

لَہْو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے۔ اس میں بے مقصد و بے اصل اور جھوٹے قصے، کہانیاں اور افسانے، جادو، ناجائز لطیفے

www.dawateislami.net

اور گانا بجانا وغیرہ سب داخل ہے۔ اِس قسم کے آلاتِ لَہْو و لَعِب (یعنی وہ سامان جن سے یہ کام کئے جاسکتے ہوں اُن) کو بیچنا بھی منع ہے اور خریدنا بھی ناجائز کیونکہ یہ آیت ان خریداروں کی برائی بیان کرنے کے بارے میں ہی اُتری ہے۔ اسی طرح ناجائز ناول، گندے رسالے، سینما کے ٹکٹ، تماشے وغیرہ کے اَسباب سب کی خرید و فروخت منع ہے کہ یہ تمام لَهْوَ الْحَدِيْث یا ان کے ذَرائع ہیں۔

اس آیت میں "لَهْوَ الْحَدِيْث" سے متعلق ممتاز مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے اور اس آیت کو علمائے کرام نے گانے بجانے کے حرام ہونے کی دلیل کے طور پر بیان کیا ہے۔[1]

مجھے آلاتِ موسیقی اور سازوں کو مٹانے کا حکم دیا گیا

سرکارِ مدینۂ منورہ، سردارِ مکۂ مکرمہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اللہ پاک نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے، مجھے منہ اور ہاتھ سے بجائے جانے والے آلاتِ موسیقی اور سازوں کو مٹانے کا حکم دیا ہے اور ان بُتوں کو مٹانے کا حکم فرمایا ہے جن کی زمانۂ جاہلیت میں پوجا کی جاتی تھی۔ میرے رَبّ نے اپنی عزت کی قَسم یاد کر کے فرمایا: میرے بندوں میں سے جس نے شراب کا ایک گھونٹ پیا اس کو اس کے بدلے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا، خواہ اسے عذاب ہو یا بخشا جائے اور جو شخص کسی بچے کو شراب کا گھونٹ پلائے گا، اس پلانے والے کو بھی

مدینہ

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۲۱، لقمان، تحت الآیۃ: ۶، ۷/ ۴۷۴ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا اور گانے والی عورتوں کی خرید وفروخت اور گانے کی تعلیم و تجارت اور ان کی قیمت حرام ہے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے ہم جس پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کا دم بھرتے ہیں ان کو ان کے پیارے اللہ پاک نے آلاتِ موسیقی یعنی ڈھول، طبلے، سارنگیوں اور بانسریوں وغیرہ کو مٹانے کا حکم فرمایا ہے جبکہ آج کئی مسلمان مرد وعورت ان منحوس آلات کو حرزِ جان بنائے ہوئے ہیں۔ آہ! میرے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میوزک کے آلات کو مٹانا چاہتے ہیں مگر ان کے نام لیواؤں نے گلی گلی میوزک سینٹر کھول رکھے ہیں، نہیں نہیں بلکہ آج تو مسلمانوں کے اکثر گھر میوزک سینٹر بنے ہوئے ہیں۔ نیز اس حدیثِ پاک میں شرابیوں کے لیے بھی درسِ عبرت ہے کہ انہیں جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو اس قدر خطرناک ہوگا کہ جونہی پیالہ ان کے منہ کے قریب آئے گا اس کی تپش کے سبب منہ کی کھال اُکھڑ کر پیالے میں گر پڑے گی اور پھر جب یہ پانی پیٹ میں پہنچے گا تو تباہی مچا کر رکھ دے گا یہاں تک کہ آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے انہیں پیچھے کے راستے بہادے گا۔ (2)

کر لے توبہ رَبّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

مدینہ

1 ..... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ۸/۲۸۶، حدیث: ۲۲۲۸۱۔

2 ..... ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ماجاء فی صفۃ طعام اھل النار، ۴/۲۳۶، حدیث: ۲۵۹۵ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

میری امت کی ایک قوم کو بندر اور خنزیر بنادیا جائے گا!

رَسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: آخری زمانے میں میری امت کی ایک قوم کو مسخ کرکے بندر اور خنزیر بنادیا جائے گا، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خواہ وہ اس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ آپ اللہ پاک کے رسول ہیں اور اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اِرشاد فرمایا: ہاں خواہ وہ نمازیں پڑھتے ہوں، روزے رکھتے ہوں، حج کرتے ہوں (یعنی چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں تو اے نمازیں پڑھنے والو! تم بھی سُنو! اے روزے رکھنے والو! تم بھی سُنو! اے حاجیو! تم بھی سُنو! اگر مَعَاذَ اللّٰہ گانے باجے سُنے تو کیا سزا ملے گی؟ چنانچہ بارگاہِ رسالت میں) عرض کی گئی: یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان کا جرم کیا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: وہ عورتوں کا گانا سُنیں گے، باجے بجائیں گے اور شراب پئیں گے اسی لہو ولعب (یعنی کھیل کود) میں وقت گزاریں گے اور صبح بندر اور خنزیر بنا دیئے جائیں گے۔[1] اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: میری امّت میں زمین میں دھنسا دینے، پتھر برسنے اور صُورتیں مسخ ہونے (یعنی صورتیں بگڑنے) کے واقِعات ہوں گے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یہ کب ہو گا؟ فرمایا: جب گانے والی عورتیں اور گانے کا سامان ظاہر ہو گا اور شراب پی جائے گی۔[2]

مدینہ

1 ..... عمدۃ القاری، کتاب الاشربۃ، ۱۴/ ۵۹۳۔

2 ..... ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامۃ حلول المسخ والخسف، ۴/ ۹۰، حدیث: ۲۲۱۹۔

www.dawateislami.net

گانا دِل میں منافقت پیدا کرتا ہے

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ یعنی گانا دل میں ایسے مُنافقت پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی اُگاتا ہے۔[1]

بروزِ قیامت کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیلا جائے گا

سرکارِ مدینۂ منورہ، سردارِ مکۂ مکرمہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ قَعَدَ اِلٰی قَیْنَۃٍ یَسْتَمِعُ مِنْھَا صَبَّ اللّٰہُ فِیْ اُذُنَیْہِ الْاٰنُکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جو شخص گانا سُننے کے لئے کسی گانے والی کے پاس بیٹھا، اُس کے کانوں میں قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ (Lead) انڈیلا جائے گا۔[2]

گانا سُننا کیسا؟

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مزامیر (یعنی موسیقی کے آلات) کے ساتھ گانا اور اُس کا سُننا دونوں حرام ہیں۔[3] اسی طرح گانا بجانا بلکہ گانے کی آواز رغبت سے سُننا دِلی نفاق اس طرح پیدا کرتا ہے جیسے پانی کا سیل گھاس کو۔[4]

گانے سننے کے نقصانات

(1) گانے سُننا اللہ اور رَسول کو ناراض کرنے والا کام ہے۔ (2) گانے سننے سے

مدینہ

1 ..... شعب الایمان، الباب الرابع والثلاثون، ۴/۲۷۹، حدیث: ۵۱۰۰۔
2 ..... ابن عساکر، محمد بن ابراھیم ابو بکر الصوری، ۵۱/۲۶۳۔
3 ..... فتاویٰ رضویہ، ۸/۱۰۷۔ 4 ..... مراٰۃ المناجیح، ۵/۴۲۸۔

www.dawateislami.net

رُوح کمزور ہوتی ہے۔(3) گانے سننے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔(4) گانے سننا کامل مسلمان بننے میں رُکاوٹ ہے۔(5) گانے سننے سے بُری شہوت اور بُرے خیالات دل میں پیدا ہوتے ہیں۔(6) گانے سننے سے اِنسان کا ذِہن بہکتا اور وہ غلط راستوں پر چل پڑتا ہے۔(7) گانے سننے سے انسان عشقِ مجازی کا شِکار ہوتا اور بالآخر ناکارہ ہو جاتا ہے۔ (8) گانے سننے سے ڈپریشن میں اِضافہ ہوتا اور انسان نااُمید ہو جاتا ہے۔(9) گانے سننے کی وجہ سے انسان کی طبیعت میں جذباتی اور ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو کبھی کبھی خودکشی بھی کروادیتی ہے۔(10) گانے سننے والے کے کان کے پردے بھی متأثّر ہوتے ہیں جبکہ قیامت کے دن اُس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ بھی ڈالا جائے گا۔ (11) آج کل گانوں میں ایسے کفریہ کلمات بھی ہوتے ہیں جن کو کہنے سے انسان دائرۂ اِسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور یہ تو سب سے بڑا نقصان ہے۔

آہ! آج ہمارے معاشرے میں موسیقی رائج ہو چکی ہے

آہ! آج ہمارے معاشرے میں موسیقی رائج ہو چکی ہے اور ہر چیز میں موسیقی کی دُھنیں سُنی جارہی ہیں، آپ بس، ویگن، ہوائی جہاز اور ائیر پورٹ وغیرہ جہاں بھی چلے جائیں اَفسوس! صد اَفسوس! ہر جگہ موسیقی کی دُھن پائیں گے۔ اگر آپ ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر قرآنِ پاک کی تِلاوت سُننا چاہیں تو تِلاوت کا وقت شروع ہونے سے پہلے موسیقی کی دُھن بجائی جاتی ہے۔ اسی طرح آپ گھڑی ہی کو دیکھ لیجئے کہ چاہے وہ ہاتھ کی ہو یا دیوار کی، گھر میں ہو یا دُکان میں، باقاعدہ اس میں موسیقی کی ٹیون ہوتی ہے جسے سُن کر

www.dawateislami.net

ہر ذی شُعور سمجھ سکتا ہے کہ موسیقی بج رہی ہے۔یوں ہی ایک عرصے سے موبائل فون میں بھی موسیقی کی ٹیون آچکی ہے اور یہ اتنی عام ہوچکی ہے کہ بعض اوقات مذہبی لوگ بھی غلطی سے اپنے موبائل فون میں موسیقی کی دُھنیں بھروالیتے ہیں۔یاد رہے!جو سادہ گھنٹی بجتی ہے وہ موسیقی نہیں ہے۔

موسیقی سے بچنے کا طریقہ

ایسی صورتِ حال میں موسیقی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی جہاں جہاں موسیقی کو پائے اُسے مٹاتا چلا جائے مثلاً اپنی گھڑی میں پائے تو گھڑی کی ٹیون تبدیل کردے، اپنی گاڑی یا موبائل فون میں پائے تو اسے بدل دے، اگر بدلنا ممکن نہ ہو تو ٹیون ہی کو بند کردے تو اس طرح جہاں جہاں موسیقی سے بچنا ممکن ہو حَتَّی الْاِمکان بچنے کی کوشش کرے۔یاد رکھیے!موسیقی والے گانے سُننا گناہ ہے بلکہ کہیں سے اس کی آواز آرہی ہو تو وہاں سے ہٹ جانا اور نہ سننے کی بھرپور کوشش کرنا ضَروری ہے چُنانچِہ حضرتِ علامہ شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لچکے توڑے کے ساتھ ناچنا، مذاق اُڑانا، تالی بجانا، سِتار کے تار بجانا، بَربَط، سارنگی، رَباب، بانسری، قانون، جھانجھن، بِگل بجانا، مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے کیونکہ یہ سب کفّار کے شِعار ہیں، نیز بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی حرام، اگر اَچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجِب ہے کہ نہ سُننے کی پوری کوشش کرے۔[1]

1 ..... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۵۱۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جوں ہی موسیقی کی آواز آئے تو ممکنہ صورت میں فوراً کانوں میں اُنگلیاں داخِل کر کے وہاں سے دُور ہٹ جانا چاہئے۔ اگر اُنگلیاں تو کانوں میں ڈال دِیں مگر وَہیں کھڑے یا بیٹھے رہے یا معمولی سا پرے ہٹ گئے تو مُوسیقی کی آواز سے بچ نہیں سکیں گے۔ اُنگلیاں کانوں میں ڈال کر نہ سَہی مگر کسی طرح بھی مُوسیقی کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا لازم ہے۔

آہ! آہ! آہ! اب تو سیاروں، طیّاروں، مکانوں، دُکانوں، ہوٹلوں، چوراہوں، گلیوں اور بازاروں میں جس طرف بھی جایئے موسیقی کی دُھنیں سُنائی دیتی ہیں۔ گانے جاری ہونے کی صورت میں ہوٹل میں کھانے پینے کی ہرگز ترکیب نہیں کرنی چاہئے۔ بعض جگہوں پر بندہ موسیقی سے نہیں بچ سکتا مثلاً جو ہوائی جہاز میں جارہا ہے وہ نہیں بچ پائے گا کیونکہ وہاں میوزک بند کروانا اس کے بس کا روگ نہیں ہے، اسی طرح بعض اوقات روکنے کے باوجود بس ڈرائیور نہیں مانتا اور وہ گانے باجے چلاتا ہے۔

سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے

یاد رکھیے! بس ڈرائیورز سمجھائے جانے پر گانے باجے بند کر دیتے ہیں لہٰذا ڈرائیورز کو پیار و محبت سے سمجھایئے، گانے باجوں کی جگہ سنتوں بھرے بیانات چلانے کی ترغیب دلایئے اور ان کا اس طرح ذہن بنایئے کہ اگر آپ گانے باجوں کی جگہ سنتوں بھرا بیان چلا دیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ گاڑی میں موجود جتنے مسلمان سُنیں گے اس کا ثواب آپ کو بھی ملے گا تو یوں سمجھانے سے اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ ہو گا۔ دیکھیے! ہمیں

www.dawateislami.net

قرآنِ پاک میں بھی سمجھانے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ پارہ 27 سورۂ ذٰریٰت کی آیت نمبر 55 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۠﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔" اسی طرح جس کی گھر میں بات مانی جاتی ہو وہ اپنے گھر والوں کا یہ ذہن بنائے کہ دیکھو! گانے باجے سُننے سے عارضی طور پر کچھ سُرور حاصل ہوتا ہے لیکن چونکہ اس میں گناہ ہے اس لیے میں اس سُرور سے پناہ مانگتا ہوں کہ کہیں یہ عارضی سُرور مجھے اور آپ سب کو جہنم کی گہرائیوں میں نہ جھونک دے لہٰذا گانے باجے ختم کرنے میں ہی عافیت ہے۔ اگر کوئی خود نہیں سمجھا سکتا تو اپنے موبائل فون کے ذریعے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے دو سنتوں بھرے بیانات "گانے باجے کی ہولناکیاں" اور "T.V کی تباہ کاریاں" ڈاؤن لوڈ کر کے اپنے گھر والوں کو سُنا دے یا www.ilyasqadri.com کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرے دِکھا دے اور اگر یہ ممکن نہیں تو پھر انہی دو بیانات کو رِسالے کی صورت میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے حاصل کر کے گھر کے اَفراد کو پڑھ کر سُنا دے اِنْ شَآءَ اللہ گھر میں مدنی ماحول بنے گا اور گھر والے گانے باجوں کی تباہ کاریوں سے بچیں گے۔

یاد رکھئے! فلمیں ڈِرامے دیکھنا اور گانے باجے سُننا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، افسوس! اب تو فلمی گیت لکھنے اور گانے والے اِتنے بے لگام ہو گئے ہیں کہ انہوں نے رَبِّ کائنات پر بھی اِعتراضات شُروع کر دیئے ہیں۔ اپنی دکانوں اور ہوٹلوں

www.dawateislami.net

میں گانے بجانے والوں، بسوں اور کاروں میں فلمی گیت چلانے والوں، شادیوں میں ریکارڈنگ چلا کر بستروں پر سسکتے پڑوسی مریضوں اور نیک ہمسایوں کی آہیں لینے والوں اور بے سوچے سمجھے گانے گُنگُنانے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی فلمی گانوں میں شیطان نے کیا کیا زہر گھول ڈالا ہے! اور لوگوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنمی اور ناری بنانے کیلئے کس قَدر عَیّاری و مَکّاری کے ساتھ ساز و آواز کے جادو کا جال بچھا ڈالا ہے۔[1]

اِیمان برباد ہو گیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! قطعی کفر پر مبنی ایک بھی شعر جس نے دلچسپی کے ساتھ پڑھا، سُنایا گایا وہ کفر میں جا پڑا اور اِسلام سے خارج ہو کر کافر و مُرتد ہو گیا، اس کے تمام نیک اعمال اَکارت ہو گئے یعنی پچھلی ساری نَمازیں، روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ شادی شُدہ تھا تو نکاح بھی ٹوٹ گیا اگر کسی کا مُرید تھا تو بیعت بھی ختم ہو گئی۔ اس پر فرض ہے کہ اس شِعر میں جو کفر ہے اُس سے فوراً توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو۔ مُرید ہونا چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامعِ شرائط پیر کا مُرید ہو اگر سابِقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اُس سے نکاح کرے۔ جس کو یہ شک ہو کہ میں نے اس طرح کا شعر دلچسپی کے ساتھ گایا، سُنایا پڑھا ہو گا یا مجھے فِلمی گانے سُننے اور گُنگُنانے کی عادت ہے تو ایسا شخص بھی

[1] ..... گانے باجے کے 35 کفریہ اشعار، ص۱۱-۱۲۔

www.dawateislami.net

اِحتیاطاً توبہ کر کے نئے سِرے سے مسلمان ہو جائے، نیز تجدیدِ بیعت اور تجدیدِ نکاح کر لے کہ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔[1]-[2]

ایماں پہ ربِّ رحمت، دیدے تو استقامت
دیتا ہوں واسِطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

نہ جانے ہمارا خاتمہ کیسا ہو!

ایک طویل حدیثِ پاک میں سرکارِ مدینۂ منورہ، سردارِ مکۂ مکرمہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی اِرشاد فرمایا: اَولادِ آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی ان میں سے بعض مومن پیدا ہوئے حالتِ ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے، بعض کافر پیدا ہوئے حالتِ کفر پر زندہ رہے اور کافِر ہی مریں گے جبکہ بعض مومِن پیدا ہوئے مومِنانہ زندگی گزاری اور حالتِ کفر پر رخصت ہوئے بعض کافِر پیدا ہوئے، کافِر زندہ رہے اور مومِن ہو کر مریں گے۔[3]

قابلِ رشک وُہی ہے جو قبر کے اندر مومِن ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا میں جیتے جی مومِن ہونا یقیناً باعثِ سعادت ہے مگر یہ سعادت حقیقت میں اُسی صورت میں سعادت ہے کہ دنیا سے رخصت

---

1 ..... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۵۲۴۔

2 ..... کفریہ گانے باجے اور ان سے توبہ کی معلومات حاصل کرنے کے لیے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالہ "گانے باجے کے 35 کفریہ اشعار" کا مطالعہ کریں۔

3 ..... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی... الخ، ۴/۸۱، حدیث: ۲۱۹۸۔

www.dawateislami.net

ہوتے وَقت بھی ایمان سلامت رہے۔ خدا کی قسم! قابلِ رشک وُہی ہے جو قبر کے اندر بھی مومن ہے۔ جی ہاں جو دُنیا سے ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہوا وُہی حقیقی معنوں میں کامیاب اور جو جنّت کو پالے وُہی بامُراد ہے چنانچہ پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ(۱۸۵)[1]

ترجمۂ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخِل کیا گیا وہ مُراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

میرا نازک بدن جہنم سے
بہرِ غوث و رضا بچا یارب
کر جوارِ رسول جنت میں
اپنے عطار کو عطا یارب

اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کے مسافر بنیں اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔ اسی طرح اسلامی بہنیں خود بھی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کریں اور اپنے گھر کی دیگر اسلامی بہنوں مثلاً وَالِدہ صاحبہ اور بھابھی وغیرہ کو بھی شرکت کی ترغیب دلائیں اِنْ شَآءَ اللہ گانے باجوں کے ساتھ ساتھ دیگر گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا اور خوب برکتیں حاصل ہوں گی۔

[1] ..... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب، ص۷۔

www.dawateislami.net

گانے سننے کی عادت ہو تو کیسے ختم کی جائے؟

(1) فوراً تمام سی ڈیز (CD,s)، وی سی ڈیز (VSD,s)، میموری کارڈز (Memory Cards)، کمپیوٹر سسٹم اور دیگر تمام سوشل سائٹس (Social Sites) کے اکاؤنٹس سے Songs (یعنی گانوں) اور میوزک (Music) کا ڈیٹا Delete (یعنی ختم) کر دیجئے۔ (2) گانوں کے بجائے تلاوت، نعت اور سنّتوں بھرے بیانات سننے کی ترکیب بنائیے، اِس میں دین و دنیا دونوں کا فائدہ ہے۔ (3) جتنا ہو سکے اللہ پاک کا ذِکر کیجئے، اجتماعاتِ ذِکر و نعت میں شرکت کیجئے، دِل کا میل دُور ہو گا اور رُوحانیت نصیب ہو گی۔ (4) روزانہ کم از کم 313 مرتبہ دُرود پڑھنے کا معمول بنالیجئے، گناہ سے بچنے کی طاقت نصیب ہو گی۔ (5) گانے سننے کا شوق رکھنے والے یار دوستوں کی سنگت سے فوراً دُور ہو جایئے اور ذِکر و نعت کا شوق رکھنے والے عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کیجئے۔ (6) یہ ذِہن بنایئے کہ آج اگر کان میں معمولی دَرد بھی ہو جائے تو جینا حرام ہو جاتا ہے تو خدانخواستہ اگر گانے سننے کی وجہ سے کل بروزِ قیامت میرے کانوں میں سیسہ انڈیلا گیا تو میرا کیا بنے گا؟ (7) گانے سُننے کے Physically (یعنی جسمانی) نقصانات بھی پیشِ نظر رکھئے کہ گانے سُننا در حقیقت اپنی صحّت سے دشمنی ہے۔ (8) اپنے ایمان کی فکر کیجئے کہ کہیں گانے سُننے سے خدانخواستہ ایمان برباد ہو گیا تو دین و دنیا کی ذِلّت و رُسوائی ہمارا مقدّر بن جائے گی۔

بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے وضو میں

www.dawateislami.net

سر کے مسح سے متعلق چند مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں:

وضو میں سر کا مسح کرنے کا طریقہ

(1)دونوں ہاتھ پانی سے تَر کریں اور کہیں اِستعمال نہ کریں۔(2)اب دونوں ہاتھوں کے اَنگوٹھوں اور کلمے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کے سِرے ایک دوسرے سے مِلا لیجئے۔(3)اب پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گُدّی تک اِس طرح لے جایئے کہ ہتھیلیاں سَر سے جُدا رہیں۔(4)پھر گُدّی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آیئے، کلمے کی اُنگلیاں اور اَنگوٹھے اِس دَوران سَر پر بالکل مَس نہ کیجئے اور اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کے پچھلے حصّے کا مَسح کیجئے۔

بعض لوگ گلے کا اور دُھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مَسح کرتے ہیں یہ سنّت نہیں ہے۔ سر کا مسح کرنے سے قبل ٹونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنالیجئے۔[1]

سر پر مسح کا ایک طریقہ یہ بھی تحریر ہے اِس میں بالخُصوص اسلامی بہنوں کیلئے زیادہ آسانی ہے: دونوں ہاتھ پانی سے تر کریں اور کہیں استعمال نہ کریں، اب دونوں ہاتھوں کی سب انگلیاں سر کے اگلے حصّے پر رکھے اور ہتھیلیاں سر کی کروٹوں پر اور ہاتھ جما کر گُدّی تک کھینچتا لے جائے۔[2] یاد رہے! اس طرح مسح کے بعد جب کانوں کا مسح کیا جائے گا تو انگلیوں کے پورے (یعنی اوپر کا حصّہ) دوبارہ تر کیا جائے گا۔

مدینہ

1 ..... وضو کا طریقہ، ص ۱۰-۱۱ ملخصاً۔ 2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۴/ ۶۲۱ ملخصًا۔

www.dawateislami.net

گزارش!

خوفِ خُدا و عشقِ مُصطَفٰے کے حُصول کے لئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نِیَّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی گزارش ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اور روزانہ مُحاسبے کے ذریعے مَدَنی انعامات نامی رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہنے کا ذہن بنے گا۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: باجا بَجانے والے اور سُننے والے دونوں ملعون ہیں، تو جس نے دنیا میں گانے باجے سُنے وہ جنت میں خوش کرنے والی آوازوں کو سُننے سے ہمیشہ محروم رہے گا، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے۔ (قرۃ العیون مع الروض الفائق، الباب العاشر فی النھی عن المزامیر والمغانی، ص۴۰۵)

www.dawateislami.net

شراب کی بوتل

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ شراب نوشی جیسے کبیرہ گناہ سے بچنے، گناہوں سے سچی توبہ کرنے اور قبر و آخرت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ایک عورت حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پاس حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میری جوان بیٹی فوت ہو گئی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اسے خواب میں دیکھوں لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسی دُعا بتا دیجئے جسے پڑھنے سے میری یہ مُراد پوری ہو جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اُس عورت کو ایک دُعا سکھائی، اس نے رات میں وہ دُعا پڑھی تو خواب میں اپنی بیٹی کو اس حال میں دیکھا کہ اس نے جہنم کے تارکول کا لباس پہن رکھا تھا، اس کے ہاتھوں میں زنجیریں اور پاؤں میں بیڑیاں تھیں۔ اس خاتون نے دوسرے دِن یہ خواب حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو سُنایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بہت مغموم ہوئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اسی لڑکی کو جنت میں دیکھا، اس کے سَر پر تاج سجا ہوا تھا، وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کرنے لگی: اے حسن! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں اسی خاتون کی بیٹی ہوں جو آپ کے پاس حاضر ہوئی تھی اور آپ کو میری تباہ حالت بتائی تھی۔ آپ نے اس لڑکی سے پوچھا: تیری حالت میں یہ انقلاب کیسے برپا ہوا؟ کہنے لگی: قبرستان کے قریب سے ایک نیک بندہ گزرا اور اس نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجا، اس کے دُرُودِ پاک

www.dawateislami.net

پڑھنے کی برکت سے اللہ پاک نے ہم 500 قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شراب کی بوتل

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک بار مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی ایک گلی سے گزر رہے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دیکھا کہ سامنے سے ایک نوجوان آرہا ہے اور اس نے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل بھی چھپا رکھی ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی فِراست سے پہچان لیا کہ یہ شراب ہی کی بوتل ہو گی چنانچہ جیسے ہی وہ قریب پہنچا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس سے پوچھا: اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا اُٹھا رکھا ہے؟ یقیناً اس بوتل میں شراب تھی لیکن نوجوان نے اسے شراب کہنے میں شرمندگی محسوس کی۔ اس نے فوراً دِل ہی دِل میں دُعا کی: اے اللہ! مجھے حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے شرمندہ اور رُسوا نہ فرما، ان کے ہاں میری پردہ پوشی فرما، میں تیری بارگاہ میں سچی توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی شراب نہیں پیوں گا۔ اس کے بعد نوجوان نے عرض کیا: اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! یہ تو سِرکے کی بوتل ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: مجھے دِکھاؤ۔ جب اس نے وہ بوتل آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے کی تو وہ واقعی سِرکے کی بوتل تھی۔ (2)

مدینہ

1 ..... التذکرۃ، باب ماجاء فی قراءۃ القرآن... الخ، ص۷۷ ملخصاً۔

2 ..... مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص۲۸۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ جب ایک بندہ بندے سے ڈر کر خُلُوصِ دِل کے ساتھ تائب ہوا تو اللہ پاک نے اس کی شراب کو سِرکے سے بدل دیا۔ اسی طرح اگر کوئی گناہ گار بندہ اپنے گناہوں پر شرمسار ہو کر توبہ کرلیتا ہے تو اللہ پاک اس کی نافرمانیوں کی شراب کو فرمانبرداری کے سِرکے میں تبدیل کر دیتا ہے۔ نیز یہ بھی پتا چلا کہ توبہ بغیر زبان ہلائے دِل ہی دِل میں بھی کی جاسکتی ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ یعنی شرمندگی توبہ ہے۔“[1] یہ بھی معلوم ہوا کہ ہاتھ اُٹھا کر زبان سے دُعا مانگنا ضروری نہیں بلکہ لیٹے لیٹے، بیٹھے بیٹھے، چلتے چلتے، زبان ہلائے بغیر دِل ہی دِل میں بھی دُعا مانگی جاسکتی ہے۔

شراب کی مذمّت پر آیاتِ مبارکہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۹۰ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝۹۱

(پ۷، المائدۃ: ۹۰-۹۱)

ترجمۂ کنز العرفان: اے ایمان والو! شراب اور جُوا اور بُت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ (یعنی کامیاب ہو)۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آتے ہو؟

مدینہ

1 ..... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/۴۹۲، حدیث: ۴۲۵۲۔

www.dawateislami.net

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے: اس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال (یعنی نقصانات) بیان فرمائے گئے کہ شراب خوری اور جوئے بازی کا ظاہِری دنیوی وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بُغض اور عداوتیں (یعنی نفرتیں اور دُشمنیاں) پیدا ہوتی ہیں جبکہ ظاہری دینی وَبال یہ ہے کہ جو شخص ان برائیوں میں مبتلا ہو وہ ذِکرِ الٰہی اور نَماز کے اَوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ پاک کے ذِکر اور نَماز سے روکے وہ بُری ہے اور چھوڑنے کے قابل ہے۔[1]

ایک رِوایت میں ہے کہ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اللہ پاک کو جعفر طَیَّار کی چار خصلتیں پسند ہیں۔ سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جعفر طیار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے دریافت فرمایا، انہوں نے عرض کی کہ **ایک خصلت** تو یہ ہے کہ میں نے کبھی شراب نہیں پی، یعنی حُرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے بھی کبھی شراب نہیں پی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو۔ **دوسری خصلت** یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بُت کی پوجا نہیں کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ نقصان۔ **تیسری خصلت** یہ ہے کہ میں کبھی زنا میں مبتلا نہ ہوا کیونکہ میں اس کو بے غیرتی سمجھتا تھا۔ **چوتھی خصلت** یہ تھی کہ میں نے کبھی

مدینہ

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۷، المآئدۃ، تحت الآیۃ: ۹۱، ۳/ ۲۶۔

www.dawateislami.net

جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اس کو کمینہ پن خیال کرتا تھا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا سَلِیْمُ الْفِطرت تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنویں میں گر جائے پھر اس جگہ مَنَارَہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں گا اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑ جائے پھر دریا خشک ہو جائے اور وہاں گھاس پیدا ہو تو میں اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں گا۔[2] سُبْحٰنَ اللہ! گناہ سے کس قدر نفرت ہے۔ اللہ پاک ہمیں ان کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔[3]

شراب کی مذمت پر سات فرامینِ مصطفےٰ

(1) حضرتِ سَیِّدُنا وائل حضرمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ طارق بن سُوَید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو منع فرما دیا، اُنہوں نے عرض کی: میں صِرف دوا کے لیے شراب بناتا ہوں۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ دوا نہیں بلکہ ایک بہت بڑی بیماری ہے۔[4]

(2) حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شراب پی لے گا 40 دِن تک اُس کی نماز قبول نہیں ہو گی لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اُس کی توبہ قبول فرما لے گا۔ پھر اگر دوبارہ اس

---

1 ..... تفسیرات احمدیہ، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۱۹، ص۱۰۱ ملتقطاً۔

2 ..... مدارک، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۱۹، ص۱۱۳۔

3 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۱۹، ۱/ ۳۸۳۔

4 ..... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب تحریم التداوی بالخمر، ص۸۴۵، حدیث: ۱۹۸۴۔

www.dawateislami.net

نے شراب پی لی تو پھر 40 دِن تک اُس کی نماز قبول نہیں ہو گی لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر اس نے تیسری بار شراب پی لی تو پھر 40 دِن تک اس کی نماز قبول نہیں ہو گی لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر چوتھی مرتبہ اس نے شراب پی لی تو پھر 40 دِن تک اس کی نماز قبول نہیں ہو گی لیکن اس کے بعد اگر اس نے توبہ کی تو اس کی توبہ قبول نہیں ہو گی اور قیامت کے دن اس کو جہنم میں دوزخیوں کی پیپ کی نہر میں سے پلایا جائے گا۔[1]

(3) حضرتِ سَیِّدُنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے (1) دائمی طور پر شراب پینے والا (2) رشتہ داریوں کو کاٹنے والا (3) جادو کی تصدیق کرنے والا۔[2]

(4) حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللّٰہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: دائمی طور پر شراب پینے والا اگر اسی حالت میں مر گیا تو وہ دربارِ خُداوندی میں قیامت کے روز اس طرح آئے گا جیسے کہ ایک بُت پرست۔[3]

(5) حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے شراب کے بارے میں 10 آدمیوں پر لعنت فرمائی: (1) شراب نچوڑنے والے پر (2) شراب نچڑوانے والے پر (3) شراب پینے

مدینہ

1 ..... ترمذی، کتاب الاشربۃ، باب ما جاء فی شارب الخمر، ۳/۳۴۱، حدیث: ۱۸۶۹۔

2 ..... مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ابی موسی الاشعری، ۷/۱۳۹، حدیث: ۱۹۵۸۶ ملخصاً۔

3 ..... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱/۵۸۳، حدیث: ۲۴۵۳۔

www.dawateislami.net

والے پر (4) شراب اُٹھانے والے پر (5) اُس پر جس کی طرف شراب اُٹھا کر لے جائی گئی (6) شراب پلانے والے پر (7) شراب کی قیمت کھانے والے پر (8) شراب بیچنے والے پر (9) شراب خریدنے والے پر (10) اس پر جس کے لیے شراب خریدی گئی ہو۔ (1)

(6) حضرتِ سَیِّدُنا ابو مالک اَشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میری اُمَّت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے، ان کے سَروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی۔ اللہ پاک انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو بندر اور سُؤر بنا دے گا۔ (2)

(7) حضرتِ سَیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: قسم ہے میری عزت کی! میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو اُتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اُسے چھوڑے گا میں اس کو حَوضِ قُدس سے پِلاؤں گا۔ (3)

شراب کسے کہتے ہیں؟

ہر وہ بہنے والی چیز (یعنی Liquid) جس کے پینے سے نشہ (Intoxication) آتا ہو

مدینہ

1 ..... ترمذی، کتاب البیوع، باب النھی ان یتخذ الخمر خلا، ۳/ ۴۷، حدیث: ۱۲۹۹۔

2 ..... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، ۴ / ۳۶۸، حدیث: ۴۰۲۰۔

3 ..... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث أبی امامة الباہلی، ۸ / ۲۸۶، حدیث: ۲۲۲۸۱ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

شراب ہے، چاہے کسی بھی چیز سے بنائی گئی ہو۔[1]

شراب پینے کا حکم

شراب پینا سخت گُناہِ کبیرہ ہے۔[2]

شراب پینے کی چند وجوہات

(1) شراب پینے والے لوگوں کے پاس اُٹھنا بیٹھنا (2) جَہالَت (جیسا کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شراب پینے سے غم دُور ہو جاتے ہیں) (3) ناچ گانے کی تقریبات (Functions) میں شرکت کرنا، خاص طور پر Dance clubs میں جانا (ایسی جگہوں پر شراب نوشی عام پائی جاتی ہے اور دوسروں کی دیکھا دیکھی خود بھی اس گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ رہتا ہے)۔

شراب کے نقصانات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شراب کے بے شمار طِبی اور اَخلاقی و مُعاشرتی نقصانات ہیں جن میں سے چند پیشِ خدمت ہیں چنانچہ

شراب کے طِبی نقصانات

(1) کسی ماہر کا کہنا ہے کہ شروع شروع میں اِنسانی بدن شراب کے نقصان پہنچانے والے اَثرات کا مقابلہ کرلیتا ہے اور شراب پینے والے کو خوشی والی کیفیت محسوس ہوتی ہے لیکن جلد ہی انسان کے اَندر کی برداشت والی قوّت ختم ہو جاتی ہے اور شراب کے نقصان پہنچانے والے اَثرات اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔ (2) شراب کا سب سے زیادہ اثر جِگر (Liver) پر ہوتا ہے اور جِگر خراب ہونے لگتا ہے۔ (3) شراب

مدینہ

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۵/ ۲۰۵ ملخصاً۔ 2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۵/ ۱۰۱۔

www.dawateislami.net

کی وجہ سے گُردوں (Kidneys) پر بوجھ زیادہ ہوجاتا ہے اور آخر کار گُردے فیل ہوجاتے ہیں۔ (4) شراب کی وجہ سے دِماغ اور معدہ سُوج جاتا ہے جبکہ ہڈّیاں نرم اور کمزور ہوجاتی ہیں۔ (5) شراب کی وجہ سے جسم میں موجود وٹامنز (Vitamins) بھی تیزی سے ختم ہوتے ہیں اور ساتھ ہی تھکن، سَر دَرد، مَتلی اور پیاس کی شِدّت بھی بڑھ جاتی ہے۔ (6) زیادہ مقدار میں شراب پینے والے کا دِل اور سانس لینے کا عمل بھی رُک جاتا ہے اور وہ فوراً موت کا شِکار بھی ہوسکتا ہے۔ (7) کسی ماہر کا کہنا ہے کہ 12 سے 23 سال کی عُمر میں شراب کی عادت ڈالنے والوں میں سے 51 فیصد اَفراد مَر جاتے ہیں۔ ایک اور مشہور مُحَقِّق کا کہنا ہے کہ 20 سال کی عمر سے شراب پینے والے اَکثر اَفراد 35 سال سے زیادہ زندہ نہیں رہتے۔[1]

شراب کے اَخلاقی و مُعاشرتی نقصانات

(1) ہزاروں اَفراد شرابیوں کے ہاتھوں بے قُصُور قتل ہوجاتے ہیں۔ (2) شرابی شوہروں کے ہاتھوں بیویاں ظلم و سِتم کا نشانہ بنتی ہیں۔ (3) کئی عورتیں شرابی اَفراد کی طرف سے جِنسی زیادتی کا شکار ہوجاتی ہیں۔ (4) شرابی والدین کی اَولاد بھی عام بچوں کے مقابلے میں زیادہ بیمار اور کمزور ہوتی ہے۔ (5) یہ بھی نقصان ہوتا ہے کہ شرابی شخص کے گھر والے اور دوست اَحباب اس کے پیار، محبّت، ہمدردی اور خُلوص وغیرہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔[2]

مدینہ

1 ..... برائیوں کی ماں، ص ۴۳-۴۴ ماخوذاً۔

2 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۷، المآئدۃ، تحت الآیۃ: ۹۰، ۳/ ۲۲ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

شراب اور شرابیوں سے دُور رہنے ہی میں عافیت ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شراب کے بے شمار نقصانات ہی کی وجہ سے اِسلام نے شراب کو حرام قرار دیا ہے اور دیکھا جائے تو کوئی بھی عقل مند اِنسان اُس چیز کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا سکتا جس کے نقصانات بہت زیادہ ہوں۔ عُمومی طور پر کسی کی صحبت ہمیں شراب کے قریب کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ایسی جگہوں پر ہرگز نہ جائیں جہاں شراب کے جام چھلکتے ہوں۔ اُمّت کے خیر خواہ، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو اللہ پاک اور آخرت کے دِن پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دَوْر چلتا ہو۔[1] نیز ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو لوگ دنیا میں کسی نشہ کرنے والے کے پاس آتے ہیں، اللہ پاک ان سب کو جہنّم میں ڈال دے گا اور وہ جہنم میں ایک دوسرے کو آکر بُرا بھلا کہیں گے کہ تو نے ہی مجھے اس جگہ پہنچایا ہے۔[2] اس لئے ایسی محفل یا پارٹی وغیرہ نہ خود رکھی جائے جہاں شراب ہو اور نہ ہی ایسی محفل یا پارٹی میں شرکت کی جائے۔ اگر ذِہن میں یہ خیال آئے کہ شراب تو آنے والے غیر مُسلموں کے لئے رکھوں گا، خود نہیں پیوں گا تو یہ مسئلہ یاد رہے کہ کسی غیر مُسلِم کو شراب پلانا بھی حرام ہے اور پلانے والا سخت گنہگار ہو گا۔[3]

مدینہ

1 ..... ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی دخول الحمام، ۴/۳۶۲، حدیث: ۲۸۱۰ ملتقطاً۔
2 ..... کتاب الکبائر للذہبی، ص ۹۵ ملخصاً۔ 3 ..... ھدایۃ، کتاب الاشربۃ، ۲/۳۹۸ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

شراب کی عادت کیسے ختم کی جائے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر کسی کی مَعَاذَاللہ شراب پینے کی عادت بن چکی ہے تو اسے اس عادتِ بد سے پیچھا چھڑانے کے لیے ان تدابیر کو اختیار کرنا بے حد مفید ہے: (1) سب سے پہلے ایسے دوستوں اور مجلسوں سے خود کو دُور کیجئے جہاں شراب کا استعمال ہوتا ہو۔ (2) شراب پینے سے سچّی توبہ کر کے اللہ پاک سے یہ دُعا مانگئے کہ وہ شراب سے ہمیشہ دُور رہنے کی توفیق اور قُوّت عطا فرمائے۔ (3) شراب کی عادت چھڑانے کے لئے اگر علاج کروانا پڑے تو وہ بھی کروایئے۔ (4) ہو سکے تو حلال کمانے کھانے کے عِلاوہ جو وقت ملے اُسے فارغ گزارنے کے بجائے نیکی کے کاموں مثلاً سنّتوں بھرے اجتماعات، عاشقانِ رسول کی صحبت اور مَدَنی قافلوں میں سفر کر کے گزاریئے۔ (5) اگر کبھی شیطان دوبارہ شراب پینے پر اُبھارنا شروع کرے تو اَحادیثِ مبارکہ میں بیان کئے گئے ان عذابات کا تصوّر اپنے دل میں جمایئے: شراب پیوں گا تو قیامت کے دن پیاسا اٹھایا جاؤں گا۔[1] شراب پیوں گا تو دل سے ایمان کا نور نکل جائے گا۔[2] شراب پیوں گا تو دوزخ میں فرشتے لوہے کے گُرز ماریں گے۔[3] شراب پیوں گا تو جنّت کی خوشبو بھی سونگھنے کو نہیں ملے گی۔[4] شراب پیوں گا تو لعنت کا مستحق

مدینہ

1 ..... مسند امام احمد، حدیث قیس بن سعد، ۵/۲۷۴، حدیث: ۱۵۴۸۲ ملخصاً۔

2 ..... معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۱۱۰، حدیث: ۳۴۱ ملخصاً۔

3 ..... الترغیب والترھیب، کتاب الحدود، باب الترھیب من شرب الخمر... الخ، ۳/۱۸۲، حدیث: ۴۳ ملخصاً۔

4 ..... ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب مدمن الخمر، ۴/۶۲، حدیث: ۳۳۷۶ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

ٹھہروں گا۔[1] شراب پیوں گا تو دوزخ میں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔[2] شراب پیوں گا تو قبر میں خنزیر (Pig) بنا دیا جاؤں گا[3]۔[4]

توبہ کی ترغیب

توبہ کی بڑی اہمیت ہے اور یہ اللہ پاک کا ہم پر کرم ہے کہ اس نے ہمیں توبہ جیسی نعمت عطا فرمائی ہے۔ بندہ کتنا خوش نصیب ہے کہ اگر بتقاضائے بشریت اس سے جھوٹ، غیبت، شراب نوشی یا کوئی اور گناہ سَرزَد ہو جائے اور پھر وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں شرمندہ ہو کر مُعافی مانگ لے تو اُسے مُعافی مل جاتی ہے۔ قرآنِ پاک میں توبہ کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (پ۲۸، التحریم: ۸)

ترجمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو۔

ایک اور مقام پر اِرشاد ہوتا ہے:

وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ (پ۲۵، الشوریٰ: ۲۵)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ یعنی گناہ سے توبہ

---

1 ..... ابن ماجه، کتاب الاشربة، باب لعنت الخمر علی اوجه، ۴/۶۴، حدیث: ۳۳۸۰ ملخصاً۔

2 ..... مسند امام احمد، حدیث ابی امامة الباهلی، ۸/۲۸۶، حدیث: ۲۲۲۸۱ ملخصاً۔

3 ..... ابن ماجه، ابواب الفتن، باب العقوبات، ۴/۳۶۴، حدیث: ۴۰۲۰ ملخصاً۔

4 ..... اسلام میں شراب کی حیثیت، ص۲۱-۲۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔[1] لہٰذا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہئے کہ وہ توبہ سے غفلت نہ کرے۔

جب کہا عصیاں سے میں نے سخت لاچاروں میں ہوں
جن کے پلّے کچھ نہیں ہے اُن خریداروں میں ہوں
تیری رَحمت کیلئے شامل گنہگاروں میں ہوں
بول اُٹھی رَحمت نہ گھبرا میں مدد گاروں میں ہوں

گناہ کی یاد نے پسینے سے شرابور کر دیا

حضرتِ سَیِّدُنا عُتْبَۃُ الْغُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے وَلِیُّ اللہ گزرے ہیں۔ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی مقام سے گزرے تو ایک مکان کے قریب کھڑے ہو گئے، رِقّت طاری ہونے کے سبب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پسینے سے شرابور تھے۔ کسی نے پوچھا: حضور! یہاں آپ کی یہ حالت کیسے ہو گئی؟ فرمانے لگے: ایک دور میں اس مکان میں مجھ سے کوئی گناہ سرزَد ہوا تھا لہٰذا جب بھی میں یہاں سے گزرتا ہوں تو مجھے اپنا وہ گناہ شِدّت سے یاد آتا ہے اور مجھے بہت نَدامت ہوتی ہے اس وجہ سے یہاں میری یہ حالت ہوئی۔[2]

حضرتِ سَیِّدُنا عُتْبَۃُ الْغُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی توبہ

حضرتِ سَیِّدُنا عُتْبَۃُ الْغُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی دور میں بہت گناہ کیا کرتے، شراب پیتے اور دیگر بُرائیوں میں ملوث رہتے تھے۔ ان کی اصلاح کا سبب کیا ہوا؟ اسے دِل

مدینہ

1 ..... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر توبة، ۴/۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۰۔

2 ..... حلیة الاولیاء، عتبة الغلام، ۶/۲۴۶، رقم: ۸۴۷۱ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

کے کانوں سے سُنیے چنانچہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی اجتماع میں بیان فرمارہے تھے تو اس دوران آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پارہ 27 سورۂ حدید کی آیت نمبر 16 کا یہ حِصّہ تلاوت فرمایا:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّۙ

ترجمۂ کنز العرفان: کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جھک جائیں جو نازل ہوا ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر بیان کرنے لگے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبان میں اس قدر تاثیر تھی کہ لوگ سُن کر رو رہے تھے، اتنے میں ایک نوجوان کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اے شیخ! اگر مجھ جیسا گناہ گار بھی اپنے گناہوں سے توبہ کرے تو کیا اللہ پاک قبول فرمالے گا؟ حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: ہاں، اللہ پاک تیرے گناہوں کو مُعاف فرما دے گا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُتْبَۃُ الْغُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی وہیں قریب بیٹھے تھے جب انہوں نے یہ سُنا تو ان کا چہرہ زرد پڑ گیا، تھر تھر کانپنے لگے اور پھر ان کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ حضرتِ سَیِّدُنا حَسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عربی زبان میں چند اَشعار پڑھے جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے: اے اللہ پاک کے نافرمان جوان! جانتا ہے نافرمانی کی سزا کیا ہے؟ نافرمانوں کے لیے پُر شور جہنم ہے اور بروزِ محشر رَبِّ اکبر کی سخت ناراضگی ہے۔ گر تُو نارِ جہنم پر راضی ہے تو بے شک گناہ جاری رکھ ورنہ گناہوں سے باز آجا۔ تُو نے

www.dawateislami.net

اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو رہن یعنی گِروی رکھ دیا ہے، اس کو چُھڑانے کی کوشش کر۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُتْبَۃُ الْغُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے، جب ہوش آیا تو کہنے لگے: اے شیخ! کیا مجھ جیسے مشہورِ زمانہ گناہ گار کی بھی رَبِّ رحیم توبہ قبول فرمالے گا؟ حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: معاف کرنے والا پَروردگار ظالم بندے کی بھی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا عُتْبَۃُ الْغُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس وقت سر اُٹھا کر اللہ پاک سے تین دُعائیں مانگی: (1) اے اللہ! اگر تُو نے میرے گناہوں کو مُعاف اور میری توبہ کو قبول کر لیا ہے تو ایسے حافظے اور عقل سے میری عِزت اَفزائی فرما کہ میں قرآنِ پاک اور عُلومِ دینیہ میں سے جو کچھ بھی سُنوں اسے کبھی نہ بُھولوں۔ (2) اے اللہ! مجھے ایسی پُرسوز آواز عِنایت فرما کہ میری قِراءت سُن کر سخت سے سخت دِل بھی موم ہو جائے۔ (3) اے اللہ! مجھے رِزقِ حلال عطا فرما اور ایسے طریقے سے دے جس کا میں تصور بھی نہ کر سکوں۔ اللہ پاک نے حضرتِ سَیِّدُنا عُتْبَۃُ الْغُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تینوں دُعائیں قبول فرمالیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا حافظہ بہت قوی ہو گیا، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے تو جو جو سُنتا وہ گناہوں سے توبہ کر لیتا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر روزانہ ایک پیالہ شوربے کا اور دو روٹیاں رِزقِ حلال سے پہنچ جاتیں اور کسی کو پتا نہ چلتا کہ یہ کون رکھ جاتا ہے؟ حضرتِ سَیِّدُنا عُتْبَۃُ الْغُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ساری زندگی میں ایسا ہوتا رہا۔

www.dawateislami.net

اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ ایسے شخص کا حال ہے جس نے اللہ پاک سے لَو لگائی یعنی اس کی بارگاہ میں توبہ کی۔ (1)

گناہ لکھنے والے نوجوان پر رحمتِ الٰہی

ایک نوجوان اللہ پاک سے بہت ڈرتا تھا اور جب بھی اس سے کوئی گناہ سَرزد ہوتا وہ اسے اپنی ڈائری میں لکھ لیتا، ایک بار جب اس نوجوان سے کوئی گناہ سَرزَد ہوا اور اس نے حسبِ معمول اپنے اس گناہ کو لکھنے کے لیے اپنی ڈائری کھولی تو اس پر پارہ 19 سورۂ فرقان کی آیت نمبر 70 کا یہ حِصّہ تحریر تھا:

فَاُولٰٓىٕكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝۷۰

ترجمۂ کنزالعرفان: تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جھوم جایئے اللہ پاک کی رحمت بہت وسیع ہے اور ہم گناہ گاروں کے لیے اس کی رحمت کے دروازے کُھلے ہیں بس ہمیں گناہوں پر شرمندگی اور نَدامت اختیار کرنی ہے۔ ہمیں اپنے گناہوں کو یاد رکھنا چاہیے جیسا کہ وہ نوجوان اپنے گناہوں کو یاد رکھنے کے لیے انہیں لکھ لیا کرتا تھا مگر ہم گناہوں کو بُھلاتے اور برسوں پہلے کی جانے والی نیکیوں کو یاد رکھتے اور وقتاً فوقتاً لوگوں کو بتاتے ہیں۔ شاید ہی کوئی حاجی ایسا ہو جس نے چند حج کیے ہوں اور اسے ان کی تعداد یاد نہ ہو بلکہ سب یاد

مدینہ

1 ..... مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص۲۸۔

2 ..... مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص۲۷۔

www.dawateislami.net

رکھتے اور دوسروں کو بتاتے ہیں کہ ہم نے اتنے حج اور اتنے عُمرے کیے ہوئے ہیں۔ صِرف یہی نہیں دیگر نیکیوں کا معاملہ بھی کچھ اسی طرح کا ہے جیسا کہ بہت سے لوگ یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ میرا اتنے عرصے سے دلائلُ الخَیرات شریف پڑھنے کا معمول ہے، صاحب! میں روزانہ اتنے ہزار دُرُود شریف پڑھتا ہوں، میں تو روزانہ اتنے نوافل پڑھتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ یوں سب اپنی نیکیوں کی تعداد تو یاد رکھتے ہیں مگر گناہوں کی تعداد یاد نہیں رکھتے بلکہ اگر کسی گناہ کی وجہ سے ندامت ہو تو سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ٹینشن ہے اسے بُھلا دیا جائے، اس طرح اپنے گناہوں کو بُھلانے کی فکر میں ہوتے ہیں حالانکہ اُصول یہ ہے کہ بندہ نیکیاں کر کے بھول جائے اور گناہ یاد رکھے کیونکہ نیکیاں یاد رکھنے کا فائدہ نہیں بلکہ اگر نیکیاں یاد رکھ کر پُھولتا رہا اور دوسروں کو بتاتا رہا تو ریاکاری کی صورت میں نقصان ہو سکتا ہے جبکہ گناہ یاد رکھنے کا فائدہ ہے کہ گناہ یاد رہے گا تو ندامت ہوتی رہے گی، دِل جلتا رہے گا اور کبھی سچی توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے گی۔ نیز اگر گناہ پر ندامت ہوتی رہے گی اور دِل جلتا رہے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کا بھی فائدہ ہو گا جیسا کہ گناہ لکھنے والے نوجوان کی حکایت میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس نوجوان سے جب کبھی گناہ ہو جاتا تو وہ ندامت سے اُسے اپنی ڈائری میں لکھ لیتا جس کا فائدہ یہ ہوا کہ خطِ قُدرت سے اس کی ڈائری میں پارہ 19 سورۂ فرقان کی آیت نمبر 70 کا یہ حِصّہ ﴿فَاُولٰٓىٕكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ لکھ دیا گیا۔

www.dawateislami.net

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا
پر تو نے دلِ آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تجویز
لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا

توبہ کے بارے میں پوچھنے والی خاتون

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نمازِ عشا پڑھ کر باہر نکلا، راستے میں مجھے ایک خاتون ملی، اس نے مجھ سے پوچھا: میں نے ایک گناہ کر لیا ہے کیا میں توبہ کر سکتی ہوں؟ میں نے پوچھا: تُو نے کونسا گناہ کیا ہے؟ بولی: میں نے بدکاری کی تھی اور جب اس سے بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ میں نے اس سے کہا: تُو تباہ ہو گئی اور تیرے لیے کوئی توبہ نہیں ہے۔ وہ عورت صدمے سے بے ہوش ہو کر گر پڑی اور میں اپنی راہ چل دیا۔ پھر میرے دِل میں خیال آیا کہ میں نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھے بغیر اس عورت کو یہ بات کیوں کہہ دی؟ چنانچہ میں تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا، اللہ پاک کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم نے بہت بُرا کیا، کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی:

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ (پ۱۹، الفرقان:۶۸)

ترجمۂ کنز العرفان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جونہی میں نے یہ بات سُنی میں اس عورت کی تلاش میں نکل پڑا اور ہر ایک سے پوچھنے لگا: مجھے اس عورت کا پتا بتاؤ جس نے مجھ سے مسئلہ پوچھا تھا، یہاں تک کہ اس عورت کو تلاش کرنے میں میرا ایسا اَنداز تھا کہ لوگ مجھے پاگل سمجھنے لگے، بِالآخِر میں نے اس عورت کو تلاش کر ہی لیا اور اسے یہ آیت سُنائی، جب میں ﴿فَاُولٰٓىٕكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ﴾[1] ترجمۂ کنزالعرفان: ”تو ایسوں کی بُرائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔“ تک سُنا چکا تو وہ خوشی سے دیوانی ہو گئی اور کہنے لگی: میں نے اپنا باغ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بخش دیا۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اللہ پاک کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے، توبہ سے ہرگز غفلت نہیں کرنی چاہیے اور وقتاً فوقتاً توبہ کرتے رہنا چاہیے۔

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے مسواک کرنے کا طریقہ بیان کرتا ہوں غور سے سُنیے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے:

مدینہ

1 ..... پ۱۹، الفرقان: ۷۰۔ 2 ..... مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص۲۸۔

www.dawateislami.net

مِسواک کرنے کا طریقہ

(1)مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو(2)اب مِسواک دھو لیجئے(3) پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر(دانتوں کی چوڑائی میں تین مرتبہ)پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر(تین مرتبہ) پھر سیدھی طرف نیچے(تین مرتبہ)اور پھر اُلٹی طرف نیچے(تین مرتبہ)مِسواک کیجئے۔(4)اب پھر مسواک دھو لیجئے۔(5)اب پھر پہلے کی طرح سب جگہ چوڑائی میں تین مرتبہ مسواک کیجئے۔(6)اب پھر مسواک دھو لیجئے۔ (7)اب پھر پہلے کی طرح سب جگہ چوڑائی میں تین مرتبہ مسواک کیجئے۔یاد رکھیے! مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

مدنی پھول: "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" میں ہے:"عورَتوں کے لیے **مِسواک** کرنا اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سُنّت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں۔ان کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں،(ان کیلئے) مِسّی (یعنی دَنداسہ) کافی ہے۔"[1]

گزارش!

خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے حصول کے لئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز

مدینہ

1 ..... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۵۷۔

www.dawateislami.net

کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نیّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی گزارش ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اور روزانہ مُحاسبے کے ذریعے مَدَنی انعامات نامی رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہنے کا ذہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بچہ بوڑھا ہو گیا

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میرا ایک بیٹا فوت ہو گیا، دفن کرنے کے کچھ دن بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اس کے سر کے بال سفید ہو چکے تھے، میں نے پوچھا: ”اے میرے بیٹے! میں نے تجھے دفن کیا تو تُو بچہ تھا، یہ بوڑھا کیسے ہو گیا؟“ اس نے بتایا: ”اے میرے والدِ محترم! میرے قریب ایک ایسے شخص کو دفن کیا گیا جو دنیا میں شراب پیتا تھا، اس کی قبر میں جہنم کی آگ اس شدت سے بھڑکی کہ گرمی کی شدت سے ہر بچہ بوڑھا ہو گیا۔“

(کتاب الکبائر للذھبی، الکبیرۃ التاسعۃ عشرۃ، شرب الخمر، ص۹۶)

www.dawateislami.net

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! توبہ کا دروازہ بند ہونے سے پہلے پہلے اپنے مہربان رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے بچنے کے لئے شراب نوشی سے توبہ کر لیجئے۔ اَفسوس ہے اس شخص پر جس نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوا۔ جب تک جسم میں رُوح موجود ہے توبہ میں جلدی کیجئے کیونکہ موت یقینی ہے اور سر پر کھڑی ہے۔ توبہ میں جلدی کیجئے اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے چنانچہ

توبہ کا دروازہ

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ پاک نے توبہ کے لیے مغرب میں ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی راہ ہے وہ اس وقت تک بند نہ ہو گا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبۃ...الخ، ۵/۳۱۶، حدیث ۳۵۴۶)

کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

www.dawateislami.net

بے نمازی کی سزائیں

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ نمازیں قضا کرنے سے بچنے اور پانچوں نمازیں پابندی سے باجماعت پڑھنے کا ذہن بنے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن خَطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَایَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یعنی بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک نہ پڑھ لو۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ اس کی فرضیت (یعنی فرض ہونے) کا اِنکار کفر ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑے وہ فاسق سخت گناہ گار و عذابِ نار کا حق دار ہے۔ نماز ایک تاکیدی فریضہ ہے کہ اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں نماز قائم کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ قرآنِ پاک اور اَحادیثِ مبارکہ میں بے نمازی کے لیے بہت سی سزائیں بیان فرمائی گئیں ہیں جن میں سے چند سزائیں دل کے کانوں سے سنئے اور عبرت حاصل کیجئے:

مدینہ

1 ..... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی... الخ، ۲/ ۲۸، حدیث: ۴۸۶۔

www.dawateislami.net

بے نمازیوں کے لیے جہنم کی خوفناک وادی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نماز ایک عظیم نعمت ہے جو پابندی سے پڑھے گا وہ جنت کا حق دار ہو گا اور جو فرض نمازیں نہیں پڑھے گا وہ عذابِ نار کا حق دار بنے گا چنانچہ پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 59 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

ہولناک کنواں

بیان کی ہوئی آیتِ مُقدَّسہ میں "غَیّ" کا تذکرہ ہے، حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "غَیّ" جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام "ہَب ہَب" ہے، جب جَہَنَّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ پاک اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور (یعنی پہلے کی طرح) بھڑکنے لگتی ہے، قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (یعنی اللہ پاک فرماتا ہے:) ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾﴾ جب بجھنے پر آئے گی ہم انہیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔ یہ کنواں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خواروں اور ماں باپ کو اِیذا دینے والوں کے لیے ہے۔[1]

1 ..... بہارِ شریعت، ۱/ ۴۳۴، حصہ: ۳۔

www.dawateislami.net

دُنیوی کُنواں

اے عاشقانِ نماز! خوفِ خُداوندی سے لرز اُٹھو! اور گھبرا کر جلد اپنے گناہوں سے توبہ کر لو! بیان کی ہوئی رِوایت میں بے نمازیوں، شرابیوں، زانیوں، سُود خوروں اور والدین کو اِیذا دینے والوں کے لیے درسِ عبرت ہے، اس خوفناک کنویں کو سمجھنے کے لیے کبھی کسی دُنیوی گہرے کنویں کے کنارے کھڑے ہو کر اُس کی گہرائی میں ذرا نظر ڈالئے اور سوچئے کہ اگر دُنیا کے اِس کنویں ہی میں قید کر دیا جائے تو کیا اِس سزا کو بَرداشت کر سکیں گے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر جَہَنَّم کے خوفناک کنویں کا عذاب کیونکر برداشت ہو سکے گا![1]

بغیر گوشت کے چہرے

سَرورِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اللہ پاک میری اُمت میں سے 10 طرح کے اَفراد پر قیامت کے دن ناراضگی کا اظہار فرمائے گا اور ان کو جہنم میں لے جانے کا حکم دے گا اور ان کے چہرے بغیر گوشت کی ہڈیاں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: (1) بوڑھا زانی (2) گمراہ پیشوا (3) شراب کا عادی (4) والدین کا نافرمان (5) چغل خور (6) جھوٹا گواہ (7) زکوٰۃ اَدا نہ کرنے والا (8) سُود خور (9) ظالم اور (10) نماز چھوڑنے والا۔

مدینہ

1 ..... فیضانِ نماز، ص ۴۲۲۔

www.dawateislami.net

ہاں! نماز چھوڑنے والے کو دُگنا عذاب دیا جائے گا، وہ قیامت کے دن اس طرح اُٹھایا جائے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے اور ملائکہ اس کے چہرے، پشت اور پہلو پر مارتے ہوں گے۔ جنت اس سے کہے گی: نہ تُو مجھ سے ہے اور نہ میں تیرے لئے ہوں۔ جہنم اُس سے کہے گی: تُو مجھ سے اور میرے اَندر رہنے والوں میں سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ آ، میرے قریب آ، خُدا کی قسم! میں تجھے سخت عذاب دوں گی۔ پھر اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھولا جائے گا تو وہ تیز رفتار تیر کی مانند جہنم کے دروازہ میں داخل ہو جائے گا، اس کے دماغ پر ہتھوڑے برسائے جائیں گے اور وہ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں فرعون، ہامان اور قارون کے ساتھ ہو گا۔[1]

اَژدھوں اور بچھوؤں کی وادی

ہم بے کسوں کے مددگار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام "لَہلَم" ہے۔ اس میں اَژدھے ہیں، ہر اَژدھے کی موٹائی اُونٹ کی گردن کی مانند ہے، اس کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت جتنی ہے، اس وادی میں جب وہ سانپ بے نمازی کو ڈسے گا تو اس کا زہر اس کے جسم میں 70 سال تک جوش مارتا رہے گا پھر اس (بے نمازی) کا گوشت گل جائے گا اور ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی اور وہ تمام کے تمام اَژدھے اس وادی میں اس

1 ..... قرۃ العیون معہ الروض الفائق، الباب الاول فی عقوبۃ تارک الصلاۃ، ص ۳۸۴۔

www.dawateislami.net

کو عذاب دیتے رہیں گے اور جہنم میں ایک وادی کا نام "جُبُّ الْحُزْن" ہے، جس میں بچھو ہیں، ہر بچھو سیاہ خچر کی مانند ہے اس کے 70 ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے، جب وہ بے نمازی کو ڈنک مارے گا تو اس کا زہر سارے جسم میں سرایت کر جائے گا تو وہ اس کے زہر کی حرارت 1000 سال تک محسوس کرے گا پھر اس کا گوشت ہڈیوں سے جھڑ جائے گا، اس کی شرمگاہ سے پیپ بہے گی اور تمام جہنمی اس پر لعنت بھیجتے ہوں گے۔ (1)

بے نمازی کے لیے نہ نور ہو گا اور نہ دلیل اور نجات

میرے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص نماز کی حفاظت کرے، اُس کے لیے نماز قِیامت کے دِن نور و دلیل اور نجات ہو گی اور جو اِس کی حفاظت نہ کرے اُس کے لیے بروزِ قِیامت نہ نور ہو گا اور نہ دلیل ہو گی اور نہ نجات۔ اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبَیّ بن خَلَف کے ساتھ ہو گا۔ (2)

حَکِیْمُ الْاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: (حدیثِ پاک کے یہ الفاظ: جس نے نماز کی حفاظت کی) اس طرح کہ نماز ہمیشہ پڑھے، صحیح پڑھے، دل لگا کر اِخلاص کے ساتھ اَدا کیا کرے، یہی معنٰی ہیں نماز قائم کرنے کے جس کا حکم قراٰنِ کریم نے بارہا دیا: ﴿اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ﴾ (یعنی نماز قائم رکھو) اور حدیثِ پاک کے اِس حصے (نماز بروزِ قِیامت نور و دلیل و نجات ہو گی) کے بارے میں فرماتے ہیں: قیامت میں قبر بھی داخل ہے کیونکہ

مدینہ

1 ..... قرۃ العیون معہ الروض الفائق، الباب الاول فی عقوبۃ تارک الصلاۃ، ص ۳۸۵۔

2 ..... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۵۷۴، حدیث: ۶۵۸۷۔

www.dawateislami.net

موت بھی قِیامت ہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نماز قبر میں اور پُل صراط پر روشنی ہو گی کہ سجدہ گاہ تیز بیٹری کی طرح چمکے گی اور نماز اُس کے مومن بلکہ عارِف بِاللہ (یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والا) ہونے کی دلیل ہو گی نیز اس نماز کے ذَرِیعے سے اسے ہر جگہ نجات ملے گی (یعنی چھٹکارا ملے گا)، کیونکہ قِیامت میں پہلا سُوال نماز کا ہو گا، اگر اس میں بندہ کامیاب ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ آگے بھی کامیاب ہو گا۔ (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں:) اُبَیّ بن خَلَف وہ مشرک ہے جسے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُحُد کے دن اپنے ہاتھ (مبارک) سے قتل فرمایا۔ ''مرقاۃ'' میں ہے: اس میں اِشارۃً فرمایا گیا کہ بے نمازی کا حشر (یعنی اُٹھنا) ان کافروں کے ساتھ ہو گا اور نمازی مومن کا حشر (یعنی اُٹھنا) اِنْ شَآءَ اللہ نبیوں، صِدِّیقوں، شہدا اور صالحین (یعنی نیک بندوں) کے ساتھ ہو گا، اس سے یہ لازِم نہیں (آتا) کہ بے نمازی کافر ہو جائے اور نَمازی (مَعَاذَ اللہ) نبی (بن جائے) بلکہ بے نماز کو قِیامت میں ان کفار کے ساتھ کھڑا کیا جاوے گا جیسے کسی شریف آدمی کو ذلیل کے ساتھ بٹھا دینا اس کی ذلت ہے۔ خیال رہے کہ قِیامت میں ہر شخص کا حشر (یعنی اُٹھنا) اس کے ساتھ ہو گا جس سے اُسے دنیا میں مَحَبَّت تھی اور جس کی طرح وہ کام کرتا تھا، بے نماز چونکہ کافروں کے سے کام کرتا ہے لہٰذا اس کا حشر (یعنی اُٹھنا) بھی ان کے ساتھ ہو گا، نمازی نبیوں، صِدِّیقوں کی نقل کرتا ہے لہٰذا اس کا حشر (یعنی قِیامت میں اٹھنا) ان کے ساتھ ہو گا۔ اِسی لیے کہتے ہیں کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی اور بُروں کی نقل بھی بُری۔ [1]

[1] ..... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۳۶۷-۳۶۸۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو نماز کو سُستی کی وجہ سے چھوڑے گا اللہ پاک اُسے 15 سزائیں دے گا: پانچ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین قبر سے نکلتے وقت۔

بے نمازی کو دنیا میں ملنے والی پانچ سزائیں

(1) اس کی عمر سے برکت ختم کر دی جائے گی (2) اس کے چہرے سے صالحین (یعنی نیک لوگوں) کی علامت مٹا دی جائے گی (3) اللہ پاک اسے کسی عمل پر ثواب نہ دے گا (4) اس کی کوئی دُعا آسمان تک نہ پہنچے گی اور (5) صالحین (یعنی نیک لوگوں) کی دُعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہ ہو گا۔

بے نمازی کو موت کے وقت دی جانے والی تین سزائیں

(1) وہ ذلیل ہو کر مرے گا (2) بھوکا مرے گا اور (3) پیاسا مرے گا اگرچہ اسے دنیا بھر کے سمندر پلا دیئے جائیں پھر بھی اس کی پیاس نہ بجھے گی۔

بے نمازی کو قبر میں دی جانے والی تین سزائیں

(1) اس کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جائے گا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی (2) اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی پھر وہ دِن رات انگاروں پر لوٹ پوٹ ہوتا رہے گا اور (3) قبر میں اس پر ایک اَژدھا مسلط کر دیا جائے گا، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی جبکہ ناخن لوہے کے ہوں گے، ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت تک ہو گی، وہ میت سے کلام کرتے ہوئے کہے گا: میں اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَعُ (یعنی گنجا سانپ)

www.dawateislami.net

ہوں۔ اس کی آواز کڑک دار بجلی کی سی ہو گی، وہ کہے گا: میرے رَبّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ نمازِ فجر ضائع کرنے پر طُلوعِ آفتاب کے بعد تک مارتا رہوں اور نمازِ ظہر ضائع کرنے پر عصر تک مارتا رہوں اور نمازِ عصر ضائع کرنے پر مغرب تک مارتا رہوں اور نمازِ مغرب ضائع کرنے پر عشا تک مارتا رہوں اور نمازِ عشا ضائع کرنے پر فجر تک مارتا رہوں۔ جب بھی وہ اسے مارے گا تو وہ 70 ہاتھ تک زمین میں دھنس جائے گا اور وہ قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔

بے نمازی کو قبر سے نکلتے وقت دی جانے والی تین سزائیں

(1) اللہ پاک نماز میں سستی کرنے والے کے چہرے کے آگے جہنم کی آگ کا ایک بادل مسلط کر دے گا جو اسے جہنم کی طرف ہانک کر لے جائے گا (2) اللہ پاک اس کی طرف نگاہِ غضب فرمائے گا جس سے اس کے چہرے کی تمام کھال اور گوشت جھڑ جائے گا (3) اللہ پاک اس سے سختی سے حساب لے گا اور پھر اسے جہنم میں لے جانے کا حکم دے گا۔[1]

نمازوں میں سستی کرنے والے سوچیں کیا انہیں منظور ہے کہ ان کی عمر سے برکت اٹھالی جائے! کیا انہیں منظور ہے کہ ان کی دُعائیں قبول نہ ہوں! کیا انہیں منظور ہے کہ نیک لوگوں کی دُعائیں ان کے حق میں قبول نہ ہوں! کیا انہیں منظور ہے کہ نمازوں میں سُستی کرنے کے سبب وہ ذِلت کی موت مارے جائیں! کیا انہیں منظور ہے

مدینہ

1 ..... قرۃ العیون معہ الروض الفائق، الباب الاول فی عقوبۃ تارک الصلاۃ، ص ۳۸۴۔

www.dawateislami.net

کہ مرتے وقت انہیں ایسی شِدت کی پیاس لگی ہو کہ سمندروں کا پانی پلانے کے باوجود ان کی پیاس نہ بجھے! کیا انہیں منظور ہے کہ قبر اس طرح دبائے کہ ان کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں! کیا انہیں منظور ہے کہ ان کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے اور وہ آگ میں اُلَٹ پُلَٹ ہوتے رہیں! کیا انہیں منظور ہے کہ قبر میں بہت بڑا سانپ ان پر مُسلط کر دیا جائے جو انہیں ہر وقت مارتا رہے اور ایک بار مارے تو وہ 70 گز زمین میں دھنس جائیں اور پھر وہ اپنے ناخن زمین میں داخل کر کے اپنا پنجہ ڈال کر انہیں نکالے اور پھر مارے! کیا انہیں منظور ہے کہ کل بروزِ قیامت آگ کا بادل ان کے سامنے آئے، کیا انہیں منظور ہے کہ اللہ پاک چشمِ غضب سے ان کی طرف دیکھے جس کے سبب ان کے چہرے کی کھال اور گوشت جھڑ جائے! کیا انہیں منظور ہے کہ قیامت کے دن اللہ پاک ان سے سخت ناراض ہو جائے اور سختی سے حساب لے اور پھر جہنم کا حکم سُنا دے! یقیناً یہ انہیں منظور نہیں ہو گا تو پھر اے بے نمازیو! حکمِ قرآنی: ﴿اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (پ۱، البقرۃ: ۴۳) ترجمۂ کنزالعرفان: ”نماز قائم رکھو۔“ پر عمل کرتے ہوئے نماز قائم کرنے والے بن جاؤ۔ دیکھو! نماز کا حکم اللہ پاک نے بھی دیا ہے، پیارے پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی دیا ہے اور اللہ پاک کے اُن اَولیا نے بھی دیا ہے جن کے مزاراتِ طَیِّبات کی ہم زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ دیکھو! اگر ابھی نمازیں نہ پڑھیں تو مرنے کے بعد پچھتانا پڑے گا، ہر شخص تمنا کرے گا کہ اے کاش! مجھے دوگانہ پڑھنے کی اِجازت مل جائے اور میں اپنی قبر میں دو رَکعت نماز پڑھ

www.dawateislami.net

لوں لیکن پھر موقع ہاتھ نہیں آئے گا تو ابھی سے اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ اے اللہ پاک! تو نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا تو ہم آج سے نمازوں کی پابندی کی نیت کرتے ہیں، یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم اِرشاد فرمایا تو ہم نے آج یہ طے کر لیا کہ اب ہم نمازیں پڑھیں گے، اے اللہ پاک کے اولیا! آپ نے ہمیں نماز پڑھنے کی تاکید کی تو ہم نے آج سے پکا عہد کر لیا ہے کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔

سُکون اللہ پاک کے ذِکر میں ہے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے بہت ساری دولت مل جائے لیکن قسمت کہ وہ مفلس ہو جاتا ہے، ہر انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ کبھی بیمار نہ ہو لیکن تقدیر کی بات ہے کہ وہ بیمار بھی پڑ جاتا ہے، ہر انسان کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ اس پر کبھی کوئی مصیبت نازل نہ ہو لیکن آئے دن اسے مشکلات کا سامنا رہتا ہے اور وہ مصائب و آلام سے دوچار ہوتا ہی رہتا ہے، ہر مسلمان اَز خود اَمن پسند ہوتا ہے اور عافیت کا طلبگار رہتا ہے لیکن وہ جنگ و جدل کا شکار ہو ہی جاتا ہے، ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ مجھے سکون ملے لیکن وہ بے اِطمینانی کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے، ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ کبھی نہ مرے لیکن بہر حال موت اُسے آلیتی ہے، وہ چاہتا ہے کہ میری جوانی برقرار رہے لیکن بوڑھا ہو جاتا ہے، وہ چاہتا ہے میرے ہاتھ میں حکومت آجائے لیکن محکوم بن کر رہتا ہے تو یوں انسان زبردستی یہ چاہتا ہے کہ اپنی مرضی چلائے لیکن

www.dawateislami.net

نہیں چلا پاتا کیونکہ اس کی لگام کسی اور کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ جب چاہتا ہے اس کی لگام کھینچ لیتا ہے، بندہ اپنے طور پر بہت سرکشی کرتا ہے لیکن پھر بھی آخر کار اس کے ظلم کا دور ختم ہو جاتا ہے۔

قدرت جب انتقام لیتی ہے تو بندے کی کچھ نہیں چلتی اور وہ بے بس ہو جاتا ہے۔ دیکھیے! فرعون بڑا سرکش اور جابر بادشاہ گزرا ہے، اس نے بڑا زور لگایا کہ کسی بھی طرح وہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر غلبہ پالے لیکن نہ پا سکا۔ فرعون کئی سو سال تک زندہ رہا اور عمر بھر تندرست بھی رہا لیکن کیونکہ لگام کسی اور کے دستِ قدرت میں ہے، جب اس نے لگام کھینچی تو اتنا بڑا فرماں روا اور اتنا بڑا جابر بادشاہ دریائے نیل میں غرق ہو گیا۔ نمرود کو دیکھ لیجئے کہ اللہ پاک نے اسے بڑی نعمتیں عطا فرمائیں مگر وہ نعمتوں کے ملنے پر شکر ادا کرنے کے بجائے پھول گیا اور اپنے ربّ کو بھول گیا یہاں تک کہ خُدا ہونے کا دعویٰ کر بیٹھا، حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر غالب آنے کے لیے اس نے کیا کچھ نہیں کیا لیکن اتنا بڑا بادشاہ ہونے کے باوجود ایک لنگڑے مچھر کے ذریعے ہلاک ہوا۔ مفسرین فرماتے ہیں: جس مچھر نے نمرود کو ہلاک کیا وہ لنگڑا تھا اور اس نے ناک کے ذریعے دماغ میں پہنچ کر نمرود کا کام تمام کر دیا اور یوں نمرود ذلیل ہو کر مارا گیا۔[1] پتا چلا اس دنیا میں کسی کی مرضی نہیں چلتی اور لگام کسی اور کے دستِ قدرت میں ہے وہ جب چاہتا ہے لگام کھینچ لیتا ہے تو پھر کیوں نہیں اسی کی طرف رجوع کر لیتے

مدینہ

1 ..... تفسیر نعیمی، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۸، ۳/ ۶۱-۶۲ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

جس کے دستِ قدرت میں لگام ہے۔ جب سب کچھ اسی کے پاس ہے، سب کچھ وہی کرتا ہے، وہی سب کچھ کرنے والا ہے، سبھی کو اسی نے پیدا کیا، وہی زندہ رکھے گا اور وہی مارے گا تو بندہ اس کی طرف کیوں رجوع نہیں کر لیتا؟ آج کل سکون کا متلاشی چاہتا ہے کہ مجھے سکون مل جائے اور اس مقصد کے لیے وہ ٹی وی کھول لیتا ہے، گانے باجے سُنتا ہے، تاش کھیلتا ہے، شطرنج بچھا لیتا ہے، فلمیں ڈرامے دیکھتا ہے، شراب پینے لگ جاتا ہے اور پتا نہیں کیا کیا کرتا ہے لیکن اُسے سکون نہیں مل پاتا کیونکہ سکون ان چیزوں میں نہیں اور نہ ہی سکون میرے اور آپ کے اختیار میں ہے۔

یاد رکھیے! سکون جس کے دستِ قدرت میں ہے اس نے سکون کا ذریعہ ہی کچھ اور بتایا ہے۔ بہت سے لوگوں نے سکون حاصل کرنے کے لیے ٹی وی کھول لیے، گانے باجے سننے اور فلمیں ڈرامے دیکھنے لگے کہ شاید سکون مل جائے مگر انہیں سکون نہیں مل پایا کیونکہ سکون ان چیزوں میں نہیں اللہ پاک کے ذِکر میں ہے چنانچہ پارہ 13 سورۂ رعد کی آیت نمبر 28 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: ”سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں۔“ بے شک محفلِ ذکر میں اللہ، اللہ کرنا بھی ذکر ہے اور اس سے بھی سکون ملتا ہے لیکن صِرف یہی ذکر نہیں بلکہ ذکر کی اور بھی اقسام ہیں مثلاً نماز، قرآنِ پاک کی تلاوت، نعت شریف، تسبیح، نیک لوگوں کے حالات بیان کرنا وغیرہ۔[1] اگر کوئی سکون چاہتا ہے تو اسے چاہیے اللہ پاک کی بارگاہ میں رجوع

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۴، ۱/ ۱۹۸ ملخصًا۔

www.dawateislami.net

کرے اور نمازوں کی پابندی کرے اِنْ شَآءَ اللہ اُسے سکون مل جائے گا۔ یاد رکھیے! اگر آپ اللہ پاک کی بارگاہ کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر بھاگو گے تو بات خراب ہو جائے گی اور اگر اس کے دروازے پر پڑے رہو گے تو وہ آپ کو نواز دے گا اس لیے کہ وہ بڑا رحیم و کریم ہے۔ جو اللہ پاک کا ہو جاتا ہے کائنات اس کے تابع کر دی جاتی ہے اور جو اس کے احکامات پر عمل نہیں کرتا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامن چھوڑتا ہے تو وہ اس سے روٹھ جاتا ہے اور جب وہ روٹھ جاتا ہے تو لگام کھینچ لیتا ہے اور جب وہ لگام کھینچتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت بچا نہیں سکتی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایمان لانا بہت بڑی سعادت ہے لیکن نیک اعمال کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر ہم نے نیک اعمال نہ کیے اور اللہ پاک نے اپنے کرم سے ہمیں بخش دیا تو یہ ہماری طرف سے بے وفائی ہو گی کہ ہم نے اللہ پاک کی رضا کے لیے کچھ نہیں کیا حالانکہ ”زمانے بھر کا یہ قاعدہ ہے کہ جس کا کھانا اسی کا گانا“ دیکھیے! ہم اللہ پاک کی نعمتیں کھاتے ہیں اور اس کے کرم سے اپنی زندگی گزارے چلے جا رہے ہیں لیکن ہم نماز نہ پڑھ کر اس کی نافرمانی کرتے ہیں لہٰذا اگر وہ ناراض ہو گیا اور اس نے ہماری ڈوری کھینچ لی تو پھر ہمارا حشر بڑا بُرا ہو گا! یاد رہے یہ بات تو طے ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان ضرور ایسے ہوں گے جو مَعَاذَ اللہ جہنم میں داخل کیے جائیں گے، ہم جہنم کا نام سنتے رہتے ہیں مگر ہم میں سے بہت سوں کو یہ معلوم نہیں ہو گا کہ جہنم کیا ہے؟ لہٰذا دل کے کانوں سے کچھ جہنم کا تذکرہ سنیے:

www.dawateislami.net

جہنم کیا ہے؟

اللہ پاک قرآنِ کریم میں جہنم کے بارے اِرشاد فرماتا ہے:

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ (1)

ترجمۂ کنزالایمان: اس کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے: جہنم کے سات طبقے ہیں، ان طبقات کو دَرَکات بھی کہتے ہیں اور ہر طبقے کا ایک دروازہ ہے۔ پہلا طبقہ جہنم، دوسرا طبقہ لَظٰی، تیسرا طبقہ حُطَمَہ، چوتھا طبقہ سعیر، پانچواں طبقہ سَقَر، چھٹا طبقہ جحیم، ساتواں طبقہ ہاوِیہ ہے۔ اس آیت کا معنٰی یہ ہے کہ اللہ پاک نے ابلیس کی پیروی کرنے والوں کو سات حصوں میں تقسیم فرمادیا ہے، ان میں سے ہر ایک کے لئے جہنم کا ایک طبقہ مُعَیَّن ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کفر کے مَراتب چونکہ مختلف ہیں اس لئے جہنم میں بھی ان کے مرتبے مختلف ہوں گے۔ (2)

جہنم کی شدت اور تمازت کا عالَم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جہنم بڑی خوفناک ہے اور بہت سی اَحادیثِ مبارکہ میں جہنم کی ہولناکیوں کو بیان فرمایا گیا ہے۔ اس حوالے سے چند اَحادیثِ مبارکہ سُنیے اور اپنے اندر فکرِ آخرت کا جذبہ پیدا کیجئے چنانچہ ایک بار سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَرْبارِ دُربار میں حضرتِ سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر

1 ..... پ۱۴، الحجر: ۴۴۔ 2 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۱۴، الحجر، تحت الآیۃ: ۴۴، ۵/ ۲۳۴۔

www.dawateislami.net

ہوئے اور عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! اس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نبیٔ برحق بنا کر بھیجا ہے، اگر جہنم کو سوئی کی ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے ہلاک ہو جائیں۔[1] یعنی کروڑوں اَربوں مِیل جہنم ہم سے دُور ہے اس کے باوجود اس کی تپش اتنی ہے کہ اگر سوئی کے ناکے کے برابر اس کو کھول دیا جائے تو ساری مخلوق ہلاک ہو جائے جو خود اس جہنم میں جائے گا اس کا حال کیا ہو گا! حالانکہ ایک قول کے مطابق "جہنم ساتویں زمین کے نیچے ہے۔"[2]

جہنم انتہائی سیاہ ہے

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جہنم کی آگ ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی، پھر ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی، پھر ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ اب وہ انتہائی سیاہ ہے۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اندھیرا ہونا بذاتِ خود عذاب ہے، اگر بجلی چلی جائے تو اندھیرا ہونے کے سبب لوگ بے چین و پریشان ہو جاتے ہیں تو یوں اندھیرا خود ایک دہشت زدہ کرنے والا ہے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ اتنی خطرناک سیاہ آگ بھی ہو گی! صرف یہی نہیں بلکہ جہنم میں سانپ اور بچھو بھی ہوں گے اور فرشتے جن

مدینہ

1 ..... معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ ابراھیم، ۲/۷۸، حدیث: ۲۵۸۳ ملخصاً۔

2 ..... شرح عقائد نسفیہ، ص ۲۴۹۔

3 ..... ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، ۸-باب منہ، ۴/۲۶۶، حدیث: ۲۶۰۰۔

www.dawateislami.net

ہتھوڑوں سے ماریں گے وہ اتنے وزن دار ہوں گے کہ اگر روئے زمین کے تمام انسان اور جِنات مل کر انہیں اٹھانا چاہیں تو نہ اُٹھا سکیں گے۔ جو بدنصیب جہنم میں جائے گا اسے بار بار جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا یہاں تک کہ اس کی چمڑی اور گوشت پوست سب جل جائے گا۔ صرف اسی پر بس نہیں بلکہ جہنمیوں کے بدن پر بار بار نیا گوشت اور نئی کھال آجائے گی اور انہیں اسی طرح بار بار جہنم کی آگ میں جلایا جاتا رہے گا۔ نیز جہنم میں اتنے خوفناک سانپ ہوں گے کہ اگر کوئی سانپ ایک بار ڈسے گا تو ایک ہزار سال تک اس کا دَرد رہے گا۔ اسی طرح جہنم کے بچھو اتنے خطرناک ہوں گے کہ اگر ان میں سے کوئی بچھو ایک بار ڈسے گا تو اس کا اثر 40 سال تک باقی رہے گا جبکہ وہ ایک بار نہیں بار بار ڈستا رہے گا۔[1] اس کے علاوہ جہنم میں آگ کا ایک پہاڑ ہے جس کی بلندی 70 برس کا راستہ ہے، اس پہاڑ کا نام "صَعُود" ہے۔ دوزخیوں کو اس کے اُوپر چڑھایا جائے گا تو 70 برس میں وہ اُس کی بلندی پر پہنچیں گے پھر اُن کو اُوپر سے گرایا جائے گا تو 70 برس میں نیچے پہنچیں گے، اِسی طرح ہمیشہ عذاب دیا جاتا رہے گا۔[2] خرابی ہے اس بدنصیب شخص کے لیے جو جہنم میں جائے گا۔

اللہ پاک کی رحمت سے مایوس نہ ہوں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رحمت سے مایوس مت ہوں، بس آپ اللہ پاک کے عائد کردہ فرائض مثلاً نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کو خوش اُسلوبی

مدینہ

1 ..... تنبیہ الغافلین، باب صفة النار وأهلها، ص: ۳۲۔

2 ..... ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب فی صفة قعر جهنم، ۴/ ۲۶۰، حدیث: ۲۵۸۵۔

www.dawateislami.net

کے ساتھ اَنجام دیتے رہیں، اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے باز رہیں اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھیں اللہ پاک آپ سے راضی ہو جائے گا اور دونوں جہاں میں آپ کا بیڑا پار ہو گا۔ دیکھیے! ہم اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں اور محبت کی وجہ سے ان کی ہر فرمائش پوری کرتے ہیں مثلاً اگر ہمارا بچہ بولے: ابو! مجھے موٹر کار چاہیے تو ہم اُسے کہتے ہیں کہ میرے بیٹے! ایک نہیں دو دِلا دوں گا اور پھر ایک کے بجائے دو چابی والی موٹر کاریں اس کے لیے مہیا کر دیتے ہیں، اسی طرح اگر ہمارا بچہ بولے: ابو! مجھے سائیکل چاہیے تو ہم محبت میں اس کی یہ خواہش بھی پوری کر دیتے ہیں۔

اب ہم اپنا جائزہ لیں کہ ہم سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کا دم بھرتے اور خود کو عاشقانِ رسول کہلاتے ہیں مگر نمازیں قضا کر دیتے ہیں حالانکہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ یعنی نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔[1] دیکھیے! جس سے محبت ہوتی ہے اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا لحاظ کیا جاتا ہے لیکن ہم محبت کرنے کے باوجود پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا لحاظ نہیں کرتے! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت تھی اس لیے وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَداؤں پر مَر مٹتے تھے اور انہیں ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے تھے، اس ضمن میں چند واقعات ملاحظہ فرمائیے:

مدینہ

1 ..... نسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، ص ۶۴۴، حدیث: ۳۹۴۵۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا اِتّباعِ رسول

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ زبردست عاشقِ رسول بلکہ عشقِ مصطفےٰ کا عملی نُمونہ تھے، اپنے اَقوال واَفعال میں مَحْبُوْبِ رَبِّ ذُو الْجَلال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتیں اور اَدائیں خوب خوب اپنایا کرتے تھے چُنانچہ ایک دن حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بِغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔ (1)

وضو کرتے ہوئے مسکرانے لگے

اسی طرح ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایک بار وُضو کرتے ہوئے مُسکرانے لگے! لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مرتبہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی جگہ پر وُضو فرمانے کے بعد مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ (2)

وُضو کر کے خنداں ہوئے شاہِ عثماں — کہا: کیوں تبسُّم بھلا کر رہا ہوں؟
جوابِ سُوالِ مُخاطب دیا پھر — کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

میں نے ایسا کیوں کیا؟

حضرتِ سَیِّدُنا ابو عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سَیِّدُنا سَلْمان فارسی

مدینہ

1 ..... مسند امام احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/۱۳۷، حدیث: ۴۴۱۔

2 ..... مسند امام احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/۱۳۰، حدیث: ۴۱۵ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑا اور اسے ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتے جھڑ گئے پھر فرمایا: اے ابو عثمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے پوچھا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: ایک مرتبہ میں رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسی طرح کیا اور اس درخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتے جھڑ گئے، پھر فرمایا: اے سَلْمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے یہ عمل کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ اِرشاد فرمایا: بیشک جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ جاتے ہیں۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ۚ (1)

ترجمۂ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

کسی کی اَدا کو اَدا کر رہا ہوں

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا جاتے ہوئے مدینہ

1 ..... پ۱۲، ھود: ۱۱۴۔ مسند امام احمد، حدیث سلمان فارسی، ۹/۱۷۸، حدیث: ۲۳۷۶۸۔

www.dawateislami.net

ایک جھڑ بیریا کی شاخوں میں اپنا عمامہ شریف الجھا کر کچھ آگے بڑھ جاتے پھر واپس ہوتے اور عمامہ شریف چُھڑا کر آگے بڑھتے۔ لوگوں نے پوچھا: یہ کیا؟ اِرشاد فرمایا: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عمامہ شریف اس بیر میں الجھ گیا تھا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنی دور آگے بڑھ گئے تھے اور واپس ہو کر اپنا عمامہ شریف چھڑایا تھا۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر محبت تھی کہ وہ حَتَّی الْاِمکان آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں کو اپنانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حقیقی محبت تھی لیکن آج ہماری محبت صرف باتوں تک محدود ہے۔ ابھی آپ نے ملاحظہ کیا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عمامہ شریف سجائے ہوئے تھے جبکہ ہم نے عمامہ شریف کی سنت کو چھوڑ دیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نے اس گئے گزرے دور میں عِمامہ شریف کی سُنَّت کو زندہ کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ آج ہمیں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں سروں پر عِمامے کے تاج سجے نظر آرہے ہیں ورنہ پہلے بہت ہی کم لوگ عِمامہ شریف سجاتے تھے۔ یاد رکھیے! ننگے سر رہنے کی صورت جبھی میسر آئے گی جب آپ عِمامہ شریف پہننا چھوڑ دیں گے کیونکہ عمامہ شریف جیب میں رکھنا مشکل ہے جبکہ ٹوپی جیب میں رکھ لینا آسان ہے۔ بدقسمتی سے عِمامہ شریف کی سنت بھی

مدینہ

1 ..... نورالایمان بزیارۃ آثار حبیب الرّحمٰن، ص ۱۵ ملخصًا۔

www.dawateislami.net

مفقود ہو گئی حالانکہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے سرِ اقدس پر عمامہ شریف ٹوپی کے اوپر سجائے رکھا اور اس کی ترغیب بھی دلائی چنانچہ ایک بار آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عمامہ شریف کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا: فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔[1] نیز ایک مقام پر اِرشاد فرمایا: عمامے باندھو کہ اس سے تمہارا حلم بڑھے گا۔[2]

مسلمانوں کی عزت و وقار ختم ہونے کی وجہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے عمامہ شریف اُتارا تو ہمارا وقار ختم ہو گیا، ہم نے نمازیں چھوڑ دیں تو ہم ذلیل و خوار ہو گئے اور ہماری عزت و عظمت اور شوکت و قُوت بھی رخصت ہو گئی۔ ذرا اُس وقت کو یاد کیجئے کہ جب ایک طرف میدانِ بدر میں جنگی ساز و سامان کے ساتھ ایک ہزار کفار کا لشکرِ جرار برسرِ پیکار تھا جبکہ دوسری طرف صِرف 313 مسلمان تھے جن کے پاس جنگی سامان بھی پورا نہیں تھا لیکن جب ان مسلمانوں نے کفار پر حملہ کیا تو ایک ہزار کے لشکرِ جرار کو گاجر اور مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا، اگرچہ مسلمان بظاہر کمزور تھے مگر چونکہ عملی طور پر دامنِ مصطفےٰ ان کے ہاتھوں میں تھا اس لیے اللہ پاک نے انہیں فتح عطا فرمائی اور کفر کا سر نیچا ہوا۔ آج دامنِ مصطفےٰ کا نعرہ تو ہماری زبانوں پر ہے لیکن عملی طور پر ہاتھوں میں نظر

---

1 ..... کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، آداب التعمم، ۸/۲۰۵، حدیث: ۴۱۹۰۲ ملخصاً۔

2 ..... مستدرک، کتاب اللباس، باب اعتموا تزدادوا حلماً، ۵/۲۷۲، حدیث: ۷۴۸۸۔

www.dawateislami.net

نہیں آرہا۔ خدا کی قسم! اگر آج بھی ہم دامنِ مصطفےٰ میں پناہ لے لیں اور اسے مضبوطی کے ساتھ تھام لیں تو یہ دنیا کی ساری طاقتیں ہمارے سامنے نیچی ہو جائیں۔

دامن مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

ایسے عاشقانِ رسول کہاں سے لائیں جو صحیح معنوں میں دامنِ مصطفےٰ سے لپٹے ہوئے ہوں، ایسے عاشقانِ مصطفےٰ اپنے اپنے مزاروں میں چلے گئے اور یقیناً وہ اپنے مزاروں میں بھی ہم جیسے بے عمل مسلمانوں پر اپنے دِل جلاتے ہوں گے کہ ہم نے ان کے لیے اتنی محنت کی لیکن انہوں نے ہماری تعلیمات پر عمل نہ کیا۔ یاد رکھیے! ہمیں حقیقی معنوں میں اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کی خوشنودی جبھی حاصل ہو گی کہ جب ہم ان کی سیرت پر عمل کریں گے ورنہ خالی ان کے مزاراتِ طَیِّبات پر حاضری دے آنے سے ہم حقیقی معنوں میں ان کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتے۔ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ نے اپنی پوری زندگی سنتوں کو عام کرنے کے لیے وقف کر رکھی تھی اور وہ حضرات پوری زندگی سنتوں کا درس دیتے رہے جبکہ آج ہم نے عملی طور پر یہ طے کر لیا ہے کہ سنتیں اپنانے پر سختی سے پابندی ہے۔

کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج لوگ کہتے ہیں پتا نہیں کیا وجہ ہے کہ ہمارے گھروں سے بیماری نہیں جاتی، ہمارے گھروں سے بے روزگاری نہیں جاتی، ہمارے یہاں

www.dawateislami.net

اَولاد نہیں ہوتی، ہمارے یہاں یہ پریشانی ہے اور وہ پریشانی ہے اور یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ "پتا نہیں کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے" جبکہ حالت یہ ہے کہ چہرے سے داڑھی صاف کر کے اُسے دشمنانِ مصطفےٰ جیسا بنایا ہوتا ہے اور نمازیں بھی بالکل نہیں پڑھتے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے گھر سے بیماریاں، بے روزگاریاں، بے اولادیاں اور پریشانیاں دُور ہوں تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کیجیے اور پابندی سے نمازیں پڑھیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کو ذہنی اور دِلی سُکون حاصل ہو گا اور آپ کا گھر امن و خوشحالی کا گہوارا بن جائے گا۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے عمامہ شریف سے متعلق چند سنتیں اور آداب بیان کرتا ہوں غور سے سُنیے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے چنانچہ

عمامہ شریف کی چند سنتیں اور آداب

(1) عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَمازِ بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔[1] (2) ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔[2] (3) بے شک اللہ پاک اور اس کے فرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں جمعے کے روز عمامے والوں پر۔[3]

مدینہ

1 ..... مسند الفردوس، ۲/۲۶۵، حدیث: ۳۲۳۳۔ 2 ..... جامع صغیر، ص ۳۵۳، حدیث: ۵۷۲۵۔

3 ..... مسند الفردوس، ۱/۱۴۷، حدیث: ۵۲۹۔

www.dawateislami.net

(4)عمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔[1] (5) عمامے کے ساتھ ایک جُمعہ بغیر عمامے کے 70 جُمعوں کے برابر ہے۔[2] (6)عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔[3] (7)دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد3 حصّہ16 صَفْحَہ 660پر ہے:عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا)وہ ایسے مرض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔(8) مناسب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے۔[4] (9)سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک عمامے کا شملہ عُموماً پُشت(یعنی پیٹھ مبارک) کے پیچھے ہوتا تھا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان دو شملے ہوتے، اُلٹی جانب شملہ کا لٹکانا خلافِ سنّت ہے۔[5] (10)عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ(آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً)ایک ہاتھ۔[6] (11) عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔[7] (12-13)عمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نُما ہو۔[8] (14-15)رومال

مدینہ

1 ..... مسند الفردوس، ۲/۴۰۶، حدیث: ۳۸۰۵۔
2 ..... تاریخ ابن عساکر، ذکر من اسمہ عبدان، ۳۷/۳۵۵ ملتقطاً
3 ..... جمع الجوامع، حرف العین، ۵/۲۰۲، حدیث: ۱۴۵۳۷۔ 4 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۹۹۔
5 ..... اشعۃ اللمعات، کتاب اللباس، الفصل الاول، ۳/۵۸۲۔ 6 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۲۔
7 ..... کشف الالتباس، ص۳۸۔ 8 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۶۔

www.dawateislami.net

اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[1] (16) اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گناہ مٹایا جائیگا۔[2] (17) حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دَستارِ مبارک آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دَر اَکْثَر سَفِید بُوْدَہ گاہے سیاہ اَحیاناً سَبز یعنی نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عمامہ شریف اکثر سفید کبھی سیاہ اور کبھی سبز ہوتا تھا۔[3]

گزارش!

خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے حُصول کے لئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نیّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی گزارش ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اور روزانہ مُحاسبے کے ذریعے مَدَنی انعامات نامی رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہنے کا ذہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۹۔ 2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۱۴۔ 3 ..... کشف الالتباس، ص۳۸۔

www.dawateislami.net

کالا سانپ منہ کاٹ رہا تھا!

حضرتِ علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ (وفات: 1279 ہجری) لکھتے ہیں: ”شرحِ برزَخ“ میں لکھا ہے کہ بغداد میں ایک اَمیر زادی (یعنی مال دار کی لڑکی) کا اِنتقال ہوا، بعد جان نکلنے کے حسبِ دستور لوگوں نے اس کی نعش (یعنی لاش) کو چادر سے ڈھک (یعنی چھپا) دیا، پھر جب واسطے تجہیز و تکفین کے (یعنی مَیِّت کے کفن دفن کے انتظام کے لیے) چادر کھولی، دیکھا کہ ایک سانپ کالا اس کے مُنہ میں کاٹ رہا تھا اور اس کے سارے بدن سے لپٹا تھا! لوگوں نے چاہا کہ اس سانپ کو ماریں، اس مَیِّت کے باپ نے کہا کہ یہ سانپ ایسا نہیں ہے کہ مارنے سے جائے، یہ سانپ غضبِ الٰہی کا معلوم ہوتا ہے، بعد اس کے اس نے سانپ کے متصل (یعنی نزدیک) جا کے کہا کہ ”میں جانتا ہوں کہ تُو خدا کے حکم سے آیا ہے لیکن ہم لوگ بھی مامور (یعنی حکم کیے گئے) ہیں اس بات کے کہ موافق (یعنی مطابق) سُنَّتِ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تجہیز و تکفینِ مَیِّت کی کریں، اگر تُو ہم کو اتنی مہلت دے کہ ہم یہ سنت بجا لائیں تو اچھی بات ہے۔“ یہ سنتے ہی وہ سانپ اس لڑکی سے الگ ہو کر گھر کے ایک کونے میں جا بیٹھا۔ جب اسے غسل دے کر کفن پہنا کے چارپائی پر لٹایا اور چاہا کہ جنازہ اُٹھائیں وہ سانپ جھپٹ کر پھر اس مَیِّت سے ویسے ہی جا چپٹا، یہاں تک کہ اس کے ساتھ ہی دَفن ہوا۔ لوگوں نے اس لڑکی کے باپ سے پوچھا کہ کون سا گناہ یہ لڑکی کیا کرتی تھی کہ اس کے سبب ایسا عذابِ شدید نمایاں (یعنی سخت عذاب ظاہر) اس پر ہوا؟ اس نے کہا کہ اور تو کوئی گناہ یہ نہیں کرتی تھی مگر کبھی کبھی نماز قضا کر دیا کرتی تھی۔ (محاسن العمل الافضل ص ۷ تا ۸)

www.dawateislami.net

بدگمانی

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ مسلمانوں کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنے اور بدگمانی سے بچنے کا ذہن بنے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

دو عالم کے مالک و مختار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اَندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام وہ عظیم دین ہے جس میں اِنسانوں کے آپس کے حُقوق اور مُعاشرتی آداب کو خاص اَہمیت دی گئی ہے اسی لئے جو چیز اِنسانی حُقوق کو ضائع کرنے کا سبب اور مُعاشرتی آداب کے خلاف ہے اس سے دینِ اِسلام نے منع فرمایا اور بچنے کا تاکید کے ساتھ حکم دیا ہے۔ ''بدگمانی'' بھی اِنسانی حُقوق کے ضائع کرنے کا بہت بڑا سبب اور مُعاشرتی آداب کے خلاف ہے لہٰذا قرآنِ پاک میں بدگمانی سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی مذمت بیان کی گئی ہے چنانچہ پارہ 26 سورۂ حُجرات کی آیت نمبر 12 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

1 ..... فردوس الاخبار، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰۔

www.dawateislami.net

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراطُ الجِنان میں ہے: آیت کے اس حصّے میں اللہ پاک نے اپنے مؤمن بندوں کو بہت زیادہ گمان (یعنی خیال) کرنے سے منع فرمایا، کیونکہ بعض گمان ایسے ہیں جو محض گناہ ہیں، لہٰذا اِحتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔[1]

اسی طرح ایک اور مقام پر اِرشاد ہوتا ہے:

وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝۳۶ (پ۱۵، بنیٓ اسرآئیل: ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی طرح اَحادیثِ مبارکہ میں بھی بدگمانی سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے چنانچہ

بدگمانی کی مذمت پر چند اَحادیثِ مبارکہ

(1) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اِیَّاكُمْ وَ الظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِیْثِ یعنی بدگمانی سے بچو، یقیناً بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔[2]

(2) ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: وَحَرَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِ دَمَهٗ

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲، ۹/ ۴۳۳۔

2 ..... بخاری، کتاب النکاح، باب لایخطب علی خطبۃ... الخ، ۳/ ۴۴۶، حدیث: ۵۱۴۳۔

www.dawateislami.net

ثَلَاثًا دَمَهٗ وَمَالَهٗ وَاَنْ یُّظَنَّ بِهٖ ظَنَّ السَّوْءِ یعنی اور اللہ پاک نے مسلمان کا خون، مال اور اُس کی بدگمانی (دوسرے مسلمان پر) حرام فرمادی ہے۔ (1)

(3) حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَنْ أَسَاءَ بِأَخِیْهِ الظَّنَّ فَقَدْ أَسَاءَ بِرَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ یعنی جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بُرا گمان رکھا، بے شک اس نے اپنے رب سے بُرا گمان رکھا۔ (2)

(4) حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے، ایک دوسرے کے ظاہری اور باطنی عیب مت تلاش کرو، حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، ایک دوسرے سے رُوگردانی نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔ (3)

اس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: خواہ مخواہ کسی کو اپنا دشمن سمجھ لینا، اس کے ہر قول ہر کام کو اپنی دشمنی قرار دے دینا یہ بُرا ہے کہ یہ لڑائی فساد کی جڑ ہے، بعض عورتوں کو بِلاوجہ شُبہ ہوتا ہے کہ فلاں نے مجھ پر جادو کرایا ہے اگر گھر میں کسی کو اتفاقاً بخار آ گیا یا جانور نے دودھ کم دیا تو اپنے پڑوسیوں پر جادو تعویذ گنڈے کی بدگمانی کر کے دل میں گرہ

مدینہ

1 ..... شعب الایمان، الرابع والاربعون، ۵/۲۹۷، حدیث: ۶۷۰۶۔

2 ..... درمنثور، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲، ۷/۵۶۶۔

3 ..... بخاری، کتاب الفرائض، باب تعلیم الفرائض، ۴/۳۱۳، حدیث: ۶۷۲۴۔

www.dawateislami.net

رکھ لی یہ ممنوع ہے۔ ایسی بدگمانیاں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں اور شیطان بڑا جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ بھی بڑے ہی ہوتے ہیں۔[1]

اِسلامی بہنوں کے بدگمانی میں مبتلا ہونے کی وجہ

واقعی اسلامی بہنوں کی ایک تعداد اپنی پڑوسنوں کے بارے میں جادو کروانے کی بدگمانی میں مبتلا ہوگی۔ شاید یہ اس وجہ سے ہوتا ہوگا کہ عامل کہہ دیتے ہوں گے کہ جادو کروانے والی تمہارے قریب رہتی ہے اور اس کا نام فلاں حرف سے شروع ہوتا ہے مثلاً اگر عامل نے کہہ دیا کہ جادو کروانے والی کا نام الف سے شروع ہوتا ہے اور اِتفاق سے پڑوسن کا نام "اَفشاں" ہے تو اب یہ جادو گرنی ہوگئی حالانکہ بے چاری کو خواب میں بھی پتا نہیں ہوگا کہ جادو کس طرح ہوتا ہے اور کس طرح کروایا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر عامل نے کہہ دیا کہ جادو کروانے والی کا نام سین سے شروع ہوتا ہے تو اب جس پڑوسن کا نام "سلمٰی" ہے وہ جادو گرنی قرار پائے گی، اسے اب شک کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا اور اس کے یہاں سے بھیجا جانے والا گیارھویں شریف وغیرہ نیاز کا کھانا جادو کیا ہوا سمجھا جائے گا اور پھر اس صاف ستھرے کھانے کو کچرے میں پھینک دیا جائے گا۔

یاد رہے! وہ عامل بہت بُرا ہے جو لوگوں کو جادو کروانے والے یا والی کا پورا نام یا اس کے نام کے شروع کے حروف بتاتا، بدگمانیوں کے دروازے کُھلواتا اور آپس میں

مدینہ

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۶۰۷۔

www.dawateislami.net

فساد ڈلواتا ہے۔ یاد رکھیے! عملیات کے ذریعے حاصل ہونے والی خبریں ظنی ہوتی ہیں یعنی شاید ایسا ہوا ہو یقینی طور پر ان خبروں کو درست نہیں کہا جا سکتا۔ آجکل لوگ عامل حضرات سے آئندہ کی خبریں پوچھتے ہیں یہ حرام ہے چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حاضِرات کر کے مُوَکَّلان جِنّ سے پوچھتے ہیں فُلاں مقدمہ میں کیا ہو گا؟ فُلاں کام کا اَنجام کیا ہو گا؟ یہ حرام ہے۔ جِنّ غیب سے نِرے جاہل ہیں ان سے آئِندہ کی بات پوچھنی عقلاً حَماقت اور شرعاً حرام اور اُن کی غیب دانی کا اِعتقاد ہو تو کفر ہے۔ (1)

بدگمانی کی تعریف

بدگمانی سے مُراد یہ ہے کہ بغیر کسی ثُبوت کے کسی کے بُرا ہونے کا یقین کر لینا بدگمانی کہلاتا ہے۔ (2)

بدگمانی کا حکم

مسلمان سے بدگمانی (گناہ اور) حرامِ قطعی (یعنی یقیناً حرام) ہے۔ (3)

یاد رہے! دِل میں کسی کے بارے میں بُرا گُمان آتے ہی اسے گنہگار قرار نہیں دیا جائے گا۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (مسلمان سے) بدگُمانی بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح زبان سے بُرائی کرنا حرام ہے لیکن بدگُمانی سے

مدینہ

1 ..... فتاویٰ افریقہ، ص۱۷۸ ملخصاً۔

2 ..... فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۳/۱۵۷، تحت الحدیث: ۲۹۰۱ ملخصاً۔

3 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۳۳۱۔

www.dawateislami.net

مُراد یہ ہے کہ دِل میں کسی کے بُرا ہونے کا یقین کر لیا جائے، رہے دِل میں پیدا ہونے والے وَسوَسے تو وہ معاف ہیں۔[1]

بدگمانی کی ایک نشانی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بدگمانی کی ایک نشانی قلبی کیفیت کا بدلنا ہے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بدگُمانی کے پختہ ہونے کی پہچان یہ ہے کہ جس کے بارے میں غلط گمان آیا ہو اُس کے متعلق تمہاری قلبی کَیفِیَّت تبدیل ہو جائے۔[2]

بدگمانی ہر صورت میں حرام نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بدگمانی ہر صورت میں حرام نہیں جیسا کہ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرتِ علامہ مفتی اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بے شک مسلمان پر بدگمانی حرام ہے مگر جبکہ کسی قرینہ سے اس کا ایسا ہونا ثابت ہوتا ہو (جیسا اس کے بارے میں گمان کیا) تو اب حرام نہیں مثلاً کسی کو (شراب بنانے کی) بھٹی میں آتے جاتے دیکھ کر اسے شراب خور گمان کیا تو اِس کا قصور نہیں (بلکہ بھٹی میں آنے جانے والے کا قصور ہے کیونکہ) اُس نے مَوْضَعِ تہمت (یعنی تہمت لگنے کی جگہ) سے کیوں اِجتناب نہ کیا۔[3] لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ تہمت کی جگہوں سے بچے تاکہ لوگ اس کے بارے میں بدگمانی کا

مدینہ

1 ..... احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، بیان تحریم الغیبۃ بالقلب، ۳/۱۸۶۔

2 ..... احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، بیان تحریم الغیبۃ بالقلب، ۳/۱۸۶۔

3 ..... فتاویٰ امجدیہ، ۱/۱۲۳۔

www.dawateislami.net

شکار نہ ہوں اور اس کی غیبت کرنے سے محفوظ رہیں۔ یاد رہے! جب لوگ اس کی غیبت یا بدگمانی کی وجہ سے اللہ پاک کی نافرمانی کریں گے تو وہ نافرمانی کا سبب بننے کی وجہ سے اس میں شریک ہو گا۔

بدگمانی کی چند مثالیں

(1) شوہر کی توجّہ کم ہوتی دیکھ کر ساس سے بدگمانی کرنا کہ ضرور ساس نے میرے شوہر کو بھڑکایا ہو گا۔ (2) بیٹے کی توجّہ کم ہوتی دیکھ کر بہو سے بدگمانی کرنا کہ ضرور بہو نے کچھ پٹّی پڑھائی ہو گی۔ (3) کسی اچّھی نوکری سے نکالے جانے پر دفتر کے کسی شخص سے بدگمانی کرنا کہ ضرور اس نے مجھے نکالنے کی سازِش کی ہو گی۔ (4) قرض دار سے رابطہ نہ ہونے کی صورت میں بدگمانی کرنا کہ ضرور مجھ سے بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے۔ (5) تھوڑے ہی عرصے میں کسی کے پاس گاڑی اور گھر وغیرہ سہولیات آتی دیکھ کر بدگمانی کرنا کہ ضرور کسی غلط کام کی وجہ سے اتنی جلدی ترقّی کی ہے وغیرہ۔

بدگمانی کرنے والے چوری کے اِلزام میں گرفتار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بسا اوقات بدگمانی کی سزا ہاتھوں ہاتھ مل جاتی ہے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو عَبدُ اللہ خفیف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے وقت کے بہت مشہور وَلِیُّ اللہ تھے، دو اَشخاص ان کی شہرت سُن کر دُور دراز کا سفر کر کے ان سے ملنے آ پہنچے تاکہ فیض حاصل کریں، جب انہیں لوگوں سے معلوم ہوا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو عَبدُ اللہ خفیف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ شاہی دربار میں تشریف لے گئے ہیں تو ان

www.dawateislami.net

کے دل میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں یہ بدگمانی پیدا ہوئی کہ یہ کیسے وَلِیُّ اللہ ہیں جو بادشاہوں کے دربار میں پہنچ جاتے ہیں چنانچہ وہ دونوں وہاں سے نکل کر بازار میں ایک درزی کی دُکان پر گئے، اسی دوران درزی کی قینچی گُم ہو گئی اور اس نے ان دونوں صاحبوں پر چوری کرنے کا شبہ ظاہر کیا اور ان سے کہا: تم دونوں نے میری قینچی چوری کی ہے اور پھر دونوں کو پولیس کے ہاتھوں گرفتار کروا دیا۔ جب پولیس دونوں کو پکڑ کر شاہی دربار پہنچی تو وہاں حضرتِ سَیِّدُنا ابو عَبدُ اللہ خفیف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ موجود تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بادشاہ سے ان دونوں کی سِفارش کرتے ہوئے فرمایا: یہ دونوں چور نہیں ہیں انہیں چھوڑ دیجئے لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سِفارش پر ان دونوں کو رہا کر دیا گیا۔ پھر حضرتِ سَیِّدُنا ابو عَبدُ اللہ خفیف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان دونوں سے فرمایا: دیکھو میں اس لیے شاہی دربار جاتا ہوں تاکہ تم جیسوں کے کام آسکوں۔ یہ سُن کر دونوں بڑے شرمندہ ہوئے اور معافی مانگ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عقیدت مند بن گئے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھیے! اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ بادشاہوں کے پاس اپنے ذاتی مفاد کے لیے نہیں بلکہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کی بہتری کے لیے جاتے ہیں۔ اگر کوئی اُمت کی خیر خواہی کی نیت سے اَربابِ اِقتدار کے پاس جائے اور وہ اپنی نیت میں سو فیصد سچا ہو تو اس کا جانا اچھا ہے لیکن آج کل صورتحال

مدینہ

1 ..... تذکرۃ الاولیاء، باب ذکر ابو عبد اللہ محمد بن خفیف، ۲/ ۱۰۹۔

www.dawateislami.net

دوسری ہے۔ ہم ایسا اخلاص والا دِل کہاں سے لائیں؟ ہماری حالت یہ ہے کہ اگر ہم وزیرِ اعظم، گورنر یا کسی وفاقی وزیر سے ملیں گے تو اپنے دل کو نہیں سنبھال پائیں گے اور لوگوں سے کہتے پھریں گے کہ صاحب! میرے تو بڑے بڑے وزیروں اور مُشیروں سے تعلقات ہیں، وزیرِ اعظم اور گورنر جیسے لوگ مجھے یاد کرتے ہیں اور میری ان سے فون پر بات چیت ہوتی رہتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس لیے جو اپنے بارے میں یہ محسوس کرے کہ اگر میں نیکی کی دعوت کے سلسلے میں بڑے عہدے داروں سے ملاقات کروں گا تو حُبِ جاہ کا مریض بن جاؤں گا اور مجھ میں تکبر آجائے گا تو اُسے چاہیے کہ وہ ایسی شخصیات کے سائے سے بھی بچے، ان سے کوسوں دُور بھاگے اور ملاقات کا تصور ہی اپنے ذہن سے نکال دے کہ ایسوں سے ملنا کہیں اس کی آخرت کی بربادی کا سبب نہ بن جائے۔

اگر کوئی اتنا پاور فل ہے کہ وہ ملک کے صدر یا وزیرِ اعظم سے مل کر اسے نیکی کا حکم دے سکتا ہے اور گناہ پر ٹوک سکتا ہے تو وہ بھی اچھی طرح غور کر لے کہ اس صورت میں بھی ہلاکت کے اِمکانات موجود ہیں کہ جب لوگوں کو معلوم ہو گا کہ فلاں نے اتنے بڑے عہدے داروں کو نیکی کی دعوت دی یا گناہ پر ٹوکا تو وہ اس طرح کی باتیں کریں گے کہ بھائی بڑی بات ہے فلاں نے اتنے بڑے عہدے داروں کو نیکی کی دعوت دی، فلاں بڑی ہمت والا ہے کہ اس نے اس حدیثِ پاک پر عمل کیا کہ "سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا ہے۔"[1] اب لوگوں کے اس

مدینہ

1 ..... ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنھی، ۴/۱۶۶، حدیث: ۴۳۴۴۔

www.dawateislami.net

طرح تعریفیں کرنے پر اگر یہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا پھول گیا تو ہلاکت میں پڑ جائے گا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بندہ خود ہی دوسروں کے سامنے اس طرح کی باتیں کرنے لگتا ہے کہ بھائی میں تو کسی کے باپ سے بھی نہیں ڈرتا، میں نے تو فلاں وزیر کو دو ٹوک سُنادی تھی تو یوں دوسروں کے سامنے خود اپنی تعریفیں کرنا بھی ہلاکت کا باعث ہے البتہ تحدیثِ نعمت کی نیت ہو تو الگ بات ہے۔

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھیے! اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے لہٰذا لیڈروں اور بڑے اَفسروں کو نیکی کی دعوت دینے والے 112 (ایک سو بارہ) بار اپنے دِل پر غور کر لیں کہ اُن کی دِلی کیفیت کیا ہے؟ وہ یہ سوچیں کہ ہمارے کہنے پر اگر یہ نمازی بن گئے، گناہوں سے رُک گئے اور اُن کی اِصلاح ہو گئی لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ حُبِ جاہ میں مبتلا ہو کر ہمیں جہنم کی طرف دھکا لگ جائے! نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والوں کو یہ حدیثِ پاک بھی پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ "اللہ پاک فاجر بندوں سے بھی دین کی خدمت لے لیتا ہے۔"[1] اس حدیثِ پاک سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرنے والوں اور والیوں کو بھی عِبرت حاصل کرنی چاہیے لہٰذا اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ میں نے پورے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کو پھیلا دیا ہے جبکہ پہلے کوئی اس علاقے میں دعوتِ اسلامی کو جانتا تک نہ تھا، میں نے بیسیوں

مدینہ

1 ..... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم قتل الانسان نفسه... الخ، ص۶۸، حدیث: ۳۰۵۔

www.dawateislami.net

لوگوں کے سَروں پر عمامے بندھوا دیئے اور اتنی مساجد کو نمازیوں سے آباد کر دیا تو ایسے کو بھی اللہ پاک کی بے نیازی سے ڈرنا ہی پڑے گا اور اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے خوف زدہ رہنا ہی پڑے گا! اسے معلوم نہیں کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کا یہ عمل مقبول ہے یا نہیں؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خود تو اللہ پاک کی بارگاہ میں مَردود ہو جائے جبکہ اس کے ذریعے اپنی اصلاح کرنے والے مقبول ہو جائیں! آہ! اس نے جن لوگوں کو نیکی کی دعوت دی وہ تو عمل کر کے کل بروزِ قیامت جنت میں چلے جائیں جبکہ عمل نہ کرنے کے سبب اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے چنانچہ

بے عمل واعظ کا انجام

حدیثِ پاک میں ہے کہ " قیامت کے دِن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا جس سے اس کی آنتیں باہَر آجائیں گی، وہ اُن کے گِرد ایسے چکر لگائے گا جیسے گدھا چکی کے گِرد چکر لگاتا ہے۔ جہنمی اُس کے پاس آئیں گے اور پُوچھیں گے: اے فُلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو لوگوں کو نیکی کی دعوت نہیں دیتا تھا اور بُرائی سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں، کیوں نہیں! میں نیکی کا حکم دیتا تھا مگر خود عمل نہیں کرتا تھا، بُرائی سے منع کرتا تھا مگر خود اس کا اِرتکاب کرتا تھا۔"[1] خیر! ہمارے یہاں اب چکی چلانے کا سلسلہ اتنا نہیں ہے کیونکہ مشینیں ایجاد ہو گئی ہیں ورنہ پہلے جانور چکیاں چلاتے تھے جیسا کہ کولہوں کے بیل چکی چلاتے ہیں تو سرسوں کا تیل نکلتا

1 ..... مشکاۃ المصابیح، کتاب الادب، باب الامر بالمعروف، ۲/۲۳۸، حدیث: ۵۱۳۹۔

www.dawateislami.net

ہے۔ بہر حال اگر آپ نے اپنے شہر میں مدنی کام کیا تو بھی آپ کو اللہ پاک کی بے نیازی سے ڈرنا چاہیے اور اس طرح کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں کہ میں نے اس شہر میں دین کا کام کیا، لوگوں کو نمازی بنایا اور پہلے لوگوں کو سلام کرنا بھی نہیں آتا تھا میں نے ہی انہیں سلام کرنا سکھایا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح اگر آپ نے پورے ملک میں مدنی کام کی داغ بیل ڈالی ہے تو تب بھی آپ کو پھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یونہی اگر آپ نے پوری دنیا میں دین کے کاموں کا ڈنکا بجا دیا تب بھی آپ کو اپنے اس کارنامے پر تکبر نہیں کرنا ہو گا بلکہ اللہ پاک کی بے نیازی سے ڈرنا ہی ڈرنا ہو گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے اللہ پاک کے وَلی حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ خفیف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں بدگمانی کرنے والے دو اَشخاص کا واقعہ سُنا کہ انہیں ہاتھوں ہاتھ بدگمانی کی سزا مل گئی، حصولِ عبرت کے لیے مزید دو واقعات سُنیے اور اپنے لیے بدگمانی سے بچنے کا سامان کیجئے چنانچہ

بدگمانی کی ہاتھوں ہاتھ سزا

ایک بار کڑکڑاتی سردی میں حضرتِ سَیِّدُنا شَیخ اَبُوالْحُسَیْن نُوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خادِمہ زَیتُونہ دُودھ روٹی لے کر حاضِر ہوئی۔ اُس وَقت ہاتھ سینکنے کیلئے پاس ہی کوئلے رکھے ہوئے تھے جنہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُلٹ پلٹ رہے تھے، کوئلے کی سیاہی ہاتھ میں لگی ہوئی تھی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کھانا شروع کر دیا، اسی دوران کوئلوں میں آگ بھڑک اُٹھی، دُودھ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ پر بہنے لگا۔ اُس نے جی میں خیال

www.dawateislami.net

کیا، یہ کیسے وَلی ہیں کہ ان میں صَفائی نہیں! پھر جب وہ کسی کام سے حضرت کے گھر سے نکلی تو یکایک ایک عورت اُس سے لِپَٹ گئی اور کہنے لگی، تُو نے ہی میرے کپڑوں کی گٹھڑی چُرائی ہے اور اسے کوتوال کے پاس گھسیٹ کر لے گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ نوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اِطّلاع ہوئی تو کوتوالی میں سِفارش کیلئے تشریف لے گئے۔ کوتوال نے کہا، میں اِسے کیسے چھوڑوں اِس پر چوری کا الزام ہے! اِتنے میں ایک کنیز وُہی کپڑوں کی گٹھڑی لے کر آئی اور حضرت نے کپڑے اُس کی مالِکہ کے حوالے کر کے زَیتونہ سے فرمایا، آئندہ بدگُمانی کرو گی کہ وَلِیُّ اللہ کیسے ناصاف ہوتے ہیں! زَیتونہ نے کہا، مجھے بدگُمانی کی سزا مل گئی ہے آئندہ کیلئے میں توبہ کرتی ہوں۔[1] اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بغداد کا تاجر

بغداد شریف کا ایک تاجِر اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ سے بَہُت بُغض رکھتا تھا۔ ایک روز حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نمازِ جُمعہ پڑھ کر فوراً مسجِد سے باہَر نکلتے دیکھ کر دِل میں کہنے لگا کہ دیکھو تو سہی! یہ وَلی بنا پھرتا ہے! حالانکہ مسجِد میں اس کا دِل نہیں لگتا جبھی تو نماز پڑھتے ہی فوراً باہَر نکل گیا ہے۔ وہ تاجِر یہی کچھ سوچتا اور کہتا ہوا اُن کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک نانبائی کی دکان سے روٹی خریدی اور شہر سے باہَر کی جانِب چل پڑے۔ تاجِر کو یہ دیکھ کر اور بھی غصّہ آیا اور بولا، یہ

مدینہ

1 ..... رسالہ قشیریہ، باب حدیث الغار، ص۴۰۶۔

www.dawateislami.net

شخص محض روٹی کے لئے مسجِد سے جلدی نکل آیا ہے اور اب شہر کے باہَر کسی سبزہ زار میں بیٹھ کر کھائے گا۔ تاجِر نے تعاقُب جاری رکھتے ہوئے یہ ذِہن بنایا کہ جوں ہی بیٹھ کر یہ روٹی کھانے لگے گا، میں پوچھوں گا کہ کیا وَلی ایسے ہی ہوتے ہیں جو روٹی کی خاطر مسجِد سے فوراً نکل آئیں! چُنانچِہ تاجِر پیچھے پیچھے ہو لیا حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کسی گاؤں میں داخِل ہو کر ایک مسجِد میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک بیمار آدمی لیٹا ہوا تھا، حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُس بیمار کے سرہانے بیٹھ کر اُسے اپنے مبارَک ہاتھ سے روٹی کِھلائی۔ تاجِر یہ مُعامَلہ دیکھ کر حیران ہوا۔ پھر گاؤں دیکھنے کے لئے باہَر نکلا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب دوبارہ مسجِد میں آیا تو دیکھا کہ مریض وَہیں لیٹا ہے مگر حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وہاں موجود نہیں۔ اس نے مریض سے پوچھا کہ کہاں گئے؟ اُس نے بتایا کہ وہ تو بغداد شریف تشریف لے گئے۔ تاجِر نے پوچھا: بغداد یہاں سے کتنی دُور ہے؟ وہ بولا: 40 میل۔ تاجِر سوچنے لگا کہ میں تو بڑی مشکِل میں پھنس گیا کہ ان کے پیچھے اتنی دور نکل آیا اور تَعَجُّب ہے کہ آتے ہوئے کچھ پتا ہی نہیں چلا مگر اب کس طرح واپَسی ہو گی؟ پھر اس نے پوچھا کہ اب دوبارہ وہ یہاں کب آئیں گے؟ بولا: اگلے جُمعہ کو۔ ناچار تاجِر وَہیں رُکا رہا جب جُمعہ آیا تو حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے وقت پر تشریف لائے اور مریض کو روٹی کھلائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُس تاجِر سے فرمایا: آپ میرے پیچھے کیوں آئے تھے؟ تاجِر نے عاجِزی کے ساتھ عرض کی: حُضُور میری غَلَطی تھی! فرمایا: اُٹھئے اور میرے پیچھے پیچھے چلے آیئے۔ چُنانچِہ وہ حضرت کے پیچھے پیچھے چلنے لگا

www.dawateislami.net

اور تھوڑی ہی دیر میں بغداد شریف پہنچ گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زندہ کرامت دیکھ کر بغداد کے تاجِر نے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ کے بُغض سے توبہ کی اور آئندہ ان پاک لوگوں کا دل سے عقیدت رکھنے والا ہو گیا۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! تاجر کو بدگمانی کی سزا ہاتھوں ہاتھ مل گئی اور اُسے آٹھ دِن تک خوار ہونا پڑا۔ یہ بھی پتا چلا کہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ کئی کئی گھنٹوں بلکہ دِنوں کا سفر منٹوں میں طے کر لیتے ہیں اور ان کی کرامات کے آگے ہوائی جہاز کی تیز رفتاری بھی کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز پڑھنے کے بعد مسجد سے جلدی باہر چلا جائے تو اس کے بارے میں یہ بدگمانی نہیں کرنی چاہیے کہ مسجد میں اس کا دل نہیں لگتا وغیرہ۔ افسوس! آج کل حالات ایسے ہیں کہ بہت سارے وہ معاملات جن کے بارے میں بروزِ قیامت اللہ پاک نہیں پوچھے گا مگر بعض لوگ ان سے متعلق خواہ مخواہ بدگمانیاں کرتے، اُن کا ڈھنڈورا پیٹتے اور یوں بے چارے بے قُصور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

عیبوں کو ڈھونڈتی ہے فقط عیب جو کی نظر
جو خوش نظر ہیں ہنر و کمال دیکھتے ہیں

بدگمانی کرنے پر تنبیہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بعض اوقات اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اپنے

(1) ..... روض الریاحین، الحکایۃ السابعۃ والثلاثون بعد المئتین، ص۲۱۸۔

www.dawateislami.net

بارے میں بدگمانی کرنے والوں کو ہاتھوں ہاتھ تنبیہ بھی کر دیتے ہیں چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا شفیق بلخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار میں سفرِ حج کے لیے گھر سے چلا۔ جب مقامِ قادسیہ پہنچا تو وہاں ایک نورانی صورت والے بزرگ کو دیکھا جو سادہ کپڑے پہنے ہوئے لوگوں کی راہ میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ شخص کوئی صوفی ہے اور لوگوں کی راہ میں اُن پر بوجھ بننے کے لیے بیٹھا ہے۔ یہ سوچ کر میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا: اے شفیق! پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

پھر وہ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے، میں بھی اُن کے پیچھے پیچھے چل پڑا اور دِل میں سوچنے لگا کہ یہ کوئی کامل ہستی ہیں کہ انہوں نے میرے دل کے خیال کو بھی جان لیا، اب میں ان سے ضَرور مُعافی مانگوں گا، چنانچہ میں آگے بڑھا تو دیکھا وہ ایک جگہ نماز پڑھ رہے تھے، دورانِ نماز ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اُن کا سارا وجود کپکپا رہا تھا۔ میں وہیں بیٹھ گیا، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے دیکھتے ہی فرمایا: اے شفیق! پھر میرے سامنے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۸۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔

www.dawateislami.net

یہ آیتِ مبارکہ پڑھنے کے بعد وہ صاحب وہاں سے چلے گئے۔ پھر میں نے انہیں ایک کنوئیں کے پاس دیکھا تو یوں دُعا مانگ رہے تھے: اے اللہ! میرے پاس ڈول نہیں ہے اور مجھے پانی درکار ہے۔ ابھی ان کی دُعا ختم ہی ہوئی تھی کہ کنوئیں کا پانی اُبل کر اُوپر آ گیا، انہوں نے برتن بھر کر وضو کیا، نماز پڑھی اور پھر دُھول اُٹھا کر اُسی برتن میں ڈال دی اور برتن کو ہِلا کر پانی پینا شروع کر دیا۔ میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور عرض کی: یہ جو اللہ پاک نے آپ پر انعام فرمایا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی عطا فرمایئے، چنانچہ انہوں نے وہی برتن مجھے بھی دیا اور فرمایا: پیو۔ میں نے پیا تو خدا کی قسم! وہ نفیس ستوں تھے جو بہترین میٹھے پانی میں ملے ہوئے تھے اور اتنے لذیذ تھے کہ میں آج تک ان کی لذت نہیں بُھولا۔ پھر وہ بزرگ وہاں سے بھی رُخصت ہو گئے اور اگلے دِن میں نے انہیں آدھی رات کو حرم شریف میں نماز پڑھتے دیکھا اور پھر جب صبح ہوئی تو میں نے یہ منظر دیکھا کہ وہ جس راستے سے گزرتے لوگ بڑے ادب و تعظیم کے ساتھ انہیں سلام کرتے اور اُن کی دست بوسی کرتے۔ میں نے لوگوں سے ان کے متعلق پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ حضرتِ سَیِّدُنا امام موسیٰ بن جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا ہیں۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سَیِّدُنا امام موسیٰ بن جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کس قدر روشن ضمیر تھے کہ انہوں نے حضرتِ سَیِّدُنا شفیق بلخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دل میں پیدا ہونے والے گمان کو جان لیا اور پھر اُن کے سامنے اس آیتِ

مدینہ

1 ..... عیون الحکایات، الحکایۃ الحادیۃ والثلاثون بعد المائۃ، ص: ۱۴۹/ عیون الحکایات (مترجم)، ۱/ ۲۳۸۔

www.dawateislami.net

مبارکہ کی تلاوت فرمائی کہ جس میں بدگمانی سے منع کیا گیا ہے۔ نیز یہ بھی پتا چلا کہ کسی کی ظاہری حالت دیکھ کر اس کے بارے میں ایک دم بدگمان نہیں ہو جانا چاہیے لیکن بدقسمتی سے آج کل بدگمانی بہت زوروں پر ہے، ہم بہت جلد بدگمان ہو جاتے ہیں اور سامنے والے کے بارے میں اس طرح کی باتیں سوچنے لگتے ہیں کہ "یہ بات کو گھما رہا ہے، یہ اصل بات چھپا رہا ہے، یہ جھوٹ بول رہا ہے، اس کی نیت خراب ہے، میں اس کو جانتا ہوں، یہ کبھی نہیں سُدھرے گا وغیرہ وغیرہ۔"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بدگمانی کے بہت سے دینی اور دُنیوی نقصانات ہیں جن میں سے چند دینی اور دنیوی نقصانات دل کے کانوں سے سُنیے اور بدگمانی سے بچنے کا سامان کیجئے:

بدگمانی کے چار دینی نقصانات

(1) جس کے بارے میں بدگمانی کی، اگر اُس کے سامنے اِس کا اظہار کر دیا تو اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے اور شرعی اجازت کے بغیر مسلمان کی دل آزاری حرام ہے۔ (2) اگر اس کی غیر موجودگی میں دوسرے کے سامنے اپنے بُرے گمان کا اظہار کیا تو یہ غیبت ہو جائے گی اور مسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے۔ (3) بدگمانی کرنے والا محض اپنے گمان پر صبر نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے عیب تلاش کرنے میں لگ جاتا ہے اور کسی مسلمان کے عیبوں کو تلاش کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ (4) بدگمانی کرنے سے بغض اور حسد جیسے خطرناک اَمراض پیدا ہوتے ہیں۔

www.dawateislami.net

بدگمانی کے دو بڑے دنیوی نقصانات

(1) بدگمانی کرنے سے دو بھائیوں میں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے، ساس اور بہو ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتے ہیں، شوہر اور بیوی میں ایک دوسرے پر اعتماد ختم ہو جاتا اور بات بات پر آپس میں لڑائی رہنے لگتی ہے اور آخر کار اُن میں طلاق اور جدائی کی نوبت آجاتی ہے، بھائی اور بہن کے درمیان تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں اور یوں ایک ہنستا بستا گھر اُجڑ کر رہ جاتا ہے۔ (2) دوسروں کے لئے برے خیالات رکھنے والے اَفراد پر فالج اور دل کی بیماریوں کا خطرہ زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حال ہی میں امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے جاری کردہ ایک تحقیقی رپوٹ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ وہ اَفراد جو دوسروں کے لئے مخالفانہ سوچ رکھتے ہیں اور اس کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار اور غصے میں رہتے ہیں ان میں دل کی بیماریوں اور فالج کا خطرہ چھیاسی فیصد بڑھ جاتا ہے۔[1]

آدمی بدگمانی کیوں کرتا ہے؟

(1) دوسروں کے عیب ڈھونڈنے (2) دوسرے کے بارے میں بلاوجہ سوچنے (3) بُری سوچ اور (4) بُری صحبت کی وجہ سے آدمی بدگمانی کرتا ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو تُراب نخشبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بُروں کی صحبت اچّھوں سے بدگُمانی پیدا کرتی ہے۔[2]

مدینہ

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ:۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲، ۹/ ۴۳۶۔

2 ..... روح المعانی، پ۱۶، مریم، تحت الآیۃ: ۹۸، الجزء السادس عشر، ۸/ ۶۱۲۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو تو اسے دل میں بٹھانے کے بجائے اس کا علاج کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ بدگمانی دُور ہو جائے گی۔ اللہ پاک کی رضا پانے، ثوابِ آخرت کمانے اور مسلمانوں کو بدگمانی سے بچانے کے لیے بدگمانی کے چند علاج پیشِ خدمت ہیں:

بدگمانی کے چند علاج

(1) بُرے لوگوں کی صحبت چھوڑ کر عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کیجئے، کیونکہ بُرے لوگوں کی صحبت اچّھے لوگوں سے بدگمانی کرواتی ہے۔(2)ہر مسلمان کے بارے میں اچّھا گمان رکھنے کے لیے اس کی خوبیوں پر نظر رکھیں۔(3) اگر کسی کی بارے میں بدگمانی ہو رہی ہو تو توجہ ہٹا دیں۔(4)اپنی غلطیوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی اصلاح کی کوشش شروع کر دیجئے کہ جس کسی کے اپنے کام بُرے ہوتے ہیں تو وہ دوسروں سے بھی برا گمان رکھتا ہے۔(5)بدگمانی کے نقصانات پیشِ نظر رکھئے اور خود کو آخرت کے عذاب سے ڈرائیے کہ کہیں آج کا بُرا خیال کل قیامت کے دن جہنم میں نہ ڈلوا دے۔(6)اگر کسی کے بارے میں بدگمانی ہو رہی ہو تو فوراً اس خیال کو جھٹک کر "اَسْتَغْفِرُ اللہ" پڑھئے اور اس کی اچھی عادتیں یا خوبیاں سوچنا شروع کر دیجئے۔ (7)اللہ پاک سے دعا کیجئے کہ وہ بدگمانی کرنے سے بچائے اور جس کے لیے بدگمانی پیدا ہو رہی ہو تو اس کے لیے بھی دعا کیجئے۔[1]

---

1 ..... بدگمانی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "شیطان کے بعض ہتھیار" کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

حُسنِ ظن کی برکت سے شفا مل گئی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُسنِ ظن کی بڑی برکتیں ہیں، اس ضمن میں ایک حکایت سُنیے اور مسلمانوں کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنے کا سامان کیجئے چنانچہ منقول ہے کہ ایک بار ڈاکوؤں کی ایک جماعت لوٹ مار کے لیے نکلی، اسی دوران اُنہوں نے رات ایک مسافِر خانے میں قیام کیا اور وہاں یہ ظاہر کیا کہ ہم لوگ راہِ خُدا کے مسافر ہیں۔ مسافر خانے کا مالِک نیک آدمی تھا اُس نے رِضائے الٰہی پانے کی نیت سے ان کی خوب خدمت کی، صبح وہ ڈاکو کسی طرف روانہ ہوگئے اور لوٹ مار کر کے شام کو واپَس وَہیں آگئے۔ گزشتہ شب مسافر خانے والے کے جس لڑکے کو (اُنہوں نے) چلنے پھرنے سے معذور دیکھا تھا وہ آج بِلا تکلف یعنی بغیر کسی تکلیف کے چل پھر رہا تھا! اُنہوں نے تعجب کے ساتھ مسافر خانے والے سے پوچھا: کیا یہ وہی کل والا معذور لڑکا نہیں؟ اُس نے بڑے احترام سے جواب دیا: جی ہاں! یہ وہی ہے۔ پوچھا: یہ کیسے صحت یاب ہوگیا؟ جواب دیا: یہ سب آپ جیسے راہِ خُدا کے مسافِروں کی بَرکت ہے، بات یہ ہے کہ آپ لوگوں نے جو کھایا تھا اُس میں سے کچھ بچ گیا تھا، ہم نے آپ حضرات کا جُوٹھا کھانا بہ نیت شِفا اپنے معذور بچے کو کِھلایا اور جُوٹھے پانی سے اس کے بدن پر مالش کی، اللہ پاک نے آپ جیسے نیک بندوں کے جُوٹھے کھانے اور پانی کی برکت سے ہمارے معذور بچے کو شِفاء عطا فرمادی۔ جب ڈاکوؤں نے یہ سُنا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، روتے ہوئے کہنے لگے:

www.dawateislami.net

یہ سب آپ کے حُسنِ ظن کا نتیجہ ہے ورنہ ہم تو سخت گنہگار لوگ ہیں، سُنو! ہم راہِ خُدا کے مسافر نہیں ڈاکو ہیں، اللہ پاک کی اِس کرم نوازی نے ہمارے دلوں کی دُنیا زیر و زبر کر دی، ہم آپ کو گواہ بنا کر توبہ کرتے ہیں۔ چنانچہ اُن ڈاکوؤں نے تائب ہو کر نیکی کا راستہ اپنا لیا اور مرتے دم تک توبہ پر ثابت قدم رہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سلام کرنے، ہاتھ ملانے اور گلے ملنے سے متعلق چند مدنی پھول پیش کرتا ہوں غور سے سُنیے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے چنانچہ

سلام کرنے، ہاتھ ملانے اور گلے ملنے سے متعلق چند مدنی پھول

(1) کسی سے ملاقات ہو تو کہئے: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" دوسرا بھی کہے: "وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" اس طرح دونوں کو 30، 30 نیکیاں ملیں گی۔ (2) پہلے سلام کیا جائے، اُس کے بعد بات کی جائے۔ (3) چھوٹا بڑے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ (4) اگر کوئی مسلمان ملاقات کے وقت سلام کرے تو سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ (5) جو شخص درس دینے، سبق پڑھانے یا سبق یاد کرنے میں مصروف ہو

مدینہ

1 ..... کتاب القلیوبی، ص ۲۰۔

www.dawateislami.net

اُسے سلام نہ کیا جائے۔(6)اِستنجا خانہ یا غسل خانہ میں موجود شخص کو بھی سلام نہ کیا جائے۔(7)ملاقات کے وقت ہاتھ ملانا بھی سنّت ہے۔(8)ہاتھ ملانے میں یہ اِحتیاط کی جائے کہ دونوں کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں آپس میں ملیں، درمیان میں کوئی چیز نہ ہو۔ (9)دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کیا جائے (10)جتنی بار ملاقات ہو ہر بار مُصافَحہ کرنا (یعنی ہاتھ ملانا) ثواب کا کام ہے۔(11)والِد صاحِب، عالِمِ دین، پیر صاحب یا کسی بزرگ سے ہاتھ ملاتے وقت اُن کا ہاتھ چوم لینا بھی ثواب کا کام ہے۔(12)خوشی کے موقع پر مُعانَقہ کرنا یعنی گلے ملنا سنّت ہے۔(13)عید کے موقع پر گلے مل سکتے ہیں۔[1](کم عمر لڑکوں سے گلے نہ ملیں)

اسلامی بہنوں کے لیے مدنی پھول

(1)مسلمان عورت کا مسلمان عورت کو یا اپنے باپ یا بھائی یا دادا کو یا اپنے شوہر کو سلام کرنا جائز ہے۔(2)اسی طرح لڑکے اور بھائی کا اپنی ماں اور بہن کو یا شوہر کا اپنی بیوی کو سلام کرنا جائز ہے۔[2](3)اگر عورت اجنبیہ (جس سے پردے کا حکم ہے، اُس) نے مرد کو سلام کیا اور وہ بوڑھی ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ بھی سنے اور وہ جوان ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔[3](4)جس عورت سے پردے کا حکم ہے، اُس سے مُصافحہ (یعنی ہاتھ ملانا) جائز نہیں۔[4](5)حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عورتوں سے ہاتھ

مدینہ

1 ..... سنتیں اور آداب، ص ۲۲ تا ۲۸ ماخوذاً۔ 2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۱۰ ملخصاً۔
3 ..... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۶۱، حصہ:۱۶۔ 4 ..... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۴۶، حصہ:۱۶۔

www.dawateislami.net

نہ ملاتے تھے۔[1] (6) عورتوں کا آپس میں ہاتھ ملانا جائز ہے۔[2] (7) عورتیں عورتوں سے گلے مل سکتی ہیں جبکہ فتنہ نہ ہو۔[3]

گزارش!

خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے حُصول کے لئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نِیَّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی گزارش ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اور روزانہ مُحاسبے کے ذریعے مَدَنی انعامات نامی رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہنے کا ذہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ..... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۴۶، حصہ: ۱۶ ملخصًا۔ 2 ..... جنتی زیور، ص ۹۹ ماخوذًا۔
3 ..... مرأۃ المناجیح، ۶/ ۳۵۴ ملخصًا۔

www.dawateislami.net

حَسَد

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ حسد سے بچنے، خوب نیکیاں کرنے اور قبر و آخرت کی فکر میں کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو شخص بَروزِ جمعہ مجھ پر 100 بار دُرُودِ پاک پڑھے جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اس کے ساتھ ایک ایسا نور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے (یعنی سب کو کافی ہو جائے۔)[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے میں جہاں دیگر گناہ پائے جاتے ہیں وہیں "حَسَد" بھی عام ہے۔ حَسَد ایک ایسا گناہ ہے جو نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ اپنے مخالفین پر جادو کروانا، انہیں مصیبت میں دیکھ کر خوش ہونا اور اُن کی غیبتیں کرنا عام طور پر حَسَد ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی حسد کی بہت سی آفات ہیں، اسی لیے قرآنِ پاک میں حَسَد سے دُور رہنے کا حکم اِرشاد فرمایا گیا ہے چنانچہ پارہ 5 سورۂ نسآء کی آیت نمبر 32 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی۔

مدینہ

1 ..... حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ۸/۴۸، حدیث: ۱۱۳۴۱۔

www.dawateislami.net

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الجِنان میں ہے: جب ایک اِنسان دوسرے کے پاس کوئی ایسی نعمت دیکھتا ہے جو اس کے پاس نہیں تو اس کا دِل تشویش میں مبتلا ہو جاتا ہے ایسی صورت میں اس کی حالت دو طرح کی ہوتی ہے: (1) وہ انسان یہ تمنا کرتا ہے کہ یہ نعمت دوسرے سے چھن جائے اور مجھے حاصل ہو جائے۔ یہ حسد ہے اور حسد مذموم اور حرام ہے۔ (2) دوسرے سے نعمت چھن جانے کی تمنا نہ ہو بلکہ یہ آرزو ہو کہ اس جیسی مجھے بھی مل جائے، اسے غِبطہ کہتے ہیں یہ مذموم نہیں۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مبارکہ میں بھی حسد سے منع کیا گیا ہے اور اس کی مَذَمَّت بیان فرمائی گئی ہے چنانچہ

حسد کی مَذَمَّت پر چار فرامینِ مصطفےٰ

(1) حضرتِ سَیِّدُنا معاویہ ابنِ حیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْحَسَدُ یُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ یعنی حسد ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتا ہے جس طرح ایلوا (یعنی ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رس) شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔ (2)

(2) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لَا یَجْتَمِعُ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اَلْاِیْمَانُ وَ الْحَسَدُ یعنی مومن بندے کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوتے۔ (3)

مدینہ

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۵، النساء، تحت الآیۃ: ۳۲، ۲/ ۲۱۵۔

2 ..... کشف الخفاء، حرف الحاء المهملة، ۱/ ۳۱۷، حدیث: ۱۱۲۹۔

3 ..... شعب الایمان، باب فی الحث علی ترک الغل و الحسد، ۵/ ۲۶۷، حدیث: ۶۶۰۹۔

www.dawateislami.net

(3) مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، اَوْ قَالَ: اَلْعُشْبَ یعنی حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو، یا فرمایا: گھاس کو۔ (1)

اس حدیثِ پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حسد و بُغض ذریعہ بن جاتا ہے نیکیوں کی بربادی کا یعنی حاسِد ایسے کام کر بیٹھتا ہے جس سے نیکیاں ضَبط ہو جائیں یا حاسِد و بغض والے کی نیکیاں مَحْسُود کو دے دی جائیں گی یہ خالی ہاتھ رہ جائے گا۔ خیال رہے کہ کفر و اِرتِداد کے سِوا کوئی گناہ مومن کی نیکیاں برباد نہیں کرتا، ہاں! نیکیوں سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، ربّ تعالٰی فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔) (2)

(4) سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: لَیْسَ مِنِّیْ ذُوْ حَسَدٍ وَلَا نَمِیْمَۃٍ وَلَا کَهَانَۃٍ وَلَا اَنَا مِنْهُ یعنی حسد کرنے والے، چغلی کھانے والے اور کاہن کا مجھ سے اور میرا اُن سے کوئی تعلُّق نہیں۔ (3)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حسد اور اس کی آفات سے بچنے کے لیے یہ

مدینہ

1 ..... ابو داود، کتاب الأدب، باب فی الحسد، ۴/۳۶۱، حدیث: ۴۹۰۳۔
2 ..... پ۱۲، ھود: ۱۱۴۔ مراٰۃ المناجیح، ۶/۶۱۵۔
3 ..... مجمع الزوائد، کتاب الأدب، باب ما جاء فی الغیبۃ والنمیمۃ، ۸/۱۷۳، حدیث: ۱۳۱۲۶۔

www.dawateislami.net

معلوم ہونا ضروری ہے کہ حسد کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟ لہٰذا حسد کی تعریف اور اس کا حکم سُنئے اور اس سے بچنے کا سامان کیجئے چنانچہ

حسد کی تعریف

کسی کی دینی یا دُنیاوی نعمت کے زَوال (یعنی اس سے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام "حَسَد" ہے۔[1] حَسَد کرنے والے کو "حاسِد" اور جس سے حَسَد کیا جائے اُسے "مَحْسُود" کہتے ہیں۔

حَسَد کا حکم

"تفسیر صِراطُ الْجِنان" جلد اوّل صَفحہ 164 پر ہے: حَسَد حرام (اور گناہ) ہے اور اس باطنی مرض کے بارے میں علم حاصل کرنا فرض ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت یا اثر و وَجاہت سے گمراہی اور بے دینی پھیلاتا ہو تو اُس کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے اُس کی نعمت کے چِھن جانے کی تمنّا حَسَد میں داخل نہیں۔[2]

حَسَد کی چند مثالیں

(1) کسی کو مالی طور پر خوشحال دیکھ کر تمنّا کرنا کہ اس کے ہاں چوری یا (2) ڈکیتی ہو جائے یا (3) اس کی دُکان و مکان میں آگ لگ جائے اور (4) یہ کوڑی کوڑی کا محتاج ہو جائے (5) کسی کو دین یا دُنیا کے اعلیٰ منصب و مرتبے پر فائز دیکھ کر جلنا اور تمنّا کرنا کہ

1 ..... الحديقة الندية، الخلق الخامس عشر، ۱/ ۶۰۰۔

2 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۹، ۱/ ۱۸۸۔

www.dawateislami.net

اِس سے کوئی غلطی ہو جائے اور یہ مرتبہ اِس سے چِھن جائے (6) یہ خواہش رکھنا کہ فلاں خوشحال شخص تنگ دَست ہو جائے (7) اور کبھی خوشحالی واپس نہ آئے (8) فلاں عزّت دار کی عزّت خراب ہو جائے (9) اور وہ ہمیشہ ذلیل و خوار ہو۔

حاسِد کی تین نشانیاں

حضرتِ سَیِّدُنا وھب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حاسِد کی تین نشانیاں ہیں: (1) مَحْسُود کی موجودگی میں چاپلوسی کرنا (2) پیٹھ پیچھے غیبت کرنا (3) مَحْسُود کی مصیبت پر خوش ہونا۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حَسَد کے بہت سے دینی اور دُنیاوی نقصانات ہیں جن میں سے چند پیشِ خدمت ہیں:

حَسَد زندگی کے خاتمے کا سبب بن سکتا ہے

بعض اوقات حَسَد کا نتیجہ حَسَد کرنے والے کی زندگی کے خاتمے کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے چنانچہ

حاسِد کا عبرتناک اَنجام

ایک شخص کو کسی بادشاہ کے دربار میں خُصوصی رُتبہ حاصِل تھا۔ وہ روزانہ بادشاہ کے رُوبرو کھڑے ہو کر بطورِ نصیحت کہا کرتا تھا: ”اِحسان کرنے والے کے اِحسان کا بدلہ دو، بُرے شخص سے بُرائی سے پیش نہ آؤ کیونکہ بُرے انسان کے لئے تو خود اُس کی

(1) ..... منہاج العابدین، الفصل الرابع القلب، ص ۷۴۔

www.dawateislami.net

بُرائی ہی کافی ہے۔" بادشاہ اس کی بہترین نصیحتوں کی وجہ سے اُسے بہت محبوب رکھتا تھا۔ بادشاہ کی طرف سے دی جانے والی عزّت و مَحبت دیکھ کر ایک درباری کو اُس شخص سے حَسَد ہو گیا۔ ایک دن حاسِد درباری اس شخص کی عزّت کے خاتمے کے لئے بادشاہ سے جھوٹ بولتے ہوئے کہنے لگا: یہ شخص آپ کے بارے میں لوگوں سے کہتا پھرتا ہے کہ "بادشاہ کے منہ سے بَہُت بدبو آتی ہے۔" بادشاہ نے پوچھا: "تمہارے پاس اِس کا کیا ثبوت ہے؟" اُس نے عَرض کی: "کل اسے اپنے قریب بُلا کر دیکھئے، یہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لے گا۔" اگلے روز حاسِد، اُس مُقرَّب شخص کو اپنے گھر لے گیا اور اُسے بہت سارا کچّے لہسن والا سالن کِھلا دیا۔ یہ مُقرَّب شخص کھانے سے فارِغ ہو کر حَسبِ مَعمول دربار پہنچا اور بادشاہ کے رُوبَرو نصیحت بیان کی۔ بادشاہ نے اُسے اپنے قریب بلایا، اُس نے اِس خیال سے کہ لہسن کی بُو بادشاہ تک نہ پہنچے، اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ بادشاہ کو اِس حَرَکت کے باعِث یقین ہو گیا کہ دوسرا درباری دُرُست کہہ رہا تھا۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایک "عامِل" (یعنی سرکاری اہل کار) کو خط لکھا: اِس خط کے لانے والے کی فوراً گردن اُڑا دو اور اِس کی لاش میں بُھس بھر کر ہماری طرف روانہ کرو۔ بادشاہ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی کو اِنعام واِکرام دینا مقصود ہوتا تو خود اپنے ہاتھ سے خط لکھتا، اِس کے علاوہ کوئی بھی حُکْم اپنے ہاتھ سے نہ لکھتا تھا لیکن اِس مرتبہ اُس نے خلافِ معمول اپنے ہاتھ سے سزا کا حُکْم لکھ دیا۔ جب وہ مُقرَّب آدمی خط لے کر شاہی مَحَل سے باہَر نکلا تو حاسِد نے اُس سے پوچھا: "یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟" اُس نے جواب دیا:

www.dawateislami.net

"بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے فُلاں عامِل کے لئے خط لکھا تھا، یہ وُہی ہے۔" حاسِد نے خط لکھنے کے سابِقہ طریقے پر قِیاس کرتے ہوئے لالچ میں آکر کہا: "یہ خط مجھے دے دو۔" مُقَرَّب نے اعلیٰ ظَرفی کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے خط اس کے حوالے کر دیا۔ حاسِد فوراً عامِل کے پاس پہنچا اور خط اس کے ہاتھ میں دینے کے بعد اِنعام واِکرام طلب کیا۔ عامِل نے کہا: "اِس میں تو خط لانے والے کے قتل کرنے کا حُکم دَرج ہے۔" اب تو حاسِد کے اَوسان خطا ہو گئے، بڑی عاجِزی سے بولا: "یقین کرو کہ یہ خط تو کسی دوسرے شخص کے لئے لکھا گیا تھا، تم بادشاہ سے معلوم کروالو۔" عامِل نے جواب دیا: "بادشاہ سلامت کے حُکم میں کسی "اگر مگر" کی گنجائش نہیں ہوتی۔" یہ کہہ کر اسے قتل کروا دیا۔ دوسرے دن مُقَرَّب آدمی، حَسبِ مَعمول دربار میں پہنچا اور نصیحت بیان کی۔ بادشاہ نے حیران ہو کر اپنے خط کے بارے میں پوچھا۔ اُس نے کہا: "وہ تو مجھ سے فُلاں درباری نے لے لیا تھا۔" بادشاہ نے کہا: "وہ تو تمہارے بارے میں بتاتا تھا کہ تم مجھے گندہ دَہَن (یعنی بدبودار منہ والا) کہا کرتے ہو!" مُقَرَّب شخص نے عَرض کی: "میں نے تو کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی۔" بادشاہ نے منہ پر ہاتھ رکھنے کی وجہ دریافت کی، تو اِس نے عَرض کی: "اس شخص نے مجھے بہت سا کچّا لہسن کھلا دیا تھا، میں نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بُو آپ تک پہنچے۔" بادشاہ سارا مُعاملہ سمجھ گیا اور کہا: تم اپنی جگہ پر لوٹ جاؤ، تم نے سچ کہا، بُرے آدمی کی برائی اسے کِفایت کر گئی۔ (1)

مدینہ

1 ..... احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحسد والحقد، بیان ذم الحسد... الخ، ۳/۲۳۳۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! شیطان لعین نے حَسَد کرنے والے درباری کو کیسی سازش سکھائی مگر وہ اپنے ہی پھیلائے ہوئے جال میں پھنس کر موت کے منہ میں جا پہنچا۔ یاد رکھیے! جتنی بھی بُری سازشیں اور تخریب کاریاں ہیں سب کی سب شیطان دِل میں ڈالتا ہے۔[1] ہو سکتا ہے شیطان لعین بعض لوگوں کو یہ وَسوَسہ دِلائے کہ حَسَد کرنے والے درباری کو تو بادشاہ کے لکھے ہوئے حکم سے سزا ہوئی تھی ہمیں حَسَد کرنے پر کس نے سَزا دینی ہے؟ ایسوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر آج انہیں دُنیا میں بظاہر حَسَد کرنے کی سزا نہ بھی ملی تو آخرت میں اُن کے لیے جہنم کے عذابات کی وعیدیں ہیں بلکہ اس سے پہلے قبر میں بھی حَسَد کی سزا مل سکتی ہے۔

حَسَد قتل وغارت گری پر اُبھارتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حَسَد ایک ایسا گناہ ہے کہ جو بندے کو مَعَاذَاللہ قتل وغارت گری پر بھی اُبھارتا ہے اور دُنیا میں سب سے پہلا قتل بھی حَسَد ہی کی وجہ سے ہوا چنانچہ

سب سے پہلا قتل

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 414 صَفحات پر مشتمل کتاب ”عجائبُ القُرآن مَعَ غرائبِ القُرآن“ کے صَفحہ 85 پر ہے: رُوئے زمین پر سب سے پہلا قاتِل قابیل اور سب سے پہلے مَقتول حضرتِ سَیِّدُنا ہابیل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں۔ یہ

[1] ..... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۳۸۴ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

دونوں حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرزند ہیں۔ ان کا واقعہ یہ ہے کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا حَوّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے ہر حَمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حَمل کے لڑکے کا دوسرے حَمل کی لڑکی سے نکاح کیا جاتا تھا۔ اس دَستور کے مطابق حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قابیل کا نکاح "لیوذا" سے کرنا چاہا جو حضرتِ سَیِّدُنا ہابیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ پیدا ہوئی تھی مگر قابیل اس پر راضی نہ ہوا کیونکہ "اِقْلیما" زیادہ خوبصورت تھی اس لئے وہ اس کا طلب گار ہوا۔ حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کو سمجھایا کہ "اِقْلیما" تمہارے ساتھ پیدا ہوئی ہے اس لئے وہ تیری بہن ہے اُس کے ساتھ تمہارا نکاح نہیں ہو سکتا مگر قابیل اپنی ضِد پر اَڑا رہا۔ بالآخر حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ حُکم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قربانیاں اپنے ربّ کے دربار میں پیش کرو، جس کی قربانی مَقبول ہو گی وہی "اِقْلیما" کا حق دار ہو گا۔ اس زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ اُتر کر اس کو کھالیا کرتی تھی چنانچہ قابیل نے گیہوں (یعنی گندم) کی کچھ بالیں اور حضرتِ سَیِّدُنا ہابیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے حضرتِ سَیِّدُنا ہابیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی قربانی کو کھالیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔ اس بات پر قابیل کے دِل میں بُغْض و حَسَد پیدا ہو گیا اور اس نے حضرتِ سَیِّدُنا ہابیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو قتل کی دھمکی دی۔ حضرتِ سَیِّدُنا ہابیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا کہ قربانی قبول کرنا اللہ پاک کا کام ہے اور وہ مُتَّقی بندوں ہی کی قربانی قبول کرتا ہے،

www.dawateislami.net

اگر تُو مُتّقی ہوتا تو ضَرور تیری قربانی قبول ہوتی۔ ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تُو میرے قتل کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھ پر اپنا ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کیونکہ میں اپنے ربّ سے ڈرتا ہوں لیکن قابیل پر ان باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا اور موقع پاکر اس نے اپنے بھائی حضرتِ سَیِّدُنا ہابیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو قتل کر دیا۔ بوقتِ قتل آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عُمر بیس برس کی تھی اور قتل کا یہ حادثہ مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں جبلِ ثور کے پاس یا جبلِ حرا کی گھاٹی میں ہوا اور بعض کا قول ہے کہ بصرہ میں جس جگہ مسجدِ اعظم بنی ہوئی ہے، منگل کے دِن یہ سانحہ ہوا۔[1]

حَسَد حَاسِد کو ذلیل ورُسوا کرواتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حَسَد کرنے والا اپنے مُخالِف کی عزّت اُچھالنے اور اسے ذلیل ورُسوا کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، وہ اس مذموم مقصد کو حاصل کرنے کے لیے طرح طرح کے منصوبے بناتا اور سازشیں رچاتا ہے۔ حاسِد بعض اوقات اپنے مُخالِف کے بُغض و حَسَد میں اتنا اَندھا ہو جاتا ہے کہ وہ اس پر بے بنیاد اِلزام لگاتا ہے اور بِالآخِر خود ہی ذلیل ورُسوا ہو جاتا ہے۔ بطورِ نصیحت اس ضِمن میں ایک واقعہ سُنیے اور دوسروں پر بے بنیاد اِلزام لگانے سے بچیے چنانچہ

حسد کرنے والوں کا مُنہ کالا ہوا

اَیاز سلطان **محمود** غزنوی کا ایک ادنیٰ غُلام تھا پھر ترقی کرتے کرتے اس کا محبوب

[1] ..... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۸۵۔

www.dawateislami.net

ترین وزیر بن گیا۔ اَیاز کی کامیابیاں حاسِد درباریوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ وہ موقع کی تاک میں رہتے تھے کہ کسی طرح اَیاز کو محمود کی نظروں سے گرادیں۔ آخِرکار انہیں ایک موقع مل ہی گیا۔ ہوا یُوں کہ اَیاز کا معمول تھا کہ روزانہ مخصوص وَقت میں ایک کمرے میں چلا جاتا اور کچھ دیر گزار کر واپس آجاتا۔ درباریوں نے محمود کے کان بھرنا شروع کئے کہ ضرور ایاز نے شاہی خزانے میں خُردبُرد کر کے مال جمع کر رکھا ہے جسے دیکھنے کے لئے کمرۂ خاص میں جاتا ہے، وہ اس کمرے کو تالا لگا کر رکھتا ہے اور کسی اور کو اندر داخل ہونے کی اِجازت نہیں دیتا۔ محمود کو اگرچہ اَیاز پر مکمل اِعتماد تھا مگر درباریوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک وزیر کو کہا کہ اُس کمرے کا تالا توڑ ڈالو، وہاں جو کچھ ملے وہ تمہارا ہے۔ وزیر اور دیگر درباری خوشی خوشی ایاز کے کمرے میں جا گھسے۔ مگر یہ کیا! وہاں ایک پُرانے بوسیدہ لباس اور چپلوں کے سِوا کچھ تھا ہی نہیں۔ درباریوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ محمود نے اَیاز سے ان کپڑوں اور چپلوں کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ یہ میری غلامی کے دَور کی یادگار ہیں جنہیں دیکھ کر میں اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں اور خود کو موجودہ عُروج پر تکبُّر میں مبتلا نہیں ہونے دیتا۔ یہ سُن کر محمود اپنے وفادار وَزیر ایاز سے اور زیادہ متاثر نظر آنے لگا اور حاسِدین کا منہ کالا ہوا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے درباریوں کا حَسَد کرنا ان کے لئے کس طرح شرمندگی کا باعث بنا! یاد رکھئے! حاسِد کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو

مدینہ

1 ..... مثنوی مولانا روم (مترجم)، دفتر پنجم، ص ۱۹۰۔

www.dawateislami.net

دشمن کو مارنے کے لیے پتھر پھینکے لیکن وہ دشمن کو لگنے کے بجائے پَلٹ کر پھینکنے والے شخص کی سیدھی آنکھ پر لگے اور وہ پھُوٹ جائے تو اسے اور زیادہ غصہ آئے تو دوسری بار اور زور سے پتھر پھینکے لیکن اس بار بھی دشمن کو لگنے کے بجائے پَلٹ کر اسی کو لگے اور دوسری آنکھ بھی پھُوٹ جائے، تیسری بار پھر پھینکے تو اس کا اپنا سر پھٹ جائے اور اس کا دشمن سلامت رہے، اس کے دوسرے دشمن اس کے حال کو دیکھ کر اس پر ہنسیں، حاسِد کا بھی یہی حال ہے شیطان اس سے اسی طرح مذاق کرتا ہے۔[1]

حَسَد بُرے خاتمے کا سبب ہے

حَسَد کے نقصانات میں سے ایک نقصان یہ بھی ہے کہ بعض اوقات حسد کی وجہ سے مَعَاذَ اللہ ایمان چھین لیا جاتا ہے اور بندے کا خاتمہ بُرا ہوتا ہے چنانچہ اس ضِمن میں ایک عِبرت اَنگیز واقعہ سُنیے اور اپنے لیے حسد سے بچنے کا سامان کیجئے چنانچہ

حسد کرنے والے کا بُرا خاتمہ

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے ایک شاگرد کی نَزع کے وَقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسٓ شریف پڑھنے لگے تو اُس شاگرد نے کہا: سورۂ یٰسٓ پڑھنا بند کر دو۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی۔ وہ بولا: میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بیزار ہوں۔ بس انہیں الفاظ پر اس کی موت واقع ہوگئی۔ حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے

[1] ..... کیمیائے سعادت، پیدا کردن علاج حسد، ۲/ ۶۱۴۔

www.dawateislami.net

شاگرد کے بُرے خاتمے کا سخت صدمہ ہوا۔40 روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ 40 دِن کے بعد آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے خواب میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے اُس سے پوچھا: کس سبب سے اللہ پاک نے تیری مَعرِفَت سلب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا تو مقام بَہُت اونچا تھا! اُس نے جواب دیا: تین عُیُوب کے سبب سے: (1) چُغلی کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کو کچھ اور (2) حَسَد کہ میں اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا (3) شراب نوشی کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غَرَض سے طبیب کے مشورہ پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پِیتا تھا۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خُدا سے لرز اُٹھئے! اور گھبرا کر اپنے مَعبودِ برحق کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جُھک جایئے۔ آہ! چُغلی، حَسَد اور شراب نوشی کے سبب ولیِ کامل کا شاگرد کُفریہ کلمات بول کر مَرا۔ یہاں یہ بات یاد رکھیے کہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مرتے وَقت مَعَاذَ اللہ اُس کی زَبان سے کلمۂ کُفر نکلا تو کُفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عَقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔ (2)

مدینہ

1 ..... منہاج العابدین، الحث علی قطع... الخ، ص۱۵۱۔

2 ..... بہار شریعت، ۱/۸۰۹، حصہ:۴۔

www.dawateislami.net

حَسَد ایک دوسرے پر جادو کروانے کا سبب ہے

حَسَد کا ایک بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ حَسَد کی وجہ سے ایک دوسرے پر جادو کروایا جاتا ہے۔ حَسَد کرنے والا اپنے مُخالِف کو نیچا دِکھانے اور نقصان پہنچانے کے لیے جادو جیسے بُرے کام کا سہارا لیتا ہے۔ آج کل بعض لوگ یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ ہم جادو کو نہیں مانتے اور نہ ہی جادو کا اَثر ہوتا ہے تو یاد رکھیے! جادو کا وُجود قرآنِ پاک سے ثابت ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں جادوگروں اور حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ واقعہ موجود ہے کہ جب جادوگر آپ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں آئے اور ان سب نے رَسیاں پھینکیں تو وہ سانپ بن کر اِدھر اُدھر پھرنے لگیں، پھر حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا عَصا مبارک زمین پر ڈالا تو وہ بہت بڑا اَژدھا بن گیا اور اس نے دیکھتے ہی دیکھتے سارے سانپوں کو نگل لیا تو یوں جادو کا ذِکر قرآن شریف میں موجود ہے۔[1]

جادو اور نظرِ بد کا علاج

اگر کسی پر جادو یا نظرِ بد کا اثر ہونا معلوم ہو یا چھوٹا بچہ روتا رہتا ہو یا سوتے ہوئے اچانک چونک پڑتا ہو تو تین تین بار "سورۂ فلق اور سورۂ ناس" اول و آخِر ایک بار دُرُود شریف پڑھ کر دم کر دیں اِنْ شَآءَ اللہ نظرِ بد اور جادو کا اَثر جاتا رہے گا۔

حَسَد کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حَسَد کے نقصانات میں سے ایک نقصان یہ بھی ہے

---

1 ..... خزائن العرفان، پ۱۶، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۶۶-۶۹، ص۵۹۰ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

کہ حَسَد کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تین آدمیوں کی دُعا قبول نہیں ہوتی: (1) جو مالِ حرام کھاتا ہو (2) جو بکثرت غیبت کرتا ہو (3) جو مسلمانوں سے حَسَد رکھتا ہو۔[1]

سوچنے سمجھنے کی صَلاحیت پر حَسَد کا اثر

حَسَد کی وجہ سے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پر بھی اثر پڑتا ہے چنانچہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حَسَد کے باعث، حاسِد کا دِل اَندھا ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے اَحکامات کو سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔[2]

حَسَد کے مزید نقصانات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حسد کے چند مزید نقصانات پیشِ خدمت ہیں: (1) حاسِد دُنیاوی اِعتبار سے بھی خَسارے میں رہتا ہے کیونکہ اس کے تعلُّقات کسی کے ساتھ بھی خوشگوار نہیں رہتے اور وہ اپنی مَنْفی سوچ کی وجہ سے ہر ایک سے حَسَد و بدگمانی میں مبتلا ہونے لگتا ہے (2) حاسِد ذہنی اِنتِشار کا شکار ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ مختلف جسمانی بیماریوں مثلاً ہائی بلڈ پریشر اور دِل کے مَرض میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔ (3) حاسِد دوسروں کی تَنَزُّلی کی کوشش میں اپنی ترقی سے محروم رہتا ہے۔

مدینہ

1 ..... تنبیہ الغافلین، باب الحسد، ص ۹۵۔

2 ..... منہاج العابدین، الفصل الرابع القلب، ص ۷۵۔

www.dawateislami.net

(4)حاسِد لوگوں کو ذلیل کرنے کی کوشش میں رہتا ہے تو جواباً اسے بھی اِحترام نہیں ملتا،لوگ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور اسے اپنی خوشیوں میں شریک نہیں کرتے۔(5)حاسِد کے حَسَد کے نتیجے میں بعض اوقات ہنستے بستے گھر ناچاقیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔(6)چونکہ فرد سے مُعاشرہ بنتا ہے اس لئے حاسِد کا بگاڑ مُعاشرتی زندگی کو بگاڑ دیتا ہے اور جس علاقے یا ملک کے لوگ ایک دوسرے سے حَسَد کرنے لگیں تو ذاتی نقصانات کے ساتھ ساتھ معاشرتی ترقی کا پہیہ بھی رُک جاتا ہے کیونکہ ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے کا عمل تعمیری صلاحیتوں کو تخریبی مَقاصِد میں اِستِعمال ہونے پر مجبور کر دیتا ہے۔(7)حَسَد کا ناسُور اگر کسی اِدارے یا تحریک کے اَفراد کے دِلوں میں جَڑ پکڑ جائے تو وہ اِدارہ یا تحریک پے دَر پے نقصانات کا شکار ہونے لگتی ہے۔

حَسَد کے نقصانات سے بچنے کے لیے اس کے اسباب کی معلومات ہونا ضروری ہے تاکہ اُن اسباب کو دُور کر کے حَسَد کی دینی اور دنیاوی آفات سے بچا جا سکے۔ اللہ پاک کی رِضا پانے،ثوابِ آخرت کمانے اور مسلمانوں کو حَسَد کی آفات سے بچانے کی نیت سے حَسَد کے چند اسباب پیش کرتا ہوں،دِل کے کانوں سے سُنیے اور اپنے لیے حَسَد سے بچنے کا سامان کیجئے:

حَسَد کے چند اسباب

(1)احساسِ کمتری(2)قناعت نہ ہونا(3)خواہِشات کی کَثرت(4)بُغض(5)غُصّہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ کچھ بیماریاں

www.dawateislami.net

وَقت کے ساتھ ساتھ خود ہی خَتم ہو جاتی ہیں جبکہ بعض تھوڑے بہت عِلاج سے جاتی رہتی ہیں لیکن بعض اَمراض ایسے خطرناک ہوتے ہیں جن کے خاتمے کے لئے باقاعدہ عِلاج کی ضرورت ہوتی ہے، انہی میں سے ایک ''حَسَد'' بھی ہے لہٰذا حَسَد کے چند علاج پیشِ خدمت ہیں:

حَسَد کے چند علاج

(1) اللہ پاک کی بارگاہ میں سچّی توبہ کیجئے اور دُعا کیجئے کہ دِل ہمیشہ حَسَد سے پاک رہے (2) اللہ پاک نے جتنا عطا کیا اُسی پر راضی رہئے اور اُس کا شکر ادا کیجئے (3) حَسَد کے نقصانات کو ہر دم پیشِ نظر رکھئے، کیونکہ کوئی بھی عقلمند شخص اُس کام میں ہاتھ نہیں ڈالتا جس میں نقصان ہو (4) یہ بات ذِہن میں رکھئے کہ دنیا فانی ہے، ہمیشہ نہیں رہے گی، اِس لئے دنیا کی چیزوں پر حَسَد کرنا فُضول ہے (5) کسی کی دینی عزّت و شہرت دیکھ کر اُسے بَرَکت کی دُعا دیجئے کہ اسے یہ عزّت اللہ پاک نے عطا کی ہے (6) جن کو ہم سے زیادہ نعمتیں ملی ہیں، اُن کو دیکھنے کے بجائے، اُن لوگوں کو دیکھئے جنہیں ہم سے کم نعمتیں ملی ہیں (7) حسد کے بجائے رشک کیجئے کہ یَا اللہ! تو نے اسے نوازا ہے، اسے مزید بَرَکت عطا فرما اور مجھے بھی نواز دے (8) اگر حَسَد کی وجہ سے کسی سے نفرت ہے تو اُسے ختم کر دیجئے اور مسلمان کی محبّت دِل میں پیدا کیجئے (9) دوسروں کی خوشی میں خوش رہنے کی عادت بنائیے کہ یہ بھی اِتّفاق و اِتّحاد کا ذریعہ بنتا اور حَسَد کا خاتمہ کرتا ہے (10) جب بھی دل میں کسی سے حَسَد ہو تو ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم'' اور ''لَاحَوْلَ

www.dawateislami.net

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْم" پڑھ کر اِس شیطانی خیال کو دُور کیجئے (11) حضرتِ سَیِّدُنا ابو الدَّرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: جو موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرے اس کے حَسَد اور خوشی میں کمی آجائے گی۔[1] (12) اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہدیہ کرو کہ اس سے حَسَد دُور ہو جاتا ہے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حَسَد کا ایک علاج اچھی صحبت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صحبت پانے کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا آپ حَسَد سے خود کو بچانے کے لیے عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ حَسَد اور مُعاشرے میں پائے جانے والے دیگر گناہوں سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں حَسَد اور دیگر باطنی گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم[3]

بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے وضو سے متعلق چند مدنی پھول پیش کرتا ہوں غور سے سُنیے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے:

مدینہ

1 ..... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزھد، کلام ابی درداء، ۱۸/۱۷۸، حدیث: ۳۵۷۲۵۔

2 ..... مشکاۃ المصابیح، کتاب البیوع، باب فی الھبۃ والھدیۃ، ۱/۵۵۷، حدیث: ۳۰۲۷۔

3 ..... حسد کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "حَسَد" کا مُطالَعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

وضو سے متعلق گیارہ مدنی پھول

(1)وضو سے پہلے نیّت کرنا اور بِسْمِ اللہ شریف پڑھنا(2)مِسواک کرنا(3)پانی چُپڑنا(یعنی اچھی طرح مَل لینا)خُصوصاً سردیوں میں(4)ہاتھ پَہُنچوں(یعنی کلائی)تک تین بار دھونا۔(5)تین مرتبہ کُلّی کرنا(6)تین مرتبہ سونگھ کر ناک میں پانی چڑھانا(اِس احتیاط کے ساتھ کہ پانی دماغ تک نہ چڑھ جائے، کیونکہ یہ نقصان دِہ ہے)(7)تین مرتبہ چہرہ دھونا(8)تین مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا(9)پورے سَر کا مسح کرنا(10)ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں تین مرتبہ دھونا(11)وضو کے بعد کی دُعا پڑھنا۔

گزارش!

خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے حصول کے لئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نِیَّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی گزارش ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اور روزانہ مُحاسبے کے ذریعے مَدَنی انعامات نامی رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہنے کا ذہن بنے گا۔

www.dawateislami.net

اپنی خامیوں کی اِصلاح میں لگ جایئے

انسان کی ذات خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ ہوتی ہے، اپنی خامیوں پر قابو پا کر ہی خوبیوں کی حفاظت و آبیاری کی جاسکتی ہے مگر دوسروں کی خوبیوں پر جلنے کُڑھنے والا اپنی خامیوں کی اِصلاح سے محروم رہ جاتا ہے اور نقصان اُٹھاتا ہے۔ اگر ہم اپنی اِصلاح کی کوشش میں لگ جائیں تو حَسَد جیسے بُرے کام کے لئے ہمیں فرصت ہی نہیں ملے گی یوں ہم اس سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

مشہور مُفَسِّر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نفس میں سات عیب ہیں: (1) خود پسندی (2) غُرور (3) رِیاکاری (4) غصّہ (5) حَسَد (6) مال کی محبَّت اور (7) عزّت کی چاہت، اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں جو اِن سات عَیبوں کو نکالے اس پر اِنْ شَآءَ اللہ! یہ دروازے بند ہوں گے۔ (تفسیر نعیمی ۱/۵۲۰)

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ
مجھ بُرے کو بھی کر بھلا یارَبّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

آخرت کی تیاری

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ گناہوں سے بچنے، پانچوں نمازیں پابندی سے باجماعت اَدا کرنے اور آخرت کی تیاری کا ذہن بنے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَایَصْعَدُ مِنْہُ شَیْئٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی دُعا زمین و آسمان کے دَرمیان روکی جاتی ہے جب تک تُو اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود نہ بھیجے بلند نہیں ہوپاتی۔ (1)

مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر دُرود
ہے فرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (قبالۂ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قد آور سانپ

حضرتِ سَیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے ان کی توبہ کا سبب پوچھا تو فرمایا: میں پولیس میں سپاہی تھا، گناہوں کا عادی اور پکّا شرابی تھا۔ میری ایک ہی بچّی تھی اس سے مجھے بے حد پیار تھا۔ وہ دو سال کی عُمر میں فوت ہوگئی، میں غم سے نڈھال ہوگیا۔ اِسی سال جب شبِ براءت آئی میں نے نمازِ عشا تک نہ پڑھی، خوب شراب

مدینہ

1 ..... ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی... الخ، ۲/ ۲۸، حدیث: ۴۸۶۔

www.dawateislami.net

پی اور نشے ہی میں مجھے نیند نے گھیر لیا۔ میں خواب کی دنیا میں پہنچ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ محشر قائم ہے، مُردے اپنی اپنی قبروں سے اُٹھ کر جمع ہو رہے ہیں، اِتنے میں مجھے اپنے پیچھے رینگنے کی آواز محسوس ہوئی، مُڑ کر دیکھا تو ایک قد آور سانپ مُنہ کھولے مجھ پر حملہ آور ہونے والا تھا! میں گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا، سانپ بھی میرے پیچھے پیچھے دوڑنے لگا، اِتنے میں ایک نورانی چہرے والے کمزور بزرگ پر میری نظر پڑی، میں نے ان سے فریاد کی، اُنہوں نے فرمایا: میں بے حد کمزور ہوں آپ کی مدد نہیں کرسکتا۔ میں پھر تیزی کے ساتھ بھاگنے لگا، سانپ بھی برابر پیچھا کر رہا تھا، دوڑتے دوڑتے میں ایک ٹیلے (پہاڑی حصے) پر چڑھ گیا، ٹیلے کے اُس طرف خوفناک آگ بھڑک رہی تھی اور کافی لوگ اُس میں جل رہے تھے، میں اُس میں گرنے ہی والا تھا کہ آواز آئی: پیچھے ہٹ جا! تُو اس آگ کے لیے نہیں ہے۔ میں نے اپنے آپ کو سنبھالا دیا، پلٹ کر دوڑنے لگا جبکہ سانپ بھی پیچھے پیچھے تھا، وُہی کمزور بُزرگ مجھے پھر مل گئے اور رو کر فرمانے لگے: افسوس! میں بہت ہی کمزور ہوں آپ کی مدد نہیں کر سکتا، وہ دیکھئے سامنے جو گول پہاڑ ہے وہاں مسلمانوں کی "امانتیں" ہیں، وہاں تشریف لے جایئے، اگر آپ کی بھی وہاں کوئی امانت ہوئی تو اِنْ شَآءَ اللہ رہائی کی کوئی صورت نکل آئے گی۔ میں گول پہاڑ پر پہنچا، وہاں دَریچے بنے ہوئے تھے، ان دریچوں پر ریشمی پردے لٹک رہے تھے، دروازے سونے کے تھے اور ان میں موتی جَڑے ہوئے تھے۔ فرشتے اِعلان فرمانے لگے: پردے ہٹادو، دروازے کھول دو، شاید اِس پریشان حال کی کوئی "امانت" یہاں

www.dawateislami.net

موجود ہو، جو اِسے سانپ سے بچالے۔ چنانچہ دروازے کُھل گئے اور بہت سارے بچّے چاند سے چہرے چمکاتے جھانکنے لگے، ان ہی میں میری فوت شدہ دو سالہ بچّی بھی تھی، مجھے دیکھ کر وہ رو رو کر چِلّانے لگی: خدا کی قسم! یہ تو میرے ابّو جان ہیں، پھر زوردار چھلانگ لگا کر وہ میرے پاس آ پہنچی اور اپنے الٹے ہاتھ سے میرا سیدھا ہاتھ تھام لیا۔ یہ دیکھ کر وہ قد آور سانپ پلٹ کر بھاگ کھڑا ہوا، اب میری جان میں جان آئی، بچّی میری گود میں بیٹھ گئی اور سیدھے ہاتھ سے میری داڑھی سَہلاتے ہوئے اُس نے پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت نمبر 16 کا یہ حِصّہ تلاوت کیا:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّۙ

ترجمۂ کنز العرفان: کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جھک جائیں جو نازل ہوا ہے۔

اپنی بچّی سے یہ آیتِ کریمہ سُن کر میں رو پڑا۔ میں نے پوچھا: بیٹی وہ قد آور سانپ کیا بلا تھی؟ کہا: وہ آپ کے بُرے اعمال تھے جن کو آپ بڑھاتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ قد آور سانپ نُما بد اَعمالیاں آپ کو دوزخ میں پہنچانے کے درپے ہیں۔ پوچھا: وہ کمزور بُزرگ کون تھے؟ کہا: وہ آپ کی نیکیاں تھیں چونکہ آپ نیک عمل بہت کم کرتے ہیں لہٰذا وہ بے حد کمزور ہیں اور آپ کی بُرائیوں کا مقابلہ کرنے سے عاجز۔ میں نے پوچھا: تم یہاں پہاڑ پر کیا کرتی ہو؟ کہا: مسلمانوں کے فوت شدہ بچّے یہیں رہ کر قِیامت کا انتظار کرتے ہیں، ہمیں اپنے والدین کا انتظار ہے کہ وہ آئیں تو ہم ان کی

www.dawateislami.net

شفاعت کریں۔ پھر میری آنکھ کُھل گئی، میں اس خواب سے سہم گیا تھا، میں نے اپنے تمام گناہوں سے رو رو کر توبہ کی۔[1]

نامۂ عطّار میں حُسنِ عمل کوئی نہیں
لاج رکھنا روزِ محشر بیکس و مجبور کی (وسائلِ بخشش)

فوت شُدہ بچّہ ماں باپ کو جنّت میں لے جائے گا

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حِکایت میں ہمارے لئے عبرت و نصیحت کے کئی مدنی پھول موجود ہیں، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس کا نابالغ بچّہ فوت ہو جاتا ہے وہ نقصان میں نہیں بلکہ فائدے میں رہتا ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی فوت شُدہ بچی خواب میں ان کی ہِدایت کا باعث بنی اور اپنے شراب پینے اور گناہوں کی کثرت کرنے والے والد کو خوابِ غفلت سے جگا کر آسمانِ ولایت کا روشن ستارہ بنا دیا۔ یاد رہے! کچا حَمل گر جانے کے سبب عُموماً ماں باپ بہت پریشان ہو جاتے ہیں۔ اُن کی تسلّی کیلئے عَرض ہے کہ ایسے موقع پر صبر کر کے اَجر کمانا چاہئے۔ کچّا حَمل گر جانے میں ماں باپ کا بہت بڑا فائدہ ہے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں، چنانچہ دو جہاں کے سُلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے: جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین بچّے فوت ہو جائیں اللہ پاک اپنے فضل و رحمت سے ان دونوں کو جنّت میں داخل فرمائے گا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ نے

[1] ..... روض الریاحین، الفصل الثانی فی اثبات کرامات الاولیاء، الحکایۃ الحادیۃ... الخ، ص ۱۷۳۔

www.dawateislami.net

عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر صِرف دو بچّے فوت ہوئے ہوں تو؟ فرمایا: دو بھی۔ پھر عرض کی: اگر ایک بچّہ فوت ہوا ہو تو؟ فرمایا: ہاں ایک بھی، اس کے بعد فرمایا: اس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جس عورت کا کچّا (یعنی ماں کے پیٹ سے نامکمل گر جانے والا) بچّہ فوت ہو جائے اور وہ اس پر صَبْر کرے تو وہ بچّہ اپنی ماں کو اپنی نال (یعنی وہ آنت جو رحمِ مادر میں بچے کے پیٹ سے جُڑی ہوتی ہے اور جسے پیدائش پر کاٹ کر جُدا کر دیتے ہیں) کے ذَرِیعے کھینچتا ہوا جنّت میں لے جائے گا۔ (1)

آپس میں ہنسنے پر آیت کا نُزول

اے عاشقانِ اولیا! بیان کردہ حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایمان اَفروز حِکایت میں دِل پر چوٹ لگانے والی جس آیتِ قرآنی کا بیان ہوا "تفسیر خزائنُ العِرفان" میں اس کا شانِ نُزول یہ ہے: اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے روایت ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مبارک گھر سے باہَر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس میں ہنس رہے ہیں۔ فرمایا: تم ہنستے ہو! ابھی تک تمہارے ربِّ کریم کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازِل ہوئی۔ اُنہوں نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اِس ہنسی کا کفّارہ کیا ہے؟ فرمایا: اتنا ہی رونا۔ (2)

مدینہ

1 ..... مسند امام احمد، مسند الانصار، ۸/ ۲۵۴، حدیث: ۲۲۱۵۱۔

2 ..... خزائن العرفان، پ۲۷، الحدید، تحت الآیۃ: ۱۶۔

www.dawateislami.net

نَدامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہو جاتا

مجھے رونا بھی تو آتا نہیں ہائے نَدامت سے (وسائلِ بخشش)

بانسری سے آیت کی آواز گونج اُٹھی!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی یہ آیتِ کریمہ نیک بننے کا بہترین نسخہ ہے، اس ضِمن میں ایک اور ایمان اَفروز حِکایت سُنیے چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میرا جوانی کا زمانہ تھا، اپنے دوستوں کے ساتھ سیر و تفریح کرتے ہوئے ایک باغ میں پہنچا، مجھے بانسری بجانے کا بَہُت شوق تھا، رات جیسے ہی بانسری بجانے کیلئے اٹھائی، بانسری میں سے یہ آیتِ کریمہ گونج اُٹھی:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّۙ

ترجمۂ کنز العرفان: کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جھک جائیں جو نازل ہوا ہے۔

آیت سُن کر میرا دِل چوٹ کھا گیا، میں نے بانسری توڑ ڈالی، گناہوں سے سچے دِل سے توبہ کی اور عہد کیا کہ کوئی ایسا کام ہر گز نہیں کروں گا جو مجھے اپنے رَبِّ کریم کی بارگاہ سے دُور کر دے۔[1]

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں

حقیقی توبہ کا کر دے شرف عطا یارب (وسائلِ بخشش)

مدینہ

1 ..... شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، ۵/۴۶۸، حدیث: ۷۳۱۷۔

www.dawateislami.net

نابینا کو آنکھیں مل گئیں

اے عاشقانِ اولیا! دیکھا آپ نے یہ آیتِ کریمہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہِدایت کا ذَرِیعہ بن گئی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بہت بڑے منصب پر فائز ہو گئے۔ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہیں تشریف لئے جارہے تھے کہ ایک نابینا ملا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کہو کیا حاجت ہے؟ عرض کی: آنکھیں درکار ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسی وَقْت دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھا دیئے، اللہ پاک نے اُس نابینا کی آنکھیں روشن کر دیں۔ (1)

ڈاکو کو ہدایت کیسے ملی؟

مشہور وَلی حضرتِ سَیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شُمار بھی انہی ہستیوں میں ہوتا ہے جن کے دِل کی دُنیا بھی اسی آیتِ مبارکہ کی تِلاوت سُن کر زیر وزَبر ہوئی چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اسمٰعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نیک بننے کا سبب بھی یہی آیت بنی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے دور کے مشہور ڈاکو تھے۔ کسی عورت کے عشق میں گرِفتار ہو گئے، وہ بھی بدکاری کے لیے آمادہ ہو گئی، جب مُقرَّرہ وَقت پر گئے تو کہیں سے اِسی آیت کی تِلاوت کی آواز آرہی تھی، دِل کی دُنیا تبدیل ہو گئی، روتے ہوئے پلٹے، رَبِّ کریم سے گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگی، نیکیوں میں دِل لگایا، مکے شریف میں عرصۂ دراز تک عبادت

مدینہ

1 ..... تذکرۃ الاولیاء، ذکر عبداللہ بن مبارک، ۱/۱۶۷۔

www.dawateislami.net

کی اور اللہ پاک کے مقبول اولیا میں شامل ہوئے۔[1]

مرے دل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

بیٹے کی موت پر مسکراہٹ

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کسی نے کبھی مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جس دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا علی بن فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وفات پائی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسکرانے لگے! لوگوں نے عرض کی: یہ کون سا خوشی کا موقع ہے جو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: میں اللہ پاک کی رِضا پر راضی ہو کر مسکرا رہا ہوں کیونکہ اللہ پاک کی رِضا ہی کے سبب میرے بیٹے کو موت آئی ہے۔ اللہ پاک کی پسند اپنی پسند۔[2]

جے سوہنا مرے دُکھ وِچ راضی
میں سکھ نُوں چُلّھے پاواں

(یعنی میرا محبوب جب کہ میرے دُکھی ہونے پر خوش ہے تو پھر میں سُکھ چین کو چولھے میں جھونکتا ہوں)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جب کبھی مصیبت آئے تو بندے کو

مدینہ

1 ..... روح البیان، پ۲۷، الحدید، تحت الآیۃ: ۱۶، ۹/۳۶۵۔

2 ..... تذکرۃ الاولیاء، ذکر فضیل بن عیاض، ۱/۸۶ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

شکوہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ مصیبت دینے والا کون ہے؟ یاد رہے! مصیبت کے آنے میں کئی حکمتیں ہوتی ہیں: (1) مصیبت کا آنا یا تو اللہ پاک کی طرف سے امتحان ہوتا ہے۔ (2) یا یہ مصیبت بندے کے گناہ مٹنے کا سبب بنتی ہے (3) یا پھر اس مصیبت کے ذریعے بندے کے درجات بلند کر دیے جاتے ہیں، آیئے! اس ضمن میں دو اَحادیثِ مبارکہ شرح کے ساتھ سُنتے ہیں، چنانچہ

(1) گناہوں کا کفّارہ

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا اَذًى وَلَا غَمٍّ ،حَتَّى الشَّوْكَةِ یُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ یعنی مسلمان کو تھکاوٹ، بیماری، غم، تکلیف وغیرہ حتّٰی کہ کانٹا بھی چُبھ جائے تو اللہ کریم اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (1)

اس حدیثِ پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے حضرتِ سَیِّدُنا اِمام قَرَافِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یقیناً مصائب و آلام گناہوں کا کفارہ ہیں، چاہے ان کے ساتھ بندے کی رِضا ملی ہوئی ہو یا نہ ہو۔ ہاں مصائب پر راضی رہنے کی صورت میں یہ مصائب بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں جبکہ بغیر رِضا کے کم گناہوں کا کفارہ۔ تحقیق یہ ہے کہ مصیبت جتنی بڑی ہو گی اتنے ہی بڑے گناہوں کا کفارہ ہو گی اگر بندہ مصیبت پر راضی رہے تو اس پر بھی اُسے (الگ) اَجر دیا جائے گا۔ اگر مصیبت زدہ پر کوئی گناہ نہ ہو تو اسے

مدینہ

1 ..... بخاری، کتاب المرضٰی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ۴/۳، حدیث: ۵۶۴۱۔

www.dawateislami.net

اس کے بدلے اتنا ثواب دے دیا جائے گا۔[1] نیز اس حدیثِ پاک کے تحت حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: خلاصۂ حدیث یہ ہے کہ صابر مسلمان کی تھوڑی تکلیف بھی اس کے گناہوں کا کفارہ ہے، صوفیائے کِرام (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم) فرماتے ہیں: اگر کسی کو عبادتوں میں لذت نہ آئے، اُس پر اُسے غم ہو یہ بھی گناہوں کی مُعافی کا باعث ہے، عبادات کی لذت پانے والا لذت کے لئے بھی عبادت کرتا ہے مگر اس سے محروم (انسان) خالص اللہ پاک کے لئے (عبادت کرتا ہے)۔[2]

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پا سکتا
جو رنج و مصیبت سے دوچار نہیں ہوتا (وسائلِ بخشش)

مومن کے لئے خیر ہی خیر ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا خاص کرم ہے کہ وہ اپنے بندوں کو مصائب میں مُبْتَلا کر کے ان مصائب کو ان کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے، دنیا میں کسی بھی انسان کی ہمیشہ ایک جیسی حالت نہیں رہتی۔ کبھی خوشی ہوتی ہے تو کبھی غمی، کوئی دِن اس کے لئے خوشی کی خبر لے کر آتا ہے تو کوئی پیغامِ غم۔ کبھی اس کی ذات پر مصیبت آتی ہے تو کبھی اس کے کاروبار پر، کبھی بدن پر تو کبھی گھر بار پر، اس طرح انسان پر بے شمار مصیبتیں آتی ہیں لیکن مسلمان کے لئے ان تمام مُعاملات میں خیر ہی

مدینہ

1 ..... فتح الباری، کتاب المرضٰی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ۱۱/ ۹۰، تحت الحدیث: ۵۶۴۱۔
2 ..... مرأۃ المناجیح، ۲/ ۴۱۰۔

www.dawateislami.net

خیر ہے اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے اور وہ صبر کرے تو یہ اس کے لئے بھلائی ہے اور خوشی ملنے پر رَبِّ کریم کا شکر کرے تو یہ بھی بھلائی ہے۔ الغرض صابِر و شاکر مسلمان ہر حال میں کامیاب ہے۔[1]

تُو کمر بستہ رہا کر خدمتِ اسلام پر
راہِ مولیٰ میں جو آفت آئے اس پر صبر کر (وسائلِ بخشش)

(2) مصیبت زدہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ تَعَالٰی وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ مومن مرد و عورت کی جان، اولاد اور مال میں مسلسل مصیبتیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ کریم سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس پر کوئی گناہ نہ ہو گا۔[2]

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ محمد بن عَلّان شَافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسلمان مَرد و عورت پر مرض، محتاجی، غربت و تنگ دستی وغیرہ کی صورت میں جو مصیبتیں آتی ہیں وہ بظاہر تو تکلیف دہ ہیں لیکن اگر بندہ یہ ذہن بنالے کہ یہ مصیبتیں اللہ پاک کی طرف سے ہیں تو مصیبتوں کی تکلیف سکون میں تبدیل ہو جائے گی۔ اَولاد میں مصیبت ان کی موت، بیماری یا اَولاد کے زندہ نہ رہنے یا ان جیسے دوسرے مسائل کی صورت میں

مدینہ

1 ..... فیضان ریاض الصالحین، ۱/ ۳۹۰تا۳۹۱۔

2 ..... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ۴/ ۱۷۹، حدیث: ۲۴۰۷۔

www.dawateislami.net

ہوتی ہے کہ جن کی وجہ سے باپ غم زدہ ہو جاتا ہے۔ مال میں مصیبت آنے سے مراد مال کا جَل جانا یا چوری ہو جانا ہے، الغرض بندۂ مومن اسی طرح کی مصیبتوں میں مُبْتَلا رہتا ہے یہاں تک کہ اُسے اِس حال میں موت آتی ہے کہ اُس کے سر پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا، کیونکہ نیک اعمال سے اس کے وہ چھوٹے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں جو حُقُوقُ اللہ سے متعلق ہوں اور صبر اور اللہ پاک سے اَجر کی اُمید رکھنا بھی نیک اعمال ہی ہیں۔ (لہٰذا ان سے گناہ مِٹ جاتے ہیں) (1)

گو آفات و اَمراض ڈیرا جمائیں
کئے جانا صبر اَجْر اس میں بڑا ہے (وسائلِ بخشش)

صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں

نیز اس حدیثِ پاک کے تحت حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں (یعنی حدیثِ پاک میں) گناہوں سے مُراد حُقُوقُ اللہ کے گناہِ صغیرہ (چھوٹے گناہ) ہیں ورنہ شرعی حُقُوق، یوں ہی بندوں کے حُقُوق بیماری وغیرہ سے مُعاف نہیں ہوتے، حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ مقروض یا بے نمازی جب کبھی بیماری سے اٹھے تو گزشتہ (یعنی پچھلے) قرضے بھی معاف ہو گئے اور نہ پڑھی ہوئی نمازیں بھی۔ (2)

بیمار نہ ہو تو فکر کرے

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا! بیماری بھی اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک

مدینہ

1 ..... دلیل الفالحین، باب فی الصبر، ۱/۱۹۹۔ 2 ..... مرآۃ المناجیح، ۲/۴۱۸۔

www.dawateislami.net

نعمت ہے۔ اگر ہم کبھی بیمار پڑ جائیں تو اس پر شکر کرنا چاہیے کہ اللہ پاک نے ہمیں بیماری عطا فرمائی کیونکہ بیماری سے گناہ جھڑتے ہیں۔ اگر کسی شخص پر کوئی بیماری یا مصیبت نہ آئے تو اسے فکر کرنی چاہیے کہ کہیں اللہ پاک نے اسے چھوڑ تو نہیں دیا۔ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر 40 دِن گزر جائیں کہ کوئی عِلّت (یعنی بیماری یا تکلیف) یا قِلّت (یعنی تنگی) یا ذِلّت نہ ہو تو خوف کرے کہ کہیں چھوڑ نہ دیا گیا ہو۔ (1)

اے کاش! جیسے کربلا والے ربِّ کریم کی رِضا پر راضی رہے، جیسے حضرتِ سَیِّدُنا ایوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہے، جیسے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ربِّ کریم کی رِضا پر راضی رہے ہم بھی ایسے ہی ربِّ کریم کی رِضا پر راضی رہنے والے بن جائیں اور آزمائش میں ہمارے ہاتھوں سے صبر کا دامن ہرگز نہ چُھوٹے۔

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر
یہ مرض تیرے گناہوں کو مِٹا جاتا ہے
اصل برباد کُن امراض گناہوں کے ہیں
بھائی کیوں اِس کو فراموش کیا جاتا ہے (وسائلِ بخشش)

اے عاشقانِ رسول! یقیناً ہم میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اللہ پاک مجھ سے

(1) ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ:۱، ص۱۵۹۔

www.dawateislami.net

راضی ہو جائے، میں نیک انسان بن جاؤں اور اللہ کریم مجھے بھی اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرمالے۔ یاد رکھیے! یہ تمام نعمتیں ہمیں بیٹھے بٹھائے حاصل نہیں ہو سکتیں، ان نعمتوں کو پانے کے لئے ہمیں دِن رات محنت کرنی پڑے گی، کیونکہ محنت میں عظمت ہے، اگر ہم پورا دِن گھر میں بیٹھے رہیں، کوئی محنت والا کام نہ کریں یعنی کام کاج کر کے روزی روٹی کا انتظام نہ کریں تو یقیناً ہمارا پیٹ نہیں بھر سکتا، ہم دِن میں نجانے کتنے گھنٹے جدوجہد کرتے ہوں گے تب کہیں جا کر کچھ رقم ہاتھ آتی ہے اور اس سے ہم اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے روزی روٹی اور دیگر ضروریات کا بندوبست کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح نیک بننے کے لیے ہمیں محنت کرنی پڑے گی، اللہ پاک کی عبادت میں دِل لگانا ہو گا، پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنتوں کو اپنانا ہو گا، اپنے طرزِ زندگی کو تبدیل کرنا پڑے گا، شیطانی کاموں اور بُری صحبتوں سے پیچھا چھڑانا پڑے گا، نمازوں کی پابندی کرنی پڑے گی، اچھے اعمال بجالانے ہوں گے، حُقُوقُ اللہ اور حُقُوقُ العِباد کی بجاآوری کرنی ہو گی، ناجائز و حرام کاموں سے بچنا پڑے گا، فیشن سے منہ موڑنا ہو گا، ظاہری و باطنی برائیوں کی گندیوں سے اپنے دامن کو پاک کرنا ہو گا اور گناہوں سے سچے دل سے توبہ کرنی پڑے گی اور قبر و آخرت کو سنوارنے کے لئے تیاری کرنی پڑے گی۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں قبر و آخرت کی تیاری کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مُشْتَمِل شریعت و طریقت کا جامع

www.dawateislami.net

مجموعہ بنامِ "مَدَنی انعامات" بصورتِ سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83، بچوں اور بچیوں کیلئے 40 جبکہ اسپیشل اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ مَدَنی اِنعامات کے اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ کے اسٹال سے ھدیۃً طلب کیجئے اور ٹھنڈے دل سے اس کا مطالعہ کیجئے۔ امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جو کوئی اخلاص کے ساتھ ان انعامات پر عمل کرے گا۔ اپنے پَروَردگار سے میرا یہ حُسنِ ظَن ہے کہ وہ ان مدنی انعامات پر عمل کرنے والے کو اپنا ولیِ کامل اور عمل کرنے والی کو اپنی ولیۂ کاملہ بنالے گا۔

تُو ولی اپنا بنالے اُس کو رَبِّ لَم یَزَل
"مَدَنی انعامات" پَر کرتا ہے جو کوئی عمل (وسائلِ بخشش)

دوسرا مَدَنی انعام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلامی بھائیوں والے 72 مدنی انعامات میں سے دوسرا مَدَنی انعام یہ ہے کہ "کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی کو اپنے ساتھ مسجد میں لے جانے کی کوشش فرمائی؟" امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: صِرف اس ایک مدنی انعام پر اگر کوئی صحیح معنٰی میں عمل کرلے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کا بیڑا پار ہو جائے۔

اے عاشقانِ رسول! نَماز کے طبی و سائنسی فوائد شُمار سے باہَر ہیں۔ آپ کی

www.dawateislami.net

ترغیب کے لیے نماز کے چند طبی و سائنسی فوائد پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں غور سے سُنئے اوراپنا پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت اَدا کرنے کا ذہن بنایئے:

نماز کے چند طبی وسائنسی فوائد

نماز کی بَرَکت سے بندہ دِماغی، اعصابی اور نفسیاتی اَمْرَاض نیز جوڑوں کے دَرْد، معدے کے السر (Stomach ulcers)، شوگر (Diabetes)، فالج (Paralysis)، بلڈ پریشر، آنکھوں اور گلے کے اَمْرَاض (Diseases Eyes and Throat) سے بھی مَحفوظ ہو جاتا ہے۔ دُرُست طریقے سے نَماز کی ادائیگی کولیسٹرول کی مقدار کو نارمل رکھنے کا ایک مُستَقِل اور مُتَوازِن ذریعہ ہے۔ حَالَتِ قیام میں ریڑھ کی ہڈی (Backbone) کو سُکُون ملتا ہے اور رُکوع کرنے سے کمر دَرْد (Backache) سے نجات ملتی ہے اور پیٹ کے عُضْلات، معدے اور آنتوں کا نظام بہتر ہوتا اور پتھری بننے کا عَمَل سُست ہو جاتا ہے۔ نَماز سے گھٹنے اور کہنیوں کے جوڑ مَضْبُوط ہوتے ہیں۔ نَماز گردن اور شانوں کے پٹھوں کے لئے بہترین ورزش (Exercise) ہے۔ یاد رہے! یہ فوائد ضمناً حاصل ہوں گے لہٰذا ہمیں صرف اللہ پاک کی رِضا، اس کی مَحَبَّت اور اس کے حکم پر عمل کرنے کے لئے نماز پڑھنی چاہیے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مبارکہ میں نماز کے بے شمار فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔ بطورِ ترغیب نماز کے چند فضائل پیشِ خدمت ہیں:

www.dawateislami.net

نماز میں حج کا ثواب

مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهٗ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ یعنی جو طہارت (وضو) کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اس کا ثواب ایسا ہے جیسا حج کرنے والے مُحرِم (یعنی اِحرام باندھنے والے) کا۔ (1)

دن میں پانچ مرتبہ غسل کی مثال

تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ، قَالُوا: لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ، قَالَ: فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا یعنی بتاؤ! اگر کسی کے دروازے پر ایک نَہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ بار غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رَہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کی: اس کے مَیل میں سے کچھ باقی نہ رہے گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پانچوں نمازوں کی ایسی ہی مثال ہے اللہ پاک ان کے سبب خطائیں مٹا دیتا ہے۔ (2)

دربارِ مُصْطَفٰے میں تمہیں لے کے جائے گی
خالق سے بخشوائے گی اے بھائیو! نماز

مدینہ

1 ..... ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلاۃ، ۱/۲۳۱، حدیث: ۵۵۸۔

2 ..... مسلم، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلاۃ... الخ، ص۳۳۶، حدیث: ۱۵۲۲۔

www.dawateislami.net

تمام صغیرہ گناہ مُعاف

سرورِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مَنْ صَلّٰی سَجْدَتَیْنِ، لَا یَسْهُوْ فِیْهِمَا، غُفِرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ یعنی جو دو رکعتیں پڑھے جن میں کچھ بھولے نہیں تو اللہ پاک اس کے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔[1] غالباً ان دو رکعتوں سے مراد وضو کے نفل ہیں۔ نہ بھولنے سے مُراد دِل کا حاضر رہنا ہے، یعنی جو کوئی حضورِ دِل سے (یعنی دل کو حاضر رکھ کر) وضو کے نفل پڑھے تو اس کے سارے گناہِ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں، اب باقی نماز فرائض، سنتیں وغیرہ اس کے درجے بلند کریں گی۔ خلاصہ یہ کہ جب نفل نماز کا یہ فائدہ ہے تو فرائض اور واجبات کا کتنا بڑا فائدہ ہو گا۔[2]

مَحَبَّت میں اپنی گُما یاالٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

جماعت کی فضیلت

سُبْحٰنَ اللہ! دو رَکعَت کی جب یہ فضیلت ہے تو پانچ فرض نَمازوں کی کیسی کیسی بَرَکتیں ہوں گی! اور پھر باجماعت نماز اَدا کرنے کی تو کیا ہی بات ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً یعنی باجماعت نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے 27 دَرَجے بڑھ کر ہے۔[3]

مدینہ

1 ..... مسند امام احمد، مسند الانصار، ۸/۱۶۲، حدیث: ۲۱۷۴۹۔ 2 ..... مراٰۃ المناجیح، ۱/۳۶۷۔
3 ..... مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ الجماعۃ... الخ، ص: ۳۲۶، حدیث: ۱۴۷۷۔

www.dawateislami.net

جَماعَت سے گر تُو نمازیں پڑھے گا

خُدا تیرا دامَن کرم سے بھرے گا

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِ جَمَاعَةً أَرْبَعِینَ لَیْلَةً، لَاتَفُوْتُهُ الرَّكْعَةُ الْاُوْلٰی مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِّنَ النَّار یعنی جو مسجد میں جماعت کے ساتھ 40 راتیں نمازِ عشا اس طرح پڑھے کہ پہلی رَکعت فوت نہ ہو تو اللہ پاک اُس کیلئے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔ (1)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

سُبْحٰنَ اللہ! 40 راتیں جب عشا کی چاروں رکعتیں باجماعت ادا کرنے کی یہ فضیلت ہے تو زندہ رہ جانے کی صورت میں سالہا سال تک پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کا کیا مقام ہوگا!

پہلی صَف کی فضیلت

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں بیٹھنے کا کتنا اجر ہے اور انہیں قرعہ اَندازی کرنے کے سِوا ان کاموں کا موقع نہ ملے تو وہ ضرور قرعہ اَندازی کریں گے۔ (2)

مدینہ

1 ..... ابن ماجه، کتاب المساجد، باب صلاة العشاء والفجر فی جماعة، ۱/ ۴۳۷، حدیث: ۷۹۸۔

2 ..... بخاری، کتاب الشهادات، باب القرعة فی المشکلات، ۲/ ۲۰۸، حدیث: ۲۶۸۹۔

www.dawateislami.net

پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت
محشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک اور اس کے فِرِشتے پہلی صَف پر دُرُود (یعنی رَحمت) بھیجتے ہیں، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے عرض کی: اور دوسری صَف پر؟ فرمایا: اللہ پاک اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں پہلی صَف پر، صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے پھر عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اور دوسری پر بھی؟ فرمایا: دوسری پر بھی۔ مزید اِرشاد فرمایا: صَفیں برابر کرو اور کندھے کو ایک سیدھ میں کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نَرم ہو جاؤ اور صف کی خالی جگہوں کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ کے بچّے کی طرح تمہارے بیچ میں داخل ہو جاتا ہے۔[1]

شیطان کو بھگائے گی اے بھائیو! نماز
فردَوس میں بسائے گی اے بھائیو! نماز

بعض نادان صف میں بدمعاش کی طرح اَکڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور جگہ کشادہ ہونے کے باوجود کسی کو داخل نہیں ہونے دیتے، جس کے سبب دھکم پیل، صفوں کی بے ترتیبی، ٹیڑھے پن اور بد نظمی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یاد رکھئے! نماز شروع کرنے سے پہلے صَفوں کی دُرُستی کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ صَفوں کی بے ترتیبی اور ٹیڑھا پن پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سخت ناپسند تھا،

مدینہ

1 ..... مسند امام احمد، مسند الانصار، ۸/۲۹۶، حدیث: ۲۲۳۲۶۔

www.dawateislami.net

لہٰذا صف میں جگہ کے لیے دھکم پیل نہیں ہونی چاہیے، ایک دوسرے کو دھکا مارنے اور زبردستی گھسنے کے سبب صف ٹیڑھی رہتی ہے، اگر پھنس کر کھڑے ہونے سے جسے محسوس ہو کہ وہ پھنس رہا ہے، اسے دھکا لگ رہا ہے اور وہ پِس رہا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ پیچھے چلا جائے تاکہ صف درست ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی غفلت اور سستی کی وجہ سے صف ٹیڑھی ہونے کا وبال اسی پر آپڑے۔

کون سا عمل زِیادہ افضل؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے آپ میں سے کسی کو "مَدَنی اِنْعامات" مشکِل معلوم ہوں مگر ہمّت نہ ہاریں۔ منقول ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اَحْمَزُهَا یعنی افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں مَشَقَّت زیادہ ہو۔[1] حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدْھَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا میں جو عمل جتنا دشوار ہو گا بَروزِ قِیامت میزانِ عمل میں وہ اُتنا ہی زِیادہ وَزن دار ہو گا۔[2] یاد رکھیے! جب عمل شُروع کر دیں گے تو وہ آپ کیلئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ آسان ہو جائے گا۔ غالباً آپ کو تجربہ ہو گا کہ سخت سردی میں وُضو کے لیے بیٹھتے ہیں تو شُروع میں سردی سے دانت بجتے ہیں اور پھر جب ہمّت کر کے وُضو شُروع کر دیتے ہیں تو اگرچہ اِبتِداءً ٹھنڈک زِیادہ محسوس ہوتی ہے مگر پھر آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ ہر مشکِل کام کا یہی اُصول ہے۔ یوں ہی کسی کو کوئی مُہلِک بیماری لگ جائے تو وہ بے چین ہو جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ جب عادی ہو جاتا ہے تو قوّتِ برداشت بھی پیدا ہو جاتی

مدینہ

1 ..... مقاصد حسنة، حرف الهمزة، ص۷۹، حدیث: ۱۳۸۔

2 ..... تذکرۃ الاولیاء، ذکر ابراھیم بن ادھم، ص۹۵۔

www.dawateislami.net

ہے۔ ایک اسلامی بھائی عِرْقُ النِّسَآء کے مَرض میں مُبْتَلا ہو گئے۔ یہ مرض عُموماً پاؤں کے ٹخنے سے لے کر ران کے اوپر کے جوڑ تک ہوتا ہے اور مہینوں اور بعضوں کو برسوں تک نہیں جاتا۔ وہ تشویش میں پڑ گئے تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان سے فرمایا: اللہ کریم بہتر کرے گا، گھبرائیں نہیں جب آپ عادی ہو جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ برداشت کرنا آسان ہو جائے گا۔ پھر وہ اسلامی بھائی کچھ عرصے بعد ملے تو انہوں نے اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بتایا کہ دَرد تو وُہی ہے مگر آپ کے کہنے کے مطابِق میں عادی ہو چکا ہوں اس لئے کام چل جاتا ہے۔ مَدَنی اِنعامات چونکہ اللہ پاک کا فرمانبردار بنانے اور دُنیا و آخرت کی بہتریاں دلانے کے لیے ہیں۔ لہٰذا شیطان اس میں کافی رکاوٹیں کھڑی کرے گا مگر آپ ہمّت مت ہاریئے، بس یہ ذِہن بنا لیجئے کہ مجھے ان ”مَدَنی اِنعامات“ پر عمل کرنا ہی چاہیے۔

خوب خدمت سُنّتوں کی رات دن کرتے رہو
تم رسالہ مَدَنی انعامات کا بھرتے رہو (وسائلِ بخشش)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم مَدَنی انعامات پر عمل کے تعلق سے سُن رہے تھے۔ آیئے! مَدَنی انعامات پر عمل کا جذبہ بڑھانے اور شیطان کو بھگانے کا طریقہ جاننے کے لئے ایک حِکایت سُنتے ہیں، چنانچہ

عمل کرنے والوں کی تین اَقسام

حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا

www.dawateislami.net

ابو عثمان مغربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اُن کے ایک مُرید نے عرض کی: یا سَیِّدِی! کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دِل کی رَغبت کے بغیر بھی میری زَبان سے ذِکرُ اللہ جاری رہتا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: ”یہ بھی تو مقامِ شکر ہے کہ تمہارے ایک عُضْو (یعنی زَبان) کو اللہ پاک نے اپنے ذِکْر کی توفیق بخشی ہے۔“ جس کا دِل ذِکرُ اللہ میں نہیں لگتا اُس کو بعض اَوقات شَیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ جب تیرا دِل ذِکرُ اللہ میں نہیں لگتا تو خاموش ہو جا کہ ایسا ذِکْر کرنا بے ادَبی ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس وَسوَسے کا جواب دینے والے تین قسم کے لوگ ہیں۔ **ایک** قِسم ان لوگوں کی ہے جو ایسے موقع پر شیطان سے کہتے ہیں: ”خوب توجُّہ دِلائی اب میں تجھے بیزار کرنے کے لیے دِل کو بھی حاضِر کرتا ہوں۔“ اس طرح شیطان کے زخموں پر نمک پاشی ہو جاتی ہے۔ **دوسرے** وہ احمق (نادان) ہیں جو شیطان سے کہتے ہیں: ”تُو نے ٹھیک کہا! جب دِل ہی حاضِر نہیں تو زَبان ہِلائے جانے سے کیا فائدہ؟“ اور وہ ذِکرُ اللہ سے خاموش ہو جاتے ہیں۔ یہ نادان سمجھتے ہیں کہ ہم نے عقلمندی کا کام کیا حالانکہ اُنہوں نے شیطان کو اپنا ہمدرد سمجھ کر دھوکا کھالیا ہے۔ **تیسرے** وہ لوگ جو کہتے ہیں: اگرچہ ہم دِل کو حاضر نہیں کر سکے مگر پھر بھی زبان کو ذِکرُ اللہ میں مصروف رکھنا خاموش رہنے سے بہتر ہے، اگرچہ دِل لگا کر ذِکرُ اللہ کرنا اس طرح کے ذِکرُ اللہ سے کہیں بہتر ہے۔[1]

---

1 ..... کیمیائے سعادت، رکن چہارم منجیات، کفارۂ گناہ، ۲/ ۷۷۱۔

www.dawateislami.net

کاش لب پر مرے رہے جاری

ذکر آٹھوں پہر ترا یارب (وسائلِ بخشش)

توبہ کی فضیلت

اے عاشقانِ اولیا! دیکھا آپ نے دِل نہ لگے تب بھی عمل جاری رکھنا ہی ہمارے لئے بہتر ہے۔ بہر حال نیک بننے کا نسخہ حاضِر کیا ہے، اِس کے مطابِق عمل کرتے جایئے۔ کبھی نہ کبھی تواِنْ شَآءَاللہ منزِل پاہی لیں گے۔ مَدَنی انعام نمبر 16 میں روزانہ دو رکعت نمازِ توبہ اَدا کر کے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ توبہ اللہ پاک کو راضی کرنے اور نیک بننے کا بہترین مَدَنی نسخہ ہے۔ مَعَاذَ اللہ اگر کبھی گناہ ہو جائے تو اُسی وقت توبہ کر لینا واجب ہے، توبہ میں تاخیر خود ایک نیا گناہ ہے۔ توبہ کی ایک فضیلت سُنئے اور جُھومئے! رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک فرمان ہے: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں ہے۔[1]

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں

حقیقی توبہ کا کر دے شرف عطا یارب (وسائلِ بخشش)

بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے توبہ کرنے کا

مدینہ

1 ..... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/ ۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۰۔

www.dawateislami.net

ذہن بنانے سے متعلق چند طریقے پیش کرتا ہوں غور سے سنیے اور اپنے لیے گناہوں سے سچی توبہ کرنے کا سامان کیجئے: (1) توبہ نہ کرنے کے نقصانات پر غور کیجئے (2) اچانک آنے والی موت کو یاد کیجئے (3) خود کو عذابِ جہنم سے ڈرایئے (4) توبہ کرنے والے کو رحمتِ الٰہی سے جو دُنیوی و اُخروی فوائد ملنے کی امید ہے اُن کو پیشِ نظر رکھیے (5) بزرگانِ دین کے توبہ کے واقعات کا مطالعہ کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ گناہوں سے سچی توبہ کرنے کا ذہن بنے گا۔

گزارش!

خوفِ خُدا و عشقِ مُصطَفٰے کے حُصول کے لئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نِیَّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی گزارش ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اور روزانہ مُحاسبے کے ذریعے مَدَنی انعامات نامی رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہنے کا ذہن بنے گا۔

www.dawateislami.net

بارونق گھر دیکھ کر رو پڑے

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مُطِیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ایک دن اپنے بارونق گھر کو دیکھا تو خوش ہو گئے مگر فوراً رونا شروع کر دیا اور فرمایا: ''اے خوب صورت مکان! اللہ پاک کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو میں تجھ سے خوش ہوتا اور اگر آخر کار تنگ قَبْر میں جانا نہ ہوتا تو دنیا اور اس کی رَنگینیوں سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔'' یہ فرمانے کے بعد اِس قدر روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ (اِتحافُ السَّادۃ المتقین، ۱۴/۳۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کامیاب و عقل مند وہی ہے جو دوسروں کو مرتا دیکھ کر اپنی موت یاد کرے اور قبر و آخرت کی تیاری کر لے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ''اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ یعنی سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔'' (اِتحافُ السَّادۃ المتقین، ۱۴/۳۲)

دُنیا آخرت کی تیاری کے لیے مخصوص ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے سب سے آخری خطبہ جو اِرشاد فرمایا اس میں یہ بھی ہے: ''اللہ پاک نے تمہیں دنیا محض اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذَرِیعے آخرت کی تیاری کرو، اِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رَہ جاؤ، بے شک دنیا محض فانی اور آخرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخِرت) سے غافل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح نہ دو کیونکہ دنیا کا رشتہ قطع ہونے والا ہے اور بے شک اللہ پاک کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ پاک سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (روک اور) ڈھال اور اللہ پاک تک پہنچنے کا ذَریعہ ہے۔'' (الزھد وقصر الامل، ص۵۸)

www.dawateislami.net

اِیثار

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ اپنی ذات پر دوسرے مسلمان کی خاطر ایثار کا جذبہ بڑھے گا اور حُصولِ جنت کا سامان ہو گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر 10 مرتبہ صبح اور 10 مرتبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دِن میری شفاعت ملے گی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بعض عادات کا اِختیار کرنا اِنسان کے لیے دُنیا وآخرت میں کامیابی کا سبب بن جاتا ہے۔ ان عادات کو اپنانے کی وجہ سے اللہ پاک بندے کو ایسے اِنعامات سے نوازتا ہے کہ جن کا اس نے کبھی بھی تصور ہی نہیں کیا ہوتا۔ ان عادات میں سے ایک عادت "ایثار" بھی ہے۔

اِیثار کسے کہتے ہیں؟

فائدہ حاصل کرنے یا نقصان سے بچنے میں اپنے آپ پر کسی اور کو فوقیت دینا ایثار کہلاتا ہے۔[2] شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے مدینہ

1 ..... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح و اذا امسی، ۱۰/۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲۔

2 ..... کتاب التعریفات، باب الالف، ص ۳۱۔

www.dawateislami.net

"مدینے کی مچھلی" کے صفحہ تین پر فرماتے ہیں: ایثار کا معنٰی ہے: دوسروں کی خواہش اور حاجت کو اپنی خواہش و حاجت پر ترجیح دینا۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایثار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایثار کرنا ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم سُنَّت اور بڑی فضیلت والا کام ہے۔ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مقام سے دو مِسواکیں حاصل کیں جن میں سے ایک کچھ جھکی ہوئی تھی اور دوسری سیدھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیدھی مِسواک اپنے ساتھی صحابی کو دے دی اور خَم یعنی جھکی ہوئی اپنے لئے رکھ لی۔ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!) اللہ پاک کی قسم! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی مِسواک کے زیادہ حقدار ہیں۔ اِرشاد فرمایا: جب بھی کوئی شخص کسی کی رَفاقت (یعنی ساتھ) اختیار کرتا ہے اگرچہ دِن کی ایک ساعت (یعنی گھڑی بھر) ہو، تو قیامت کے دِن اُس رَفاقت کے بارے میں سُوال کیا جائے گا۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا حساب اُلٹا ہوتا ہے کہ ہم اچھی چیز اپنے پاس رکھتے اور گھٹیا دوسروں کو دیتے ہیں لیکن ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جھکی ہوئی مسواک اپنے لیے رکھی اور سیدھی اپنے صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو عنایت فرمائی۔

(1) ..... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة والاخوة، ۲/۲۱۸۔

www.dawateislami.net

ایثار کی فضیلت

ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عرض کی: یَااللہ! مجھے اپنے حبیب (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شان وعظمت کی ایک جھلک دِکھا۔ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: اے موسیٰ! تُو اس کی تاب نہ لا سکے گا البتہ ہم تجھے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بلند درجات کی فقط جھلکی دکھائے دیتے ہیں لیکن یہ یاد رکھو! کہ جب وہ جلوہ تمہارے پیش نظر ہو گا تو تم اس کے نور وعظمت کی وجہ سے بے ہوش ہو جاؤ گے۔ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ! یہ عظیم درجہ محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو کیسے حاصل ہوا؟ تو اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ایثار کی بدولت۔ پھر فرمایا: اے موسیٰ! کوئی شخص ایسا نہیں کہ اگر وہ عُمر بھر میں ایک مرتبہ بھی اِیثار کرے تو میں اس سے حساب طلب کرتے ہوئے حیا نہ فرماؤں! اس کا مقام جنت ہے اور وہ اس کے جس حصہ میں رہنا پسند کرے رہ سکتا ہے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب زندگی میں ایک بار اِیثار کرنے میں اتنی بڑی عظمت ہے تو جو بار بار اِیثار کرے بلکہ جس کی زندگی ہی سراپا اِیثار ہو اس کی عظمت وشان کیا ہوگی! یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ بہت زیادہ اِیثار کیا کرتے تھے اور اُن کی زندگی میں اِیثار کے ایسے واقعات ملتے ہیں کہ عقلیں حیران رہ

مدینہ

1 ..... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ۳/ ۲۷۷۔

www.dawateislami.net

جاتی ہیں۔ بطورِ ترغیب اس ضمن میں کچھ واقعات پیش کرتا ہوں، دل کے کانوں سے سُنیے اور اپنے اَندر اِیثار کا جذبہ پیدا کیجئے چنانچہ

بکری کی سِری

حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ایک صحابی نے بطورِ تحفہ ایک صحابی کے گھر بکری کی سِری بھیجی، انہوں نے کسی دوسرے صحابی کو اپنے سے زیادہ مستحق سمجھتے ہوئے وہ سِری ان کے گھر بھیج دی، ان صحابی نے کسی اور صحابی کو اپنے سے زیادہ مستحق تصور کرتے ہوئے وہ سِری ان کے گھر بھیج دی، اس طرح وہ سِری پھرتے پھرتے چھٹے صحابی تک پہنچی تو چھٹے صحابی نے اپنے سے زیادہ مستحق سمجھتے ہوئے وہ سِری اسی صحابی کے گھر بھیج دی جہاں سے وہ چلی تھی۔ (1)

دَم توڑتے وقت بھی اِیثار

حضرتِ سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جنگِ یَرموک میں کافی لوگ شہید ہوئے، میں پانی لے کر اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں نکلا کہ اگر وہ کہیں زخمی پڑے ہوں اور اُنہیں پانی کی ضرورت ہو تو میں ان کو پانی پلاؤں۔ میں تلاش کرتے کرتے اپنے چچازاد بھائی کے پاس پہنچ گیا اور وہ زخموں سے نِڈھال پڑے کَراہ رہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: بھائی پانی پیو گے؟ کپکپاتی ہوئی آواز میں آہستہ سے کہا: جی ہاں۔ ابھی میں انہیں پانی پلانے والا ہی تھا کہ قریب ہی کسی اور زخمی کے کَراہنے کی

مدینہ

1 ..... مستدرک حاکم، تفسیر سورۃ الحشر، قصۃ ایثار الصحابۃ، ۳/۲۹۹، حدیث: ۳۸۵۲۔

www.dawateislami.net

آواز آئی تو میرے چچازاد بھائی نے اِشارے سے کہا: پہلے اس کو پلا دو۔ میں لپک کر وہاں پہنچا اور دیکھا تو وہ حضرتِ ہِشام بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تھے، جو زخموں سے نِڈھال پڑے دم توڑ رہے تھے، میں ان کو پانی پلانے لگا لیکن ابھی پانی ان کے ہونٹوں تک نہیں پہنچا تھا کہ قریب ہی کسی دوسرے کے کَراہنے کی آواز آئی جو زخموں سے کَراہ رہا تھا تو ہِشام بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِشارے سے فرمایا: پہلے اسے پانی پلاؤ۔ میں لپک کر اُدھر پہنچا اور دیکھا تو میرے پہنچنے سے پہلے وہ جامِ شہادت نوش کر چکے تھے، اب میں تیزی سے ہِشام بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس آیا تو وہ بھی جامِ شہادت پی چکے تھے، پھر میں گھبرا کر اپنے چچازاد بھائی کی طرف آیا تو دیکھا وہ بھی شہید ہو چکے تھے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے دم توڑتے وقت بھی ایثار سے کام لیا اور اپنے مسلمان بھائی سے پہلے پانی پینا گوارا نہ کیا۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیسا اِیثار تھا کہ دنیا کی تاریخ اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ دیکھیے! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ میں کس قدر ایثار کا جذبہ تھا جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم پانی کی فراوانی ہوتے ہوئے بھی کسی کو پانی نہیں پلاتے، اپنے پاس اچھا خاصا ٹھنڈا پانی موجود ہونے کے باوجود کسی کو ٹھنڈا پانی پلانے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور اگر شربت ہو تو پھر کسی سے پوچھنے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور پوری بوتل غٹا غٹ خود چڑھا جاتے ہیں لیکن خُدا کی قسم! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کا اِیثار بڑا متأثر کرنے والا تھا۔ آج کل بہت سے

مدینہ

1 ..... شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فیما جاء فی الایثار، ۳/ ۲۶۰، حدیث: ۳۴۸۳۔

www.dawateislami.net

لوگ یہ کہتے دِکھائی دیتے ہیں کہ ہم لوگوں پر تو یہ پریشانیاں اور وہ مصیبتیں ہیں جبکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ مزے میں تھے اور ان پر اتنی اتنی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی تھیں، ایسوں کے لیے عرض ہے کہ پہلے ہم صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ جیسے اَعمال کر کے دکھائیں پھر اس طرح کی باتیں کریں، ہماری صورتِ حال یہ ہے کہ اگر ہم کوئی نیک عمل کریں تو اس میں ہزار ہا ریاکاری کی صورتیں اور ہمارے مفادات ہوتے ہیں جبکہ حضراتِ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ محض اللہ پاک کی رِضا کی خاطر نیک اَعمال کیا کرتے تھے۔

بھنی ہوئی مچھلی سائل کو دے دی

حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ایک بار بیمار ہوئے تو اپنے خادم حضرتِ سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو حکم دیا کہ میرا مچھلی کھانے کو جی چاہتا ہے لہٰذا میرے لیے مچھلی لے آؤ۔ حضرتِ سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مچھلی کی تلاش میں نکلے کیونکہ مچھلی اُن دِنوں مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں بآسانی دستیاب نہ تھی لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ڈھونڈ ڈھانڈ کر کہیں سے مچھلی لے آئے اور پھر اُسے بھون کر حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی بارگاہ میں پیش کر دیا، اتنے میں کوئی سائل آ گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اے نافع! یہ مچھلی اُٹھا کر اس سائل کو دے دو۔ حضرتِ سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ مچھلی لے کر سائل کو دینے چلے گئے اور پھر کچھ دیر بعد آئے اور وہی مچھلی دوبارہ حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے سامنے کھانے کے لیے رکھ دی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: اے نافع! یہ مچھلی واپس کیسے آ گئی؟

www.dawateislami.net

عرض کیا: حُضور! میں نے یہ مچھلی سائل سے خرید کر پیش کی ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: یہ مچھلی اُسی سائل کو دے دو اور جو قیمت اَدا کی ہے وہ بھی اُسی کے پاس رہنے دو۔ پھر فرمایا: میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہے کہ جو شخص اس چیز کو جس کی اسے خود حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ پاک اسے بخش دیتا ہے۔ (1)

انگوروں کا اِیثار

حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے اِیثار کی ایک اور حکایت ملاحظہ فرمایئے چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیمار ہو گئے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو خواہش ہوئی کہ جب پہلی بار اَنگور کا پھل آئے تو اُسے کھائیں، چنانچِہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زوجۂ محترمہ حضرتِ سَیِّدَتُنا صَفِیَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے ایک دِرہم کے اَنگور منگوا لئے، اتنے میں ایک سائل نے ان اَنگوروں کا سُوال کیا، حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: یہ اَنگور اس سائل کو دے دو، چُنانچِہ دیدیئے گئے۔ بی بی صاحِبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے دوبارہ ایک دِرہم کے اَنگور منگوائے۔ اُسی سائل نے پھر آکر سُوال کیا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: یہ اَنگور بھی اس کو دے دو، حتّٰی کہ بی بی صاحِبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے تیسری مرتبہ اَنگور منگوائے۔ (2)

مدینہ

1 ..... ابن عساکر، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۳۱/ ۱۴۲۔

2 ..... شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فیما جاء فی الایثار، ۳/ ۲۵۹، حدیث: ۳۴۸۱۔

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا ایثار ہے! ہم ایثار کے ایسے واقعات پڑھ اور سُن کر صِرف داد ہی دے سکتے ہیں عمل کرنا بہت مشکل ہے۔ ہم اپنی پسند کی چیز چھپ کر جلدی سے کھالیتے ہیں تاکہ کوئی دیکھنے نہ پائے اور نہ ہی کسی کو دینے کی نوبت آئے۔ بہر حال صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ ایثار کا زبردست مظاہرہ کیا کرتے تھے، اے کاش! ہماری بھی ایثار کی عادت بن جائے۔

اہلِ بیت کا ایثار

حضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا ایک بار بچپن میں بیمار ہوگئے تو اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم و حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ اور خادِمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فِضَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے ان شہزادوں کی صِحّت یابی کے لئے تین روزوں کی مَنّت مانی۔ اللہ پاک نے صِحت دی، منت پوری کرنے کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے، حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایک یہودی سے تین صاع جَو لائے، حضرت خاتونِ جنّت نے ایک ایک صاع (یعنی چار کلو میں 160 گرام کم) تینوں دِن پکایا لیکن جب اِفطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک دِن مسکین، ایک دِن یتیم اور ایک دِن قیدی دروازے پر حاضِر ہوگئے اور روٹیوں کا سُوال کیا تو تینوں دِن سب روٹیاں ان سائلوں کو دے دیں اور صِرف پانی سے اِفطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

www.dawateislami.net

کھلانے پلانے کا عظیمُ الشّان ثواب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے !اہلِ بیتِ نُبُوّت نے اپنا کھانا ایثار فرمادیا!افسوس!اہلِ بیتِ نُبُوّت سے محبت کا دم بھرنے کے باوجُود ہم اپنی ضرورت کا کُجا بچا کھچا کھانا بھی کسی کو پیش کرنے کے بجائے آیندہ کے لیے فریج میں رکھ چھوڑتے ہیں۔یقین مانئے! بھوکوں کو کھانا کھلانا اور پیاسوں کو پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اِس ضِمن میں دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں:(1) جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کِھلائے،تو اللہ پاک اُسے بروزِ قیامت جنت کے پھل کھلائے گا اور جو کسی مسلمان کو پیاس میں پانی پلائے ، تو اللہ پاک اُسے بروزِ قِیامت مُہر والی پاک وصاف شراب پلائے گا اور جو مسلمان کسی بے لباس مسلمان کو کپڑا پہنائے، تو اللہ پاک اُسے جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا۔[1] (2) جو کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلا کر سیر کر دے تو اللہ پاک اُسے جنت میں اُس دروازے سے داخِل فرمائے گا جس میں سے اس جیسے لوگ ہی داخِل ہوں گے۔[2]

اَنوکھا دستر خوان

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابُو الحسن اَنطاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس ایک مرتبہ ان کے بہت سے دوست تشریف لائے،رات جب کھانے کا وَقت آیا تو روٹیاں کم تھیں،چُنانچہ

مدینہ

1 ..... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۱۸- باب، ۴/۲۰۴، حدیث: ۲۴۵۷۔

2 ..... معجم کبیر، ابو الادریس الخولانی، ۲۰/۸۵، حدیث: ۱۶۲۔

www.dawateislami.net

روٹیوں کے ٹکڑے کر کے دَستر خوان پر ڈال دیئے گئے اور وہاں سے چَراغ اُٹھا دیا گیا، سب کے سب مہمان اندھیرے ہی میں دَستر خوان پر بیٹھ گئے، جب کچھ دیر بعد یہ سوچ کر کہ سب کھا چکے ہوں گے چَراغ لایا گیا تو تمام ٹکڑے جُوں کے تُوں موجود تھے۔ اِیثار کے جذبے کے تحت ایک لقمہ بھی کسی نے نہ کھایا تھا کیونکہ ہر ایک کی یہی مَدَنی سوچ تھی کہ میں نہ کھاؤں تاکہ میرے ساتھ والے بھائی کا پیٹ بھر جائے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اَسلاف میں کس قدر اِیثار کا جذبہ تھا! کسی نے بھی یہ سوچ کر ایک لقمہ تک نہ کھایا کہ میرے ساتھ والے بھائی کا پیٹ بھر جائے جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم شادیوں اور دیگر تقریبات کے موقع پر اپنی پسند کی بوٹیاں چمچ سے اپنی طرف کر لیتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں کی کتنی اچھی سوچ تھی کہ وہ حضرات خود بھوکے رہ کر دوسروں کو کھلاتے تھے اور بدقسمتی سے ہماری سوچ یہ ہوتی ہے کہ کسی کے مُنہ میں نہ جائے اس لیے ہم پیٹ بھر جانے کے باوجود مزید کھانا ٹھونس رہے ہوتے ہیں۔

یاد رکھیے! کھانے میں سے اچّھی اچّھی بوٹیاں چھانٹ لینا یا مِل کر کھا رہے ہوں تو اس لئے بڑے بڑے نوالے اٹھا کر جلدی جلدی نگلنا کہ کہیں میں رہ نہ جاؤں یا اپنی طرف زیادہ کھانا سمیٹ لینا اَلْغَرَض کسی بھی طریقے سے دوسروں کو محروم کر دینا دیکھنے والوں کو بدظن کرتا ہے اور یہ بے مُروتوں اور حریصوں کا شیوہ ہے۔ اچّھی اَشیاء اپنے

(1) ..... اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان الایثار وفضلہ، ۹/ ۷۷۳۔

www.dawateislami.net

اسلامی بھائیوں یا اہلِ خانہ کے لیے اِیثار کی نیّت سے تَرک کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ثواب پائیں گے جیسا کہ سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اس خواہش کو روک کر (دوسروں کو) اپنے اوپر ترجیح دے تو اللہ پاک اسے بخش دیتا ہے۔[1]

400 دینار مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے

ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے 400 دینار لئے اور تھیلی میں ڈال کر اپنے ایک غلام سے فرمایا: یہ اَبُوْعُبَیْدَہ کے پاس لے جاؤ پھر کچھ دیر اُن کے گھر ہی میں ٹھہرو اور دیکھو کہ وہ ان کا کیا کرتے ہیں؟ غلام وہ دینار لے کر چلا اور عرض کی: اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن نے آپ کے لئے کہا ہے کہ یہ دینار لے لیجئے، تو انہوں نے فرمایا: اللہ پاک ان پر اپنی رحمت فرمائے۔ پھر اپنی باندی کو بلا کر فرمایا: اے باندی! یہاں آؤ، یہ سات دینار فلاں کو دے آؤ اور یہ پانچ فلاں کو، حتّٰی کہ اس طرح انہوں نے سارے دینار تقسیم کر دیئے۔ غلام نے واپس آ کر حضرتِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے تمام معاملہ بیان کیا، پھر غلام نے دیکھا کہ حضرتِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس جیسی ایک تھیلی حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ حضرتِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے غلام کو وہ دینار دے کر حضرتِ مُعاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس بھیجا، (غلام نے وہ دینار حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خدمت میں پیش کئے) تو حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

مدینہ

1 ..... اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان الایثار وفضلہ، ۹/ ۷۷۔

www.dawateislami.net

نے فرمایا: اللہ پاک ان کا بھلا کرے۔ پھر اپنی باندی سے فرمایا: اے باندی! اِتنے دینار فلاں کے گھر دے آؤ اور اتنے فلاں کے گھر، تو حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زوجۂ محترمہ تشریف لائیں اور کہا کہ خدا کی قسم! ہم خود بھی مسکین ہیں، ہمیں بھی دیجئے۔ اس وقت تھیلی میں صرف دو دینار باقی رہ گئے تھے حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وہ دو دینار زوجۂ محترمہ کی طرف پھینکے اور غلام نے اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سارا معاملہ بیان کیا، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: بے شک یہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ میں سخاوت اور اِیثار کا کیسا جذبہ تھا! وہ اپنے پاس کچھ رکھتے ہی نہیں تھے اور جو مال آتا سخاوت و اِیثار سے کام لیتے ہوئے اسے بانٹ دیا کرتے تھے جبکہ ہم لوگ دِن رات مال و دولت جمع کرنے میں مصروف ہیں۔ ہم اپنے مال کو اللہ پاک کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو پھر نتیجۃً کبھی ہمارے مال کو چور اُٹھا کر لے جاتے ہیں، کبھی ڈاکو لُوٹ لیتے ہیں اور کبھی گھر کا نوکر سمیٹ کر لے بھاگتا ہے اور یوں ہمارا جمع کیا ہوا مال ضائع ہو جاتا ہے۔ مال کے معاملے میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کا یہ ذہن ہوا کرتا تھا کہ جو بھی مال آئے اسے اللہ پاک کی راہ میں دے دو تاکہ یہ آخرت کے لیے جمع ہو جائے جبکہ ہم لوگ اپنا مال بینکوں میں اس لیے جمع کرتے ہیں کہ دنیا میں کام آئے گا اور پھر دوسروں

1 ..... تفسیر صاوی، پ:۲۸، الحشر، تحت الآیۃ: ۶، ۹/۲۱۳۸۔

www.dawateislami.net

سے کہتے ہیں کہ ہمارا مال جمع ہے جو ہمیں کالی رات میں کام آئے گا۔ یاد رکھیے! قبر کی کالی رات میں ہمارا بینک بیلنس اور جو خزانہ ہم اپنے گھروں میں چھپا کر رکھتے ہیں کام نہیں آئے گا بلکہ وہاں وہی خزانہ کام آئے گا جسے ہم نے کسی نیک کام میں خرچ کر کے اللہ پاک کی بارگاہ میں جمع کروا دیا ہو گا۔ ہم صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے سخاوت اور اِیثار کے واقعات سُن کر خوشی سے جھومتے ضرور ہیں لیکن اَفسوس! ہمارے اَندر اِیثار اور سخاوت کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا اور ہم بخل کا مجسمہ بنے رہتے ہیں۔

ایثار کی برکت سے آزادی مل گئی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِیثار کی بڑی برکتیں ہیں اور اِیثار کرنے والوں کو اللہ پاک دنیا و آخرت میں اِنعامات سے نوازتا ہے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بہت زیادہ سخاوت اور اِیثار کرنے والے تھے، ایک مرتبہ کسی سفر کے دوران آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا گُزر ایک کھجوروں کے باغ سے ہوا تو وہاں ایک سیاہ حبشی غلام کو کام کرتے دیکھا، اتنے میں اس غلام کے لیے کھانا لایا گیا تو وہاں ایک کتا آ نکلا، اس غلام نے ایک روٹی اُٹھائی اور کتے کے آگے ڈال دی، کتا جھٹ پٹ اسے کھا گیا، پھر غلام نے دوسری روٹی کتے کے سامنے ڈالی تو کتا اسے بھی کھا گیا اور پھر غلام نے اپنی آخری اور تیسری روٹی بھی کتے کو کھلا دی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے اس غلام سے پوچھا: تمہیں دِن میں کتنا کھانا ملتا ہے؟ اس نے عرض کیا: حضور! یہی تین روٹیاں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: پھر تم نے سب کی سب روٹیاں کتے کے آگے

www.dawateislami.net

کیوں ڈال دیں؟ غلام نے عرض کیا: حضور! اس علاقے میں عام طور پر کتے نظر نہیں آتے، یہ کتا بے چارا کہیں دُور سے آنکلا ہے، میں نے پسند نہیں کیا کہ یہ یہاں سے بھوکا چلا جائے اس لیے میں نے اپنی ساری روٹیاں اسے کھلا دیں ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اِرشاد فرمایا: آج تم کیا کھاؤ گے؟ غلام کہنے لگا: بھوکا رہوں گا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے آپ سے فرمایا: لوگ میری سخاوت کا چرچا کرتے ہیں حالانکہ یہ غلام مجھ سے زیادہ سخی ہے، پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس غلام کے آقا سے اس باغ اور غلام کو خرید لیا اور پھر غلام کو آزاد کر کے باغ اسے تحفے میں دے دیا اور وہاں سے تشریف لے گئے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ایثار کی برکت سے غلام کو آزادی نصیب ہوئی اور باغ بھی مل گیا۔ نیز یہ بھی پتا چلا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بہت زیادہ سخی تھے کہ جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے غلام کا ایثار دیکھا کہ اس نے خود بھوکا رہ کر کتے کو روٹی کھلائی تو خوش ہو کر زبردست سخاوت کا مظاہرہ کیا اور غلام کو خرید کر آزاد کر دیا اور باغ خرید کر اسے تحفے میں دے دیا۔

ایثار نے قتل ہونے سے بچالیا

ایک بار کسی جرم کی پاداش میں چند بزرگوں کو قتل کا حکم سنایا گیا، جب حکم پر عمل کرنے کے لیے انہیں قتل گاہ لایا گیا تو ان میں سے ہر ایک منت سماجت کرنے لگا

مدینہ

1 ..... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ۳/۳۱۸۔

www.dawateislami.net

کہ پہلے میری گردن ماری جائے تاکہ دوسرے کی باری آنے تک وہ چند لمحے مجھ سے زیادہ زندہ رہے۔ وہاں کے بادشاہ نے جب یہ اِیثار دیکھا تو سب کو رہا کر دیا۔[1]

پانی کا اِیثار کرنے والا جنّتی ہو گیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 404 صَفحات پر مشتمل کتاب ”ضیائے صَدَقات“ صَفْحَہ 260 پر ہے: حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے، آقائے مظلوم، سَرورِ معصوم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دو شخص صحرا سے گزر رہے تھے، ان میں ایک عبادت گزار تھا جبکہ دوسرا گنہگار، تو عابد (یعنی عبادت گزار) کو پیاس لگی یہاں تک کہ وہ شدّتِ پیاس سے گر پڑا تو اس کے ساتھی نے اسے دیکھا کہ وہ بے ہوشی کی حالت میں پڑا ہوا ہے، اُس نے سوچا کہ ”اگر یہ نیک بندہ مر گیا حالانکہ میرے پاس پانی بھی ہے، تو اللہ پاک کی طرف سے میں کبھی بھلائی نہ پاسکوں گا، اور اگر میں نے اس کو پانی پلا دیا تو میں مر جاؤں گا۔“ بَہرحال اُس نے اللہ پاک پر بھروسا کیا اور (اس عابِد کی مدد کا) اِرادہ کیا کچھ پانی اس پر چھڑکا باقی اُسے پلا دیا تو وہ کھڑا ہو گیا اور (دونوں نے) صَحرا طے کر لیا۔ (مرنے کے بعد جب) گنہگار کا حساب ہو گا تو اُسے جہنَّم کا حکم سُنا دیا جائے گا۔ اُسے فِرِشتے لے کر چلیں گے، اُسی لمحے اُس کی نظر اُسی نیک بندے پر پڑے گی، وہ کہے گا: اے فُلاں! کیا تو نے مجھے پہچانا؟ تو وہ (عابد) کہے گا: تو کون ہے؟ کہے گا: میں وُہی ہوں جس نے بِیابان والے دِن تیری جان بچائی تھی! تو وہ

مدینہ

1 ..... اخلاق الصالحین، ص۳۹۔

www.dawateislami.net

کہے گا: ہاں ہاں پہچان گیا۔ تو وہ نیک بندہ فِرِشتوں سے کہے گا: ٹھہرو! تو وہ ٹھہر جائیں گے۔ پھر اللہ پاک سے دُعا کرے گا، عرض کرے گا: اے پروردگار! تُو اُس شخص کا مجھ پر احسان جانتا ہے، کیسے اس نے میری جان بچائی تھی! اے رب! اس کا مُعامَلہ (مُ۔عا۔مَ۔لَہ) مجھے سونپ دے۔ تو اللہ پاک فرمائے گا وہ تیرے حوالے، پھر وہ نیک بندہ آئے گا اور اپنے (پانی پلانے والے) بھائی کا ہاتھ پکڑ کر جنّت میں لے جائے گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے اِیثار کے فضائل سُن کر کوئی اپنی ٹوپی، رومال، قلم اور اس طرح کی دیگر عام چیزیں کسی ضرورت مند کو دے دے اور سوچے کہ اِنہیں ایثار کر دیتا ہوں کیونکہ میرے لیے ان چیزوں کو خریدنا کوئی بڑی بات نہیں ہے تو اس حوالے سے عرض ہے کہ اگرچہ یہ بھی ایثار ہے لیکن اپنی پسندیدہ اور خاص چیزیں بھی راہِ خدا میں دینی چاہئیں جیسا کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ راہِ خدا میں اپنی پسندیدہ اور خاص چیزیں دیا کرتے تھے چنانچہ

پسندیدہ باغ

حضرتِ سَیِّدُنا ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مدینۂ مُنورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں تمام اَنصار سے زیادہ باغوں والے تھے۔ انہیں اپنے مال میں "بَیْرُحا" (نامی باغ) سب سے زیادہ پیارا تھا جو کہ مسجدِ نبوی شریف کے سامنے تھا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور وہاں کا بہترین پانی پیتے تھے۔ جب چوتھے پارے کی ابتدائی آیتِ کریمہ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (پ۴، آل عمرٰن: ۹۲) ترجمۂ کنز الایمان:

www.dawateislami.net

"تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔" نازِل ہوئی تو اُنہوں نے بارگاہِ رِسالت میں کھڑے ہو کر عرض کی: مجھے اپنے اَموال میں "بَیْرُحا" سب سے پیارا ہے میں اس کو راہِ خدا میں صَدَقہ کرتا ہوں۔ میں اللہ پاک کے پاس اِس کا ثواب اور اس کا ذخیرہ چاہتا ہوں۔ یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اسے وہاں خرچ فرمائیں جہاں اللہ پاک آپ کی رائے قائم فرمائے۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ یعنی خوب! یہ بڑا نفع کا مال ہے۔" جو تم نے کہا میں نے سُن لیا، میری رائے یہ ہے کہ تم اسے اپنے اہلِ قرابت میں وَقف کر دو۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بولے: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں یہی کرتا ہوں۔ پھر سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔[1]

اَبُوذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا عُمدہ اونٹ

اپنی پیاری چیز راہِ خُدا میں دینے کا ایک اور ایمان اَفروز واقِعہ پڑھیے اور جھومیے۔ مشہور صَحابی حضرتِ سَیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی ایک قریبی بستی میں رہا کرتے تھے۔ گزر بسر کیلئے آپ کے پاس چند اُونٹ تھے اور ایک کمزور سا چَرواہا۔ ایک بار خاندانِ بنو سُلَیم کے ایک صاحِب حاضِرِ خدمت ہو کر عرض گزار ہوئے کہ حُضُور! مجھے اپنی صحبت میں رہنے کی اِجازت مَرحَمت فرمائیے، فیض بھی حاصل کروں گا اور آپ جناب کے چَرواہے کا ساتھ بھی دے دیا کروں گا۔

مدینہ

1 ..... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ والصدقۃ... الخ، ص ۳۸۸، حدیث: ۲۳۱۵۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے ساتھ رہنے کی شرط یہ اِرشاد فرمائی کہ آپ کو میری اطاعت (یعنی فرماں برداری) کرنی ہو گی۔ عرض کی: کس بات میں؟ فرمایا: ”جب میں اپنے مال میں سے کوئی چیز راہِ خدا میں دینے کا کہوں تو سب سے بہترین شے دینی ہو گی۔“ اُنہوں نے منظور کر لیا اور صحبتِ بابرکت سے فیضیاب ہونے لگے۔ ایک دِن کسی نے حضرتِ سَیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے عرض کی: حضور! یہاں ندی کے کَنارے کچھ غُرَبا آباد ہیں ہو سکے تو ان کی کوئی اِمداد فرما دیجئے۔ سُلَیمی صاحِب کہتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مجھے حکم دیا: ”ایک اونٹ لے آیئے۔“ میں گیا اور سب سے عمدہ اُونٹ لے جانے کا اِرادہ کیا مگر میرے ذِہن میں آیا کہ یہ اُونٹ سَیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سُواری کیلئے کارآمد بھی ہے اور مُطیع (یعنی فرماں بردار) بھی۔ مقصود تو صِرف گوشت تقسیم کرنا ہے لہٰذا اس کے بدلے اس کے بعد کے درجے کی بہترین اُونٹنی پیش کر دی۔ فرمایا: ”آپ نے خِیانت کی۔“ میں سمجھ گیا اور اُسی اُونٹ کو حاضِر کر دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حکم فرمایا کہ ندی کے کَنارے جتنے گھر آباد ہیں سب کی گنتی فرمالیجئے اور میرا گھر بھی اُس میں شامل کر لیجئے، پھر اُونٹ کو نَحر کر کے سب کے گھروں میں برابر برابر گوشت پہنچا دیجئے، میرے گھر میں بھی دوسروں کے مقابلے میں کوئی بوٹی زائد نہ جانے پائے اس کا خیال رکھئے۔ حُکم کی تعمیل کر دی گئی۔ بعدِ فراغت مجھے طلب کر کے فرمایا: کیا آپ وعدہ بھول گئے تھے؟ میں نے عرض کی: مجھے وعدہ یاد تھا اور اَوّل لیا بھی اُسی اونٹ کو تھا مگر مجھے خیال ہوا کہ یہ اُونٹ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سُواری

www.dawateislami.net

کا ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لیے بَہُت کارآمد بھی، محض آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ضرورت کے پیشِ نظر اس کو چھوڑا تھا۔ فرمایا: واقعی صِرف میری ضرورت کے پیشِ نظر چھوڑ دیا تھا؟ عَرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: اپنی ضرورت کا دِن نہ بتاؤں؟ سُن لو! میری ضرورت کا دِن تو وہ دِن ہے جس دِن میں قَبْر کے گڑھے میں تنہا ڈال دیا جاؤں گا، باقی رہا مال، تو اس کے تین حصّے دار ہیں: (1) ''تقدیر'' جو مال لے جانے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتی (2) ''وارِث'' جو تیرے مرنے کا منتظر رہتا ہے کہ کب تُو مرے اور وہ تیرے مال پر قبضہ کرلے (3) تیسرا حصّے دار تُو خود ہے (جب تقدیر اور وارث مال لینے کے مُعامَلے میں کوئی رِعایت نہیں کرتے تو پھر تُو اپنا حصّہ لینے میں کیوں پیچھے رہتا ہے؟ جتنا بن پڑے عمدہ سے عمدہ ترین مال راہِ خدا میں دے کر اپنی آخِرت کیلئے جمع کرلے) یہ فرما کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے چوتھے پارے کی اِبتدائی آیتِ کریمہ کی تلاوت کی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ﴾ (پ۴، آل عمرٰن: ۹۲) ترجمۂ کنزالایمان: ''تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔'' اور فرمایا کہ اِسی لیے جو مال مجھے سب سے زیادہ پسند ہوتا ہے اس کو راہِ خدا میں خَرچ کرکے اپنی آخِرت کیلئے ذخیرہ کرتا ہوں۔ (1)

کاش! ہمیں بھی حضرتِ سَیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے جذبۂ ایثار کے سمندر کا کوئی آدھا قطرہ ہی نصیب ہو جائے اور ہم اپنے پسندیدہ مال کو اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے والے بن جائیں! اللہ پاک صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اور بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ

(1) ..... درِمنثور، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ۲/۲۶۱۔

www.dawateislami.net

کی طرح ہمیں بھی ایثار اور سخاوت کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ایثار کی عادت بنانے کے لئے چند مدنی پھول

(1) یہ بات پیشِ نظر رکھیے کہ ایثار کرنا بخشش و مغفرت کا سبب ہے، اگر کسی اور کو اپنے اوپر فوقیت دے کر بخشش ملتی ہے تو یقیناً یہ فائدہ مند سودا ہے (2) کامل مسلمان بننے کا جذبہ ہر دم بیدار رکھیے کہ کامل مسلمان وہ ہوتا ہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسرے کے لئے پسند کرتا ہے (3) یوں ذِہن بنائیے کہ میں اگر اپنی پسندیدہ چیز دوسرے کو دوں گا تو یہ بھلائی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہو گا اور قرآن نے بھی یہی تعلیم دی ہے (4) اِس طرح بھی سوچئے کہ ایثار درحقیقت ایک Investment (یعنی سرمایہ کاری) ہے جس کا فائدہ مجھے آخرت میں کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا، تو آج موقع ہے اِس موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہئے (5) پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور بُزرگوں کی سیرت کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ ایثار کا جذبہ پیدا ہو گا (6) اگر نفس و شیطان ایثار کرنے سے روکیں تو فوراً ایثار کر دیجئے اور نفس و شیطان کا توڑ کیجئے (7) بخیل اور کنجوس لوگوں کی صحبت چھوڑ کر ایثار اور سخاوت کرنے والے عاشقانِ رسول کی صحبت میں بیٹھئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ فائدہ ہو گا۔ [1]

مدینہ

1 ..... ایثار کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "مدینے کی مچھلی" کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے تیمم سے متعلق چند شرعی مسائل بیان کرتا ہوں غور سے سُنیے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے چنانچہ

تیمم کے چند شرعی مسائل

(1) جس کا وُضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قُدرت نہ ہو وہ وُضو اور غسل کی جگہ تَیَمُّم کرے۔ (2) ایسی بیماری کہ وُضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھّا ہونے کا صحیح اَندیشہ ہو یا خود اپنا تجربہ ہو کہ جب بھی وُضو یا غُسل کیا بیماری بڑھ گئی یا یُوں کہ کوئی مسلمان اچھّا قابِلِ طبیب جو ظاہِری طور پر فاسِق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔ تو ان صورتوں میں تَیَمُّم کر سکتے ہیں۔[1] (3) وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وُضو یا غسل کرے گا تو نَماز قضا ہو جائے گی تو تَیَمُّم کر کے نَماز پڑھ لے پھر وُضو یا غسل کر کے نماز کا اِعادہ کرنا لازِم ہے۔[2] (4) جہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہ ہو وہاں بھی تَیَمُّم کر سکتے ہیں۔[3] (5) جس پر غسل فرض ہے اس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وُضو اور غُسل دونوں کیلئے دو تَیَمُّم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نِیَّت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وُضو کی نیت کی جب بھی کافی

مدینہ

1 ..... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ۱/۲۸ ملخصاً۔

2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۳/۳۰۷ ماخوذاً۔ 3 ..... بہارِ شریعت، ۱/۳۴۷، حِصّہ: ۲۔

www.dawateislami.net

ہے۔[1] (6) جن چیزوں سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یا غُسل فَرض ہو جاتا ہے اُن سے تَیَمُّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادِر ہونے سے بھی تَیَمُّم ٹوٹ جاتا ہے۔[2]

تَیَمُّم کے فرائض

تَیَمُّم میں تین فرض ہیں (1) نیّت (2) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا (3) دونوں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔[3]

تَیَمُّم کا طریقہ

تَیَمُّم کی نِیّت کیجئے (نیت دل کے اِرادے کا نام ہے، زَبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے مثلاً یوں کہئے بے وُضوئی یا بے غسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لیے تَیَمُّم کرتا ہوں) بِسْمِ اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کُشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مثلاً پتّھر، چُونا، اینٹ، دیوار، مٹّی وغیرہ) سے ہو مار کر لَوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھایئے اور پیچھے لایئے) اور اگر زِیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے مُنہ کا اِس طرح مَسح کیجئے کہ کوئی حِصّہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رَہ گئی تو تَیَمُّم نہ ہو گا۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخُنوں سے لے کر کہنیوں سَمیت مَسح کیجئے، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پَیٹ سیدھے ہاتھ کی پُشت پر رکھئے اور انگلیوں کے سِروں سے کُہنیوں

مدینہ

1 ..... بہارِ شریعت، ۱/۳۵۴، حِصّہ: ۲۔ 2 ..... بہارِ شریعت، ۱/۳۶۰، حِصّہ: ۲۔

3 ..... بہارِ شریعت، ۱/۳۵۳ تا ۳۵۵، حِصّہ: ۲ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

تک لے جایئے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مس کرتے ہوئے گٹّے تک لایئے اور اُلٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مَسح کیجئے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مسح کیجئے۔ اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور اُنگلیوں سے مسح کر لیا تب بھی تَیَمُّم ہو گیا چاہے کہنی سے اُنگلیوں کی طرف لائے یا اُنگلیوں سے کہنی کی طرف لے گئے مگر سُنّت کے خِلاف ہوا۔ تَیَمُّم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔[1]

گزارش!

خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے حصول کے لئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نِیَّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی گزارش ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اور روزانہ مُحاسبے کے ذریعے مَدَنی انعامات نامی رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہنے کا ذہن بنے گا۔

مدینہ

1 ..... نماز کے احکام، ص۱۲۸تا۱۲۹۔

www.dawateislami.net

مَرَضُ الْمَوت میں بھی ایثار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! کوئی اپنی زندگی ہی میں مال سے مسجد وغیرہ بنوا کر ثوابِ جاریہ کی ترکیب بنانے میں کامیاب ہو جائے! رہی اولاد، تو ان سے اگر کوئی مالدار آدمی یہ امید رکھتا ہو کہ یہ ثوابِ جاریہ کی ترکیب کریں گے تو اس کی شاید بہُت بڑی بھول ہے، آج کل ترکے کی تقسیم میں جو اَولاد خونریزی تک سے باز نہیں رہتی وہ خاک اپنے مرحوم باپ کو راحت پہنچانے کا سامان کرے گی! ایثار کا ذِہن بنایئے یہی آخِرت میں کام آئے گا۔ ذرا دیکھئے تو سہی! ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ ثواب کی حرص میں ایثار کے مُعاملے میں کس قدر آگے بڑھے ہوئے تھے چُنانچہ حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرتِ سَیِّدُنا اِمام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ”اِحْیاءُ الْعُلُوم“ میں نَقل کرتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا بِشر بن حارِث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مَرَضُ الْمَوت میں مبتلا تھے، کسی نے آکر سُوال کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنی قمیص اُتار کر اُسے دیدی، اپنے لئے اُدھار کپڑا حاصِل کیا اور اُسی میں اِنتِقال فرمایا۔

(احیاء العلوم، ۳/ ۳۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اخلاص

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ ریاکاری سے خود کو بچانے اور محض رِضائے الٰہی پانے کے لیے نیک اعمال بجالانے کا ذہن بنے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 بار دُرُودِ پاک بھیجتا ہے اللہ پاک اس پر 100 رحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 بار دُرُودِ پاک بھیجے اللہ پاک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور قیامت کے روز اس کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیک اَعمال کے قبول ہونے اور اُن پر اَجر و ثواب پانے کے لیے اِخلاص ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ نماز ہو یا تلاوتِ قرآن، حج ہو یا زکوٰۃ، الغرض کوئی بھی نیک کام ہو اس میں اِخلاص تبھی کہلائے گا کہ جب اسے محض اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر کیا جائے۔ دُنیوی فائدہ حاصل کرنے کی نیت سے کیا جانے والا نیک عمل اِخلاص سے باہر ہو جاتا ہے۔ اس ضِمن میں ایک سبق آموز واقعہ دِل کے کانوں سے سُنیے اور اپنے لیے اِخلاص کا سامان کیجئے چنانچہ

مدینہ

1 ..... معجم اوسط، بقیة ذکر من اسمه محمد، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵۔

www.dawateislami.net

میں تو جہاد ہی کے لیے نکلا ہوں

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں بَراستہ سمندر جہاد کے لئے نکلا تو ہم میں سے کسی نے توشہ دان بیچنا چاہا، میں نے کہا: میں اسے خرید لیتا ہوں تاکہ جہاد میں اس سے فائدہ اُٹھاؤں اور جب فلاں شہر پہنچ جاؤں گا تو اسے بیچ دوں گا اور کچھ نفع کما لُوں گا۔ چنانچہ وہ توشہ دان میں نے خرید لیا، اُسی رات میں نے خواب دیکھا کہ آسمان سے دو آدمی اُترے ہیں، ان میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے: مجاہدین کے نام لکھو۔ چنانچہ وہ اسے لکھوانے لگا کہ فلاں شخص سیر و تفریح کی نیت سے نکلا، فلاں دِکھاوے کے لئے آیا، فلاں تجارت کی غرض سے اور فلاں اللہ پاک کے راستے میں ہے۔ پھر اس نے میری طرف دیکھ کر کہا: لکھو فلاں شخص تجارت کے اِرادے سے نکلا۔ میں نے کہا: میرے بارے میں اللہ پاک سے ڈرو میں تجارت کے لئے نہیں نکلا، نہ میرے پاس سامانِ تجارت ہے جس کی میں تجارت کروں گا، میں تو جہاد کے لئے ہی نکلا ہوں۔ تو اس نے کہا: اے شیخ! تم نے کل ایک توشہ دان خریدا تھا اور تم اس میں نفع حاصل کرنا چاہتے تھے۔ یہ سُن کر میں نے روتے ہوئے کہا: مجھے تاجر نہ لکھو۔ تو اس نے اپنے رفیق کی طرف دیکھ کر کہا: کیا خیال ہے؟ اس نے کہا: لکھو کہ فلاں شخص جہاد کے لئے نکلا تھا لیکن راستے میں اس نے ایک توشہ دان خرید لیا تھا کہ اس سے نفع حاصل ہو، پھر اس کے بارے میں جو اللہ پاک چاہے گا حکم فرمائے گا۔[1]

مدینہ

1 ..... احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، الباب الثانی فی الاخلاص... الخ، ۵/۱۰۶۔

www.dawateislami.net

آج کل آدمی دُنیوی نفع حاصل کرنے کے لیے اپنا دین اور عمل بیچتا نظر آتا ہے۔ بعض لوگ گیارہویں شریف اور دیگر نذر و نیاز کے لیے جب خریداری کرنے جاتے ہیں تو دُکاندار سے کہتے ہیں کہ ہم نے غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے ایصالِ ثواب کے لیے گیارہویں شریف کا اِہتمام کرنا ہے لہٰذا ہمیں اچھے چاول کم قیمت میں دو تو یوں بے چارے اپنے نیک عمل کو ظاہر کر کے قیمت میں رِعایت کرواتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ جب مسجد میں کوئی چیز دینا چاہتے ہیں تو اسے خریدتے وقت دُکاندار سے کہتے ہیں: اچھی کمپنی کی دینا ہمیں مسجد میں دینی ہے تو اس طرح وہ رِعایت کروانے کے لیے اپنے اس نیک عمل کو ظاہر کرتے ہیں۔ یاد رکھیے! آج کل لُوٹ مار کا دور ہے لہٰذا اَب آپ مسجد کے لیے کوئی چیز خریدیں یا اپنے گھر کے لیے، شاید ہی آپ کو صحیح معنوں میں رعایت مل پائے، عام طور پر ہوتا یہی ہے کہ دُکاندار حضرات 50 روپے والی چیز 150 روپے کی بتاتے ہیں اور اگر ان سے مسجد کے نام پر رِعایت کرنے کو کہا جائے تو کہتے ہیں "اچھا مسجد کے لیے ہے تو آپ 100 روپے دے دو" تو اس طرح وہ مسجد کا نام لینے کے باوجود 50 روپے نفع حاصل کر لیتے ہیں۔ یونہی اگر کوئی حج کرنے جارہا ہوتا ہے تو وہ بھی بِلاضرورت لوگوں کے سامنے اپنے حج پر جانے کو ظاہر کر رہا ہوتا ہے اور بات بات پر "میں حج پر جارہا ہوں" کی تسبیح پڑھتا رہتا ہے۔ بعض حاجی جب تسبیح اور اِحرام خریدنے جاتے ہیں تو دُکاندار سے کہتے ہیں: دیکھو! تسبیح کی قیمت صحیح لگانا اور اچھا والا اِحرام دینا ہم حج پر جارہے ہیں۔ الغرض ہمارے معاشرے

www.dawateislami.net

میں عجیب وغریب ماحول بنتا جارہا ہے کہ لوگ دُنیوی فوائد حاصل کرنے کے لیے اپنے نیک اَعمال ظاہر کرتے ہیں۔ ایسوں کو سوچنا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو آخرت میں ان سے یہ کہہ دیا جائے کہ تم نے اپنے نیک اَعمال کا بدلہ دُنیوی فوائد پانے کی صورت میں حاصل کر لیا اور اب تمہارے لیے کچھ نہیں ہے۔ یاد رکھیے! ہمیں اللہ پاک نے خالص اپنے لیے عبادت کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے جیسا کہ پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ کی آیت نمبر 5 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ۝۵

ترجمۂ کنزالعرفان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے، ہر باطل سے جدا ہو کر اور نَماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الجِنان میں ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ وہی عمل اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول کیا جائے گا جو خالص اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے کیا گیا ہوگا۔[1]

تمام اَعمال میں نیت کی اِصلاح ضروری ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[2] علمِ دین محض اللہ پاک کی رِضا پانے اور

مدینہ

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۳۰، البیّنہ، تحت الآیۃ: ۵، ۱۰/ ۷۸۴۔

2 ..... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی... الخ، ۱/ ۵، حدیث: ۱۔

www.dawateislami.net

ثوابِ آخرت کمانے کی نیت سے حاصل کیجئے، بعد میں بھلے آپ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ دَرس و تدریس کر کے اِجارہ حاصل کریں۔ اسی طرح اگر قِراءَت سیکھنی ہے تو اس نیت سے نہ سیکھیں کہ اچھی نوکری مل جائے گی بلکہ رِضائے الٰہی پانے کی نیت سے سیکھیں اگرچہ بعد میں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ دوسروں کو سِکھائیں اور اُجرت پائیں۔ بدقسمتی سے ہمارے یہاں بہت سے نیک کام محض Professional base (یعنی پیشہ ورانہ بنیاد) پر کیے جانے لگے ہیں تو پھر اِخلاص کہاں سے آئے گا؟ آج کل اللہ پاک کی رِضا کے لیے کوئی کوئی عمل کرتا ہے حالانکہ جو عمل اِخلاص کے ساتھ محض اللہ پاک کے لیے کیا جاتا ہے اس کے بڑے فضائل ہیں۔ بطورِ ترغیب اِخلاص کی فضیلت پر دو اَحادیثِ مبارکہ سُنیے اور اپنے اَندر اِخلاص کا جذبہ پیدا کیجئے:

اِخلاص کی فضیلت پر دو فرامینِ مصطفٰے

(1) حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس مسلمان میں یہ تین اَوصاف ہوں اس کے دِل میں کبھی کھوٹ نہ ہو گا: (1) اس کا عمل خالص اللہ پاک کے لئے ہو (2) وہ آئمۂ مسلمین کے لئے خیر خواہی کرے (3) اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑے۔[1]

(2) حضرتِ سَیِّدُنا سَعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک اس اُمّت کے کمزور لوگوں کی دُعاؤں، ان کی نمازوں اور اُن

مدینہ

1 ..... ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع، ۴/۲۹۹، حدیث: ۲۶۶۷۔

www.dawateislami.net

کے اِخلاص کی وجہ سے اِس اُمّت کی مدد فرماتا ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر عمل اِخلاص کے ساتھ محض اللہ پاک کے لیے ہو گا تو آخرت میں اس کا بہترین بدلہ ملے گا اور اگر دُنیا کے لیے ہو گا تو دنیا میں ہی اس کا صِلہ مل جائے گا اور آخرت میں کچھ نہ ملے گا جیسا کہ پارہ 12 سورۂ ھود کی آیت نمبر 15 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے: اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو اپنے نیک اَعمال سے دُنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو اور اپنی کم ہمتی سے آخِرت پر نظر نہ رکھتا ہو تو ہم انہیں ان کے اَعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور جو اعمال اُنہوں نے طلبِ دُنیا کے لئے کئے ہیں ان کا اَجر صحت و دولت، وُسعتِ رزق اور کثرتِ اَولاد وغیرہ سے دُنیا ہی میں پورا کر دیں گے اور طلبِ دنیا کے لئے کئے ہوئے اَعمال کے اَجر میں کمی نہ کریں گے بلکہ ان اَعمال کا پورا اور کامل اَجر دیں گے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ دنیا کی طلب اور اس کی زیب و زینت اور آرائش پانے کی خاطر نیک اعمال کرتے ہیں انہیں ان اَعمال کا بدلہ دُنیا میں ہی مختلف اَنداز سے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں

مدینہ

1 ..... نسائی، کتاب الجهاد، الاستنصار بالضعیف، ص۵۱۸، حدیث: ۳۱۷۵۔

www.dawateislami.net

ان کا کوئی حِصّہ باقی نہیں رہتا۔[1]

بِلاضرورت نیک اَعمال ظاہر کرنے کی وجہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بِلاضرورت دوسروں کے سامنے اپنے نیک اَعمال ظاہر کرنے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کو یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ اِخلاص کسے کہتے ہے؟ مسلمانوں کو ریاکاری سے بچانے کی نیت سے اِخلاص کی تعریف پیشِ خدمت ہے چنانچہ

اِخلاص کی تعریف

کسی بھی نیک عمل میں محض رِضائے الٰہی حاصل کرنے کا اِرادہ کرنا اِخلاص کہلاتا ہے۔[2]

اِخلاص کے مُتَعلِّق بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے پانچ فرامین

(1) حضرت سیِّدُنا یعقوب مَکْفُوف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اِس طرح چھپائے جس طرح اپنے گناہ چھپاتا ہے۔[3]

(2) حضرتِ سیِّدُنا سَری سَقَطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر تم اِخلاص کے ساتھ علیٰحدگی میں دو رَکعتیں پڑھو تو یہ بات تمہارے لئے 70 یا 700 اَحادیث عمدہ اَسناد کے

مدینہ

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۱۵، ۴/ ۴۱۱۔

2 ..... احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، الباب الثانی فی الاخلاص... الخ، ۵/ ۱۰۶۔

3 ..... احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، الباب الثانی فی الاخلاص... الخ، ۵/ ۱۰۵۔

www.dawateislami.net

ساتھ لکھنے سے بہتر ہے۔[1]

(3) ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا قول ہے: ایک ساعت کا اِخلاص ہمیشہ کی نَجات کا باعِث ہے لیکن اِخلاص بَہُت کم پایا جاتا ہے۔[2]

(4) حضرتِ سَیِّدُنا خواص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص رِیاست (یعنی اِقتِدار اور دوسروں پر بَرتری) کا پیالہ پیتا ہے وہ بندگی کے اِخلاص سے نکل جاتا ہے۔[3]

(5) حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں کی وجہ سے عمل چھوڑنا رِیا ہے اور مخلوق کو دِکھانے کے لیے عمل کرنا شرکِ (اصغر) ہے۔[4]

اِخلاص کے ذریعے شیطان پر قابو پایا جاسکتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِخلاص ایک ایسا ہتھیار ہے جس کے ذریعے شیطان پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اللہ پاک کے مخلص بندوں پر شیطان لعین کا بَس نہیں چلتا اور اس نے خود اللہ پاک کی جناب میں اس بات کا اِقرار کیا ہے جیسا کہ پارہ 23 سورۂ ص کی آیت نمبر 82 اور 83 میں ہے:

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۸۳﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اس نے کہا: تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا مگر جو اِن میں تیرے چُنے ہوئے بندے ہیں۔

مدینہ

1 ..... احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، الباب الثانی فی الاخلاص... الخ، ۵/۱۰۶۔
2 ..... احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، الباب الثانی فی الاخلاص... الخ، ۵/۱۰۶۔
3 ..... احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، الباب الثانی فی الاخلاص... الخ، ۵/۱۱۰۔
4 ..... احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، الباب الثانی فی الاخلاص... الخ، ۵/۱۱۰۔

www.dawateislami.net

یاد رکھیے! اِخلاص میں بڑی طاقت ہے اور اس کے آگے شیطان بے بس اور مغلوب ہو جاتا ہے جبکہ اِخلاص نہ ہونے کی صورت میں وہ غالب آجاتا ہے۔ اس ضِمن میں ایک حِکایت سُنیے اور اپنے اَندر اِخلاص کا جذبہ پیدا کیجئے چنانچہ

اِخلاص فَروش

کسی عَلاقے میں ایک بہت بڑا درخت تھا، لوگ اس کی پوجا کیا کرتے تھے اور اس طرح اس عَلاقے میں کفر و شِرک کی وَبا بہت تیزی سے پھیل رہی تھی۔ ایک مسلمان شخص کا وہاں سے گزر ہوا تو اسے یہ دیکھ کر بہت غُصّہ آیا کہ یہاں غَیْرُ اللہ کی عِبادت کی جارہی ہے چنانچہ وہ جذبۂ تَوحید سے مَعمور بڑی غضبناک حالت میں کلہاڑا لے کر اس درخت کو کاٹنے چلا، اس کے اِیمان نے یہ گوارا نہ کیا کہ اللہ پاک کے سِوا کسی اور کی عِبادت کی جائے۔ اسی جذبہ کے تحت وہ درخت کاٹنے جارہا تھا کہ شیطان مردود اس کے سامنے اِنسانی شکل میں آیا اور کہنے لگا: تُو اتنی غضبناک حالت میں کہاں جارہا ہے؟ اس مسلمان نے جواب دیا: میں اس درخت کو کاٹنے جارہا ہوں جس کی لوگ عِبادت کرتے ہیں۔ یہ سُن کر شیطان مردود نے کہا: جب تُو اس درخت کی عبادت نہیں کرتا تو دوسروں کا اس درخت کی عبادت کرنا تجھے کیا نقصان دیتا ہے؟ تُو اپنے اس اِرادے سے باز آ اور واپس چلا جا۔ اس مسلمان نے کہا: میں ہرگز واپس نہیں جاؤں گا۔ مُعاملہ بڑھا تو شیطان نے کہا: میں تجھے وہ درخت نہیں کاٹنے دوں گا چنانچہ دونوں میں کُشتی ہو گئی اور اس مسلمان نے شیطان کو پچھاڑ دیا، پھر شیطان نے اسے

www.dawateislami.net

لالچ دیتے ہوئے کہا: اگر تُو اس درخت کو کاٹ بھی دے گا تو تجھے اس سے کیا فائدہ حاصل ہو گا؟ میرا مشورہ ہے کہ تو اس درخت کو نہ کاٹ، اگر تُو ایسا کرے گا تو روزانہ تجھے اپنے تکیے کے نیچے سے دو دینار ملا کریں گے۔ وہ شخص کہنے لگا: کون میرے لئے دو دینار رکھا کرے گا؟ شیطان نے کہا: میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ روزانہ تجھے اپنے تکیے کے نیچے سے دو دینار ملا کریں گے۔ وہ شخص شیطان کی اِن لالچ بھری باتوں میں آگیا اور دو دینار کی لالچ میں اس نے درخت کاٹنے کا اِرادہ ترک کیا اور واپس گھر لوٹ آیا۔ پھر جب صبح بیدار ہوا تو اس نے دیکھا کہ تکیے کے نیچے دو دینار موجود تھے۔ پھر دوسری صبح جب اس نے تکیہ اُٹھایا تو وہاں دینار موجود نہ تھے، اُسے بڑا غُصّہ آیا اور کلہاڑا اُٹھا کر پھر درخت کاٹنے چلا۔ شیطان پھر انسان کی شکل میں اس کے پاس آیا اور کہا: کہاں کا اِرادہ ہے؟ وہ کہنے لگا: میں اس درخت کو کاٹنے جارہا ہوں جس کی لوگ عبادت کرتے ہیں، میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ لوگ غیرِ خُدا کی عبادت کریں، لہٰذا میں اس درخت کو کاٹ کر ہی دَم لوں گا۔ شیطان نے کہا: تُو جھوٹ بول رہا ہے، اب تُو کبھی بھی اس درخت کو نہیں کاٹ سکتا چنانچہ شیطان اور اس شخص کے درمیان پھر سے کُشتی شروع ہو گئی۔ اِس مرتبہ شیطان نے اس شخص کو بُری طرح پچھاڑ دیا اور اس کا گلا دبانے لگا، قریب تھا کہ اس شخص کی موت واقع ہو جاتی۔ اس نے شیطان سے پوچھا: یہ تو بتا کہ تُو ہے کون؟ شیطان نے کہا: میں ابلیس ہوں اور جب تُو پہلی مرتبہ درخت کاٹنے چلا تھا تو اس وقت بھی میں نے ہی تجھے روکا تھا لیکن اس وقت تُو نے مجھے

www.dawateislami.net

گرا دیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت تیرا غُصہ اللہ پاک کے لئے تھا لیکن اس مرتبہ میں تجھ پر غالب آگیا ہوں کیونکہ اَب تیرا غُصّہ اللہ پاک کے لئے نہیں بلکہ دیناروں کے نہ ملنے کی وجہ سے ہے لہٰذا اب تُو کبھی بھی میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ (1)

اس حکایت سے پتا چلا کہ جس نیک کام میں اِخلاص ہو اس میں بڑی برکت ہوتی ہے اور شیطان اس کے آگے بے بس ہو جاتا ہے اور اگر اِخلاص نہ ہو تو شیطان قابو پا لیتا ہے۔ دیکھیے! اِخلاص میں بڑی طاقت ہے لیکن آج تک ہم نے اسے سمجھا ہی نہیں اور ہم اپنی حکمت عملیوں میں لگے رہتے ہیں حالانکہ بعض حکمتِ عملیاں شریعت کے خلاف ہوتی ہیں۔ بعض اوقات شیطان ہمیں اس طرح گھماتا ہے کہ ہم جسے نیکی سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ درحقیقت نیکی نہیں ہوتی اور بڑے بڑے لوگ شیطان کے چکر میں آجاتے ہیں۔ شیطان کے واروں سے بچنا بہت مشکل ہے اور اس کے بہکاوے سے وہی بچ پاتا ہے جسے اللہ پاک سمجھ عطا فرماتا ہے۔

شیطان ہر مُعاملے میں بہکانے کی کوشش کرتا ہے

شیطان ہر مُعاملے میں آدمی کو بہکانے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ مسلمانوں کی اِصلاح کے مُعاملے میں بھی اچھوں اچھوں کو بہکاتا اور گناہوں میں پھنساتا ہے مثلاً کوئی مبلغ کسی محفل میں بیان کرنا چاہتا ہے لیکن وہاں اس سے اچھا بیان کرنے والا آگیا اور اِنتظامیہ نے اس سے بیان کروالیا تو مبلغ رنجیدہ ہو جائے گا، اب شیطان چیونٹی سے

مدینہ

1 ..... احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، الباب الثانی فی الاخلاص... الخ، ۵/۱۰۵۔

www.dawateislami.net

بھی مخفی چال کے ذریعے اس مبلغ کے دل میں آئے گا، طرح طرح کے وسوسے دلائے گا اور پھر مبلغ بے چارہ بیان کرنے والے کی غیبت میں پڑ جائے گا۔ اسی طرح مبلغین کے عِلاوہ دیگر لوگ جو دین کا کام کر رہے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسے مُعاملات پیش آتے رہتے ہیں مثلاً ایک شخص کوئی دینی کام کرنا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے کسی اور نے وہ کام کر دیا تو اب شیطان اُسے بہکائے گا کہ یہ دینی کام تو تم کرنا چاہتے تھے مگر فلاں نے کر لیا اور تم اس نیکی سے محروم ہو گئے، یہ سوچ کر وہ شخص رنجیدہ ہو گا اور پھر شیطان اس کے دِل میں حسد کا جذبہ پیدا کرے گا، اس سے غیبتیں کروائے گا اور یوں وہ بے چارہ شیطان کا کھلونا بن جائے گا۔ ہونا یہ چاہیے کہ ہم جس کی اِصلاح کرنا چاہتے ہیں اگر کوئی دوسرا اُس کی اصلاح کر دے تو ہم خوش ہوں اور اس کے بارے میں اپنے دِل میں بالکل حسد کا جذبہ پیدا نہ ہونے دیں۔ بعض اَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی کسی مالدار یا بڑے اَفسر کے سامنے حق بات کہہ دے تو وہ شیطان کے بہکاوے میں آکر دوسروں کے سامنے اس طرح کی ڈِینگیں مارتا ہے کہ میں کسی کے باپ سے نہیں ڈرتا، میں تو فلاں بڑے آدمی کو کَھری کَھری سُنا دیتا ہوں تو یوں بے چارہ لوگوں کو اپنی بہادری جتا کر ریاکاری کی تباہ کاری میں جا پڑتا ہے۔ نیز اگر کوئی عام آدمی کسی بڑے عُہدے دار کے سامنے حق بات کہہ دے تو اُس کے اِس عمل سے بعض لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ دِل ہی دِل میں کُڑھنے لگتے ہیں کہ ہم نے اِصلاح کیوں نہ کی تاکہ ہماری واہ واہ ہوتی اور لوگ ہماری تعریف کرتے تو یوں بے چارے

www.dawateislami.net

اِخلاص کی کمی کے باعث حسد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

وَعظ و بیان میں اِخلاص کی تین علامات

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وَعظ و بیان میں اِخلاص کی علامات کو کچھ یوں بیان فرماتے ہیں: (1) اگر وَعظ و بیان کرنے والے کے سامنے ایسا شخص آجائے جو اس سے اچھا وَعظ کرنے والا ہو یا اس سے زیادہ علم رکھنے والا اور لوگوں میں زیادہ مقبول ہو تو اس (عالِم یا واعِظ) کو خوشی ہو، اس سے حسد نہ ہو۔ البتہ غِبْطہ کرنے میں کوئی حَرَج نہیں اور غِبْطہ یہ ہے کہ جیسا اس کا علم ہے ویسے علم کی تمنا اپنے لئے بھی کرے۔ (2) بیان کے دوران اگر کوئی اعلیٰ عہدیدار اس کی مجلس میں آجائے تو اس کی وجہ سے اس کی گفتگو میں کوئی فرق نہ آئے بلکہ جیسے پہلے تھا اسی حال پر رہے اور تمام لوگوں کو ایک ہی نگاہ سے دیکھے۔ (3) وَعظ و بیان کرنے والا اس بات کی چاہت نہ رکھے کہ لوگ راستے اور بازار میں اس کے پیچھے پیچھے چلیں۔[1]

دوسروں کے سامنے عبادت میں چستی اور تنہائی میں سُستی

بہت سے نیک اَعمال ایسے ہیں کہ جنہیں لوگ دوسروں کے سامنے خوب بنا سَجا کر چُستی سے پیش کرتے ہیں اور تنہائی میں یا تو انہیں بالکل ہی چھوڑ دیتے ہیں یا سُستی سے اَدا کرتے ہیں۔ یاد رکھیے! رِیاکاری کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ دوسروں کے سامنے عمل کو چُستی سے اَدا کیا جائے اور اکیلے میں سُستی سے۔ رِیاکاری کی اس علامت

مدینہ

1 ..... احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، ۳/۴۰۳۔

www.dawateislami.net

پر غور کیا جائے تو شاید بہت سوں کو پتا چل جائے گا کہ واقعی ہماری یہی حالت ہے کہ ہم دوسروں کے سامنے عمل کرنے میں بڑی چُستی دِکھاتے ہیں جبکہ اکیلے میں سُستی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ محفل میں نعت شریف سُنتے ہوئے خوب سَر ہلاتے اور رونے جیسی شکل بناتے ہیں لیکن جب اکیلے میں نعت شریف سُنتے ہیں تو اُن کے جذبات ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ یونہی جس محفل میں زیادہ آدمی ہوں یا کسی مالدار نے محفل سجائی ہو تو نعت خواں حضرات وہاں بڑے ذوق وشوق سے نعت شریف پڑھنے کے لیے تشریف لے جاتے ہیں اور جہاں آدمی کم ہوں یا کسی غریب نے محفل کا اِہتمام کیا ہو تو وہاں جانے سے کَتراتے ہیں اور اپنی جگہ کسی چھوٹے نعت خوان کو بھیج دیتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی محفل میں بہترین ایکو ساؤنڈ ہو یا نوٹ چل رہے ہوں تو نعت پڑھتے چلے جاتے ہیں اور اگر عام سا ایکو ساؤنڈ ہو یا پھر نوٹ نہ چل رہے ہوں تو ایک دو نعتیں پڑھ کر محفل سے رُخصت ہو جاتے ہیں۔ ایسے نعت خوانوں کو سوچنا چاہیے کہ وہ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کے لیے نعتیں پڑھ رہے ہیں یا اس لیے کہ لوگ داد دے رہے ہیں یا نوٹ آ رہے ہیں یا مالدار کی محفل ہے؟ ہر شخص کو اپنے عمل پر خوب خوب غور کرنا چاہیے کہ اس کا عمل اللہ پاک کو راضی کرنے کے لیے ہے یا اپنی دُنیوی اَغراض کو پورا کرنے کے لیے؟ دیکھیے! جو بندہ اللہ پاک کے لیے عمل کرتا ہے اس میں قُدرتی طور پر جَاذِبِیَّت پیدا ہوتی ہے، اس کے دِل میں نور پیدا ہوتا ہے، لوگ اس کی طرف مائل ہوتے ہیں اور

www.dawateislami.net

پھر وہ ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے۔ آج کل ہماری حالت یہ ہے کہ لوگ ہمیں دیکھ کر دُور بھاگتے ہیں، شاید یہ اِخلاص نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

نیت کی اِصلاح بہت ضروری ہے

نیت کی اِصلاح بہت ضروری ہے۔ ایک ہی کام اچھی نیت سے باعثِ ثواب اور بُری نیت سے باعثِ عذاب بن جاتا ہے مثلاً کوئی شخص آٹے کی بوری نہیں اُٹھا پارہا اور آپ نے اللہ پاک کی رِضا کی خاطر اس کا ساتھ دیا اور بوری اُٹھوا کر اس کے سر پر رکھوا دی تو اب اللہ پاک بھی آپ سے راضی ہو جائے گا، وہ بندہ بھی بہت خوش ہو گا اور آپ کے لیے ثواب کا ڈھیر لگ جائے گا، اگر آپ نے لوگوں کو اپنی طاقت دِکھانے کی نیت سے بوری اُٹھوائی کہ میں اِتنی بھاری بوری بڑے آرام سے اُٹھا لیتا ہوں تو پھر یہ "نیت میں خطرہ" والی بات بن جائے گی۔ یہ تو ایک دُنیوی مثال تھی، اب اگر کسی نے عبادت ہی اس لیے کی کہ لوگ "واہ وا" کریں تو یہ ریاکاری ہے اور اس کے باعث آخرت میں بھی پکڑ ہو سکتی ہے۔ عبادت میں کہیں ریاکاری داخل نہ ہو جائے اس حوالے سے ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم بہت ہی زیادہ حسّاس ہوا کرتے تھے چنانچہ

30 برس کی نمازیں دُہرائیں

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 30 برس کی نمازیں دُہرائیں، وجہ اِس کی یہ ہوئی کہ میں ہمیشہ ہر نماز پہلی صَف میں باجماعت اَدا کرتا رہا۔ 30 برس کے بعد کسی مجبوری کے سبب تاخیر ہو گئی اور مجھے دوسری صَف میں جگہ ملی، اِس سے مجھے

www.dawateislami.net

شرمندگی محسوس ہوئی کہ آج لوگ کیا کہیں گے! یہ خیال آنے کے سبب میں جان گیا کہ جب لوگ مجھے پہلی صَف میں دیکھتے تھے تو اِس سے مجھے خوشی ہوتی تھی اور یہ بات میرے دل کی راحت کا باعِث بنتی تھی (ورنہ مجھے شرمندگی ہوتی ہی کیوں، کہ آج لوگ کیا کہیں گے! تو گویا 30 برس سے میں لوگوں کو دکھانے کیلئے پہلی صَف میں نَماز پڑھتا رہا ہوں!)۔[1]

عِطْر لگانے میں بھی اخلاص ہونا چاہیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر عمل میں اِخلاص کی کوشش کیجئے یہاں تک کہ جب عِطْر لگائیں تو اس میں بھی اللہ پاک کی رِضا کو پیشِ نظر رکھیے کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے: جس نے اللہ پاک کی رِضا کے لیے خوشبو لگائی تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کی مہک کَستوری سے بھی زیادہ خوشبو دار ہو گی اور جس نے اللہ پاک کے سِوا کسی اور کے لیے خوشبو لگائی تو بروزِ قیامت وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کی بُو مُردار سے بھی زیادہ بدبو دار ہو گی۔[2] اسے یوں سمجھیے کہ کسی نے جمعہ کے دِن اس نیت سے خوشبو لگائی کہ جُمعہ کے دِن خوشبو لگانا سُنت ہے، یا یہ نیت کی کہ وہ مسجد میں جارہا ہے جہاں فرشتے بھی ہوتے ہیں اور نمازی بھی، تو خوشبو لگا کر وہ انہیں اپنے پسینے کی بدبو سے بچائے گا اور اُن کے لیے فرحت کا باعث بنے گا تو اب اس کا خوشبو لگانا اللہ پاک کے لیے ہو گا، اگر اس نیت سے لگائی کہ لوگوں پر اپنا رُعب جمائے

مدینہ

1 ..... احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، الباب الثانی فی الاخلاص... الخ، ۵/۱۰۸۔

2 ..... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصیام، باب المراۃ تصلی... الخ، ۴/۲۴۷، حدیث: ۷۹۶۳۔

www.dawateislami.net

گا تا کہ لوگ یہ بولیں کہ فلاں صاحب بڑی عمدہ اور اعلیٰ خوشبو لگاتے ہیں یا اس لیے لگائی تا کہ لوگ کہیں کہ فلاں صاحب بہت خوشبو دار ہیں اور ہر وقت خوشبو میں بسے رہتے ہیں تو ظاہر ہے یہ ریاکاری والے اَنداز ہیں، ان پر ثواب نہیں بلکہ عذاب ملے گا۔ یاد رکھیے! نیت دِل کے اِرادے کو کہتے ہیں لہٰذا اگر کسی نے زبان سے تو اچھی اچھی نیتیں کیں مثلاً سنت پر عمل کرنے کے لیے یا لوگوں کو پسینے کی بدبُو سے بچانے کے لیے خوشبو لگا رہا ہوں لیکن اس کے دِل میں اپنی واہ واچاہنے اور اپنے خوشبو دار ہونے کا ڈنکا بجانے کی نیت ہو تو یہ اخلاص کے مُنافی ہے۔ پتا چلا نیت کی دُرُستی کے لیے دِل کی اِصلاح بہت ضروری ہے۔ خوشبو لگانے سے پہلے اپنے آپ کو ریاکاری سے بچانے اور اِخلاص کا جذبہ پانے کے لیے حسبِ موقع اچھی اچھی نیتیں کر لیا کریں اِنْ شَآءَ اللہ ڈھیروں نیکیاں ہاتھ آئیں گی۔ اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کی نیت سے خوشبو سے متعلق چند اچھی نیتیں پیش کرتا ہوں سُنیے اور عمل کی کوشش کیجئے:

خوشبو لگانے کی چند اچھی نیتیں

(1) خوشبو لگانا سنت ہے اس لئے خوشبو لگاؤں گا (2) لگانے سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھوں گا (3) خوشبو لگاتے ہوئے دُرُود شریف پڑھوں گا (4) خوشبو لگانے کے بعد اَدائے شکرِ نعمت کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہوں گا (5) خوشبو لگا کر فِرشتوں اور مسلمانوں کو خوشی پہنچاؤں گا (6) لباس وغیرہ سے بدبُو دُور کر کے مسلمانوں کو غیبت

www.dawateislami.net

کے گناہوں سے بچاؤں گا (کیونکہ کسی مسلمان کا لباس وغیرہ بدبُودار ہو تو بلا اِجازتِ شَرعی اُس کے پیچھے سے مَثَلاً اِس طرح کہنا کہ "اِس کے لباس یا ہاتھوں یا مُنہ سے بدبُو آرہی تھی" غیبت ہے) (7) خوشبو لگا کر نماز کے لیے زینت حاصل کروں گا۔ ان نیتوں کے عِلاوہ بھی حسبِ موقع اچھی اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں۔

دُنیا پسند کرتی ہے عطرِ گُلاب کو
لیکن مجھے نبی کا پسینہ پسند ہے

بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے اخلاص حاصل کرنے سے متعلق چند مدنی پھول پیش کرتا ہوں سنیے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے: (1) اپنی نیت دُرست کیجئے کیونکہ جب تک نیک کام کرنے کی نیت صحیح نہیں ہوگی اخلاص حاصل نہیں ہو سکتا (2) کوئی بھی نیک کام دُنیا کا کوئی مقصد حاصل کرنے کے لئے نہ کیجئے بلکہ اپنی خواہشات کے آگے رَبّ کی رِضا کو ترجیح دیجئے (3) اِخلاص کے ساتھ عمل کرنے کے فوائد اور اِخلاص نہ ہونے کی وجہ سے آخرت میں ہونے والے نقصانات کو پیشِ نظر رکھئے (4) عاشقانِ رسول کی صحبت اِختیار کیجئے اور ایسی کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن میں اخلاص کے حوالے سے بزرگوں کے اَقوال، حِکایات اور رِوایات وغیرہ ہوں۔ (5) کوئی بھی کام کرنا ہو بس یہ پیشِ نظر رکھ لیجئے کہ "اللہ دیکھ

www.dawateislami.net

رہا ہے۔"[1] (6) اپنا عمل جاری رکھیے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: بندہ اِخلاص کی بنیاد پر عمل شروع کرے لیکن ریاکاری حملہ آور ہو تو اسے چاہئے کہ عمل نہ چھوڑے بلکہ زبردستی نفس کو اِخلاص کی طرف لائے یہاں تک کہ عمل پورا ہو جائے کیونکہ شیطان پہلے تمہیں عمل چھوڑنے کی طرف بلائے گا اگر تم نے اسے قبول نہ کیا تو وہ تمہیں ریاکاری کی طرف بلائے گا اگر تم نے قبول نہ کیا تو وہ تم سے کہے گا: یہ عمل خالص نہیں ہے تم ریاکار ہو اور تمہاری محنت ضائع ہے، لہٰذا ایسے عمل کا کیا فائدہ جس میں اخلاص ہی نہ ہو؟ حتّٰی کہ وہ تمہیں عمل چھوڑنے پر اُبھارنے لگے گا اگر تم نے عمل چھوڑ دیا تو شیطان کی مُراد پوری ہو جائے گی۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تکبر، حسد، غیبت اور ریاکاری جیسے باطنی گناہوں سے خود کو بچانے اور اِخلاص کا جذبہ پانے کے لیے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول وابستہ ہو جائیے اِنْ شَآءَ اللہ اس پیارے پیارے اور مہکے مہکے ماحول کی برکت سے آپ کے اَندر گناہوں سے بچنے اور اِخلاص کے ساتھ نیک کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو گا۔

اے اللہ! ہمیں ریاکاری کی تباہ کاری سے بچا اور اپنی اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کے لیے نیک اَعمال کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدینہ

1 ..... نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص ۲۵۔۲۹ ملخصاً۔

2 ..... احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، ۳/۳۸۶ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

گزارش!

خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے حصول کے لئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نِیَّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی گزارش ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اور روزانہ مُحاسبے کے ذریعے مَدَنی انعامات نامی رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہنے کا ذہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

حُسنِ اخلاق

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ بداخلاقی اور بدزبانی سے بچنے اور مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنے کا ذہن بنے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

ایک بزرگ نے ایک شخص کو بطورِ وظیفہ روزانہ پڑھنے کے لیے دُرُودِ پاک بتادیا اور ساتھ ہی کچھ دُرُودِ پاک کے فوائد سُنا دیے۔ وہ شخص (فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ) بڑے شوق وذوق سے دِن رات دُرُودِ پاک پڑھتا رہا اور اس میں ایسا مصروف ہوا کہ دُنیا کے کام چھوٹ گئے۔ اس کی بیوی فاجِرہ تھی، جب کبھی خاوند کو دیکھتی کہ اس کے منہ سے دُرُودِ پاک کا وِرد جاری ہے تو اسے بے حد ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دِن وہ عورت بولی: ”ارے بدبخت! کیا تم ہر وقت صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد کہتے رہتے ہو، اسے چھوڑو، مَرد بنو اور کچھ کما کر لاؤ“ مگر اس کا شوہر باوجود ایسی طعن و تشنیع کے دُرُودِ پاک کا وِرد نہ چھوڑتا تھا۔ اتفاق سے وہ شخص کسی مالدار شخص کا مقروض تھا، اس نے مطالبہ کیا یہ نہ دے سکا، اس نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ اب اس کی عورت کو اور بھی موقع مِل گیا لہٰذا اس نے خوب زبان دَرازی کی اور شوہر کو بُرا بھلا کہا۔ وہ نیک شخص تنگ آکر آدھی رات کو اُٹھا اور دَربارِ الٰہی میں نہایت ہی عاجزی سے عرض گُزار ہوا: ”یا اللہ! تو سب کچھ جانتا ہے میں بیوی اور قرض خواہ سے لاچار ہو گیا ہوں! تُو بے سہاروں کا سہارا ہے، تُو حاجت مندوں کا حاجت روا ہے۔“ دریائے رحمت جوش میں آیا اور اس پر اللہ کریم نے

www.dawateislami.net

نیند مُسَلَّط کر دی، اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت میں سامنے آئے اور نہایت شیریں زبان سے فرمایا: ”اے پیارے! کیوں اتنے بے قرار ہو؟ گھبراؤ نہیں! تمہارا کام بن جائے گا، میں خود تمہارا مددگار ہوں۔“ اُس نے عرض کی: آپ کون ہیں؟ فرمایا: ”میں وہی ہوں جن پر تو دُرُودِ پاک پڑھتا رہتا ہے۔“

یہ سُن کر وہ بہت خوش ہوا اور اس کے دِل کی ساری بے قراری دُور ہو گئی۔ پھر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”گھبرانے کی ضرورت نہیں! تم صبح وزیرِ اعظم کے پاس جانا اور اس کو وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سنانا۔“ جب وہ بیدار ہوا اور صبح کو اپنے ٹوٹے پھوٹے لباس کے ساتھ وزیرِ اعظم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا دروازہ پر جا کر دربانوں سے کہا: ”میں وزیر صاحب سے مِلنا چاہتا ہوں۔“ درباری اس کی حیثیت اور لباس دیکھ کر مسکرا دیے اور کہا: ”کیا آپ وزیرِ اعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قابل ہیں، چلو یہاں سے بھاگو۔!“ ان درباریوں میں ایک رَحم دِل بھی تھا، اس کو رَحم آ گیا اور اس نے کہا: ”بھائی! ٹھہر جا! میں وزیر صاحب سے عرض کرتا ہوں اگر اِجازت مِل گئی تو ملاقات کر لینا۔“ جب وزیر صاحب سے ماجرا بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا: ”اس آدمی کو بلا لو۔“ جب وہ وزیرِ اعظم کے ہاں پہنچا تو وزیر کے پوچھنے پر سارا واقعہ بیان کر دیا۔ وزیرِ اعظم وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سُن کر بہت خوش ہوا اور اسے بجائے 100 کے 300 روپے دے کر رخصت کیا۔ جب وہ نیک شخص روپے لے کر گھر پہنچا اور بیوی کو دیئے تو وہ بھی خوش ہو گئی۔ بیوی کو روپے دینے کے بعد وہ اپنے کام (یعنی دُرُودِ پاک پڑھنے)

www.dawateislami.net

میں مشغول ہو گیا۔ جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو وہ 100 روپے لے کر عدالت میں جا پہنچا اور حاکم کے سامنے رکھ دیئے۔ قرض خواہ وہ روپے دیکھ کر حاکم سے کہنے لگا: جناب! یہ روپے کہیں سے چوری کر کے لایا ہے کیونکہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ سُن کر حاکم نے پوچھا: بتاؤ! یہ روپے کہاں سے لیے ہیں؟ ورنہ قید کر لیے جاؤ گے۔ اس نے کہا: یہ بات وزیرِ اعظم سے معلوم کرو کہ میرے پاس روپے کہاں سے آئے ہیں؟ حاکم نے وزیرِ اعظم کی خدمت میں خط لکھا، وزیر صاحب نے خط پڑھ کر جواباً لکھا: جج صاحب! خبردار! خبردار! اگر اس بندے کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی کرو گے تو معزول کر دیئے جاؤ گے۔ جج یہ جواب پڑھ کر خوف زدہ ہو گیا، اس نے اس نیک شخص کو اپنی کرسی پر بٹھایا، بڑی خاطر داری کی اور جو 100 روپے اس نیک شخص نے دیئے تھے وہ واپس کر کے قرض خواہ کو اپنی طرف سے 100 روپے دے دیے۔ قرض خواہ نے جب یہ منظر دیکھا تو خیال کیا کہ جب وزیرِ اعظم اور حاکم بھی اس کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خُدا بھی اس کے ساتھ ہے، اس نے وہ 100 روپے اسے واپس دے دیے۔ معلوم ہوا! دُرُودِ پاک دونوں جہان کی مرادیں پوری کرتا ہے۔[1]

ہر دَرد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

تعویذ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

1 ..... آبِ کوثر، ص۱۱۸۔

www.dawateislami.net

حمام کا مالک بھاگ گیا

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی مایہ ناز کتاب ”کیمیائے سعادت“ میں ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حُسنِ اَخلاق کا بڑا دلچسپ واقعہ کچھ اس طرح نقل کرتے ہیں کہ اُن کے گھر کے قریب ایک حمام تھا، پہلے کے لوگ حمام میں نہایا کرتے تھے، آج کل کی طرح ہر گھر میں شاور یا فوّارے نہیں لگے ہوتے تھے، پہلے تو بڑے غریب لوگ ہوتے تھے، رنگ کے کالے لیکن دِل کے اُجیالے تھے۔ اسی طرح کے ایک سِیاہ فام بزرگ تھے جو نہانے کی غرض سے حمام میں داخل ہوتے تو لوگ ان کی تعظیم کی خاطر حمام کو خالی کر دیا کرتے تھے۔ ایک بار یہ نہانے کے لیے تشریف لے گئے، حسبِ معمول لوگوں نے حمام خالی کر دیا۔ ابھی انہوں نے نہانا شروع بھی نہ کیا تھا کہ اتفاق سے ایک دیہاتی کِسان بھی حمام میں آگیا، چونکہ وہ کسی اور عَلاقے کا رہائشی تھا جس کے سبب وہ سمجھا کہ شاید یہ کوئی حبشی غلام ہے لہٰذا اس دیہاتی کِسان نے ان کو حبشی غلام سمجھ کر اَحکامات جاری کرنے شروع کر دیے کہ ”گرم پانی بالٹی میں ڈالو“، ”مٹی لے آؤ“، ”تولیا لے آؤ“، ”صابن لے آؤ“ وغیرہ۔ وہ آرڈرز جاری کرتا رہا اور یہ اس کے اَحکامات بجالاتے رہے۔ اسی دوران حمام کا مالک بھی آپہنچا۔ اس نے جب یہ مُعاملہ دیکھا کہ ایک دیہاتی کِسان ایک وَلی کو آرڈرز دے رہا ہے اور وہ خاموشی سے اس کے کام کر رہے ہیں تو اس کی حالت خراب ہوگئی اور وہ شرم کے مارے حمام چھوڑ کر بھاگ گیا۔ بہر حال جب وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ حمام سے

www.dawateislami.net

باہر تشریف لائے تو لوگوں نے انہیں حمام کے مالک کے بھاگنے کی وجہ بتائی۔ انہوں نے فرمایا: اس میں بھاگنے والی کیا بات ہے؟ اس میں اس بیچارے کسان کا قُصور بھی کیا ہے؟ میرا رنگ ہی کالا ہے۔ (1)

اے عاشقانِ اولیا! دیکھا آپ نے ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کس قدر اچھے اخلاق والے اور عاجِزی و اِنکساری کے پیکر ہوتے تھے، جو نفس کی خاطِر غصہ کرنے اور تکبر کی آفت میں مُبْتَلا ہونے کے بجائے تحمل مِزاجی، عاجِزی و اِنکساری کا مُظاہرہ کرتے تھے۔ ایک معمولی دیہاتی ایک بہت بڑے وَلی کو احکامات جاری کرتا رہا مگر قربان جائیے! وہ خادم کی طرح اس کے احکامات کو پورا فرماتے رہے۔ افسوس! علمِ دین سے دُوری کے سبب آج مُعاملہ اس کے اُلٹ دِکھائی دیتا ہے۔ آج اگر کوئی مالدار، اَفسر، وزیر، مُشیر، M.P.A یا M.N.A، نگران، مینیجر، سپروائزر، کارخانے دار بن جائے یا کوئی چھوٹا سا بھی منصب مِل جائے اور پھر کوئی عام انسان اسے کوئی کام کہہ دے مثلاً پانی پِلا دیجئے، فُلاں چیز اُٹھا دیجئے، فلاں کام کر دیجئے تو وہ اسے اپنی نفسانی ضِد کا مسئلہ بنا کر اپنی شان کے خلاف سمجھنے لگتا ہے کہ کہاں یہ پھٹی پُرانی چپل والا اور کہاں میں 17 گریڈ کا آفیسر، میں بیان کرنے والا یہ بیان سُننے والا، اب کیا کرائے کے مکان میں رہنے والا ہمیں حکم دے گا؟ اسے تو میری خدمت کرنی چاہئے نہ کہ خدمت لینی چاہئے، اس کو مجھے حکم دیتے ہوئے شرم آنی چاہئے کہ اتنے بڑے بزرگ کو پانی پلانے کا بول رہا ہے، اس کو اپنی

(1) ..... کیمائے سعادت، رکن سوم مہلکات، علامت خوی نیکو، ۲/۵۲۹۔

www.dawateislami.net

اوقات میں رہنا چاہئے، کچھ زیادہ ہی پَر نکلنے لگے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھیے! اس طرح کی سوچ رکھنا یقیناً عقلمندی نہیں کیونکہ حقیقتاً بزرگی اس چیز کا نام ہے کہ بندے کے اندر کُوٹ کُوٹ کر حُسنِ اَخلاق بھرا ہوا ہو اور وہ عاجزی و اِنکساری کا پیکر ہو لہٰذا حُسنِ اَخلاق کو اپنی طبیعت کا حصہ بنائیے اور عاجزی و انکساری کے پیکر بن جائیے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مبارکہ میں حُسنِ اَخلاق کے بہت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ بطورِ ترغیب تین فرامینِ مصطفےٰ سُنیے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے:

(1) محبوبِ رحمٰن، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ یعنی بے شک بندہ حُسنِ اَخلاق کے ذَریعے دِن میں روزہ رکھنے اور رات میں قِیام (یعنی عبادت) کرنے والوں کے دَرَجے کو پالیتا ہے۔“[1]

(2) مدینے کے تاجدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”اِنَّ الرَّجُلَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ السَّاهِرِ بِاللَّیْلِ الظَّامِئِ بِالْهَوَاجِر یعنی بندہ حُسنِ اَخلاق کی وجہ سے تہجد گزار اور سخت گرمی میں روزے کے سبب پیاسا رہنے والے کے دَرَجے کو پالیتا ہے۔“[2]

مدینہ

1 ..... ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/۳۳۲، حدیث: ۴۷۹۸۔

2 ..... الاستذکار للقرطبی، باب ما جاء فی حسن الخلق، ۸/۲۷۹، حدیث: ۱۶۷۲۔

www.dawateislami.net

(3)پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِی الْمِیزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ یعنی میزانِ عمل (یعنی ترازو) میں حُسنِ اَخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں۔"(1)

نعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا
یہ کرم یا مُصْطَفٰے فرمایئے (وسائلِ بخشش)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! دیکھا آپ نے! حسنِ اخلاق کی وجہ سے انسان کو کیسی کیسی برکتیں ملتی ہیں۔ یاد رہے! حُسنِ اَخلاق دِل جیتنے کا زَبَردَست مَدَنی نُسْخَہ ہے اور یہ ایسا نُسْخَہ ہے جو ہر شخص کے لئے فائدے مَنْد ہے کیونکہ اچّھے اَخلاق میں نہ تو رَقْم خَرْچ ہوتی ہے اور نہ ہی اِس میں کوئی نُقصان ہے۔

بااَخلاق اَفراد کے مُعاشرے پر اَثرات

اے عاشقانِ رسول! بااخلاق افراد کے مُعاشرے پر بہت گہرے اَثرات پڑتے ہیں، مثلاً بااَخلاق اَفراد کی بَرَکت سے گھر، محلہ، خاندان بلکہ پورا مُعاشرہ اَمن کا گہوارا بن جاتا ہے۔ ان کے بچے بااَخلاق ہوتے ہیں، لوگ ان کی بات کو خاص اَہَمِّیَّت دیتے ہیں، لوگ ان سے ملنے کے لئے ترستے ہیں، لوگ انہیں اپنے اِجلاسوں اور مَحافل میں بلانے کو اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہیں اور ایسے لوگ کامیاب سمجھے جاتے ہیں۔ یاد رکھیے! اچھے اخلاق والا جلد ہی ترقی کی منزلیں طے کرلیتا ہے، دوسروں کے مقابلے

(1) ..... ابوداود، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/۳۳۲، حدیث: ۴۷۹۹۔

www.dawateislami.net

میں اچھے اخلاق والے کی ہر کوئی تعریف کرتا ہے، اچھے اخلاق والے کے دشمن کم اور دوست زیادہ ہوتے ہیں، اچھے اخلاق والا دین کا کام اچھے اَنداز میں کر سکتا ہے، اچھے اخلاق والے کی بات میں تاثیر ہوتی ہے اور اس کی بات دِلوں پر اَثر کرتی ہے، اچھے اخلاق والا سامنے والے کو جلدی قائل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اچھے اخلاق والا بہت جلد اپنے مقصد کو پالیتا ہے، اچھے اخلاق والے کی اَولاد میں بھی اچھے اخلاق کے اَثرات دکھائی دیتے ہیں، اچھے اخلاق اپنانے کی بَرَکت سے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھومیں مچ جاتی ہیں، اگر اچھے اخلاق والے کو اِجلاس میں شامل کیا جائے تو مُعاملہ خوش اُسلوبی سے حل ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیے! ضروری نہیں کہ ہم کسی سے مُسکرا کر ملیں تو وہ بھی خندہ پیشانی سے ہمارا اِستقبال کرے بلکہ ممکن ہے سامنے والا ہماری مُسکراہٹ (Smile) کو طَنْز سمجھ کر غُصّے میں آجائے اور بد اَخلاقی سے پیش آئے لہٰذا ایسے موقع پر اللہ پاک کا یہ فرمان پیشِ نظر رکھنا چاہیے:

وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ ؕ	ترجمۂ کنزالایمان: اور نیکی اور بدی برابر نہ
اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ	ہو جائیں گی اے سُننے والے بُرائی کو بھلائی سے
بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ	ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اُس میں دُشمنی تھی
وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ (پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۴)	ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

صَدرُ الْاَفاضِل، حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کا طریقہ بتاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: مَثَلاً غُصّے کو صَبر سے، جَہل

www.dawateislami.net

(یعنی لاعلمی) کو حِلْم (یعنی بُردباری) سے، بدسُلوکی کو عَفو (ودَرگُزر) سے کہ اگر کوئی تیرے ساتھ بُرائی کرے تُو مُعاف کر۔ اِس خَصلت (یعنی عادت) کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دُشمن دوستوں کی طرح مَحبّت کرنے لگیں گے۔[1]

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا
رہے گا سدا خُوشنُما مَدَنی ماحول
تُو غُصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ
یہ بدنام ہوگا ترا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اچھے اَخلاق کی لازوال نعمت سے مالا مال خُوش نصیب مسلمان دُنیا و آخرت میں کامیاب و کامران اور سب کا محبوب ہوتا ہے، جبکہ بُرے اَخلاق کی بیماری میں مبتلا لوگوں کو دُنیا و آخرت میں شرمندگی و اَفسوس کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ آیئے! بُرے اَخلاق کے چند دِینی اور دُنیوی نُقصانات کے بارے میں سُنتے ہیں چُنانچہ

بداخلاقی کے دینی و دُنیوی نقصانات

(1) بداَخلاقی نحوست ہے، بداَخلاقی خُود بھی بدعملی ہے اور بہت سی بدعملیوں کا ذریعہ ہے۔ (2) جُھوٹ، خیانت، وعدہ خلافی سب بداَخلاقی کی شاخیں ہیں۔[2] (3) بداَخلاقی

مدینہ

1 ..... خزائن العرفان، پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ، تحت الآیۃ: ۳۴، ص ۸۸۴۔
2 ..... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۳۶۔

www.dawateislami.net

آپس کے اختلاف کا باعث ہے۔(4)بد اَخلاقی آپس میں بغض و حسد اور جدائی پیدا کرتی ہے۔[1](5)بد اَخلاقی سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پناہ طلب فرمائی۔[2] (6)بد اَخلاقی و بدزبانی سے اللہ کریم ناراض ہوتا ہے۔(7)سرورِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: سُوْءُ الْخُلُقِ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ بد اَخلاقی عمل کو ایسے خراب کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔[3] (8)بد اَخلاقی کے سبب گاہک دکاندار کے پاس آتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔(9)مدینے کے تاجدار، دوعالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ بد اَخلاقی بُرا شگون ہے۔[4](10)پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: لَوْ كَانَ سُوْءُ الْخُلُقِ رَجُلًا يَمْشِي فِي النَّاسِ لِكُلِّ رَجُلٍ سُوْءٌ بد اَخلاقی اگر انسانی شکل میں ہوتی تو وہ (بہت) بُرا آدمی ہوتا۔[5](11)اللہ کریم کے نزدیک سب سے بڑی بُرائی بُرے اَخلاق ہیں۔[6](12)تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: إِنَّ الْفُحْشَ، وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الْإِسْلَامِ فِيْ شَيْءٍ بے شک بے حیائی اور بد اَخلاقی کا اسلام کی کسی چیز

مدینہ

1 ..... احیاء العلوم، کتاب آداب الألفة والاخوة... الخ، الباب الاول فی فضیلة الاخوة... الخ، ۲/۱۹۶۔

2 ..... ابو داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذة، ۲/ ۱۳۰، حدیث: ۱۵۴۶ ماخوذاً ومفهوماً۔

3 ..... معجم کبیر، محمد بن کعب... الخ، ۱۰/ ۳۱۹، حدیث: ۱۰۷۷۷۔

4 ..... کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثانی... الخ، الجزء: ۳، ۲/ ۱۷۸، حدیث: ۷۳۴۳۔

5 ..... کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثانی، الفصل الاول، الجزء: ۳، ۲/ ۱۷۸، حدیث: ۷۳۵۱۔

6 ..... جامع الاحادیث، ۱۹/ ۴۰۶، حدیث: ۱۴۹۲۲ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

سے کوئی تعلق نہیں۔[1] (13) بداَخلاقی تبلیغِ دین کی راہ میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے، بداَخلاقی سے بسا اوقات میاں بیوی میں طلاق کی نوبت آجاتی ہے۔ (14) بداَخلاقی کی نحوست سے گھر کا سُکون برباد ہوجاتا ہے۔ (15) بداَخلاق ایک گُناہ سے توبہ کرتا ہے تو اُس سے بدتر گُناہ میں گرفتار ہوجاتا ہے۔[2] (16) بداَخلاق شخص کو بارہا ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے الغرض بداَخلاقی کثیر برائیوں کا مجموعہ اور دُنیا و آخرت میں ہلاکت و بربادی کا سبب ہے۔

افسوس! آج بداخلاقی مسلمانوں میں بڑی تیزی کے ساتھ پھیلتی جاری ہے، بعض لوگ بَسوں کی دیواروں کو بُری طرح پیٹتے، شور مچاتے اور کنڈیکٹر اور ڈرائیور پر آوازیں کستے ہیں۔ یقیناً یہ انتہائی نامناسب طریقہ ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوجاتا ہے کہ آج مسلمان حُسنِ اخلاق سے بالکل خالی ہوچکے ہیں۔ چونکہ ڈرائیورز اور کنڈیکٹرز بھی ہماری نفسیات سے واقف ہوتے ہیں، لہٰذا ہم لاکھ شور مچائیں، بَسوں کی دیواروں اور چھتوں پر ہاتھ ماریں یا پھر اُچھل کر چھت سے سر ٹکرائیں، ڈرائیورز اور کنڈیکٹرز کی صحت پر ان چیزوں کا کوئی اثر نہیں پڑتا، وہ بالکل بھی نہیں سُنتے اور اپنی مرضی سے بَس روکتے اور اپنی مرضی سے چلاتے ہیں۔ تقریباً ہر بس میں یہ معاملہ ہوتا ہے۔ پھر شور مچامچا کر ہم اپنے نامۂ اعمال کو برباد کرتے ہیں۔ غیر مسلم مسافر یہ سب منظر دیکھ کر مسلمانوں کے بارے میں کیا رائے قائم کرتے ہوں گے اس بارے میں سنجیدگی سے سوچنے کی حاجت ہے۔

مدینہ

1 ..... مسند احمد، مسند البصریین، حدیث ابی عبد الرحمن، ۷/۴۳۱، حدیث: ۲۰۹۹۷۔

2 ..... جامع الاحادیث للسیوطی، قسم الاقوال، ۲/۳۷۵، حدیث: ۶۰۶۴۔

www.dawateislami.net

بَسوں میں سفر کرتے ہوئے غیر مسلموں کا انداز

ایک مرتبہ میرا دو ہفتوں کے لیے سری لنکا جانا ہوا تھا لیکن عاشقانِ رسول نے اِصرار کرکے مجھے وہاں دو مہینے دس دِن تک روکے رکھا، جب ویزہ کی مدت ختم ہونے لگتی وہ بڑھوا دیا کرتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری یہ عادت ہے کہ میں لوگوں میں گُھل مِل جاتا ہوں لہٰذا دُعا، سلام کرکے مسلمانوں سے ملاقات کا سلسلہ رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دو مہینے دس دن میں ہزاروں عاشقانِ رسول کی مجھ سے دوستی ہوگئی۔ شاید اُنہی دِنوں میرا نیگیمبو جانا ہوا، بس کچھا کھچ بھری ہوئی تھی، ایک جگہ اسٹاپ پر بَس تقریباً 15 سے 20 منٹ تک ٹھہری، کولمبو سے نیگیمبو بڑا المباراستہ ہے، نیگیمبو کے مقام پر بس ٹھہری، شدید گرمی کا موسم تھا، ایک بچہ بڑی دیر سے رو رہا تھا، بس کھڑی ہوئی تھی اور گرمی کے سبب پسینوں کے ریلے بہہ رہے تھے۔ اس پورے سفر میں ایک چیز جو میں نے نوٹ کی وہ یہ تھی کہ کسی بھی پسنجر نے بس کی چھت پر ہاتھ نہیں مارا تھا۔ میرا دِل جل رہا تھا کہ مسلمانوں کا اخلاق کہاں ہے؟ پتا نہیں مسلمان ایک غیر مسلم کو کس طرح متاثر کریں گے؟ حالانکہ اخلاق کی تعلیم ہمارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دی اور بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ نے حُسنِ اخلاق کو پھیلایا لیکن آج غیروں نے اس کو اپنالیا اور مسلمانوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔

بازاروں میں بد اَخلاقی کے نظارے

بازاروں میں بد اَخلاقی کے نظارے عام ہوتے ہیں۔ کسی دُکاندار کے پاس چلے

www.dawateislami.net

جائیں تو دکاندار اپنے فائدے کے لیے ضرور حُسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرے گا، چائے کی پیشکش کرے گا، پان اور کولڈ رنک وغیرہ پیش کرے گا، میٹھی میٹھی باتیں کرے گا، حُضور! حضرت! سرکار! حاجی صاحب! وغیرہ القابات سے آپ کو اپنی طرف متوجہ کرکے بات چیت کرے گا لیکن اگر آپ نے اس کی مرضی کے خلاف دام بتادیئے تو پھر وہ بداخلاقی کی ساری حدیں پار کرڈالے گا۔ اسی طرح جب چار دوست مل کر بیٹھتے ہیں تو اَبے تبے اور تُو تُکار سے گفتگو ہونے لگتی ہے۔ یوں ہی بعض لوگ بچوں سے گفتگو کرتے ہوئے بھی تُو، تجھے اور تیرا وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ایک دِن کے بچے کو بھی آپ کہہ کر مخاطب کرنا چاہئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ 72 مدنی انعامات میں سے ایک مَدَنی انعام یہ بھی ہے کہ "کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہَر بھی) ہر چھوٹے بڑے حتّٰی کہ والدہ (اور اگر ہیں تو اپنے بچوں اور ان کی امّی) کو بھی تُو کہہ کر مخاطب کیا یا آپ کہہ کر؟ نیز ہر ایک سے دورانِ گفتگو "ہیں" کہہ کر بات کی یا "جی" کہہ کر؟" جو مدنی انعامات پر عمل کرے گا وہ گفتگو میں بداخلاقی سے محفوظ رہے گا۔ اس مُعاملے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شخصیت ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی ذات میں بے شمار بہترین خوبیاں موجود تھیں، انہی پاکیزہ خوبیوں میں سے ایک بہترین خوبی یہ بھی تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بڑوں کے ساتھ ساتھ چھوٹوں سے بھی "آپ" کہہ کر مخاطب ہوتے تھے۔ آیئے! اس ضمن میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی سیرتِ مبارکہ کا ایک دلچسپ واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

www.dawateislami.net

بریلی سے مدینہ

ایک بار حضرت مولانا حَمِیدُالرَّحمٰن رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ سے فرمایا: میں اُن دِنوں چھوٹا بچّہ تھا اور مجھے اچّھی طرح یاد ہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ مجھ سے بھی اور ہر بچّے سے "آپ" کہہ کر ہی گفتگو فرماتے تھے، ڈانٹنا، جھاڑنا اور تُو تُکار آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کے مزاجِ مُبارک میں نہ تھا، ایک جُمعرات کو میں بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کے کاشانۂ رَحمت پر حاضِر تھا کہ کوئی صاحِب ملنے آئے اور وہ وَقت عام مُلاقات کا نہیں تھا لیکن وہ ملنے پر مُصِر تھے۔ چُنانچِہ میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کے خاص کمرے میں پیغام دینے چلا گیا مگر کمرے میں تو کُجا پورے مکان میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کہیں نظر نہیں آئے۔ ہم حیران تھے کہ آخر کہاں گئے، اِسی حیرت میں سب کھڑے تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ اچانک اپنے کمرۂ خاص سے بر آمد ہوئے، سب حیران رہ گئے اور پوچھنے لگے کہ جب ہم نے تلاش کیا تو آپ کہیں نظر نہ آئے مگر پھر آپ اپنے ہی کمرے سے باہَر تشریف لائے اس میں کیا راز ہے؟ لوگوں کے مسلسل اِصرار پر ارشاد فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں ہر جُمعرات کو اِس وَقت اپنے اسی کمرے یعنی بریلی سے مدینۂ منوّرہ حاضِری دیتا ہوں۔[1]

جو ہے اللہ کا ولی بے شک
عاشِقِ صادِقِ نبی بے شک

مدینہ

1 ..... بریلی سے مدینہ، ص ۲۔

www.dawateislami.net

غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی (وسائلِ بخشش)

اے عاشقانِ امام احمد رضا! بیان کردہ واقعے سے دو چیزیں خُصوصیت کے ساتھ واضح ہوئیں: (1) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک باکرامت ولی تھے جو ہر جمعرات کو اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری سے فیض یاب ہونے کے لئے مدینہ شریف تشریف لے جایا کرتے تھے۔ (2) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اچھے اخلاق کے مالک تھے جو بڑوں کے ساتھ ساتھ بچوں سے بھی "آپ" کہہ کر مخاطب ہوتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی اس اَدا کو اَدا کرتے ہوئے چھوٹے ہوں یا بڑے سبھی سے "آپ" کہہ کر اور حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے کی کوشش کریں، نئے پُرانے سبھی اسلامی بھائیوں سے خندہ پیشانی سے ملاقات کریں، خُصوصاً نئے اسلامی بھائیوں سے کیونکہ نئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا انہیں مدنی ماحول سے قریب جبکہ بُرے اخلاق سے پیش آنا انہیں ہمیشہ کے لئے بدظن بھی کرسکتا ہے، چنانچہ مجھے ایک اسلامی بھائی نے بتایا: وہ کبھی اجتماع میں آئے نہیں تھے، بس ایک مرتبہ صرف یہ دیکھنے کے لئے اجتماع میں حاضر ہوئے کہ گلزارِ حبیب والے کیا کرتے ہیں؟ (وہ کہتے ہیں:) کئی لوگ ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کرنے لگے، ملاقات کرنے لگے، جیسے انہیں برسوں سے جانتے ہوں، وہ بہت متاثر ہوئے اور دعوتِ اسلامی انہیں سمجھ میں آ گئی۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! میرے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ یعنی بے شک اللہ پاک فحش گوئی اور بدزبانی کو پسند نہیں فرماتا۔[1] عُموماً بعض لوگوں کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ ان سے بیزار ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ ہمارے اندر بھی یہ صفت پائی جاتی ہو لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو اپنی حالت پر اچھی طرح غور کر لینا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کوئی یہ سوچے کہ میرے دوست بہت ہیں، لوگوں میں میری بڑی عزت ہے اور لوگ مجھ سے ملنے کے لیے آتے رہتے ہیں لہٰذا میں بڑا با اَخلاق آدمی ہوں۔ اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ ممکن ہے آپ کے دوست آپ کے پاس کسی خاص وجہ سے آتے ہوں مثلاً مالداری اور ہُنرمندی وغیرہ دیکھ کر جبکہ حقیقت میں وہ بھی آپ کی بدزبانی کی وجہ سے آپ سے بدظن ہوں۔ بعض لوگوں کی دوسروں کا مذاق اُڑانے کی عادت ہوتی ہے، اگر ان کی محفل میں کبھی کوئی دراز قد شخص آجائے تو وہ اسے "لمبو" کہہ کر اس کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ اس طرح کے جملے سُن کر بظاہر وہ ہنسنے لگتا ہے لیکن اس کا ہنسنا اس بات کی دلیل نہیں ہوتا کہ وہ مذاق اُڑانے والوں سے خوش ہو رہا ہے بلکہ اس کی ہنسی کھسیانی ہوتی ہے یعنی وہ اپنی جھینپ مٹانے کے لئے ہنس رہا ہوتا ہے جبکہ اندر سے اس کا دِل خون کے آنسوں رو رہا ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ..... مسلم، کتاب السلام، باب النھی عن ابتداء اھل الکتاب بالسلام... الخ، ص ۹۲۰، حدیث: ۵۶۵۹۔

www.dawateislami.net

ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے اپنے حُسنِ اَخلاق کی بدولت جس طرح بھُولے بھٹکے لوگوں کی اِصلاح کا فَریضہ سَر اَنجام دِیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اے کاش! ہماری جھاڑنے کی عادت چُھوٹ جائے، ہمیں نرمی نرمی اور نرمی نصیب ہو اور ہمارا کلام بھی نرم اور میٹھا ہو جائے۔ ہم سے بد اَخلاقی اور بدزبانی دُور ہو اور ہم حُسنِ اخلاق کے پیکر بن جائیں۔ یاد رکھیے! آج بھی اگر اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے عفو و درگزر سے کام لیا جائے اور حُسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی کے سخت الفاظ کا جواب نرمی سے دیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کا دِل نرم پڑ جائے گا اور بہت عمدہ نتائج سامنے آئیں گے۔ اس ضمن میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے ایک اسلامی بھائی کی مَدَنی بہار سُنیے:

کمالِ ضَبْط کا مظاہرہ!

یہ اُن دِنوں کی بات ہے جب دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع دعوتِ اسلامی کے اَوّلین مَدَنی مرکز "گلزارِ حبیب مسجد" گلستانِ شفیع اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں ہوتا تھا۔ اِجتماع میں شرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کا گُزر ایک سِنیما (سِنے۔ما) گھر کے قریب سے ہوا تو ایک نَوجوان جو فِلم کا ٹکٹ لینے کی غَرَض سے قطار میں کھڑا تھا اُس نے (مَعَاذَاللہ) بُلند آواز سے مخاطب کر کے کہا: "مولانا بڑی اچھی فلم لگی ہے آکر دیکھ لو۔" اِس سے پہلے کہ میرے ہمراہ اسلامی بھائی جذبات میں آکر کچھ کرتے میں نے بُلند آواز سے اُسے سلام کیا اور

www.dawateislami.net

قریب پہنچ کر بڑی ہی نَرمی کے ساتھ اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے کہا: بیٹا! میں فلمیں نہیں دیکھتا البتّہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں! ابھی اِنْ شَآءَ اللہ گلزارِ حبیب مسجد میں سُنّتوں بھرا اِجتماع ہو گا، آپ سے شرکت کی درخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضَرور تشریف لائیے گا۔ پھر میں نے اُسے ایک عِطر (Perfume) کی شیشی تحفے میں پیش کی۔ چند سالوں بعد میرے پاس سُنّتوں کے عامِل ایک اسلامی بھائی سَبز عمامہ سجائے ہوئے آئے اور کچھ اِس طرح سے کہنے لگے: چند سال پہلے ایک نَوجوان نے آپ کو (مَعَاذَاللہ) فلم دیکھنے کی دعوت دی تھی اور آپ نے کمالِ ضَبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے ناراض ہونے کے بجائے اِجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی تھی وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپ کے حُسنِ اَخلاق سے بے حد مُتَأَثِّر ہوا تھا اور ایک دِن اِجتماع میں آ گیا، پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں نے گناہوں سے تَوبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ (1)

بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے نامِ "مُحَمَّد" اور "اَحْمَد" کے فضائل پر مُشْتَمِل چار فَرامِینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پیش کرتا ہوں غور سے سُنیے چُنانچہ

مدینہ

1 ..... تعارفِ امیرِ اہلسنت، ص۴۰۔

www.dawateislami.net

(1) پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَنْ وُلِدَ لَہٗ مَوْلُوْدٌ ذَکَرٌ فَسَمَّاہُ مُحَمَّدًا حُبًّا لِی وَ تَبَرُّکًا بِاسْمِیْ کَانَ ھُوَ وَ مَوْلُوْدُہٗ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری مَحَبَّت اور میرے نام کی بَرَکت حاصل کرنے کے لئے اُس کا نام "مُحَمَّد" رکھے تو وہ اور اُس کا بیٹا دونوں جَنَّت میں جائیں گے۔ (1)

(2) سرورِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَنْ تَسَمّٰی بِاسْمِیْ یَرْجُوْ بَرَکَتِیْ غَدَتْ عَلَیْہِ الْبَرَکَۃُ، وَرَاحَتْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی جس نے میرے نام سے بَرَکت کی اُمّید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صُبح و شام اُس پر بَرَکت نازِل ہوتی رہے گی۔ (2)

(3) تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بروزِ قِیامت دو شخص اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑے کیے جائیں گے، حُکم ہو گا: اِنہیں جَنَّت میں لے جاؤ۔ عَرض کریں گے: اِلٰہی! ہم کس عمل کی بدولت جَنَّت کے قابِل ہوئے، ہم نے تو جَنَّت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا: جَنَّت میں جاؤ! میں نے قسم اِرشاد فرمائی ہے کہ جس کا نام "اَحْمَد" یا "مُحَمَّد" ہو، دوزخ میں نہ جائے گا۔ (3)

(4) نبیِّ مکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُعَذِّبُ اَحَدًا تُسَمّٰی بِاسْمِکَ فِی النَّارِ یعنی اللہ پاک نے فرمایا: مجھے اپنی

مدینہ

1 ..... کنز العمال، کتاب النکاح، الباب السابع، الفصل الاول فی الاسماء والکنی، جزء: ۱۶، ۸/۱۷۵، حدیث: ۴۵۲۱۵۔

2 ..... کنز العمال، کتاب النکاح، الباب السابع، الفصل الاول فی الاسماء والکنی، جزء: ۱۶، ۸/۱۷۵، حدیث: ۴۵۲۱۳۔

3 ..... فردوس الاخبار، باب الیاء، ذکر فصول... الخ، ۲/۵۰۳، حدیث: ۸۵۱۵۔

www.dawateislami.net

عِزَّت و جَلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہو گا، اُسے عَذاب نہ دوں گا۔[1]

پُوچھے گا مَولیٰ لایا ہے کیا کیا
میں یہ کہوں گا نامِ مُحمد
غَم کی گھٹائیں چھائی ہیں سَر پر
کر دے اِشارہ نامِ مُحمد
رَنج و اَلَم میں ہیں نام لیوا
کر دے اِشارہ نامِ محمد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل لوگ اپنے بچوں کے فلمی اَداکاروں اور فنکاروں کے نام پر عجیب و غریب نام رکھ لیتے ہیں حالانکہ نام ہمیشہ بزرگ ہستیوں کے ناموں پر رکھنے چاہئیں۔ اپنے بچوں کے نام پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ مبارک پر "محمد" یا "احمد" رکھیے۔ کئی بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے نام "محمد" یا پھر "احمد" ہیں مثلاً کروڑوں شافعیوں کے عظیم راہ نُما حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نام "محمد" ہے۔ اسی طرح حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا نام "محمد" ہے۔ یوں ہی کروڑوں حنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نام "احمد" ہے۔ بہر حال "محمد" نام ضرور رکھا جائے۔ اگر "غلام محمد" رکھا تو یہ بھی اچھا ہے لیکن اگر نامِ "محمد" کی فضیلت حاصل کرنی ہے تو صرف "محمد" نام رکھیں

[1] ..... کشف الخفاء، حرف الخاء، ۱/ ۳۴۵، حدیث: ۱۲۴۳۔

www.dawateislami.net

اور پکارنے کے لئے "غلام محمد" رکھ لیں، اسی طرح اگر حقیقی نام تو "محمد" رکھا مگر پُکارنے کے لیے نامِ "محمد" کے ساتھ کوئی اور نام مقرر کر لیا تو بھی کوئی حرج نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گزارش!

خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے حصول کے لئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نِیَّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی گزارش ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اور روزانہ مُحاسبے کے ذریعے مَدَنی انعامات نامی رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہنے کا ذہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

حُسنِ اَخلاق کی برکت سے یہودی مسلمان ہوگیا

حضرتِ سَیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے کسی یہودی کے مکان کے قریب کرائے پر مکان لے لیا اور آپ کا حُجرہ یہودی کے دروازے سے مُتَّصِل تھا۔ چُنانچہ یہودی نے دشمنی میں ایک ایسا پرنالہ بنوایا جس کے ذریعے پوری گندگی آپ کے مکان پر ڈالتا رہتا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی نماز کی جگہ ناپاک ہو جایا کرتی اور بہت عرصہ تک وہ یہ عمل کرتا رہا لیکن آپ نے شکایت نہیں کی۔ ایک دن اس یہودی نے خود ہی آپ سے عرض کی کہ میرے پَرنالے کی وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: پرنالہ سے جو غَلاظت گرتی ہے اس کو جھاڑو لے کر روزانہ دھو ڈالتا ہوں، اس لیے مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ یہودی نے عرض کی کہ آپ کو اِتنی اَذِیَّت برداشت کرنے کے بعد بھی کبھی غُصّہ نہیں آیا؟ فرمایا: خُدا تعالیٰ کا اِرشاد ہے کہ جو لوگ غصہ پر قابو پا لیتے ہیں نہ صرف ان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں بلکہ انہیں ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔ یہ سُن کر یہودی نے عرض کی کہ یقیناً آپ کا مذہب بَہُت عُمدہ ہے کیونکہ اس میں دشمنوں کی اَذِیَّتوں پر صبر کرنے کو اچھا کہا گیا ہے اور آج میں سچّے دل سے اسلام قَبول کرتا ہوں۔ (تذکرۃ الاولیا، ص۵۱)

www.dawateislami.net

اصلاحِ مُعاشرہ

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ مُعاشرے میں پائی جانے والی بُرائیوں سے بچنے اور اپنی اصلاح کرنے کا ذہن بنے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جب جمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (1)

شافعِ روزِ جَزا تم پہ کروڑوں دُرُود

دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروڑوں دُرُود (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس بات میں کچھ شک نہیں کہ مُعاشرہ فرد سے بنتا ہے، اگر ہر فرد اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کی سچے دِل سے کوشش کرے تو مُعاشرے کی بگڑتی ہوئی تصویر خود بخود ٹھیک ہوتی چلی جائے گی۔ اپنی اپنی تصویر ٹھیک کرنے سے مُعاشرے کا نقشہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ اس ضمن میں ایک حکایت سُنیے اور اپنی اصلاح کا سامان کیجئے چنانچہ

مدینہ

1 ..... فردوس الاخبار، باب الالف، فصل ذکر الفصول، ۱/۱۱۱، حدیث: ۶۸۵۔

www.dawateislami.net

نقشہ اتنی جلدی کیسے ٹھیک کر لیا؟

ایک شخص مُطالعہ میں مصروف تھا، پاس ہی اس کا بچہ کھیل رہا تھا، جو بار بار اسے تنگ کرتا تھا اور یوں اس کے مطالعے میں خلل پیدا ہوتا، باپ نے بیٹے کو کئی بار سمجھایا مگر بچہ تھوڑی دیر تو سُکون میں رہتا مگر جیسے ہی وقت گزرتا وہ پھر سے کسی شرارت میں مشغول ہو جاتا۔ باپ بچے کی شرارتوں سے بہت پریشان ہوا، یہاں تک کہ اس کے سر میں دَرد ہونا شروع ہو گیا۔ آخر اس کے دِماغ میں ایک ترکیب آئی اور اس نے قریب ہی موجود کسی ملک کے نقشے (Map) کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اپنے بیٹے کو دیتے ہوئے کہا: بیٹا! دوسرے کمرے میں جاؤ اور یہ نقشہ دُرست کر کے لے آؤ۔ بچہ چلا گیا تو اس نے اطمینان کا سانس لیا اور دِل ہی دِل میں یہ خیال کیا کہ بچہ جتنی دیر تک نقشہ بناتا رہے گا میں مطالعہ کر لوں گا کیونکہ نقشے کے ٹکڑوں کو ترتیب دینا کافی مشکل کام تھا اور اس میں بچے کو کافی وقت لگ سکتا تھا۔ بچہ چلا گیا اور باپ نے اطمینان سے مُطالعہ کرنا شروع کر دیا، ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ بچے نے آکر کہا: ابو! نقشہ صحیح ہو گیا۔ باپ کو حیرت ہوئی کہ اتنے گھنٹوں کا کام منٹوں میں کیسے ہو گیا؟ اس نے دیکھا تو واقعی نقشہ ٹھیک بنا ہوا تھا۔ باپ نے پوچھا: بیٹا! آپ نے یہ نقشہ اتنی جلدی کیسے صحیح کر لیا؟ بیٹے نے جواب دیا: ابو جان! جب آپ نے نقشہ پھاڑا تھا تو میں نے دیکھا اس کے پیچھے ایک آدمی کی تصویر ہے، لہٰذا میں نے نقشہ صحیح کرنے کے بجائے آدمی کی تصویر (Picture) کو ٹھیک کرنا شروع کر دیا جس کا

www.dawateislami.net

نتیجہ یہ نکلا کہ نقشہ خود بہ خود ٹھیک ہو گیا۔[1]

اس حکایت سے پتا چلا کہ اگر آج بھی ہر ایک اپنی ظاہری اور باطنی تصویر کو سَنوارنے کی کوشش میں لگ جائے تو مُعاشرے کا بگڑا ہوا نقشہ خود بخود ٹھیک ہوتا چلا جائے گا۔ آج ہمیں مُعاشرے کے بگڑے ہوئے نقشے کی اِصلاح کی بڑی فکر ہے مگر افسوس اس خواہش میں ہم نے اپنی اپنی تصویروں کو فراموش کر دیا ہے۔ آج کل یہ مثال تو دی جاتی ہے کہ ایک گندی مچھلی پورے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے لیکن کوئی یہ نہیں سوچتا کہ وہ تالاب کی گندی مچھلی کہیں میں تو نہیں کہ جس کی وجہ سے مُعاشرے کا یہ تالاب گندہ ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن و حدیث اور اللہ والوں کے واقعات اور اللہ والوں کے فرامین سے مَعمور بیانات دِلوں کی کایا پلٹ دیتے ہیں مگر موجودہ حالات میں دُنیا بھر میں تبصروں کی محافل، ٹاک شَوز، کانفرنسز (Conferences) کا اِنْعقاد اور ان میں دانشورانِ قوم وملّت کی لمبی لمبی تقریریں، جن میں مُعاشرے کے نقشے کو دُرُست کرنے کے لیے گھنٹوں گفتگو اور بحث و مباحثہ ہوتا ہے لیکن نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ "حالات بدلتے ہوئے نظر نہیں آتے" آج ہمارا حال بھی عجیب ہو چکا ہے کہ ہم چند بُرائیوں کو تو بُرائی سمجھتے ہیں مگر بہت سی بُرائیاں ایسی بھی ہیں جنہیں بُرا کہنا تو بڑی دُور کی بات ہے بُرا سمجھتے بھی نہیں مثلاً شراب پینے، جُوا کھیلنے اور بدکاری کرنے والے کو تو بُرا کہا جاتا ہے اور واقعی ایسا کرنے والے بُرے ہی ہیں مگر سوچئے! کیا نماز نہ پڑھنے

[1] ..... مقصدِ حیات، ص۲۹۔

www.dawateislami.net

والا بُرا نہیں؟ کیا بِلاعُذرِ شرعی ماہِ رمضان کا فرض روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دینا کوئی گناہ نہیں؟ کیا جھوٹ بولنا کوئی بُرائی نہیں؟ کیا بِلاوُضو کرنا گناہ نہیں؟ کیا وعدہ خِلافی بُری شے نہیں؟ کیا فلمیں ڈرامے دیکھنا ناجائز نہیں؟ کیا گانے باجے سُننا دیکھنا ممنوع نہیں؟ کیا بے پردگی گناہ نہیں؟ جی ہاں! یہ سب بھی بُرائیاں ہی ہیں، یہ سب بھی مُعاشرے کو تباہ کرنے والے کام ہیں لیکن انہیں ایک تعداد بُرا کہنے اور بُرا سمجھنے کو تیار نہیں ہے۔ اگر بُرا کہتے بھی ہیں تو ان سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اسی طرح بعض بُرائیاں ایسی مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والی) ہوتی ہیں کہ مُعاشرہ (Society) ان کی وجہ سے تباہی کے سمندر کی گہرائی میں گِرتا چلا جاتا ہے، مگر شاید ہمیں ان بُرائیوں کی پہچان تک نہیں ہوتی۔ ان برائیوں میں دوسروں کے حُقوق ادا نہ کرنا بھی ہے۔ غور کیجئے! کیا ہمیں لوگوں کے حُقوق سے متعلق علم ہے؟ کیا ہم ماں باپ کے حُقوق کی معلومات رکھتے ہیں؟ اَولاد کے وہ حُقوق جو ماں باپ پر لازم ہوتے ہیں، کیا ہمیں معلوم ہیں؟ ساس بہو کے مسائل تو گھر گھر میں ہم سُنتے ہیں مگر کیا ہم نے غور کیا کہ ہمیں غیبت، چُغلی، شَماتت، بدگمانی و بدگوئی کا مطلب بھی معلوم ہے؟ جب ہم خود ہی لازم و ضروری عُلوم سے دُور ہوں گے تو ان بُرائیوں سے کیسے بچیں گے؟ آیئے اللہ پاک کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں:

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں
دے گناہوں کے اَمراض سے شِفا یارَبّ! (وسائلِ بخشش)

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بُرائی اِنفرادی ہو یا اجتماعی، ہر سطح پر کی جانے والی بُرائی مُعاشرے میں بِگاڑ پیدا کرتی ہے۔ مُعاشرے کی اِصلاح کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرد یہ عہد کرے کہ ہر حالت میں گناہوں سے بچوں گا، تنہائی میں بھی اور سب کے سامنے بھی خود کو گناہوں سے آلودہ نہیں ہونے دوں گا۔ یاد رکھیے! بعض بُرائیاں ہمارے مُعاشرے میں بہت عام ہو چکی ہیں اور مُعاشرے کی تباہی اور بَربادی میں اُن کا بڑا کِردار ہے مگر اَفسوس! ان بُرائیوں کا نشہ ایسا چھایا ہوا ہے کہ ایک شخص اُن بُرائیوں کو کرتے وقت یہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ اس سے کچھ نہیں ہو گا، اس سے کسی کا کیا بگڑے گا اور اس سے کسی کو کوئی نقصان نہیں ہو گا لیکن حقیقتاً وہ بُرائیاں نہ صرف کسی ایک شخص کے لیے بلکہ پورے مُعاشرے کی تباہی کا باعث بن رہی ہوتی ہیں۔ اگر ایسی چند بُرائیوں پر قابو پالیا جائے اور مُعاشرے کا ہر فرد اُن سے بچنے کا ذہن بنالے تو یہ بیمار معاشرہ ایک صحت مند مُعاشرے میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ ہمارے مُعاشرے کو تباہی کے کنارے کھڑا کرنے میں جو بُرائیاں سرِ فہرست ہیں، ان میں سے ایک بُرائی جھوٹ ہے، جھوٹ ہمارے مُعاشرے میں اپنی جڑیں اتنی مضبوط کر چکا ہے کہ اب ایک قد آور درخت بن چکا ہے اور مُعاشرے کا تقریباً ہر طَبقہ اس کی لپیٹ میں ہے۔ اللہ پاک کی رِضا پانے، ثوابِ آخرت کمانے اور مسلمانوں کو جھوٹ کی تباہ کاریوں سے بچانے کی نیت سے جھوٹ کی تعریف اور چند تباہ کاریاں پیش کرتا ہوں توجہ سے سُنیے اور جھوٹ سے بچنے کا سامان کیجئے:

www.dawateislami.net

جھوٹ کی تعریف

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ عبدالغنی نَابُلُسِی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: حقیقت کے اُلٹ کوئی بات کی جائے تو وہ جھوٹ ہے۔[1]

جھوٹ کی تباہ کاریاں

جھوٹ تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ تمام بُری عادتوں میں سب سے بُری عادت ہے۔ جھوٹ تمام مذاہب کے نزدیک بُرا سمجھا جانے والا عمل ہے۔ جھوٹ ایمان کو کمزور کرنے والا عمل ہے۔ جھوٹ مُعاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے کا سبب ہے۔ جھوٹ باہمی اِعتماد کو ختم کرنے والا بدترین عمل ہے۔ جھوٹ شیطان کا پسندیدہ کام ہے۔ جھوٹ اِنسانی تَعَلُّقات کو خراب کرنے والا کام ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جھوٹ اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کا سبب ہے۔ یاد رہے! بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے مگر افسوس! ہمارے ہاں بات بات پر جھوٹ بولنا بہت عام ہو گیا ہے، جھوٹا شَخْص یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ جھوٹ بول کر مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ فائدہ ہوا ہے، حالانکہ جھوٹ، جھوٹے شَخْص کے باطِنی بگاڑ کا سبب بنتا ہے، جھوٹ جھوٹے شَخْص کو دوسرے گناہوں پر بھی دلیر کر دیتا ہے، جھوٹ جھوٹے شخص کو خود بخود کئی اور گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ جھوٹ کے مرض کا اَنداز بھی نِرالا اور غیر مَحْسُوس ہوتا ہے، اِنْسان یہ سمجھتا ہے کہ ایک آدھ بار جھوٹ بولنے میں کون

مدینہ

1 ..... حدیقۃ الندیۃ، البحث السادس تمام المباحث الستۃ... الخ، ۲/۴۰۰۔

www.dawateislami.net

سا بڑا نقصان ہو جائے گا۔ حالانکہ یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ بڑے فساد کا سبب بن سکتا ہے۔ یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ بندے کی آخرت کو تباہ کر سکتا ہے، یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ بندے کی شخصیت کو داغدار کر سکتا ہے، یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ مُعاشرے میں اِعتماد کی فَضا کو خراب کر دیتا ہے اور یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ پورے مُعاشرے کے بگاڑ اور تباہی کا سبب بنتا ہے۔

اَفسوس صَد کروڑ افسوس! اب تو جھوٹ بولنے والوں نے مَعَاذَاللہ جھوٹ کو بُرائی سمجھنا ہی چھوڑ دیا۔ دُنیا میں جُھوٹ بول کر کچھ روپوں کا فائدہ اُٹھانا، جُھوٹے چُٹکلوں کے ذریعے دوسروں کو ہنسانا، جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں کا دِل بَہلانا جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں سے پیسے بٹورنا، اپنے نام کے ساتھ جھوٹے اَلْقابات لگا کر عزّت وشُہرت کی مَحبَّت کا سامان کرنا، جھوٹے بہانے تراش کر ذِمَّہ داریوں سے مُنہ موڑنا، جھوٹی سِفارشیں کر کے حق داروں کا حق روکنا، جھوٹی قسمیں کھا کر گھٹیا مال کو اعلیٰ بتا کر فروخت کرنا، لین دَین کے تعلق سے جھوٹے وعدے کر کے دوسروں کی مجبوریوں سے کھیلنا اور جھوٹے اَعذار بتا کر اپنے لیے دوسروں کی ہمدردیاں سمیٹنا وغیرہ جھوٹ کی صورتیں ہمارے مُعاشرے میں گویا رَچ بَس چکی ہیں۔ ذرا سوچئے! جب ترقی کرنے کا راز کثرت سے جھوٹ کو سمجھا جائے گا، جب مال میں برکت کثرت سے جھوٹ کو سمجھا جائے گا تو معاشرہ کیسے ترقی کرے گا؟ یاد رکھیے! جھوٹ بولنے کی سَزا بہت ہی ہولناک ہے چنانچہ

www.dawateislami.net

جھوٹ کی ہولناک سزا

سَرورِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: خواب میں ایک شَخْص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اُس کے ساتھ چل دِیا، میں نے دو آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دُوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شخص کے ہاتھ میں لوہے کا زَنبُور تھا، جسے وہ بیٹھے شَخْص کے ایک جَبڑے میں ڈال کر اُسے گُدّی تک چِیر دیتا، پھر زَنبُور نکال کر دُوسرے جَبڑے میں ڈال کر چِیرتا، اِتنے میں پہلے والا جَبڑا اپنی اَصلی حالت پر لَوٹ آتا، میں نے لانے والے شَخْص سے پُوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: یہ جُھوٹا شخص ہے، اِسے قِیامت تک قَبْر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (1)

جھوٹا دوزخ میں کُتّے کی شکل میں بدل جائے گا!

مشہور بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا حاتِم اَصَمّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جھوٹا دوزخ میں کُتّے کی شکل میں بدل جائے گا۔ (2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! دُنیا میں داڑھ کا دَرْد نہ سہہ سکنے والا، آخِرت میں جبڑے چِیرے جانے پر ہونے والی تکلیف کس طرح برداشت کر سکے گا؟ دُنیا میں ایک مچھر کے کاٹ لینے پر بے قَرار ہو جانے والا، جھوٹ بولنے کی وجہ سے قَبر میں ہونے والے عذاب کو کس طرح سہہ سکے گا؟ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ

مدینہ

1 ..... مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الکذب وقبح ما اتی به اهله، ص: ۷۶، حدیث: ۱۳۱۔

2 ..... تنبیه المغترین، الباب الثانی فی جملة اخری من الاخلاق، ومنها سد باب الغیبة... الخ، ص: ۱۹۴۔

www.dawateislami.net

جھوٹ جیسی بُری عادت سے ہاتھوں ہاتھ پیچھا چُھڑا لیا جائے ورنہ خُدا کی قسم! جھوٹ کی سزائیں ہر گز برداشت نہ ہو پائیں گی۔ اگر مُعاشرے کا ہر فرد جھوٹ بولنے سے توبہ کر لے تو بہت حد تک مُعاشرے کی اصلاح ہو جائے گی لہٰذا اپنا یہ ذہن بنائیے کہ اِنْ شَآءَ اللہ آج کے بعد میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بُرے کی صحبت بُرا بنا دیتی ہے، کوئی بھی چور، ڈاکو، نشہ کرنے والا پیدائشی طور پر ایسا نہیں ہوتا، بلکہ بُری صحبت اُسے ایسا بنا دیتی ہے، اچھی صُحبت مُعاشرے کے گِرے ہوئے فرد کو اُٹھا کر ترقی کی مَنازِل پر پہنچا دیتی ہے، اِس کی ہزاروں مثالیں آپ کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نظر آئیں گی، جی ہاں! کل کے بے نمازی آج نہ صرف خود نماز پڑھتے ہیں بلکہ دُوسروں کو مسجد بھرو تحریک کا حِصّہ بنانے کے لیے نماز کی دعوت دیتے ہیں، ایسے کئی اَفراد اِمامت کے مُصلّے پر نظر آئیں گے جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی مبارک صحبت ملنے سے پہلے ایسے نہیں تھے لیکن اِس ماحول نے ان کی قِسمت کا ستارہ چمکا دِیا۔ اس طرح آپ غور کرتے چلے جائیں آپ کو ایسی ایسی بہاریں نظر آئیں گی کہ آپ کا دِل خوشی سے جھوم اُٹھے گا! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا، اللہ پاک اور اُس کے نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے بے وَقْعَت پتھر بھی "اَنْمول ہیرا" بن کر خُوب جگمگاتا ہے۔ اگر آپ بھی جُھوٹ،

www.dawateislami.net

غیبت، چُغلی، فلمیں ڈِرامے دیکھنے دِکھانے، گانے باجے سُننے، سُنانے جیسی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیں، عاشقانِ رسول کے قافلوں میں سُنَّتوں کی تَربِیَت کیلئے راہِ خدا میں سفر اِختیار کریں، کامیاب زِندگی گُزارنے اور اپنی آخِرت سَنوارنے کیلئے روزانہ غور و فکر کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کے رِسالے میں دِیے گئے خانے پُر کر کے اپنے ذِمہ دار کو ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو ہی جَمع کروانے کا معمول بنالیں۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع، ہفتہ وار اِجتماعی طور پر دیکھے جانے والے "مدنی مذاکرے" میں خود بھی شرکت کریں اور دُوسروں تک بھی اس کی دعوت پہنچاتے رہیں۔ اگر اِن مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی کے ساتھ شرکت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہو گئی تو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت مزید پیدا ہو گی، پیارے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اور اولیائے عِظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کا مُبارک فیضان جاری و ساری ہو جائے گا، گناہوں سے دِل بیزار ہو گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ فِکرِ آخرت کے ساتھ سُنَّتوں کے مُطابِق زِندگی بَسر کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔

ہمیں عالموں اور بُزرگوں کے آداب
سِکھاتا ہے ہر دَم سَدا مَدَنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی
دِلائے گا خَوفِ خُدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش)

www.dawateislami.net

اے عاشقانِ رسول! ہمارے مُعاشرے میں پائی جانے والی نمایاں بُرائیوں میں سے ایک بُرائی لڑائی جھگڑا بھی ہے جو ایک شیطانی کام ہے چنانچہ پارہ7 سُوْرَۃُ مائِدَہ کی آیت نمبر 91 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ ترجمۂ کنزُالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر (عداوت) اور دشمنی ڈلوادے۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا! دشمنی بغض اور لڑائی جھگڑے کو فروغ دینا شیطان کی خواہشات میں سے ہے۔ آج ہم اگر اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو ہمارا ضمیر اِس بات کی گواہی دے گا کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا دِکھائی دیتا ہے، مثلاً ☆ کہیں ذات پات پر جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں تَعَصُّب کی بنا پر گولیاں چل رہی ہیں اور لاشیں اُٹھ رہی ہیں ☆ کہیں اِدارے والوں سے گالَم گلوچ کا سلسلہ ہے تو کہیں اَساتِذہ وطَلَبہ میں ٹھنی ہوئی ہے، ☆ کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جارہا ہے تو کہیں ساس بہو میں تَلْخ کلامی جاری ہے، ☆ کہیں دُکاندار و کاروباری پارٹنر ایک دُوسرے کا گلا گھونٹ رہے ہیں تو کہیں مالک مکان و کرائے داروں میں ہاتھاپائی ہو رہی ہے، ☆ کہیں کنڈیکٹر اور سُواریوں میں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں ٹھیہ لگانے والوں میں تلخ کلامی ہو رہی ہے، ☆ کہیں ڈاکٹر (Doctor) و مریض ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو کہیں ٹھیکیدار و مُلازمین آپس میں گتھم گُتھا ہیں، ☆ کہیں پڑوسی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں تو کہیں رشتے داروں میں ناراضی ہے، ☆ کہیں امام و مقتدیوں میں

www.dawateislami.net

دُوریاں بڑھتی جارہی ہیں تو کہیں مسجد کمیٹی اور نمازی حضرات آپس میں ناراض ہیں ☆ کہیں برسوں کے دوستوں میں اَن بَن چل رہی ہے تو کہیں پورا گھر ہی میدانِ جنگ بنا ہوا ہے۔ ☆ کہیں خُونی رشتے اور اُن کا اِحترام داؤ پر لگا ہے تو کہیں سگے بھائیوں میں پُھوٹ پڑ چکی ہے۔ اَلْغَرَض! وہ جو کل تک ایک دوسرے کے محافظ تھے، وہ جو کل تک ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے، وہ جو کل تک ایک دوسرے کی عزّت کے مُحافِظ تھے، وہ کل تک جن کی دوستی کی مثالیں دی جاتی تھیں، وہ کل تک جن کے اِتّفاق واِتّحاد کی شُہرت تھی، وہ جو کل تک ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ تک سُننا بھی گوارا نہ کرتے تھے، وہ جو کل تک ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتے تھے، وہ جو کل تک بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے مدد گار تھے، وہ جو کل تک ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتے تھے، وہ جو کل تک سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں اکٹھے آیا اور جایا کرتے تھے، وہ جو کل تک دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں ایک دوسرے کی حوصلہ اَفزائی کرتے تھے، افسوس! آج لڑائی جھگڑے جیسے مَنحوس شیطانی کام کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہوچکی ہیں کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں بلکہ مِنٹوں میں جَلا کر تباہ وبرباد کرڈالتی ہے، اِسی طرح ہنستے بستے ملکوں، شہروں، نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اِداروں اور تنظیموں کا اَمن برباد کرنے اور دِلوں میں

www.dawateislami.net

نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریاں ہی کارفرما ہوتی ہیں۔ یقیناً اگر ہم نے قُرآنی اَحکام کو نظر اَنداز نہ کیا ہوتا، اگر ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَرامین پر عمل پیرا ہوتے، اگر ہم اپنے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے اِرشادات سے نصیحت حاصل کرتے، اگر ہم عُلَمائے حق کے دامنِ کرم سے وابستہ رہتے، اگر ہم نے لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں کو پیشِ نظر رکھا ہوتا تو آج ہمارا معاشرہ بھی اَمن و سُکون کا گہوارہ بنا ہوتا۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل! وَقْتِ دُعا ہے
اُمَّت پہ تیری آ کے عَجَب وَقْت پڑا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نِسبَت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے
فَریاد ہے اے کشتیِ اُمَّت کے نگہباں!
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑے کی مذمت پر دو اَحادیثِ مبارکہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے:

لڑائی جھگڑے کی مذمت پر دو اَحادیثِ مبارکہ

(1) پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔[1]

[1] ..... بخاری، کتاب المظالم، باب قول اللہ تعالیٰ: "وھو الد الخصام"، ۲/۱۳۰، حدیث: ۲۴۵۷۔

www.dawateislami.net

(2) نبیِّ کریم، رَسُولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص بے جا جھگڑتا ہے وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔[1]

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبر کر

مَت جھگڑ، مت بَڑبَڑا، پا اَجر ربّ سے صَبر کر (وسائلِ بخشش)

بُزرگانِ دِین اور اِصلاحِ معاشرہ

اے عاشقانِ رسول! کوشش کیجئے اور حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیجئے کہ اسی میں بھلائی ہے۔ حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دینا بہت اچھا اور ہمت والا کام ہے اور یہی وہ طریقہ ہے جو مُعاشرے میں لڑائی جھگڑے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو ختم کر سکتا ہے۔ ہمارے بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ ان کے ساتھ کیسا بھی بُرا سُلوک کیا جاتا وہ بدلہ نہیں لیتے تھے بلکہ مُعاف کر دیا کرتے تھے۔ اگرچہ لوگ اِن کے حُقوق دَبا لیتے لیکن یہ حضرات لوگوں کے حُقوق (Rights) کی ادائیگی سے کبھی غافِل نہ ہوتے، نادان لوگ اِنہیں طرح طرح کی تکلیفیں دیتے لیکن یہ حضرات اُنہیں اِینٹ کا جواب پتّھر سے دینے اور نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے اُنہیں دُعائیں دیتے اور مُعافی سے نواز کر ثواب کا خزانہ لُوٹتے۔ اس ضمن میں دو واقعات سُنیے اور اپنے لیے عَفو و دَرگُزر کا سامان کیجئے:

(1) ظلم کرنے والے کو بھی دُعا دی

ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کسی صَحرا کی طرف تشریف

مدینہ

1 ..... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصمت و آداب اللسان، باب ذم الخصومات، ۷/۱۱۱، حدیث: ۱۵۳۔

www.dawateislami.net

لے گئے تو وہاں آپ کو ایک سِپاہی ملا، اُس نے کہا تم غلام ہو؟ فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: بستی کس طرف ہے؟ آپ نے قبرِستان کی طرف اِشارہ فرمایا۔ سِپاہی نے کہا: میں بستی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ فرمایا: وہ تو قبرستان ہی ہے۔ یہ سُن کر اُسے غُصّہ آ گیا اور اُس نے کوڑا آپ کے سَر پر دے مارا اور زخمی کر کے آپ کو شہر کی طرف لے گیا۔ آپ کے ساتھیوں نے دیکھا تو سِپاہی سے پوچھا: یہ کیا ہوا؟ سِپاہی نے ماجرا بیان کر دیا۔ اُنہوں نے سپاہی کو بتایا یہ تو (زمانے کے وَلی) حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ یہ سُن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور آپ کے ہاتھ چُومتے ہوئے مَعْذِرَت کرنے لگا۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں غلام ہوں۔ فرمایا: اُس (سپاہی) نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ بلکہ صِرف یہ پوچھا کہ تم غلام ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں! کیونکہ میں ربِّ کریم کا غلام (یعنی بندہ) ہوں۔ جب اُس نے میرے سَر پر مارا تو میں نے اللہ پاک سے اُس کے لئے جنّت کا سُوال کیا۔ عَرض کی گئی: اُس نے آپ پر ظُلم کیا تو آپ نے اُس کے لئے دُعا کیوں مانگی؟ فرمایا: مجھے یہ معلوم تھا کہ تکلیف برداشت کرنے پر مجھے ثواب ملے گا، لہٰذا میں نے یہ مناسب نہ جانا کہ مجھے تو ثواب ملے اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جائے۔[1]

(2) مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرتِ سَیِّدُنا مَعْمَر بن راشِد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے

مدینہ

1 ..... احیاء العلوم، کتاب ریاضۃ النفس وتھذیب الاخلاق، بیان علامات حسن الخلق، ۳/۸۷ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا قَتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بیٹے سے فرمایا: ”تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا۔“ اور پھر فرمایا: ”بیٹا! آستینیں اُوپر کر لو اور ہاتھ بلند کر کے زوردار تھپڑ مارو۔“ چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: ہم نے رِضائے اِلٰہی کے لئے اسے مُعاف کیا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔ (1)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارب (وسائلِ بخشش)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کا مُعافی اور مُعاشرے کی اصلاح کا جذبہ مرحبا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کی صحبت سے تربیت یافتہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی مُعاشرے کی اِصلاح کرنے کے مُعاملے میں بے حد ایکٹو (Active) ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جہاں اِنفرادی کوشش کے ذریعے مُعاشرے کی اصلاح کر رہے ہیں، وہیں اپنے سنتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکروں کے ذریعے بھی مُعاشرے کی اصلاح میں مصروف ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سنتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرے بذریعہ مدنی چینل

(1) ..... حلیۃ الاولیاء، طبقۃ اھل المدینہ، قتادہ بن دعامہ، ۲/۳۸۶، حدیث: ۲۶۶۱۔

www.dawateislami.net

گھروں، دکانوں(Shops)اور جامعات وغیرہ میں نہایت شوق سے سُنے جاتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سمجھانے کا انداز ایسا ہمدردانہ ہوتا ہے کہ سُننے والے کے دِل میں اُترتا چلا جاتا ہے۔ لاکھوں مسلمان آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سنتوں بھرے بیانات سُن کر راہِ راست پر آ چکے ہیں۔ اس ضمن میں ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے:

نمازی ڈاکو

کراچی کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کے ایک دوست بہت زیادہ ماڈرن، جُوئے اور شراب کے عادی اور گناہوں میں بہت بے خوف تھے۔ گھر والے سمجھاتے مگر وہ باز نہ آتے، ایک بار کراچی سے کولمبو روانگی کے وقت، انہوں نے اس کے سامان میں امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سُنّتوں بھرے بیان "نمازی ڈاکو" کی کیسٹ ڈال دی۔ کولمبو پہنچ کر اس نے بیان سُنا، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے الفاظ تاثیر کا تیر بن کر اُس کے جگر میں پیوست ہونے لگے۔ بیان سُننے کی بَرَکت سے اس نے اپنے چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی شریف رکھ لی اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں مشغولیت اِختیار کر لی اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر عطاری ہونے کی سعادت بھی پا لی۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی جانب لاتے ہوئے نماز کے فضائل سے متعلق دو اَحادیثِ مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں خوب

www.dawateislami.net

توجہ سے سُنیے اور اپنے اندر مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت پابندی سے نمازیں پڑھنے کا جذبہ پیدا کیجئے:

دِن بھر کی پانچ نمازوں کی مثال

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مرتبہ اپنے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سے پوچھا: یہ بتاؤ! اگر کسی کے گھر کے دروازے کے قریب ہی نہر ہو اور وہ روزانہ پانچ بار اس نہر میں نہائے تو کیا اس کے جسم پر گندگی باقی رہے گی؟ عرض کی گئی: جی نہیں۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: یہی مثال دِن بھر کی پانچ نمازوں کی ہے کہ ان کے ذریعے اللہ پاک گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔[1]

اللہ پاک کی پسندیدہ چیز

ایک شخص نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اسلام کی کیا چیز اللہ پاک کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ اِرشاد فرمایا: نَماز وقت پر اَدا کرنا۔[2]

گزارش!

خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے حُصول کے لئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول

مدینہ

1 ..... مسلم، کتاب المساجد... الخ، باب المشی الی الصلاۃ... الخ، ص ۲۶۳، حدیث: ۱۵۲۲۔

2 ..... شعب الایمان، الباب الحادی والعشرین، باب فی الصلوات، ۳/۳۹، حدیث: ۲۸۰۷۔

www.dawateislami.net

کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نِیَّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی گزارش ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اور روزانہ مُحاسبے کے ذریعے مَدَنی انعامات نامی رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہنے کا ذہن بنے گا۔

خوش کلامی

انسان کے جسم میں زبان وہ حصّہ ہے جس سے نکلنے والے اَلفاظ پھول جیسے خوشبودار بھی ہوتے ہیں اور اَنگارے جیسے شُعلہ بار بھی، کبھی یہ الفاظ دُکھی دِلوں کا سہارا بن جاتے ہیں اور کبھی زخمی دِلوں کو مزید خون آلود کرنے کا سبب بنتے ہیں، چند جملے ہاری ہوئی بازی کو جیت سے ہمکنار کرسکتے ہیں اور جیتی ہوئی جنگ کو ہرانے کا سبب بھی بن سکتے ہیں الغرض خوش کلامی اور بدکلامی براہِ راست معاشرے کی اصلاح اور بگاڑ پر اَثر اَنداز ہوتے ہیں۔

www.dawateislami.net

نصیحت آمیز مدنی پھول

ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ دنیا و آخرت کی بربادی سے بچنے کے لئے حرام کاموں سے کنارہ کَشی اِختیار کرلے خَواہ اِس کے بدلے اُسے کتنا ہی بڑا دُنیوی خَسارہ کیوں نہ اُٹھانا پڑے۔ مگر اَفسوس! فی زَمانہ مُعاشرے میں بہت سی بُرائیاں عام ہو چکی ہیں، اوپر سے نیچے تک تقریباً سارا نِظام تَہس نَہس ہو چکا ہے، اگر دِین کا درد رکھنے والا کوئی سمجھانے کی کوشش بھی کرے تو اِس قِسم کی باتیں سُننے کو ملتی ہیں کہ بھئی کیا کریں مجبوری ہے، ہم تو بے بَس ہیں، اِس کے بغیر چارہ ہی نہیں، سب چلتا ہے، ہم اکیلے کر بھی کیا سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ حالانکہ یہ باتیں درست نہیں، کیونکہ نہ تو ہم بے بَس و مجبور ہیں اور نہ ایسا ہے کہ ان حرام کاریوں کے بغیر چارہ نہیں اور جہاں تک اِس بات کا تعلُّق ہے کہ ہم اکیلے کیا کر سکتے ہیں تو جناب کم اَز کم اپنی ہی اِصلاح کی کوشش کر لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ پورا نِظام خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ دراصل ہم چاہتے ہیں کہ دوا بھی نہ کھائیں اور مرض سے شفا بھی مل جائے، مانا کہ معاشی خوشحالی کے لئے پورے مُعاشرے کو بُرائیوں سے پاک کرنے کی ضرورت ہے مگر یاد رکھیں! مُعاشرہ اَفراد سے بنتا ہے، جب تک اَفراد اپنی اِصلاح کی کوشش نہیں کریں گے سارے مُعاشرے کی اِصلاح مشکل ہے۔ لہٰذا ہر شخص اِنفرادی طور پر اپنے اَندر تبدیلی پیدا کرے مُعاشرے میں خود بخود تبدیلی آجائے گی۔

www.dawateislami.net

کیا تنگدستی بھی نعمت ہے؟

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ دُنیا کی محبت سے بچنے، مصیبتوں پر صبر کرنے اور قبر و آخرت کی بہتری کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سَرورِ ذیشان، سَردارِ دو جہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قِیامت کے دِن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔[1]

شافِعِ روزِ جَزا تم پہ کروروں دُرُود
دافِعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے مُعاشرے پر نگاہ دوڑائیں تو ہمیں اَندازہ ہو گا کہ یہ ٹٹیالی زمین، نیلا آسمان، ویران صَحرا، سَرسَبز میدان، خوبصورت باغات، لہلہاتے کھیت، مہکتے پھول، بہتی نہریں، اُبلتے چشمے، چمکتے ستارے، مختلف اَقسام کے پھل،

مدینہ

1 ..... معجم اوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵۔

www.dawateislami.net

خوبصورت چاند، روشن سورج، لاجواب معدنیات، مختلف جمادات اور بے شُمار حیوانات انسان کے فائدے کے لئے ہیں یعنی یہ تمام چیزیں انسان کے لئے بنائی گئی ہیں چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (پ۱، البقرۃ: ۲۹)

ترجمۂ کنزالعرفان: وہی ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے: تمام انسانوں کو فرمایا گیا کہ زمین میں جو کچھ دریا، پہاڑ، کانیں، کھیتی، سمندر وغیرہ ہیں سب کچھ اللہ کریم نے تمہارے دینی ودُنیاوی فائدہ کے لیے بنایا ہے۔ دینی فائدہ تو یہ ہے کہ زمین کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللہ کریم کی حکمت وقدرت کی مَعْرِفَت (یعنی پہچان) نصیب ہو اور دُنیاوی فائدہ یہ کہ دُنیا کی چیزوں کو کھاؤ پیو اور اپنے کاموں میں لاؤ جب تک اللہ کریم کی طرف سے کوئی ممانعت نہ ہو۔ تو ان نعمتوں کے باوجود تم کس طرح اللہ کریم کا انکار کر سکتے ہو؟ اس آیت سے معلوم ہوا! جس چیز سے اللہ پاک نے منع نہیں فرمایا وہ ہمارے لئے مُباح (یعنی جائز) وحلال ہے۔[1]

اب غور طلب بات یہ ہے کہ جب ساری کائنات تو انسان کے لیے پیدا کی گئی ہے، آخر انسان کو کس لیے پیدا فرمایا گیا ہے؟ اس سُوال کا جواب اللہ کریم قرآنِ پاک میں کچھ یوں اِرشاد فرماتا ہے:

مدینہ

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۹، ۱/ ۹۹۔

www.dawateislami.net

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۶)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور میں نے جنّ اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے: اِرشاد فرمایا کہ میں نے جِنوں اور انسانوں کو صِرف دنیا طلب کرنے اور اس طلب میں مُنہَمِک (یعنی گُم) ہونے کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ انہیں اس لئے بنایا ہے تاکہ وہ میری عبادت کریں اور انہیں میری مَعْرِفت (یعنی پہچان) حاصل ہو۔[1]

اس آیت سے معلوم ہوا! انسانوں اور جنوں کو بیکار پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ان کی پیدائش کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ پاک کی عبادت کریں۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر سے انسان کا مقصدِ پیدائش واضح ہو گیا کہ انسان کو رَبِّ کریم نے اپنی عبادت و پہچان کے لیے بنایا مگر افسوس! آج ہم اپنی زندگی کے مقصد کو گویا بھُلا چکے ہیں کیونکہ جو دُنیا ہمارے لئے امتحان گاہ کی حیثیت رکھتی ہے، ہم اس کی مَحَبَّت میں ایسے گم ہوئے کہ اسی کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھ بیٹھے۔ شاید ہم یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہمیں مال و دولت جمع کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ مال و دولت کی حرص اس قدر دِل پر غالب آچکی ہے کہ بندہ راتوں رات اَمیر و کبیر بننے کے سُہانے خواب دیکھتا رہتا ہے کہ اے کاش! پانچ لاکھ کا اِنعام لگ جائے،

مدینہ

1 ..... تفسیر صاوی، پ۲۷، الذّٰریٰت، تحت الآیۃ: ۵۶، ۵/۲۰۲۶/ تفسیر خازن، پ۲۷، الذّٰریٰت، تحت الآیۃ: ۵۶، ۴/۱۸۵۔

2 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۲۷، الذّٰریٰت، تحت الآیۃ: ۵۶، ۹/۵۱۱۔

www.dawateislami.net

اے کاش! دس روپے کی ٹکٹ پر تین لاکھ کا انعام لگ جائے۔ حتّٰی کہ اَمیر و کبیر بننے کی دُھن اس پر ایسی سُوار ہوتی ہے کہ اسے جوئے جیسی بُری لَت لگ جاتی ہے، بینک بیلنس بڑھانے کی خاطر وہ حلال و حرام کی پروا نہیں کرتا، اس کی بس ایک ہی رٹ ہوتی ہے کہ "پیسہ ہو چاہے جیسا ہو۔" لہٰذا اگر کوئی مسلمان اس طرح کے کاموں میں مُبْتَلا ہو اور آپ سمجھتے ہیں کہ اسے سمجھاؤں گا تو مان جائے گا تو اس پر شفقت کے ساتھ اِنفرادی کوشش کیجئے، اسے مال کی تباہ کاریاں بتایئے، حرص و لالچ کے نقصانات سے آگاہ کیجئے، اسے سنتوں بھرے اجتماعات و مدنی مذاکرے میں شرکت کی دعوت دیجئے بلکہ اپنے ساتھ لایئے اور قافلوں میں سفر کروایئے لیکن عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس طرح کے لوگوں کو جب کوئی سمجھاتا ہے تو وہ توجہ سے بات سُننے کے بجائے غافلوں کی طرح اِدھر اُدھر دیکھتے اور سر کھجاتے ہیں۔ یاد رہے! کہیں ایسا نہ ہو آپ ہمت ہار کر انہیں جھاڑنا یا ڈانٹنا شروع کر دیں یا اِنفرادی کوشش کرنے سے پیچھے ہٹ جائیں، لہٰذا ہمت مت ہاریے گا اور نرمی و پیار سے اِنفرادی کوشش جاری رکھئے گا۔ اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ ایک نہ ایک دِن ان کا دِل بھی چوٹ کھا ہی جائے گا اور وہ بھی اپنے بُرے اِرادوں سے توبہ کر کے صلوٰۃ و سنّت کی راہ پر آ ہی جائیں گے۔ یاد رکھئے! بعض اوقات شیطان لعین تنگدستی کا خوف دِلاتا اور حلال و حرام کی پروا کیے بغیر خوب مال و دولت جمع کرنے پر اُکساتا ہے تو ایسی صورت میں آپ اللہ پاک کی ذات پر بھروسا فرمائیں اِنْ شَآءَ اللہ شیطانی وسوسہ دُور ہو گا اور

www.dawateislami.net

تنگدستی کا خوف جاتا رہے گا۔ اس ضمن میں ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا واقعہ سُنیے اور اپنے لیے اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنے کا سامان کیجئے چنانچہ

جنگل میں گھی اور شہد کی تمنا

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کسی جنگل میں تھے کہ شیطان نے انہیں یہ وسوسہ ڈالا: ”آپ کے پاس زادِ راہ نہیں ہے اور یہ جنگل ہلاکت خیز ہے، یہاں آبادی ہے نہ کوئی انسان۔“ تو انہوں نے بھی اِرادہ کرلیا کہ وہ اس جنگل کو زادِ راہ کے بغیر طے کریں گے اور عام راستہ چھوڑ کر چلیں گے تاکہ کسی انسان سے سامنا نہ ہو اور خود کچھ نہیں کھائیں گے یہاں تک کہ ان کے منہ میں گھی اور شہد ڈالا جائے۔ پھر وہ راستے سے ہٹ کر جِدھر رُخ تھا چل پڑے۔ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے جتنا چاہا میں چلتا رہا، پھر میں نے دیکھا کہ ایک قافلہ راستہ بھول کر چلا آرہا ہے، میں انہیں دیکھتے ہی زمین پر لیٹ گیا تاکہ وہ مجھے دیکھ نہ سکیں مگر وہ چلتے رہے حتّٰی کہ میرے سر پر آپہنچے، میں نے آنکھیں بند کرلی تھیں۔ وہ میرے قریب ہو کر کہنے لگے: لگتا ہے کہ اس کا زادِ سفر ختم ہو گیا ہے اور بھوک پیاس کی شدت سے بیہوش ہے، اس کے منہ میں گھی اور شہد ڈالو شاید اسے ہوش آجائے۔ پھر وہ گھی اور شہد لائے تو میں نے اپنا منہ اور دانت مضبوطی سے بند کرلئے، پس انہوں نے چُھری لا کر میرا منہ زبردستی کھولنا چاہا تو میں ہنس پڑا اور منہ کھول دیا، یہ دیکھ کر وہ بولے: کیا تم پاگل ہو؟ میں نے کہا: ہرگز نہیں اور تمام تعریفیں

www.dawateislami.net

اللہ پاک کے لئے ہیں۔ پھر میں نے انہیں شیطانی وسوسے والا واقعہ سُنایا۔[1]

اے عاشقانِ اولیا! یہ بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کا ہی حصّہ تھا کہ وہ اسباب اختیار کیے بغیر محض اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھتے اور شیطان لعین کے وسوسوں کے مقابلے کے لیے تیار رہتے تھے لیکن ہمارے لیے یہ حکم ہے کہ ہم اللہ پاک پر بھروسا رکھیں اور اَسباب کو بھی اختیار کریں۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے لوگ شہد بہت استعمال کرتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شہد کی تعریف اور اس کا ذکر قرآنِ کریم میں بھی موجود ہے چنانچہ پارہ 14 سورۂ نحل کی آیت نمبر 69 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ

ترجمۂ کنزالعرفان: اس کے پیٹ سے ایک پینے کی رنگ برنگی چیز نکلتی ہے اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر صِراط الجنان میں ہے: اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز یعنی شہد، سفید، زَرد اور سُرخ رنگوں میں نکلتا ہے، اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے اور یہ نافع ترین دواؤں میں سے ہے اور بکثرت معجونوں میں شامل کیا جاتا ہے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شَہد اِستعمال کرنا سُنَّت ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَہد پسند فرماتے تھے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے:

مدینہ

1 ..... مختصر منہاج العابدین، ص ۱۱۶۔

2 ..... تفسیر صراط الجنان، پ ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۶۹، ۵ / ۳۴۴۔

www.dawateislami.net

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ یعنی نبیِّ کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔[1] اسی طرح آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو کدّو بھی بہت پسند تھے چنانچہ تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے: کدّو (یعنی لوکی) کو تاجدارِ رسالت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بہت پسند فرماتے تھے، جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: حُضورِ اَقدس صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کدو شریف پسند فرماتے تھے۔[2] ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ! آپ کدّو شریف بہت پسند فرماتے ہیں۔" رسولِ کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: ہاں، یہ میرے بھائی حضرت یونس عَلَيْهِ السَّلَام کا درخت ہے۔[3] یونہی صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن بھی کدو بہت پسند فرماتے تھے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بیان فرماتے ہیں: ایک درزی نے رسولِ کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی کھانے کی دعوت کی، میں بھی حضورِ پُرنور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ گیا، جَو کی روٹی اور شوربا حضورِ اَقدس صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے لایا گیا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا، کھانے کے دوران میں نے حُضورِ اَنور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا کہ پیالے کے کناروں سے کدّو کی قاشیں تلاش کر رہے ہیں، اسی لئے میں اس دن سے کدّو پسند کرنے لگا۔[4] حضرت ابوطالوت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مدینہ

1 ..... بخاری، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل، ۴/۱۷، حدیث: ۵۶۸۲۔
2 ..... ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب الدبّاء، ۴/۲۷، حدیث: ۳۳۰۲۔
3 ..... تفسیر بیضاوی، پ۲۳، الصافات، تحت الآیة: ۱۴۶، ۵/۲۷۔
4 ..... بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الخیّاط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۰۹۲۔

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: میں حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس حاضر ہوا، وہ کدّو کھا رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے درخت! تیری کیا شان ہے، تو مجھے کس قدر پسند ہے (اور یہ محبت صرف) اس لئے (ہے) کہ رَسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تجھے محبوب رکھا کرتے تھے۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے شاگرد حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے سامنے جب اِس روایت کا ذکر آیا کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کدّو پسند فرماتے تھے، تو مجلس کے ایک شخص نے کہا: لیکن مجھے پسند نہیں۔ یہ سُن کر حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے تلوار نکال لی اور اس سے فرمایا: جَدِّدِ الْاِیْمَانَ وَ اِلَّا لَاَقْتُلَنَّكَ یعنی تجدیدِ ایمان کر، ورنہ میں تمہیں قتل کئے بغیر نہ چھوڑوں گا۔[2]

کدّو کے طبی فوائد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ طِبّ کے ماہرین نے لوکی شریف کے بہت سے طِبّی فوائد بھی بیان کئے ہیں، آیئے! سات طبی فوائد ملاحظہ کیجئے: (1) لوکی میں موجود قدرتی وٹامن سی، سوڈیم، پوٹاشیم اور فولاد نہ صِرف طاقت بخش ثابت ہوتا ہے بلکہ اس کا روزانہ کا اِستعمال پیٹ کے مختلف اَمراض کے خلاف مُؤثّر حفاظت بھی فراہم کرتا ہے۔ (2) لوکی میں پائے جانے والے اَجزا کی تاثیر قدرتی طور پر ٹھنڈی ہوتی ہے جو گرمی کا اَثر کم کرنے کے ساتھ ساتھ تھکن کا احساس بھی گھٹا دیتی ہے۔ (3) لوکی کھانے سے خوب بھوک

مدینہ

1 ..... ترمذی، کتاب الاطعمة، باب ما جاء فی اکل الدبّاء، ۳/۳۳۶، حدیث: ۱۸۵۶۔

2 ..... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب الجماعۃ و فضلہا، الفصل الثالث، ۳/۱۶۶، تحت الحدیث: ۱۰۸۳۔

www.dawateislami.net

لگتی ہے اور کمزوری دُور ہوتی ہے۔(4) قبض کے مریضوں کے لئے لوکی بہت فائدہ مند ہے۔(5) کدّو جگر کے دَرد کو دُور کرنے میں مفید ہے۔(6) پیشاب کے اَمراض، معدے کے امراض اور یرقان (پیلیا، JAUNDICE) کے مرض میں بہت فائدہ دیتا ہے۔(7) اس کے بیجوں کا تیل دَردِ سَر اور سَر کے بالوں کیلئے بہت مفید ہے اور نیند لاتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ابھی ہم نے سُنا کہ لوکی شریف ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی میں بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ بھی اس کو انتہائی شوق سے کھانا پسند کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی لوکی شریف کو اپنی غذا میں شامل کریں، ہمارا تو بس یہی ذہن ہونا چاہئے کہ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پسند ہے وہی اپنی پسند اور جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ناپسند ہے وہی اپنی ناپسند، چونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کدّو شریف سے اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا تو ہمیں بھی کدو شریف کو پسند کرنا اور اسے سنّت کی نِیَّت سے شوق سے کھانا چاہئے۔ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو گانے سُننا ناپسند ہے تو ہمیں بھی ناپسند ہے۔ بہرحال اگر ہم نے یہ اصول اپنی زندگی پر نافذ کرلیا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ کامیابی ہمارا مقدر بن جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ۲۳، الصافات، تحت الآیۃ:۱۴۶، ۸/ ۳۵۱۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کا ربِّ کریم کی ذات پر بہت کامل ایمان ہوتا تھا، یہ حضرات تنگدستی سے نہیں ڈرتے، فاقے کرتے ہیں تو اللہ پاک ان کی مدد کرتا ہے، لہٰذا اے عاشقانِ رسول! تنگدستی آتی ہے تو آئے مگر ہمیں اس سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ تنگدستی کا خوف نکالنے کے لئے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات پڑھتے اور سنتے رہئے۔ یاد رکھئے! یہ مشاہدہ ہے کہ جو دنیا سے دُور بھاگتا ہے دنیا ذلیل ہو کر اُس کے قدموں میں آتی ہے۔ ہمیں دُنیاوی منصب اور مال و دولت کو پانے کی کوششیں کرنے والوں سے سبق لینا چاہئے جو ایک سیٹ جیتنے کی خاطر لاکھ جتن کرتے ہیں مگر بعض اس سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! دولت کا نشہ انتہائی خطرناک ہے، جب کسی کو یہ نشہ چڑھ جاتا ہے تو شیطان کہتا ہے: اس کو میں بکری کی طرح کان پکڑ کر جس بُرائی کی طرف چاہوں لئے لئے پھرتا ہوں۔[1] ہمیں دُنیا، مالِ دُنیا اور دنیاوی منصب کے پیچھے بھاگنے، تنگدستی سے خوف کھانے، کم وسائل اور غربت کا رونا روتے رہنے کے بجائے صبر و قناعت اور تَوَکُّل عَلَی اللہ والی زندگی گزارنی چاہئے کہ یہی ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ نے ہمیں سکھایا ہے۔ آیئے! اس ضِمن میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی اِنفرادی کوشش کا ایک حسین واقعہ سنئے اور نصیحت حاصل کیجئے چنانچہ

تنگدستی کی شکایت کرنے والے پر اِنفرادی کوشش

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساداتِ کرام میں سے ایک صاحبزادے

مدینہ

1 ..... تنبیہ الغافلین، باب کظم الغیظ، ص ۱۱۰۔

www.dawateislami.net

گردشِ اَیّام کی زد میں آکر تنگدستی میں مُبْتَلا تھے۔ وہ میرے پاس تشریف لاتے اور اپنے حالات سے دِل برداشتہ ہو کر مُفْلِسی و غربت کی شکایت کیا کرتے۔ ایک دِن جب وہ بہت ہی پریشان و مغموم تھے میں نے اُن سے کہا: صاحبزادے! یہ اِرشاد فرمایئے کہ جس عورت کو باپ نے طلاق دے دی ہو، کیا وہ بیٹے کے لئے حلال ہو سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: ایک مرتبہ آپ کے جَدِّ اعلیٰ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تنہائی میں اپنے چہرۂ مبارکہ پر ہاتھ پھیر کر اِرشاد فرمایا: اے دنیا! کسی اور کو دھوکا دے، میں نے تجھے ایسی طلاق دی جس میں کبھی رَجْعَت (یعنی دوبارہ لوٹنا) نہیں۔ شہزادے حضور! کیا اس قول کے بعد بھی ساداتِ کرام کا غربت واَفلاس میں مُبْتَلا ہونا تعجب کی بات ہے! وہ کہنے لگے: وَاللّٰہ (یعنی اللہ پاک کی قسم!)! آپ کی ان باتوں نے مجھے دِلی سکون بخش دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کے بعد شہزادے نے کبھی بھی اپنی غربت کا شکوہ نہ کیا۔ (1)

زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

اے عاشقانِ امام احمد رضا! اِس حکایت سے معلوم ہوا کبھی بھی مشکل حالات اور تنگدستی سے گھبرا کر زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ کامیابی دنیوی مال و دولت کی کثرت میں نہیں بلکہ اللہ کریم کی رِضا پر راضی رہنے میں ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا! جب

مدینہ

1 ..... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ ۱، ص ۱۶۲ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

بھی کسی اسلامی بھائی کی اِصلاح کی ضرورت پڑے تو بڑی حکمتِ عملی سے اس کے مرتبہ و مقام کا لحاظ کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینی چاہیے جیسا کہ ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کتنے پیار بھرے اَنداز میں سَیِّد زادے پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ان کی اِصلاح کی، کوئی ایسا لفظ نہ بولا جس سے ان کو شرمندگی ہو اور نہ ہی سخت لہجہ استعمال کیا۔ اللہ پاک ہمیں بھی میٹھے اَنداز میں نیکی کی دعوت کی دُھوم مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاد رہے! ایسی تنگدستی ضرور اللہ پاک کی ایک بہت بڑی نعمت ہے کہ جو گناہوں سے رُکنے کا سبب ہو اور اللہ پاک کی یاد سے غافل نہ کرے نیز بندہ صبر و شکر کے ساتھ زندگی گزارے۔ مگر افسوس! بعض نادان تنگدستی میں مُبْتَلا ہو کر بے صبری کرتے ہوئے شکوے شکایات اور ربِّ کریم کی ناشکری و نافرمانی پر اُتر آتے ہیں اور بعض بے خوف تو **مَعَاذَ** اللہ کفریہ کلمات تک بک جاتے ہیں۔ تنگدستی و محتاجی میں مُبْتَلا شخص کو چاہئے کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں ایسی تنگدستی سے پناہ طلب کرتا رہے جو اسے شکوے شکایات، ربِّ کریم کی ناشکری و نافرمانی اور کفریہ کلمات بکنے پر اُبھارے اور ایمان کی بربادی کا سبب بن جائے۔

مکرِ شیطان سے تُو بچانا
ساتھ ایماں کے مجھ کو اٹھانا
نزع میں دِیدِ بدرُ الدُّجیٰ کی
میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے (وسائلِ بخشش)

www.dawateislami.net

غریب و تنگ دَست اور مسکین شخص اگر اپنی غربت و مُفلسی پر صبر، صبر اور صِرف صبر کرے اور لوگوں کے آگے شِکوے شکایات نہ کر کے بے صبری کا مظاہرہ نہ کرے تو اسے بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔ غریب اس لئے بھی فائدے میں ہے کہ اس کے پاس گناہوں کی دنیاوی آسائشیں، آلات و اَسباب اور وَسائل نہیں ہوتے جبکہ کئی مالداروں اور دُنیاداروں کے پاس یہ سب چیزیں ہوتی ہیں۔ اب بعض غریب لوگ جب مالداروں اور دُنیاداروں کی عیش و عیاشیاں اور سہولیات کو دیکھتے ہیں تو ان کے دِلوں میں کچھ اس طرح کی خواہشات اَنگڑائیاں لینے لگتی ہیں: مثلاً اے کاش! میرے پاس بھی نیٹ ہوتا، نیٹ والا موبائل ہوتا، کمپیوٹر ہوتا، ٹی وی ہوتا تو میں بھی ان کی طرح فلمیں ڈرامے دیکھتا، موسیقی سُنتا، اپنی گاڑی میں عُمدہ قِسم کا ٹیپ لگوا کر گانے بجاتا وغیرہ۔

یاد رکھیے! گناہ کا پکا اِرادہ کرنے سے انسان گناہ گار ہو جاتا ہے اگرچہ وہ گناہ نہ کر سکا ہو چنانچہ "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" کے صفحہ نمبر 286 پر لکھا ہے: اگر کوئی مجمع خیر کا ہو (یعنی نیک لوگوں کا اجتماع ہو) اور وہ نہ جانے پایا اور خبر ملنے پر اس نے افسوس کیا تو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا حاضرین کو اور اگر مجمع شَر کا ہو (یعنی بُرے لوگوں کا اجتماع ہو) اس نے اپنے نہ جانے پر افسوس کیا تو جو گناہ ان حاضرین (وہاں موجود لوگوں) پر ہو گا وہ اس پر بھی (ہو گا)۔[1] نیز بہارِ شریعت حِصّہ 16 صَفْحَہ نمبر 615 پر لکھا ہے: اگر گناہ کے

مدینہ

1 ..... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۲۸۶۔

www.dawateislami.net

کام کا بالکل پکّا اِرادہ کر لیا جس کو "عَزم" کہتے ہیں تو یہ بھی ایک گناہ ہے اگرچہ جس گناہ کا عَزم (یعنی پکّا ارادہ) کیا تھا اسے نہ کیا ہو۔[1]

پکّا اِرادہ عَزْم کہلاتا ہے۔ جب ذہن کسی چیز کو حاصل کرنے کے لیے پکّا اِرادہ کر لے، نفس کو اس کی جانب مائل کر لے اور اس کو حاصل کرنے کی نِیَّت بھی کر لے تو یہ عَزْم (یعنی پکّا اِرادہ) کہلاتا ہے۔ اس صورت میں اگر نیکی کا اِرادہ ہے تو اس پر ثواب ملے گا اور گناہ کا اِرادہ تھا تو اس پر پکڑ ہو گی، اگرچہ کسی سبب سے وہ اس گناہ کو نہ کر سکا۔[2] اس بات کو یوں سمجھئے کہ جمعرات کا دِن تشریف لایا اور شبِ جُمعہ کو کسی کا ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع میں حاضری کا معمول تھا مگر وہ بے چارہ کسی کام میں مشغول ہو گیا، اسے یاد ہی نہ رہا کہ اسے تو اِجتماع میں جانا تھا، اچانک اسے یاد آیا کہ آج تو شبِ جُمعہ ہے اور مجھے ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کرنی تھی لیکن تب تک اِجتماع کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ اب اگر واقعی اسے اِجتماع کی حاضری سے محرومی کا افسوس ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ اسے شرکت کا ثواب مل جائے گا، لیکن اگر کسی نے گناہ کا پکّا اِرادہ کیا مثلاً فلم دیکھنے کی غرض سے سینما گھر کی طرف چلا مگر جب وہاں پہنچا تو پتا چلا کہ لوگ تو فلم دیکھ کر واپس آرہے ہیں، کسی نے بتایا کہ فلم تو ختم ہو چکی ہے، یہ سُن کر اس نے فلم نہ دیکھنے پر افسوس کا اظہار کیا تو اسے فلم دیکھنے کے پکّے اِرادے کا گناہ ملے گا۔

مدینہ

1 ..... بہارِ شریعت، جلد ۳، حصہ: ۱۶، ص ۶۱۵۔

2 ..... تفسیر صاوی، پ ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۸۴، ۱/ ۲۴۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی
مرا حشر میں ہو گا کیا یاالٰہی
گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں
پئے مرشدی دے شفا یاالٰہی
بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

جس طرح لوگ تنگدستی کا رونا روتے ہیں اسی طرح کسی عزیز کے اِنتقال پر بے صبری کرنا اور رونا پیٹنا بھی بہت عام ہو چکا ہے، خُصُوصاً عورتیں میت پر بہت زیادہ روتی پیٹتی اور چیختی چِلاتی ہیں۔ اگر کسی کا ہسپتال میں اِنتقال ہو جائے تو ہسپتال میں خوب ہنگامہ کیا جاتا اور توڑ پھوڑ مچائی جاتی ہے، ڈاکٹرز اور ہسپتال کے عملے کو دھمکیاں اور گالیاں دی جاتی ہیں اور ان کے خلاف نعرے بازی کی جاتی ہے حالانکہ اس طرح کرنے سے یقیناً مرنے والا زندہ نہیں ہو سکتا۔ انسان کی موت اُس کے پسماندگان کے لیے زبردست اِمتحان کا باعث ہوتی ہے۔ ایسے موقع پر صَبر کرنا اور بِالْخُصُوص زَبان کو قابو میں رکھنا ضَروری ہے۔ بے صبری سے صَبر کا اَجر تو ضائع ہو سکتا ہے مگر مرنے والا پلٹ کر نہیں آسکتا۔

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے
جانے والے نہیں آنے والے (حدائقِ بخشش)

یاد رہے! مَیِّت کے غم میں آنسو بہانے میں حرج نہیں البتّہ نوحہ کرنا (یعنی میّت

www.dawateislami.net

کے اوصاف مُبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بَین کہتے ہیں) حرام ہے۔[1]

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نوحہ کرنے والیوں کی قِیامت کے دِن دوزخ میں دو صفیں بنائی جائیں گی، ایک صَف دوزخیوں کی دائیں طرف، دوسری بائیں طرف، وہ دوزخیوں پر یوں بھونکتی رہیں گی جیسے کُتّے بھونکتے ہیں۔[2] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قِیامت کے دن اِس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اُس پر ایک کُرتا رال کا ہو گا اور ایک کُرتا کھجلی کا۔[3]

حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رال میں آگ بَہُت جلد لگتی ہے اور سخت گرم بھی ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نائحَہ (یعنی نوحہ کرنے والی) پر اُس دِن خارِش کا عذاب مُسَلَّط ہو گا کیونکہ وہ نَوحہ کر کے لوگوں کو مَجروح (یعنی ان کے دل غمگین وزخمی) کرتی تھی تو قِیامت کے دِن اسے خارِش سے زخمی کیا جائے گا۔ اِس سے معلوم ہوا نوحہ خواہ عملی ہو یا قولی سخت حرام ہے۔ چونکہ اکثر عورَتیں ہی نوحہ کرتی ہیں اِس لیے عُموماً نائحَہ تانیث (مُؤنَّث) کا صِیغہ (یعنی کلمہ اِرشاد) فرمایا۔[4]

زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

مدینہ

1 ..... بہارِ شریعت، حصّہ ۴، ۱/ ۸۵۴ ماخوذاً۔
2 ..... معجم اوسط، باب المیم، من اسمہ احمد، ۴/ ٦٦، حدیث: ۵۲۲۹۔
3 ..... مسلم، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحۃ، ص ۳٦۲، حدیث: ۲۱٦۰۔
4 ..... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۵۰۳۔

www.dawateislami.net

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کے انتقال پر بعض خواتین دِل ہی دِل میں خوش ہو رہی ہوتی ہیں، اس لئے کہ ان کی مرنے والے سے اَن بَن چل رہی تھی، نیز ایسی عورتیں زیادہ چِلّاتی اور روتی ہیں، لیکن دل میں خوشی کے لڈو پُھوٹ رہے ہوتے ہیں کہ اچھا ہوا مر گیا، ہماری تو جان چھوٹی، یہ تنگ بہت کرتا تھا، بے پردگی اور فیشن نہیں کرنے دیتا تھا، شرعی پردہ کرواتا تھا، فلمیں ڈرامے اور گانے باجے دیکھنے سُننے پر پابندی لگائی ہوئی تھی وغیرہ وغیرہ۔

افسوس! وفا کسی جانے والے کی طرح جا چکی ہے، بھائی بھائی کا نہیں ہے، آئے دِن ایسی دَردناک خبریں سُننے کو ملتی ہیں کہ بیٹوں نے ہی اپنے سگے باپ کو مار دیا، بھائی نے بھائی کو قتل کر دیا، زمین و جائداد کے جھگڑے میں کئی بیٹوں نے باپ کو اس لیے مار دیا کہ اس کی جائداد پر قبضہ کر لیں اور مزے کریں، زمین و جائداد تو ہاتھ کیا آتی اُلٹا انہیں ہتھکڑیاں لگ جاتی ہیں، جیل کی سلاخوں کے پیچھے سڑتے ہیں بالآخر سزائے موت ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

ہے یہ دنیا بے وفا آخر فنا
نہ رہا اس میں گدا نہ بادشاہ
موت ٹھہری آنے والی آئے گی
جان ٹھہری جانے والی جائے گی
قبر میں میت اُترنی ہے ضرور

www.dawateislami.net

جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
جب اندھیری قبر میں تو جائے گا
غافل انسان یاد رکھ پچھتائے گا
روئے گا، چلّائے گا، گھبرائے گا
کام مال و زر وہاں نہ آئے گا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بڑھاپے میں انسان کے اعضاء بے کار ہو جاتے ہیں، رشتہ دار ساتھ چھوڑ جاتے ہیں، اپنے پرائے سب ستاتے ہیں، بیماریاں اور آزمائشیں چاروں طرف سے گھیر لیتی ہیں، انسان ہر چیز اور ہر شخص سے نااُمید اور مایوس ہو جاتا ہے مگر افسوس! مال کی محبت اس کے دِل میں جوان رہتی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں: (1) حرص (2) لمبی اُمید۔[1] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: اگر اِبنِ آدم کے پاس سونے کی دو وَادیاں بھی ہوں تب بھی یہ تیسری کی خواہش کرے گا اور اِبنِ آدم کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔[2] کئی بوڑھے لوگ بڑھاپے میں بھی بِلاضرورت سخت محنت کرتے ہیں، حالانکہ بڑھاپے کے سبب ان کی کھال لٹکی ہوئی ہوتی ہے، پوچھا جائے کہ کہاں جارہے ہیں؟ تو جواب ملتا ہے: دُکان پر جا رہے ہیں اور حال یہ ہوتا ہے کہ انہیں نماز کی فرصت نہیں

مدینہ

1 ..... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ الحرص علی الدنیا، حدیث: ۱۰۴۷، ص ۸۴۲۔
2 ..... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو ان لابن آدم... الخ، حدیث: ۱۰۴۸، ص ۸۴۲۔

www.dawateislami.net

ملتی، داڑھی شریف نہیں رکھتے، ترغیب دلائی جائے تو کہتے ہیں دُعا کریں۔ ان پر نصیحت کی کوئی بات اَثر نہیں کرتی، اگر بار بار سمجھائیں تو کہتے ہیں: ہمیں دیر ہو رہی ہے اور پھر دُکان پر جاکر دُنیا داری میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ پھر اَخبار میں آتا ہے کہ فلاں کو بانڈز کی گڈیاں چھیننے کی کوشش میں گولی یا چُھری مار دی گئی تو یوں بے چارے کے بانڈز بھی چھن جاتے اور اسے موت کے گھاٹ بھی اُتار دیا جاتا ہے۔ اب تعزیت کرنے والوں کا تانتا بندھ جاتا ہے، اپنے پرائے سب مگرمچھ کے آنسوں بہا رہے ہوتے ہیں، اِحتجاج ہوتا ہے کہ ایف آئی آر کاٹی جائے، قاتلوں کو پکڑا جائے اور سخت سے سخت سزا دی جائے وغیرہ وغیرہ۔ کچھ دِنوں بعد مُعاملہ رَفع دَفع ہو جاتا ہے اور لوگ اس سانحے کو بھول کر اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

یوں ہی بعض تاجروں یا ان کے بچوں کو اِغوا کار اِغوا کر کے تاوان کی رقم طلب کرتے ہیں اور تاوان نہ دینے پر قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں بلکہ اکثر تو قتل کر کے لاش کسی کچرا کونڈی میں پھینک جاتے ہیں۔ اگر کبھی کوئی غریب ہاتھ لگ جائے تو رونگ نمبر سمجھ کر چھوڑ جاتے ہیں کہ یہ خود کنگلا ہے ہمیں کیا دے سکتا ہے؟ یاد رہے! مطلقاً مالدار ہونا کوئی عیب نہیں، اگر اِنسان مال کے ذریعے حُقُوقُ اللہ اور حُقُوقُ الْعِباد پورے کرتا ہے تو ایسا مال اسے فائدہ دے گا ورنہ ہلاکت میں مُبْتَلا کرے گا۔ جس کو دُنیا میں آسائشیں دی جاتی ہیں، اس پر آزمائشیں بھی سخت آتی ہیں تاکہ لوگوں کی

www.dawateislami.net

آنکھ کھلے۔ حریص انسان کی زندگی کا بس ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ بس دُنیا سَنور جائے چاہے اس کی وجہ سے قبر برباد ہو جائے۔ اس لئے اپنے نفس پر کبھی بھی اِعتماد نہیں کرنا چاہئے، کیا معلوم کہ دولت آنے کے بعد انسان دُنیا کا ہو کر رہ جائے، حُقُوقُ اللہ اور حُقُوقُ الْعِباد میں کوتاہی کر جائے، فِکرِ آخرت اور قبر و آخرت کے مُعاملات سے غافل ہو جائے، نمازوں کی پابندی اُٹھ جائے، فیشن پرستی اور حرام خوری میں مبتلا ہو جائے، اللہ پاک کی یاد سے غافل ہو جائے، تلاوتِ قرآن، ذِکر و دُرُود اور دیگر نیک کاموں سے دُور ہو کر مال کے نشے میں گم ہو جائے، پھر ڈاکو، حاسِدین اور بھتہ خور پیچھے پڑ جائیں وغیرہ۔

نہ مجھ کو آزما دنیا کا مال و زر عطا کر کے

عطا کر اپنا غم اور چشمِ گریاں یَا رَسُولَ اللہ (وسائلِ بخشش)

یعنی یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہمیں مال و دولت دے کر اِمتحان میں نہ ڈال دیجئے گا کیونکہ ہم اللہ پاک کی راہ میں خرچ نہیں کر سکیں گے، ہمیں مال و زر نہ دیں بلکہ ہمیں اپنا غم اور اپنی یاد اور اپنی مَحَبَّت میں رونے والی آنکھ دے دیجئے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے توکل پیدا

www.dawateislami.net

کرنے کے چند طریقے پیش کرتا ہوں توجہ سے سُنیے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے: (1)اللہ پاک کی قُدرتِ کاملہ پر یقین رکھیے (2)توکل کے فوائد اور فضائل پر غور کیجئے (3)مخلوق کی محتاجی سے بچنے کا پکا اِرادہ کر لیجئے (4)توکل کرنے والوں کے واقعات کا مطالعہ کیجئے (5)توکل کرنے والوں کی صُحبت اختیار کیجئے۔

گزارش!

خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے حصول کے لئے ہر ہفتے کو عِشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نِیَّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی گزارش ہے، عِشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اور روزانہ مُحاسبے کے ذریعے مَدَنی انعامات نامی رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہنے کا ذہن بنے گا۔

www.dawateislami.net

تنگدستی دُور کرنے کے نسخے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ بہت سے لوگ بے روزگاری کا شکار نظر آتے ہیں اور جو صاحبِ روزگار ہیں وہ تنگدستی کی وجہ سے طرح طرح کی آفتوں میں گرفتار ہیں۔ اگر ہم نمازِ چاشت پڑھنے کی عادت بنالیں تو دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ ہمارے رزقِ حلال میں بھی بہت بَرَکت ہوگی کیونکہ حُصُولِ رِزق اور تنگدستی کو دُور کرنے کے لیے نمازِ چاشت پڑھنا بے حد مُفید اور مُجرَّب ہے چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ہم نے پانچ چیزوں کی خواہش کی تو وہ ہمیں پانچ چیزوں میں دستیاب ہوئیں (ان میں سے ایک یہ بھی ہے) کہ جب ہم نے روزی میں بَرَکت طلب کی تو وہ ہمیں نمازِ چاشت پڑھنے میں مُیَسَّر آئی (یعنی اُس کے ذَرِیعے رِزق میں بَرَکت پائی)۔ (نزھۃ المجالس، باب فضل الصلوات...الخ، ۱/ ۱۶۶ ملتقطاً)

اسی طرح سورۂ واقعہ کا ہمیشہ بالخُصُوص بعدِ مغرب پابندی سے پڑھنا۔ نمازِ تَہَجُّد پڑھتے رہنا، توبہ کرتے رہنا اور فجر کی سُنَّتوں اور فرضوں کے درمیان ستّر بار اِستغفار کرنا، گھر میں آیَۃُ الْکُرْسِی اور سورۂ اِخلاص پڑھنا اور بکثرت دُرُود شریف پڑھنا رزق میں بَرَکت کے اسباب میں سے ہے۔ (سنی بہشتی زیور، ص ۶۰۹، ۶۱۰ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
یادداشت	1	زیارت کیسے ہوتی ہے؟	31
اجمالی فہرست	3	دِیدارِ مصطفٰے اور غوثُ الوَریٰ	32
اس کتاب کو پڑھنے کی 15 نیتیں	4	شانِ غوثُ الوَریٰ	33
المدینۃ العلمیۃ کا تعارف	5	نیک اِجتماعات میں دِیدارِ مصطفٰے	34
پہلے اسے پڑھ لیجئے	7	زیارتِ مصطفٰے	34
دیدارِ مصطفٰے اور اس کی برکتیں (بیان:1)	9	آقا اُمّت کے حالات سے باخبر ہیں	35
دُرُود شریف کی فضیلت	9	اعلیٰ حضرت پر سرکار کا کرم	36
آنکھوں کا حقیقی مَصرف	11	میزبانی کا حکم	37
آنکھوں کا دُرُست اِستعمال	12	ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو	38
قفلِ مدینہ	14	بینائی عطا فرمادی	39
صحابۂ کرام کا پسندیدہ کام	15	امام سُیُوطی اور دِیدارِ مصطفٰے	41
چاند سے زیادہ حسین چہرہ	16	درازیٔ عمر کی خوشخبری	42
دِیدارِ مصطفٰے اعلیٰ عبادت ہے	17	حکیم الامت کی حوصلہ افزائی	43
سیِّدُنا عثمانِ غنی اور دِیدارِ مصطفٰے	20	حکیم الامت اور دِیدارِ مصطفٰے	44
آقائے دوجہاں کا بلاوا	22	بیداری میں دِیدارِ مصطفٰے	44
وقتِ مدد ہے!	23	دِیدارِ مصطفٰے حفاظتِ اِیمان کی سند	45
بیداری میں دیدارِ مصطفٰے کے 5 واقعات	25	دِیدارِ مصطفٰے کی برکات	46
عالمِ برزخ میں حضور کے مشاغل	30	دِیدارِ مصطفٰے سے محرومی کا سبب	47

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
بروزِ قیامت بھی محرومی!	49	دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول اپنا لیجئے!	66
تین طرح کے لوگ زیارت سے محروم	50	سنہری جالیوں کے رُوبرُو	66
دِیدارِ مصطفٰے میں رکاوٹ	51	ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول	68
طالبِ دِیدارِ مصطفٰے کو چاہئے کہ۔۔۔	52	تابوتِ سکینہ برکتوں کا خزینہ (بیان:2)	71
دِیدارِ مصطفٰے کے وَظائف	53	دُرُود شریف کی فضیلت	71
سب سے زیادہ محبت کرنے والے	54	حیرت انگیز صَندوق	72
سچّے عاشِقانِ مصطفٰے	54	تابُوتِ سکینہ کہاں سے آیا؟	73
دِیدارِ مصطفٰے کے طلبگار کیلئے تُحفہ	56	تابوتِ سکینہ میں کیا تھا؟	74
دِیدارِ مصطفٰے کا خصوصی عمل	56	سیِّدُنا موسیٰ علیہ السّلام کا عمامہ شریف	75
نقشِ نعلین کی برکت	59	بچے کی دستار بندی	76
اسمِ مبارک کی برکت	59	مدینے شریف کے باعمامہ بچے	77
علامہ یوسُف نبہانی اور دِیدارِ مصطفٰے	60	امام مالک کا بچپن سے عمامہ باندھنا	77
سرکارِ عالی وقار کا 84 بار دِیدار	60	دعائے کَشائش	77
عشقِ رَسول کا صدقہ	61	آثارِ اسلاف باعثِ نزولِ برکات	78
سرکار نے خواب میں آکر فرمایا	61	جُبّہ مصطفٰی باعثِ شِفا	78
نبیِّ کریم اُمتیوں کے اَحوال جانتے ہیں	62	رَحمتِ دوعالم کی عادتِ مبارکہ	79
دِیدارِ مصطفٰے اور خطیبِ پاکستان	63	مُوئے مُبارک باعثِ شِفا	80
آقا نے ہاتھ کے آبلے دُرُست کر دیئے	65	مُوئے مُبارک فتح بِشارت	81

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
جب آپ اپنی ٹوپی بھول گئے	81	گناہوں کے سبب تابوت کھو بیٹھے	103
تبرُّکات حاصل کرنا سنّتِ صحابہ	84	گناہوں کے سبب بنی اسرائیل پر عذاب	104
مُوئے مُبارک کی تقسیم بدستِ رسولِ کریم	85	گناہوں کے دس نقصان	104
خواب میں مُوئے مُبارک عطا فرمائے	85	گناہوں کے دنیاوی نقصانات	105
پردہ پوشی پر 3 فرامینِ مصطفٰے	90	آہ! ارے مسلمان!	106
خُشک سالی دُور ہو گئی	91	دعوتِ اسلامی اور گناہوں کے خلاف جنگ	108
صالحین کی قُبور اور رَحمتوں کا نُزُول	93	مشہور ڈانسر کی توبہ	108
اَعرابی کو نویدِ بَخشش مل گئی	94	تبرُّکات کی بے اَدَبی کی سزا	111
مزارِ مصطفٰے کی زیارت اور مغفرت کی بشارت	95	مُوئے مُبارک کا عاشق	112
صحابیِ رَسول کے مزار کی برکتیں	96	بے ادب کے بارے میں 2 فرامین مصطفٰے	114
مزارِ امامِ اَعظم کی بَرَکت	96	امام رازی کا فتویٰ	114
قبولیتِ دُعا کا مُجَرَّب عمل	98	برائی نہیں پہنچے گی	115
حاجت کیسے پوری ہوئی؟	98	مُوئے مُبارک کی قدر و قیمت	116
مزاراتِ صالحین کے پاس دُعا قبول ہوتی ہے	99	نَعلینِ مُصطفٰے کی بَرَکات	116
تبرُّکات کی دلیل	100	نقشۂ نَعلِ مقدّس کے فوائد	117
اعلیٰ حضرت کا فتویٰ	101	جس کے پاس نقشِ نعلِ اقدس ہو	118
بدترین جھوٹ	102	نقشۂ نَعلِ پاک کی بَرَکات	118
خبیث گُمان	102	نقشِ نعلِ پاک سببِ شفا	119

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نقشِ نعلین پاک کے کیا کہنے	120	دل خوش کرنے کے 22 طریقے	145
قبر میں تبرکات رکھنا سنّتِ صحابہ	122	(1)نیک مؤمن سب کا محبوب ہوتا ہے	145
حضرت اَنَس بن مالک کی وَصیت	123	(2)لوگوں کی فرحت کا سبب بنئے	146
عہد نامہ کی فضیلت	124	(3)دوسروں کی قدر کیجئے	147
عہد نامہ کفن میں رکھنا	125	آنے والے کو جگہ دیجئے	148
تبرک مانگنا صحابہ کا طریقہ	126	انوکھا ڈاکٹر	149
ایثار کی انوکھی مثال	127	(4)حاکم نہیں، خیر خواہ بنئے	150
سُرمہ لگانے کے 4مَدَنی پھول	129	(5)اِصلاح کیجئے، شرمندہ نہیں	152
دل خوش کرنے کے طریقے (بیان:3)	131	(6)بُرائی کا بدلہ اچھائی سے دیجئے	152
دُرُود شریف کی فضیلت	131	اِیمان "صبر" کا نام ہے	153
نرم لہجہ دِل خوش کرنے کا طریقہ	131	افضل مؤمن کون؟	154
حُسنِ اخلاق کے فضائل پر 7فرامینِ مصطفٰے	137	صَبر کی برکت سے یہودی مسلمان ہو گیا	154
حُسنِ اَخلاق کی تعریف	138	(7) سختی چھوڑیئے، نرمی اپنایئے	155
بات کرتے وقت مسکرایا کرتے	139	نرمی کی بَرَکت	155
ہمیشہ مسکراتے دیکھا	140	نرمی اللہ پاک کو پسند ہے	156
مسکراہٹ کا کمال	140	نرمی زِینت بخشتی ہے	157
خُلقِ نبی اور قراٰن	142	نیکی کی دعوت میں سختی غیر مُؤثر	157
بد اَخلاقی کی مذمّت	144	سمجھانے میں نرمی	158

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سختی اور نرمی کے نتائج	158	(18) غلطی پر دَر گزر کیجئے	182
نیکی کی دعوت نرمی سے	160	(19) سخاوت کیجئے	184
نرم خُو جہنم پر حرام	161	سب سے بڑھ کر سخی	185
غصے میں مَت سمجھایئے	162	تحائف دیجئے	185
گناہ کی اِجازت مانگنے والے کے ساتھ نرمی	162	(20) صفائی ستھرائی اپنایئے	186
(8) نفسیات کے مُطابق گفتگو کیجئے	164	غیبت سے بچانے کے لیے عمدہ لباس پہننا	188
(9) شرمندگی سے بچایئے	165	(21) لوگوں کی دولت سے بے نیاز ہو جایئے	189
دِل جوئی بھی، بشارت بھی	167	خُدا و مخلوق کا پیارا بننے کا نسخہ	189
(10) غم خواری کیجئے	169	(22) اللہ پاک کے بندوں سے محبت کیجئے	190
مَریض کی عیادت کے چند آداب	170	دل خوش کرنے کے طریقے کیسے اپنائیں؟	191
غیرِ طبیب کو علاج میں ہاتھ ڈالنا حرام ہے	172	سلام کے 11 مَدَنی پھول	193
(11) دُعا دینے کی عادت اپنایئے	173	**دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟** (بیان:4)	195
(12) مُخاطَب کی اچھائیاں بیان کیجئے	175	دُرُودِ پاک کی فضیلت	195
(13) ملنساری اپنایئے	176	دُعا قبول نہ ہونے کے 10 اَسباب	196
(14) منصب کا خیال کیجئے	177	دُعائیں قبول نہ ہونے کی مزید 6 وجوہات	200
(15) مہمان نوازی اپنایئے	178	(1) گناہ و نافرمانی	201
(16) مُعاملہ فہم اور خوش کلام بنئے	179	(2) چغل خوری	204
(17) سنجیدگی کا دامن تھامے رکھئے	180	چُغل خور جنت سے بھی محروم	205

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
چُغلی کی تعریف	205	مَدَنی قافلوں میں بھی دُعائیں قبول ہوتی ہیں	225
(3)حرام خوری	206	ہاتھ کے مَسّے	225
یہ حرام کھاتا ہے	207	اِجتماعات میں بھی دُعائیں قبول ہوتی ہیں	226
قبولیتِ دُعا کا نسخہ	208	جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا!	227
40دِن کی نمازیں نامقبول	209	دُعا مانگنے کے 25مَدَنی پھول	229
(4)قَطعِ رحمی	210	**پیغامِ فنا**(بیان:5)	235
جہاں رِشتہ توڑنے والا ہو وہاں رَحمت نہیں اُترتی	210	دُرُودِ پاک کی فضیلت	235
(5)جلدی مچانا	212	باغ و بہار پیغامِ فنا دیتے ہیں	236
(6)دُعا میں غَفلت ولاپرواہی	212	ہر چیز میں پیغامِ فنا ہے	237
دِل جَمعی سے دُعا کیجئے	213	مؤمن کی نصیحت	238
قبولیَّتِ دُعا میں تاخیر باعثِ اجرِ کثیر	214	آخرت کی تیاری کا ذہن	239
دُعا کی قبولیَّت میں تاخیر تو کرم ہے!	215	جنازہ اور پیغامِ فنا	241
نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے؟	216	مال کی پُکار	243
"نماز نہ پڑھنا" تو گویا کوئی خطا ہی نہیں!	217	آخرت باقی رہنے والی ہے	246
جس دوست کی بات ہم نہ مانیں	218	دُنیا کا مَثوا الذلیل ورُسوا	247
قبولیَّتِ دُعا میں تاخیر کا ایک سبب	219	بے عَیب گھر	249
افسروں کے پاس تو بار بار دھکے کھاتے ہو مگر!	220	اعلانِ فنا	251
قبولیتِ دُعا کے دو مدنی نسخے	224	مکڑی کے جالے کا پیغام	251

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قبر سے جواب	253	دُنیا سے بے رغبتی کے فوائد	272
خسارے میں کون ہے؟	255	حضرت لُقمان کی نصیحت	273
فِرِشتے کی پُکار	256	اُخروی کامیابی کا نسخہ	273
موت کا ذِکر صَدقہ ہے	257	عِبرت حاصل نہ کرنے والا محروم ہے	274
لذّات کو ختم کرنے والی	258	مالک بِن دِینار کی نصیحت	275
شُہداء کے بَرابر اَجر	258	دُنیاوی عیش و عشرت ڈھلتی چھاؤں ہے	276
اَبُو مُسلِم خولانی کی نصیحتیں	259	ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول	277
موت کو یاد کرنے کا طریقہ	259	**موت کا ذائقہ (بیان:6)**	281
اچھی صحبت اچھی موت	260	دُرُودِ پاک کی فضیلت	281
اچھے ماحول کی برکتیں	261	موت کا ذائقہ (حکایت)	282
بُری صحبت بُری موت	264	مرنے کے بعد بھی موت کی تلخی	283
غمخوار آقا	266	مبارک آنسوؤں سے مٹی نم ہوگئی	285
برف اور پیغامِ فنا	267	آنسوؤں سے داڑھی تر ہو جاتی	285
دو بادشاہوں کی فکرِ آخرت	268	آنسوؤں سے عمامہ بھیگ جاتا	286
دُنیا جائے عِبرت	270	ساری رات قبرستان میں روتے رہتے	286
خُدا و مخلوق کا پیارا بننے کا نسخہ	271	ہماری حالتِ زار!	287
سب سے بڑا زاہِد کون؟	271	قبر کا مُعاملہ بڑا نازک ہے	288
قرب کے لائق کون؟	272	دو سانپ نوچ نوچ کر گوشت کھائیں گے	290

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
چادر آگ بن کر جلا رہی ہے	290	بے ہوش ہو کر گر پڑے	321
افسوس ہمیں موت کا اِحساس نہیں ہوتا	293	میں مُجرموں میں سے ہوں	322
موت کی فکر سے اونٹ کی مستیاں جاتی رہیں	294	بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے	323
قبریں اندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں	295	گزارش!	324
اے اللہ کے بندو! موت کو یاد رکھو!	297	**گانوں کی تباہ کاریاں** (بیان:8)	325
بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے	301	دُرُودِ پاک کی فضیلت	325
گزارش!	302	گانوں کی تباہ کاریاں (حکایت)	325
قبر کی ہولناکیاں (بیان:7)	303	گانے باجوں کی تباہ کاریاں بہت زیادہ ہیں	330
دُرُودِ پاک کی فضیلت	303	مجھے آلاتِ موسیقی اور سازوں کو مٹانے کا حکم دیا گیا	331
قبر کی ہولناکیاں (حکایت)	305	ایک قوم کو بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا!	333
دِل پر سیاہ نقطہ	311	گانا دِل میں منافقت پیدا کرتا ہے	334
قبر روزانہ پانچ بار پکارتی ہے	312	کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیلا جائے گا	334
قبر میں آگ بھڑکا دی گئی	312	گانا سننا کیسا؟	334
مسلمانو ڈر جاؤ!	314	گانے سننے کے نقصانات	334
پیشاب سے نہ بچنے والے کی قبر سے پکار!	314	آہ! آج معاشرے میں موسیقی رائج ہو چکی ہے	335
بے نمازی کی قبر میں تین سزائیں	316	موسیقی سے بچنے کا طریقہ	336
آخر موت ہے	319	سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے	337
زندگی کا مقصد	320	اِیمان برباد ہو گیا	339

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نہ جانے ہمارا خاتِمہ کیسا ہو!	340	شراب کی عادت کیسے ختم کی جائے؟	355
قابلِ رشک وُہی ہے جو قبر کے اندر مؤمن ہے	340	توبہ کی ترغیب	356
گانے سننے کی عادت ہو تو کیسے ختم کی جائے؟	342	گناہ کی یاد نے پسینے سے شرابور کر دیا	357
بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے	342	سَیِّدُنا عتبۃ الغلام رحمۃُ اللہِ علیہ کی توبہ	357
وضو میں سر کا مسح کرنے کا طریقہ	343	گناہ لکھنے والے نوجوان پر رحمتِ الٰہی	360
گزارش!	344	توبہ کے بارے میں پوچھنے والی خاتون	362
شراب کی بوتل (بیان:9)	345	بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے	363
دُرُودِ پاک کی فضیلت	345	مِسواک کرنے کا طریقہ	364
شراب کی بوتل (حکایت)	346	گزارش!	364
شراب کی مَذَمَّت پر آیاتِ مبارکہ	347	**بے نمازی کی سزائیں** (بیان:10)	367
شراب کی مذمت پر 7 فرامینِ مصطفےٰ	349	دُرُود شریف کی فضیلت	367
شراب کسے کہتے ہیں؟	351	بے نمازیوں کے لیے جہنم کی خوفناک وادی	368
شراب پینے کا حکم	352	ہولناک کنواں	368
شراب پینے کی چند وجوہات	352	دنیوی کنواں	369
شراب کے نقصانات	352	بغیر گوشت کے چہرے	369
شراب کے طِبّی نقصانات	352	اَژدھوں اور بچھوؤں کی وادی	370
شراب کے اَخلاقی و مُعاشرتی نقصانات	353	بے نمازی کے لیے نہ نور اور نہ دلیل و نجات	371
شراب اور شرابیوں سے دُور رہنے ہی میں عافیت ہے	354	بے نمازی کو دنیا میں ملنے والی 5 سزائیں	373

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
بے نمازی کو موت کے وقت دی جانے والی 3 سزائیں	373	دُرُودِ پاک کی فضیلت	393
بے نمازی کو قبر میں دی جانے والی 3 سزائیں	373	بدگمانی کی مذمت پر چند اَحادیثِ مبارکہ	394
بے نمازی کو قبر سے نکلتے وقت دی جانے والی تین سزائیں	374	اِسلامی بہنوں کے بدگمانی میں مبتلا ہونے کی وجہ	396
سُکونُ اللہ پاک کے ذِکر میں ہے	376	بدگمانی کی تعریف	397
جہنم کیا ہے؟	380	بدگمانی کا حکم	397
جہنم کی شدت اور تمازت کا عالَم	380	بدگمانی کی ایک نشانی	398
جہنم انتہائی سیاہ ہے	381	بدگمانی ہر صورت میں حرام نہیں	398
اللہ پاک کی رحمت سے مایوس نہ ہوں	382	بدگمانی کی چند مثالیں	399
سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا اِتّباعِ رسول	384	بدگمانی کرنے والے چوری کے اِلزام میں گرفتار	399
وضو کرتے ہوئے مسکرانے لگے	384	اعمال کا دارومدار نیت پر ہے	402
میں نے ایسا کیوں کیا؟	384	بے عمل واعظ کا انجام	403
کسی کی اَدا کو اَدا کر رہا ہوں	385	بدگمانی کی ہاتھوں ہاتھ سزا	404
مسلمانوں کی عزت و وقار ختم ہونے کی وجہ	387	بغداد کا تاجر	405
کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے!	388	بدگمانی کرنے پر تنبیہ	407
بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے	389	بدگمانی کے چار دینی نقصانات	410
عمامہ شریف کی چند سنتیں اور آداب	389	بدگمانی کے دو بڑے دنیوی نقصانات	411
گزارش!	391	آدمی بدگمانی کیوں کرتا ہے؟	411
بدگمانی (بیان:11)	393	بدگمانی کے چند علاج	412

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حُسنِ ظن کی برکت سے شفا مل گئی	413	حَسَد بُرے خاتمے کا سبب ہے	428
بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے	414	حسد کرنے والے کا بُرا خاتمہ	428
سلام، مصافحہ اور معانقہ سے متعلق چند مدنی پھول	414	حَسَد ایک دوسرے پر جادو کروانے کا سبب ہے	430
اسلامی بہنوں کے لیے مدنی پھول	415	جادو اور نظرِ بد کا علاج	430
گزارش!	416	حَسَد کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی	430
حسد (بیان:12)	417	سوچنے سمجھنے کی صَلاحیت پر حَسَد کا اثر	431
دُرُودِ پاک کی فضیلت	417	حَسَد کے مزید نقصانات	431
حسد کی مَذَمَّت پر چار فرامینِ مصطفےٰ	418	حَسَد کے چند اسباب	432
حسد کی تعریف	420	حَسَد کے چند علاج	433
حَسَد کا حکم	420	بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے	434
حَسَد کی چند مثالیں	420	وضو سے متعلق گیارہ مدنی پھول	435
حاسِد کی تین نشانیاں	421	گزارش!	435
حسد زندگی کے خاتمے کا سبب بن سکتا ہے	421	**آخرت کی تیاری** (بیان:13)	437
حاسِد کا عبرتناک اَنجام	421	دُرُودِ پاک کی فضیلت	437
حَسَد قتل و غارت گری پر اُبھارتا ہے	424	قد آور سانپ	437
سب سے پہلا قتل	424	فوت شُدہ بچّہ ماں باپ کو جنّت میں لے جائے گا	440
حَسَد حاسِد کو ذلیل و رُسوا کرواتا ہے	426	آپس میں ہنسنے پر آیت کا نُزول	441
حسد کرنے والوں کا مُنہ کالا ہوا	426	بانسری سے آیت کی آواز گونج اُٹھی!	442

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نابینا کو آنکھیں مل گئیں	443	بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے	460
ڈاکو کو ہدایت کیسے ملی؟	443	گزارش!	461
بیٹے کی موت پر مسکراہٹ	444	**ایثار** (بیان:14)	463
(1) گناہوں کا کفّارہ	445	دُرُودِ پاک کی فضیلت	463
مومن کے لئے خیر ہی خیر ہے	446	اِیثار کسے کہتے ہیں؟	463
(2) مصیبت زدہ گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے	447	پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایثار	464
صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں	448	ایثار کی فضیلت	465
بیمار نہ ہو تو فکر کرے	448	بکری کی سِری	466
دوسرا مَدَنی انعام	451	دَم توڑتے وقت بھی اِیثار	466
نماز کے چند طبی و سائنسی فوائد	452	بھنی ہوئی مچھلی سائل کو دے دی	468
نماز میں حج کا ثواب	453	انگوروں کا اِیثار	469
دن میں پانچ مرتبہ غسل کی مثال	453	اہلِ بیت کا اِیثار	470
تمام صغیرہ گناہ مُعاف	454	کھلانے پلانے کا عظیم الشان ثواب	471
جماعت کی فضیلت	454	اَنوکھا دستر خوان	471
پہلی صَف کی فضیلت	455	400 دینار مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے	473
کون سا عمل زِیادہ افضل؟	457	ایثار کی برکت سے آزادی مل گئی	475
عمل کرنے والوں کی تین اَقسام	458	اِیثار نے قتل ہونے سے بچالیا	476
توبہ کی فضیلت	460	پانی کا اِیثار کرنے والا جنّتی ہوگیا	477

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
پسندیدہ باغ	478	وَعظ و بیان میں اِخلاص کی تین علامات	499
اَبُوذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا عُمدہ اونٹ	479	دوسروں کے سامنے چستی اور تنہائی میں سُستی	499
ایثار کی عادت بنانے کے لئے چند مدنی پھول	482	نیت کی اِصلاح بہت ضروری ہے	501
بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے	483	30 برس کی نمازیں دُھرائیں	501
تیمم کے چند شرعی مسائل	483	عِطر لگانے میں بھی اخلاص ہونا چاہیے	502
تَیَمُّم کے فرائض	484	خوشبو لگانے کی چند اچھی نیتیں	503
تیمم کا طریقہ	484	بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے	504
گزارش!	485	گزارش!	506
اِخلاص (بیان:15)	487	**حُسنِ اَخلاق** (بیان:16)	507
دُرُودِ پاک کی فضیلت	487	دُرُود شریف کی فضیلت	507
میں تو جہاد ہی کے لیے نکلا ہوں	488	حمام کا مالک بھاگ گیا	510
اِخلاص کی فضیلت پر دو فرامینِ مصطفٰے	491	بااَخلاق اَفراد کے مُعاشرے پر اَثرات	513
بِلاضرورت نیک اَعمال ظاہر کرنے کی وجہ	493	بد اخلاقی کے دینی و دُنیوی نقصانات	515
اِخلاص کی تعریف	493	بَسوں میں سفر کرتے ہوئے غیر مسلموں کا انداز	518
اخلاص کے متعلق بُزرگانِ دین کے 5 فرامین	493	بازاروں میں بد اَخلاقی کے نظارے	518
اِخلاص کے ذریعے شیطان پر قابو پایا جاسکتا ہے	494	بریلی سے مدینہ	520
اِخلاص فَروش	495	کمالِ ضَبط کا مظاہرہ!	523
شیطان ہر مُعاملے میں بہکانے کی کوشش کرتا ہے	497	بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے	524

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
گزارش!	527	بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے	545
اِصلاحِ معاشرہ (بیان:17)	529	دِن بھر کی پانچ نمازوں کی مثال	546
دُرُود شریف کی فضیلت	529	اللہ پاک کی پسندیدہ چیز	546
نقشہ اتنی جلدی کیسے ٹھیک کر لیا؟	530	گزارش!	546
جھوٹ کی تعریف	534	**کیا تنگدستی بھی نعمت ہے؟** (بیان:18)	549
جھوٹ کی تباہ کاریاں	534	دُرُود شریف کی فضیلت	549
جھوٹ کی ہولناک سزا	536	جنگل میں گھی اور شہد کی تمنا	553
جھوٹا دوزخ میں کُتّے کی شکل میں بدل جائے گا!	536	کدّو کے طبی فوائد	556
مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے	537	تنگدستی کی شکایت کرنے والے پر انفرادی کوشش	558
لڑائی جھگڑے کی مذمت پر دو اَحادیثِ مبارکہ	541	بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے	568
بُزرگانِ دِین اور اِصلاحِ معاشرہ	542	گزارش!	569
ظلم کرنے والے کو بھی دُعا دی	542	تفصیلی فہرست	571
معاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!	543	ماخذ و مراجع	585
نمازی ڈاکو	545	المدینۃ العلمیہ کی مطبوعہ کتب	594

خوش آواز اور اچھی قراءت والا کون

حضرتِ سَیِّدُنا طاؤس رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں عرض کیا گیا: کون شخص قراٰنِ کریم میں خوش آواز اور اچھی قراءَت والا ہے؟ فرمایا: وہ کہ جب تم اُسے قراٰن پڑھتے سنو تو محسوس کرو کہ وہ اللہ پاک سے ڈر رہا ہے۔

(دارمی، ۲/۵۶۳، حدیث:۳۴۸۹)

www.dawateislami.net

ماخَذ و مَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
کتب التفسیر		
تفسیر ابن ابی حاتم رازی	ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی، متوفی ۳۲۷ھ	مکتبہ نزار مصطفی الباز ۱۴۱۷ھ
تفسیر الثعلبی	ابو اسحاق احمد المعروف امام ثعلبی، متوفی ۴۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر القرطبی	علامہ ابو عبدُ اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر مدارک	امام عبدُ اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفۃ بیروت
تفسیر الخازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	المطبعۃ المیمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
تفسیر بحر المحیط	ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی، متوفی ۷۴۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
تفسیر ابن کثیر	ابو فداء اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی شافعی، متوفی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
تفسیر بیضاوی	شیخ ناصر الدین عبدُ اللہ، متوفی ۷۹۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
اللباب فی علوم الکتاب	ابو حفص عمر بن علی ابن عادل حنبلی، متوفی ۸۸۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
الدر المنثور	امام ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
تفسیر ابو سعود	علامہ ابو سعود محمد بن مصطفی عمادی، متوفی ۹۸۲ھ	دار الفکر بیروت
تفسیرات احمدیہ	علامہ احمد بن ابو سعید جونپوری المعروف ملّا جیون ۱۱۳۰ھ	پشاور
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مُراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تفسیر نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
کتب الحدیث		
بخاری	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابن ماجہ	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ابو داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
نسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
نوادر الاصول	ابو عبدُ اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی، متوفی ۲۸۵ھ	مکتبۃ الامام البخاری القاہرۃ مصر
مصنف عبد الرزاق	امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مسند الفردوس	حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۱۰ء
صحیح ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی الدارمی، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۲ھ

www.dawateislami.net

معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۲ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
مستدرک	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن عبدُ اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
مصنف ابن ابی شیبۃ	ابو بکر عبدُ اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	دار قرطبہ بیروت ۱۴۲۷
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
فردوس الاخبار	حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد الرحمٰن خطیب تبریزی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
المقاصد الحسنۃ	علامہ شیخ محمد عبد الرحمٰن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
الترغیب والترھیب	حافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت
مساوئ الاخلاق	حافظ ابو بکر محمد بن جعفر السامری خرائطی، متوفی ۳۲۷ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱۴۱۳ھ
الزھد للامام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الغد الجدید المنصورۃ
الزھد لابن المبارک	امام عبدُ اللہ بن المبارک، متوفی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
دار قطنی	امام علی بن عمر الدار قطنی، متوفی ۳۵۸ھ	مکتبہ نشر السنۃ پاکستان
کتب شروح الحدیث		
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت
فتح الباری	امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی، متوفی ۸۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

شرح النووی علی المسلم	امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۱ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ
فیض القدیر	علامہ عبد الرؤوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
التیسیر بشرح الجامع الصغیر	علامہ عبد الرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	مکتبۃ الامام الشافعی الریاض
نزھۃ القاری	شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک سٹال لاہور
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
دلیل الفالحین	محمد علی بن محمد بن علان متوفی ۱۰۵۷ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۳۱ھ
الاستذکار للقرطبی	امام ابو عمر یوسف بن عبدُ اللہ ابن عبد البر قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۱ھ
کتب العقائد		
شرح عقائد نسفیہ	سعد الدین التفتازانی، متوفی ۷۹۱ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
کتب الفقہ		
الفتاویٰ الھندیۃ	ملا نظام الدین و علمائے ہند، متوفی ۱۱۶۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
الحاوی للفتاویٰ	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
المیزان الکبریٰ	عبد الوہاب بن احمد بن علی احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	مصطفی البابی مصر
درمختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ھدایۃ	شیخ الاسلام ابو الحسن علی بن ابی بکر المرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث بیروت

www.dawateislami.net

فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
نماز کے احکام	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
کتب التصوف		
قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
الروض الفائق	شیخ شعیب الحریفیش، متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
تنبیہ المغترین	عبد الوہاب بن احمد بن علی الشعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا	امام عبدُ اللہ بن محمد ابو بکر بن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
قرۃ العیون	امام ابو اللیث سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۱۶ھ
القول البدیع	حافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت
کتاب الکبائر للذہبی	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	پشاور
رسالہ قشیریۃ	امام ابو القاسم عبد الکریم ہوازن قشیری، متوفی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابو العباس احمد بن محمد ابن حجر الہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
التذکرۃ	علامہ ابو عبدُ اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار السلام قاہرہ مصر ۱۴۲۹ھ
بحر الدموع	امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الفجر دمشق ۱۴۲۴ھ
الترغیب فی فضائل الاعمال	ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان ابن شاہین، متوفی ۳۸۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
روض الریاحین	امام عبدُ اللہ بن اسعد الیافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

عیون الحکایات	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
کتاب القلیوبی	علامہ احمد شہاب الدین قلیوبی، متوفی ۱۰۶۹ھ	کراچی ۱۳۹۱ھ
تنبیہ الغافلین	الامام ابو حامد محمد بن احمد طوسی الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	پشاور پاکستان ۱۴۲۰ھ
ذم الھویٰ	عبد الرحمن بن علی بن محمد ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	پشاور پاکستان
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
نزھۃ المجالس	الامام عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری الشافعی، متوفی ۸۹۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مثنوی مولانا روم	محمد بن محمد جلال الدین الرومی، متوفی ۶۷۲ھ	لاہور پاکستان ۲۰۱۱
المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح متوفی ۸۵۰ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۹ھ
الحدیقۃ الندیۃ	عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	پشاور پاکستان
کشف الغمۃ	عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
اتحاف السادۃ المتقین	سید محمد بن محمد حسینی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
حجۃ اللہ علی العالمین	شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
افضل الصلوات علی سید السادات	شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	دار الثمر ۲۰۰۰ء
راحت القلوب	حضرت سلطان خواجہ نظام الدین اولیاء، متوفی ۷۲۵ھ	مطبع مجتبائی دھلی ھند
فضائل دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضانِ سنّت	امیر اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضانِ نماز	امیر اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
کتب السیرۃ		
مدارج النبوت	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ
الشفا بتعریف حقوق المصطفی	قاضی عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
دلائل النبوۃ للبیہقی	امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
جواہر البحار	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند

www.dawateislami.net

جذب القلوب	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
بهجة الاسرار	ابو الحسن نور علی بن یوسف، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
جامع کرامات الاولیاء	شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
تذکرة الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری، متوفی ۶۲۷ھ	انتشارات گنجینہ تہران
اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی
مناقب امام اعظم لکردی	محمد بن محمد المعروف بابن بزار کردری، متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ ۱۴۰۷ھ
اخلاق النبی و آدابه	حافظ عبدُ اللہ بن محمد اصبہانی، متوفی ۳۶۹ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۸ھ
شان حبیب الرحمن	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
انفاس العارفین (مترجم)	شاہ ولیُّ اللہ محدث دہلوی، متوفی ۱۱۷۶ھ	گجرات
المواهب اللدنیه	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ھ
الخصائص الکبریٰ	امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الخیرات الحسان	شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی مکی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۳ء
مناقب معروف الکرخی	ابو الفرج عبد الرحمن ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۶ھ
الریاض النضرة	الامام شیخ ابو جعفر احمد الشہیر الطبری، متوفی ۶۹۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مناقب امام اعظم للکردی	محمد بن محمد المعروف بابن بزار کردری، متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ پاکستان ۱۴۰۷ھ
مصباح الظلام	ابو عبدُ اللہ محمد بن موسی بن نعمان مزالی مراکشی، متوفی ۶۸۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
فیضانِ فاروق اعظم	اسلامک ریسرچ سینٹر دعوت اسلامی	مکتبۃ المدینہ کراچی
حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلما مولانا محمد ظفر الدین بہاری، متوفی ۱۳۸۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
حالات زندگی مفتی احمد یار خان	شیخ بلال احمد صدیقی	نعیمی کتب خانہ گجرات
کتب الاعلام		
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد بن منیع الهاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
اسد الغابة	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

وفیات الاعیان	ابو العباس احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابو بکر، متوفی ۶۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الاصابۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابو عمر یوسف عبدُ اللہ بن محمد بن عبد البر قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان
کتب التاریخ		
ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
البدایۃ والنہایۃ	عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی، متوفی ۷۷۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
فتوح الشام	ابو عبدُ اللہ محمد بن عمر واقدی، متوفی ۲۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اخبار اصبہان	حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کتب المتفرقۃ		
کتاب التوّابین	امام ابو محمد عبدُ اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ مقدسی، متوفی ۶۲۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۷ھ
العباب الزاخر	شیخ رضی الدین حسن بن محمد الصغانی، متوفی ۶۵۰ھ	دار الطلیعۃ للطباعۃ والنشر بیروت
اھوال القبور	امام عبد الرحمٰن بن شہاب الدین ابن رجب، متوفی ۷۹۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۱۴ھ
کتاب التعریفات	العلامۃ ابو السید الشریف علی بن محمد بن علی الجرجانی الحنفی، متوفی ۸۱۶ھ	کراچی
المقالۃ العذبۃ فی العمامۃ والعذبۃ	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الاخلاص لاہور
کشف الالتباس	شیخ محقق عبد الحق محدث دھلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	دار احیاء العلوم ۱۴۲۴ھ
تعطیر الانام	عبد الغنی نابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	دار الخیر بیروت ۱۹۹۸ء
نور الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرحمن	عبد الحلیم فرنگی محلی، متوفی ۱۲۸۵ھ	مکتبہ برکات المدینہ کراچی
مختصر منہاج العابدین	علامہ سید احمد بن زینی دحلان شافعی، متوفی ۱۳۰۴ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
اخلاق الصالحین	علامہ ابو یوسف شریف کوٹلوی، متوفی ۱۳۷۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	شیخ الحدیث علامہ مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
دیوان حسان بن ثابت	صحابیِ رسول حضرت حسان بن ثابت، متوفی ۴۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

کلیاتِ امدادیہ	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ۱۳۱۷ھ	کراچی
مجموعۂ اعمالِ رضا	قاضی محمد عبد الرحیم بستوی	مشتاق بک کارنر لاہور
جنتی زیور	شیخ الحدیث علامہ مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
اسلام میں شراب کی حیثیت	مفتی امین صاحب	فیصل آباد پاکستان
آبِ کوثر	مفتی امین صاحب	مکتبۃ المدینہ کراچی
غیبت کی تباہ کاریاں	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
گھریلو علاج	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
پردے کے بارے میں سوال جواب	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
تذکرۂ صدر الشریعۃ	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بریلی سے مدینہ	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
برائیوں کی ماں	مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
مقصدِ حیات	مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
سنتیں اور آداب	اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی	مکتبۃ المدینہ کراچی
تعارف امیرِ اہلسنّت	اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ
نجات دلانے والے اعمال کی معلومات	اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ
چمکدار کفن	اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی	مکتبۃ المدینہ کراچی
گانے باجے کے 35 کفریہ اشعار	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ذوقِ نعت	شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان، متوفی ۱۳۲۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سامانِ بخشش	مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان نوری، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
قبالۂ بخشش	مداح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن رضوی، متوفی ۱۳۴۳ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
وسائلِ بخشش	شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت مولانا الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ کے کل کتب و رسائل:613 جن کے موضوعات و تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے

قرآن و متعلقات:37، حدیث و متعلقات:22، فقہ و متعلقات:51، سیرت و تاریخ:91، سیرت وملفوظات امیر اہلسنت:59، تصوف واخلاقیات:117، عقائد و متعلقات:19، تعلیمات اسلام:10، علوم و فنون:34، بیانات:19، نعتیہ دیوان:6، دعوت اسلامی و ثمرات:126، متفرقات:22

☆☆☆---- قرآن و متعلقات ----☆☆☆

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
01	القرآن الکریم N-I 26	549	29	الفوز الکبیر	165
02	القرآن الکریم N-I 25	549	30	الأنوار الرضویہ فی القواعد التفسیریہ ماخوذۃ من الزلال الأنقی من بحر سبقۃ الأتقی	67
03	القرآن الکریم N-I 25-A	549			
04	سورہ یٰسٓ شریف	16			
05تا10	معرفۃ القرآن (6 جلدیں)	2425	31	علم القرآن	244
11تا20	تفسیر صراط الجنان (10 جلدیں)	6487	32	فیضانُ التجوید	112
21تا23	تفسیر الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمین (3 جلدیں)	1251	33	فیضان یٰسٓ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم	20
24	کنز العرفان	1144	34	عجائب القرآن مع غرائب القرآن	422
25	تفسیر بیضاوی	392	35	آیاتِ قرآنی کے انوار	62
26	تفسیر سورۂ نور	135	36	رہنمائے مدرسین	87
27	قرآن سیکھیں اور سکھائیں	120	37	مدنی قاعدہ	48
28	کنز الایمان مع خزائن العرفان	1185	☆☆	☆☆☆	☆

www.dawateislami.net

☆☆☆..... حدیث و متعلقات .....☆☆☆

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
01تا06	فیضانِ ریاض الصالحین (6جلدیں)	4375		جنت میں لے جانے والے اعمال	
07	مسند امام اعظم	660	16	(اَلْتَشْجِیْرُ الرَّبِّیْ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح)	743
08	الاربعین النوویۃ فی الاحادیث النبویۃ	155		نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ	
09	ریاض الصالحین عربی (منتخب ابواب)	108	17	احادیثِ رسول (اَلنَّوَادِرُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّۃ)	54
10	انوارُ الحدیث	466	18	تیسیر مصطلح الحدیث	188
11	اَلتَّعْلِیْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِی	458	19	نصاب اصولِ حدیث	95
12	منتخب حدیثیں	246	20	مقدمۃ مشکوۃ	212
13	40 فرامین مصطفیٰ	87	21	نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر	175
14	احادیثِ مبارکہ کے انوار	66	22	اربعین حنفیہ	112
15	فیضانِ چہل احادیث	120	☆	☆☆☆	☆

☆☆☆..... فقہ و متعلقات .....☆☆☆

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
01تا03	بہارِ شریعت (3جلدیں)	3996	25	فیضانِ زکوٰۃ	150
04تا10	جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (7جلدیں)	4000	26	طلاق کے آسان مسائل	30
11	الفتاویٰ المختارہ	135	27	چندہ کرنے کی شرعی احتیاطیں	47
12	نور الایضاح مع حاشیۃ النور والضیاء	392	28	تجہیز و تکفین کا طریقہ	358
13	قانونِ شریعت	274	29	تراویح کے فضائل و مسائل	69
14	السراجیہ	114	30	عشر کے احکام	48
15	فتاویٰ اہلسنت احکام زکوٰۃ	612	31	نماز میں لقمہ دینے کے مسائل	39
16	کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام	34	32	حج و عمرہ کا مختصر طریقہ	48
17تا24	فتاویٰ اہلسنت (آٹھ حصے)	487	33	کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِم	74

www.dawateislami.net

34	فتاویٰ اہلسنّت: احکام روزہ واعتکاف	34	42	فیضانِ نماز	49
35	مختصر فتاویٰ اہلسنت	243	43	ٹی وی اور مُووی	32
36	27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام	205	44	اَجْلَی الْاِعْلَام	70
37	کرنسی نوٹ کے مسائل (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمِ)	199	45	اصول الشاشی مع احسن الحواشی	299
			46	تلخیص اصول الشاشی	144
38	ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَال)	63	47	نماز کا مختصر طریقہ مع 40 مسنون دعائیں	58
39	عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَةِ الْعِیْد)	55	48	کلمہ نماز کورس	37
			49	سیٹی بجانے کے احکام	16
40	معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح)	41	50	نماز عید کا طریقہ شافعی	9
			51	باتصویر نماز	36
41	جنتی زیور	679	☆	☆☆☆	☆

☆☆☆---- سیرت و تاریخ ----☆☆☆

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
	سیرت و فضائل النبی		09	مولد البرزنجی	26
01	سیرتِ مصطفیٰ	875	10	سیرت الانبیاء	888
02	سیرتِ رسولِ عربی	758		**سیرت صحابہ**	
03	فیضانِ معراج	134	11	کراماتِ صحابہ	346
04	مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاھِرُ فِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاھِر)	112	12	خلفائے راشدین	341
			13	سیرتِ ابو درداء	75
05	دلائل الخیرات	319	14تا22	اللہ والوں کی باتیں (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (9 جلدیں) (سیرت صحابہ واولیا)	5516
06	19 دُرُود و سلام	16			
07	درود شریف کی برکتیں	16	23	حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ	72
08	نور کا کھلونا	32	24	فیضانِ امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ	56

www.dawateislami.net

25تا26	فیضانِ فاروقِ اعظم (جلد اول،دوم)	1720	48	شانِ رفاعی	17
27	فیضانِ صدیقِ اکبر	720	49	فیضانِ سلطان باہو	32
28	فضائل امام حسین	17	50	اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں	49
29	فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	32	51	شانِ امام احمد رضا	17
30	حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	132	52	فیضانِ عثمان مروندی	43
31	حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	60	53	فیضانِ بہاؤالدین زکریا ملتانی	74
32	حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	89	54	فیضانِ حضرت صابر پاک	53
33	حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	56	55	فیضانِ بابا بلھے شاہ	75
34	صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عشقِ رسول	274	56	فیضانِ امام غزالی	103
	سیرتِ اولیا و علما		57	فیضانِ شمس العارفین	79
35	حضرتِ سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات	590	58	فیضانِ پیر پٹھان	64
36	فیضانِ غوث اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ	17	59	تذکرۂ صدر الافاضل	25
37	غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حالات	106	60	فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی	71
38	اَلرَّمْزَمَۃُ الْقَمْرِیَّۃ	93	61	فیضانِ مولانا محمد عبدالسلام قادری	70
39	فیضانِ داتا علی ہجویری	84	62	فیضانِ حافظِ ملت	32
40	فیضانِ بابا فرید گنج شکر	115	63	فیضانِ علامہ کاظمی	70
41	سیرتِ بابا فرید	17	64	عطار کا پیارا	166
42	فیضانِ خواجہ غریب نواز	32	65	مفتیٔ دعوتِ اسلامی	96
43	فیضانِ پیر مہر علی شاہ	33	66	محبوبِ عطار کی 122 حکایات	208
44	شانِ حافظِ ملت	17		**سیرتِ صحابیات و صالحات**	
45	صابر پیا کلیری کی حکایات	16	67	شانِ خاتونِ جنت	501
46	فیضانِ محدث اعظم پاکستان	62	68	فیضانِ حضرت آسیہ	36
47	فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی	33	69	فیضانِ امہاتُ المؤمنین	367

www.dawateislami.net

70	اُمہات المؤمنین	59	81	صحابیات و صالحات اور صبر	108
71	فیضانِ بی بی ام سلیم	60	82	صحابیات و صالحات اور راہِ خدا میں خرچ کرنا	56
72	صحابیات اور پردہ	56	83	صحابیات اور دین کی خاطر قربانیاں	55
73	فیضانِ بی بی مریم	91	84	ازواجِ انبیاء کی حکایات	260
74	فیضانِ عائشہ صدیقہ	608	85	آقا کے شہزادے و شہزادیاں	137
75	فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ	84	تاریخ		
76	بارگاہِ رسالت میں صحابیات کے نذرانے	48	86	سوانح کربلا	192
77	صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول	144	87	آئینۂ قیامت	108
78	صحابیات اور عشقِ رسول	64	88	محرم کے فضائل	17
79	صحابیات اور شوقِ علمِ دین	55	89	شانِ صدیقِ اکبر	17
80	صحابیات اور شوقِ عبادت	76	90	کراماتِ خواجہ	17
☆☆	☆☆☆☆☆	☆☆	91	عاشقانِ حدیث کی حکایات (اَلرَّحْلَۃُ فِی طَلَبِ الْحَدِیْث)	105

☆☆☆..... سیرت و ملفوظاتِ امیر اہلسنت .....☆☆☆

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
	فیضانِ مدنی مذاکرہ		04	قسط4: بلند آواز سے ذِکر کرنے میں حکمت	48
01	قسط1: وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج	48	05	قسط5: گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب	22
02	قسط2: مقدس تحریرات کے آداب کے بارے میں سوال جواب	48	06	قسط6: جنتیوں کی زبان	31
03	قسط3: پانی کے بارے میں اہم معلومات	48	07	قسط7: اصلاحِ امت میں دعوتِ اسلامی کا کردار	28
			08	قسط8: سرکار کا اندازِ تبلیغِ دین	32

www.dawateislami.net

09	قط9: یقین کامل کی برکتیں	32	27	قط27: تنگدستی اور رزق میں بے برکتی کا سبب	37
10	قط10: وَلِیُّ اللہ کی پہچان	36	28	قط28: حافظہ کمزور ہونے کی وُجُوہات	36
11	قط11: نام کیسے رکھے جائیں؟	44	29	قط29: صُلح کروانے کے فضائل	44
12	قط12: مَساجد کے آداب	36	30	قط30: دِل جیتنے کا نسخہ	42
13	قط13: ساداتِ کرام کی عظمت	30	31	قط31: جنت میں مَردوں کو حوریں ملیں گی تو عورتوں کو کیا ملے گا؟	31
14	قط14: تمام دِنوں کا سردار	32	32	قط32: نعت خوانی کے متعلق سُوال جواب	36
15	قط15: اپنے لیے کفن تیار رکھنا کیسا؟	32	33	قط33: بُرائی کا بدلہ اچھائی سے دیجیے	28
16	قط16: نیکیاں چھپاؤ	106	34	قط34: شیطان کے لیے زیادہ سخت کون؟	31
17	قط17: یتیم کسے کہتے ہیں؟	28	35	قط35: اِنسان کو فِرِشتہ کہنا کیسا؟	28
18	قط18: تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا آسان طریقہ	27			
			36	قط36: تبرکات کا ثبوت	30
19	قط19: پیری مُریدی کی شَرعی حیثیت	32	37	قط37: سارے گھر والے نیک کیسے بنیں؟	38
20	قط20: قطبِ عالم کی عجیب کرامت	40	38	قط38: چھٹیاں کیسے گزاریں؟	28
21	قط21: سفر مدینہ کے بارے میں سُوال جواب	37	39	قط39: جمعہ کو عید ہو تو کیسا؟	33
			40	قط40: دِل کی سختی کے اَسباب و علاج	28
22	قط22: نظر کی کمزوری کے اَسباب مَع علاج	30	41	قط41: رفیقِ سفر کیسا ہو؟	38
23	قط23: شریر جنات کو بدی کی طاقت کہنا کیسا؟	30	42	قط42: دَرزیوں کے بارے میں سُوال جواب	83
24	قط24: بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی جائے؟	32	43	قط43: تنگ وقت میں نماز کا طریقہ	38
25	قط25: اَنبیا و اولیا کو پکارنا کیسا؟	41	44	قط44: مسجد کی صفائی کی فضیلت	27
26	قط26: تحفے میں کیا دینا چاہئے؟	41	45	تذکرۂ جانشینِ عطار	37

www.dawateislami.net

	تذکرۂ امیرِ اہلسنت		53	قسط8: فیضانِ مدنی مذاکرہ	80
46	قسط1: تذکرۂ امیرِ اہلسنت	49	54	تعارفِ امیرِ اہلسنّت	100
47	قسط2: ابتدائی حالات	48	55	قومِ جِنّات اور امیرِ اہلسنّت	262
48	قسط3: سنتِ نکاح	86	56	ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (جلد1)	576
49	قسط4: شوقِ علمِ دین	49	57	ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (جلد2)	568
50	قسط5: علم و حکمت کے 125 مدنی پھول	102	58	ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (جلد3)	646
51	قسط6: حقوق العباد کی احتیاطیں	44	59	ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (جلد6) درخت لگائیے ثواب کمائیے	24
52	قسط7: پیکرِ شرم و حیا	48	☆☆	☆☆☆☆☆	☆

☆☆☆..... تصوف و اخلاقیات .....☆☆☆

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
01	شرح شجرہ قادریہ	215	08	نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُ الْعُيُوْنِ وَمُقَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن)	142
02	آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے)	275			
03	منتخب الابواب من احیاء العلوم الدین (عربی)	173	09تا10	جہنم میں لے جانے والے اعمال 2 جلدیں (اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِر)	1865
04	شریعت و طریقت (مَقَالِ عُرَفَاءِ بِاعْوَازِ شَرْعٍ وَّعُلَمَاء)	57	11	اصلاحِ اعمال جلد اول (اَلْحَدِيْقَةُ النَّدِيَّةُ شَرْحُ طَرِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّة)	866
05	ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة)	60	12	نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَر)	98
06	دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّهْدُ وَقِصَرُ الْاَمل)	85	13	بہارِ نیت (کتاب النیات)	159
			14	مکاشفۃ القلوب	692
07	راہِ علم (تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيْقَ التَّعَلُّم)	102	15	سرمایۂ آخرت	200

www.dawateislami.net

16	احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْیَاء)	641	42	تکبر	97
17	حکایتیں اور نصیحتیں (اَلرَّوْضُ الْفَائِق)	649	43	بدگمانی	57
18	اچھے برے عمل (رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃ)	122	44	قبر میں آنے والا دوست	115
19	شکر کے فضائل (اَلشُّکْرُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ)	122	45	فکرِ مدینہ	164
20	حُسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق)	102	46	ریاکاری	(170
21	آدابِ دین (اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن)	63	47	توبہ کی روایات و حکایات	124
22	آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوْع)	300	48	تربیتِ اولاد	187
23	امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وصیتیں (وَصَایَا اِمَامِ اَعْظَم)	46	49	خوفِ خدا	160
			50	فیضانِ احیاء العلوم	325
24	شاہراہ اولیا (مِنْهَاجُ الْعَارِفِیْن)	36	51	ضیائے صدقات	408
25	بیٹے کو نصیحت (اَیُّهَا الْوَلَد)	64	52	جنت کی دو چابیاں	152
26تا30	احیاء العلوم مترجم (5 جلدیں)	5522	53	جلد بازی کے نقصانات	168
31تا33	قوت القلوب (اردو) (3 جلدیں)	2176	54	قصیدہ بردہ سے روحانی علاج	22
34	76 کبیرہ گناہ	264	55	سنتیں اور آداب	125
35	مختصر منہاج العابدین (تَنْبِیْهُ الْغَافِلِیْنَ مُخْتَصَرُ مِنْهَاجِ الْعَابِدِیْن)	281	56	بغض و کینہ	83
			57	مزاراتِ اولیاء کی حکایات	48
36	ایک چپ سو سکھ (حُسْنُ السُّکُتِ فِی الْفِتَن)	37	58	حرص	232
37	شرح الصدور (مترجم)	586	59	حسد	97
38	152 رحمت بھری حکایات	326	60	آدابِ دعا	49
39	منہاج العابدین	496	61	تکلیف نہ دیجئے	219
40	دین و دنیا کی انوکھی باتیں جلد1 (اَلْمُسْتَطْرَفُ فِی کُلِّ فَنٍّ مُسْتَظْرَف)	552	62	بہتر کون؟	139
			63	آقا کا پیارا کون؟	63
41	آخرت کے حالات (اَلْهُدٰی وَالسَّلَامَۃ)	816	64	وہ ہم میں سے نہیں	112

www.dawateislami.net

65	جیسی کرنی ویسی بھرنی	110	88	آئینۂ عبرت	133
66	نیکیاں برباد ہونے سے بچایئے	103	89	بہشت کی کنجیاں	249
67	بدشگونی	128	90	جہنم کے خطرات	207
68تا69	گناہوں کے عذابات (حصہ اول، دوم)	193	91	اسلامی زندگی	170
70	آسان نیکیاں	192	92	راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (زَادُ الْقَاصِدِ وَالْبَاعِدِ عَوْنَ الْحَيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ)	40
71	باطنی بیماریوں کی معلومات	352			
72	نجات دلانے والے اعمال کی معلومات	312	93	سایۂ عرش کس کس کو ملے گا؟ (تَمْهِيدُ الْفَرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ)	28
73	اَعرابی کے سوالات عربی آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے جوابات	118			
			94	فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَيْلُ الدُّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ)	326
74	برائیوں کی ماں	112			
75	جامع شرائط پیر	87	95	حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَلنَّجْبُ الْاِمْدَاد)	47
76	پیر پر اعتراض منع ہے	59	96	اولاد کے حقوق (مُسْعِدَةُ الْاِرْشَاد)	31
77	کامل مرید	48	97	انفرادی کوشش	200
78	مقصدِ حیات	60	98	عمامہ کے فضائل	517
79	جنت کا راستہ	56	99	شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟	47
80	موت کا تصور	44	100	بیوی کو کیسا ہونا چاہئے؟	45
81	پیارے مرشد	48	101	غیرت مند شوہر	47
82	صدقے کا انعام	60	102	اللہ والوں کا اندازِ تجارت	68
83	ہمیں کیا ہو گیا ہے؟	116	103	یہ وقت بھی گزر جائے گا	39
84	صحابی کی انفرادی کوشش	124	104	بیٹی کی پرورش	72
85	گناہوں کی نحوست	112	105	اچھے ماحول کی برکتیں	56
86	سود اور اس کا علاج	92	106	والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوقُ لِطَرْحِ الْعُقُوق)	125
87	ایک زمانہ ایسا آئے گا	51			

www.dawateislami.net

107	بیٹے کی وصیت	36	113	فیضانِ علم و علما (فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاء)	38
108	فیضانِ مرشد	46	114	علم و علماء کی شان	51
109	اخلاق الصالحین	78	115	علما پر اعتراض منع ہے	34
110	اسلامی شادی	202	116	سونے کا انڈہ	17
111	دعا قبول ہونے کے اسباب	28	117	نیکیوں کے ثوابات (حصہ اول)	136
112	توکل	103	☆☆	☆☆☆☆☆	☆

☆☆☆..... عقائد و متعلقات .....☆☆☆

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
01	شرح الفقه الاکبر	213	11	تحقیقات	142
02	شرح العقائد مع حاشیة جمع الفرائد	384	12	بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلسنت	135
03	کتاب العقائد	64	13	عقیدۂ آخرت	41
04	اعتقاد الاحباب (دس عقیدے)	200	14	اِقَامَةُ الْقِيَامَة	60
05	ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان)	74	15	فیضان مزاراتِ اولیا (كَشْفُ النُّورِ عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُور)	144
06	شفاعت کے متعلق 40 حدیثیں	27			
07	انوار المنّان	93	16	اَلدَّعْوَةُ اِلَى الْفِكْر	148
08	تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان	77	17	حق و باطل کا فرق	50
09	الحق المبین	128	18	عشقِ رسول	54
10	گلدستۂ عقائد و اعمال	244	19	اَلْفَضْلُ الْمَوْهِبِي	46

☆☆☆..... تعلیماتِ اسلام .....☆☆☆

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
01	اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 1)	60	04	اسلام کے بنیادی عقیدے	122
02	اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 2)	104	05	دلچسپ معلومات سوالاً جواباً (حصہ 1)	305
03	اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 3)	352	06	دلچسپ معلومات سوالاً جواباً (حصہ 2)	361

www.dawateislami.net

07	فیضانِ اسلام کورس حصہ اوّل	79	09	مال وراثت میں خیانت مت کیجیے	42
08	فیضانِ اسلام کورس حصہ دوم	102	10	اسلامی مہینوں کے فضائل	345

☆☆☆..... علوم وفنون .....☆☆☆

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
	علم صرف			**بلاغت**	
01	نصاب الصرف	343	14	دروس البلاغة مع شموس البراعة	241
02	مراح الارواح مع حاشية ضياء الاصباح	241	15	تلخيص المفتاح مع شرحه الجديد تنوير المصباح	219
03	خاصیات ابواب	141	16	مختصر المعانی	472
04	صرف بہائی مع حاشیۃ صرف بنائی	55	17	المطول مع حاشية المؤول	398
05	جامع ابواب الصرف	235		**عربی ادب**	
	علم نحو		18	قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی	317
06	شرح الجامی مع حاشية الفرح النامی	419	19	اتقان الفراسة شرح ديوان الحماسه	325
07	تعریفاتِ نحویہ	45	20	انشاء العربيه	84
08	خلاصة النحو (حصہ اوّل ودوم)	212	21	طریقہ جدیدہ حصہ 1,2,3	210
09	نحو میر مع حاشیۃ نحو منیر	203	22	المحادثة العربية	101
10	عناية النحو فی شرح هداية النحو	280	23	المقامات الحريريه مع حاشية المقالات العبيريّة	128
11	کافیہ مع شرح ناجیہ	252	24	نصاب الادب	184
12	شرح مئۃ عامل	44	25	فیض الادب (مکمل حصہ اوّل، دوم)	228
13	مئۃ عامل (فارسی ترجمہ)	22	26	ديوان المتنبی مع الحاشية المفيده اتقان المتلقی	88

www.dawateislami.net

27	دیوان الحماسة مع الحاشیة الجدیدة زُبْدَة الفَصاحة	206	31	شرح تہذیب	305
28	المعلقات السبع مع الحاشیة الجدیدة معطرات الطبع	112	32	القطبی	223
	منطق و فلسفہ		33	ھدایۃ الحکمۃ	116
29	نصاب المنطق	168		علم مناظرہ	
30	المرقاۃ	91	34	الرشیدیۃ مع الفریدیہ	127

☆☆☆..... بیانات وغیرہ .....☆☆☆

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
01تا06	اسلامی بیانات جلد1تا6	2516	13	شانِ مصطفی پر12 بیانات	159
07	سنتوں بھرے بیانات جلد اول	560	14	دل خوش کرنے کے طریقے	68
08	پیغامِ فنا	48	15	فیضانِ خطباتِ رضویہ	24
09	گلدستۂ درود و سلام	660	16	ایک آنکھ والا آدمی	48
10	اصلاح کے مدنی پھول	372	17	گستاخِ رسول کا عملی بائیکاٹ	52
11	غریب فائدے میں ہے(بیان1)	30	18	احساسِ ذمہ داری	50
12	جوانی کیسے گزاریں؟(بیان2)	44	19	رسائل دعوتِ اسلامی	422

☆☆☆.....نعتیہ دیوان.....☆☆☆

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
01	حدائقِ بخشش	446	04	سامانِ بخشش	231
02	ذوقِ نعت	319	05	قبالۂ بخشش	384
03	بیاضِ پاک حجۃ الاسلام	37	06	مناقب عطار	164

www.dawateislami.net

☆☆☆..... دعوتِ اسلامی و ثمرات .....☆☆☆

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
01	بارہ مدنی کام	72	21	مدنی دورہ	44
02	اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کام	44	22	انفرادی کوشش	48
03	مسجد درس	52	23	رمضان کے صبح و شام گزارنے کا طریقہ	780
04	ہفتہ وار مدنی مذاکرہ	72	24	تنظیمی کاموں کی تقسیم	50
05	ہفتہ وار اجتماع	80	25	مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے	73
06	ہفتہ وار مدنی حلقہ	36	26	مَدَنی مرکز کی آبادکاری کیسے ہو؟	64
07	صدائے مدینہ	32	27	وقفِ مدینہ	86
08	چوک درس	36	28	نیک بننے اور بنانے کے طریقے	696
09	مدرسۃ المدینہ بالغان	72	29	جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ	470
10	اجتماعی سنّت اعتکاف کا جدول	195	30	فیصلہ کرنے کے مدنی پھول	56
11	بعدِ فجر مَدَنی حلقہ	46	31	سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پیغام عطار کے نام	49
12	مَدَنی انعامات	72	32	اصلاحِ کردار از (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم)	32
13	یومِ تعطیل اعتکاف	43	33	25 کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام	33
14	مَدَنی قافلہ	80			
15	دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات	24	34	ماڈرن نوجوان کی توبہ	32
			35	کرسچین کا قبولِ اسلام	32
16	قبر کھل گئی	48	36	صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ	33
17	گونگا مبلغ	55	37	کرسچین مسلمان ہو گیا	32
18	دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں	220	38	میوزکل شو کا متوالا	32
19	گمشدہ دولہا	33	39	نورانی چہرے والے بزرگ	32
20	جنوں کی دنیا	32	40	آنکھوں کا تارا	32

www.dawateislami.net

41	میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟	33	64	ولی سے نسبت کی برکت	32
42	غافل درزی	36	65	بابرکت روٹی	32
43	مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟	33	66	اغوا شدہ بچوں کی واپسی	32
44	مردہ بول اٹھا	32	67	میں نیک کیسے بنا؟	32
45	کفن کی سلامتی	32	68	شرابی، مؤذن کیسے بنا؟	32
46	میں حیادار کیسے بنی؟	32	69	بدکردار کی توبہ	32
47	چل مدینہ کی سعادت مل گئی	32	70	خوش نصیبی کی کرنیں	32
48	بدنصیب دولہا	32	71	ناکام عاشق	32
49	معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟	32	72	میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟	32
50	بے قصور کی مدد	32	73	چمکتی آنکھوں والے بزرگ	32
51	ہیروئنچی کی توبہ	32	74	حیرت انگیز حادثہ	32
52	عطاری جن کا غسلِ میّت	24	75	نادان عاشق	32
53	نومسلم کی درد بھری داستان	32	76	سینما گھر کا شیدائی	32
54	مدینے کا مسافر	32	77	ڈانسر نعت خوان بن گیا	32
55	خوفناک دانتوں والا بچہ	32	78	گلوکار کیسے سدھرا؟	32
56	فلمی اداکار کی توبہ	32	79	نشے باز کی اصلاح کا راز	32
57	ساس بہو میں صلح کا راز	32	80	کالے بچھو کا خوف	32
58	قبرستان کی چڑیل	24	81	بریک ڈانسر کیسے سدھرا؟	32
59	فیضانِ امیرِ اہلسنّت	101	82	عجیب الخلقت بچی	32
60	قاتل امامت کے مصلے پر	32	83	خوشبودار قبر	32
61	شرابی کی توبہ	33	84	والدین کے نافرمان کی توبہ	32
62	چند گھڑیوں کا سودا	32	85	ڈانسر بن گیا سنتوں کا پیکر	32
63	سینگوں والی دلہن	32	86	میٹھے بول کی برکتیں	32

www.dawateislami.net

87	بھیانک حادثہ	30	107	اداکاری کا شوق کیسے ختم ہوا؟	32
88	خوفناک بلا	33	108	ڈاکوؤں کی واپسی	32
89	پراسرار کتا	27	109	مجوسی کا قبولِ اسلام	62
90	شادی خانہ بربادی کے اسباب اور ان کا حل	16	110	مدنی ماحول کیسے ملا؟	56
91	چمکدار کفن	32	111	بیٹے کی رہائی	32
92	اسلحے کا سوداگر	32	112	دلوں کا چین	32
93	بھنگڑے باز سدھر گیا	32	113	ڈرامہ ڈائریکٹر کی توبہ	32
94	جرائم کی دنیا سے واپسی	32	114	حیرت انگیز گلوکار	32
95	کینسر کا علاج	32	115	نورِ ہدایت	32
96	اجنبی کا تحفہ	32	116	جواری و شرابی کی توبہ	32
97	انوکھی کمائی	32	117	اوباش دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟	32
98	بدچلن کیسے تائب ہوا؟	32	118	والدہ کا نافرمان امام کیسے بنا؟	32
99	بری سنگت کا وبال	32	119	سنّتِ رسول کی محبت	32
100	رسائل مدنی بہار	368	120	روحانی منظر	32
101	بداطوار شخص عالم کیسے بنا؟	32	121	راہِ سنّت کا مسافر	32
102	جھگڑالو کیسے سدھرا؟	32	122	اراکین شوریٰ کی مدنی بہاریں	32
103	پانچ روپے کی برکت سے سات شادیاں	32	123	دعوتِ اسلامی کے بارے میں دلچسپ معلومات	660
104	باکردار عطاری	32	124	گھر درس	28
105	سنگر کی توبہ	32	125	علاقائی دورہ (اسلامی بہنیں)	48
106	مفلوج کی شفایابی کا راز	32	126	مَدَنی قافلے والوں کے لیے انمول تحفہ	112

www.dawateislami.net

☆☆☆..... متفرقات .....☆☆☆

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
01تا02	عُیُوْنُ الْحِکَایات (مترجم، حصہ اول، دوم)	825	12	تاجروں کے لیے کام کی باتیں	60
03	الملفوظ المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے)	561	13	ویلنٹائن ڈے (قرآن و حدیث کی روشنی میں)	34
			14	حافظہ کیسے مضبوط ہو؟	200
04	اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِی)	100	15	کرونا اور دیگر وبائیں	69
			16	عاشق میلاد بادشاہ	21
05	اَلْوَظِیْفَةُ الْکَرِیْمَة	46	17	اللہ پاک کے 99 ناموں کی برکتیں	16
06	اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَة	62	18	سردی کے بارے میں دلچسپ معلومات	17
07	امتحان کی تیاری کیسے کریں؟	32	19	صابر بوڑھا	17
08	کامیاب طالب علم کون؟	63	20	بسم اللہ شریف کی برکتیں	17
09	تنگ دستی کے اسباب	33	21	فیضانِ رجب	17
10	کامیاب استاذ کون؟	43	22	فیضانِ شعبان	17
11	نام کے احکام	180	☆☆	☆☆☆☆☆	☆

www.dawateislami.net

اپنی خامیوں کی اِصلاح میں لگ جایئے

انسان کی ذات خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ ہوتی ہے، اپنی خامیوں پر قابو پا کر ہی خوبیوں کی حفاظت و آبیاری کی جاسکتی ہے مگر دوسروں کی خوبیوں پر جلنے کُڑھنے والا اپنی خامیوں کی اِصلاح سے محروم رہ جاتا ہے اور نقصان اُٹھاتا ہے۔ اگر ہم اپنی اِصلاح کی کوشش میں لگ جائیں تو حَسَد جیسے بُرے کام کے لئے ہمیں فرصت ہی نہیں ملے گی یوں ہم اس سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

مشہور مُفَسِّر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نفس میں سات عیب ہیں: (1) خود پسندی (2) غُرور (3) رِیاکاری (4) غصّہ (5) حَسَد (6) مال کی محبَّت اور (7) عزّت کی چاہت، اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں جو اِن سات عَیبوں کو نکالے اس پر اِنْ شَآءَ اللہ! یہ دروازے بند ہوں گے۔ (تفسیر نعیمی ۱/۵۲۰)

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ
مجھ بُرے کو بھی کر بھلا یارَبّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

سب سے افضل کون؟

حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: "لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟" ارشاد فرمایا: "زبان کا سچا اور مَخْمُومُ الْقَلْب مسلمان۔" عرض کی گئی: "یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ تو ہم جانتے ہیں کہ زبان کا سچا کون ہوتا ہے لیکن "مَخْمُومُ الْقَلْب" سے کیا مراد ہے؟" ارشاد فرمایا: اللہ پاک سے ڈرنے والا، ہر قسم کے گناہ، سرکشی، دھوکا دہی اور حسد سے بچنے والا۔

(ابن ماجہ، 4/475، حدیث:4216)

978-969-722-380-0
01013223

فیضان مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net